من ابتداے یکم جنوری سنہ ۱۹۰۶ء لغایۃ آخر دسمبر ۱۹۰۲ء عیسوی

مطبع ـ منبع شام اودہ مین چھپ کر طیار ہوئی

سترہوین کانگریس سنہ ۱۹۰۱ء

پچھلے سال بھر سے ہیں بیکیف
کٹ گئے تو کہ غم عید آئی کے
بکلا اس سال سارا بل بالکل
کس قدر دن رہے کڑے بھائی
بہت برگشتہ نے کیا جو بویر
رنج اک دن ہٹا نہ محرم کا سکا
سے گلگون ست جام بھر ساقی
جلد شیشے سے اب نکال پری
جبتلک اپنی آنکھوں سے پی جائین
عید کا جشن ہو گئے سے ملین
بانٹے گینہ دن کے لاکے مالن ہار
رشد گجراتے ہار سپنے ہون
زور ست رنج ہا ہو چوتا لا
دل لگی دل لگا کے ہوتی ہو
سال بھر بھر بادہ ترسے رہین
دل جلا آب آتشین کے سبے
دشمنی کی سب ترک عادت سنے
جسم انگڑ: یہ ن نے توڑا سنو
فرش کیا کہان کی زینت وزین
ذاکر ہوگی سند تجے زر
نہین سند اگر تو ڈر کیا سے
کم نہین کچھ یہ تھا تھہ تیر دیے
جلد تو زبان نکال انواسون
بھیگنے پردہ سوندھی بو نکلے
ظرف مٹی کے کوتے کورے ہون
کچھ ہون ادھیر ہا جائے ہرے
تیری آنکھون یہ ہو نظر سب کی
سبکو تو اک سرے سے دیتا جا
اس طرح ہاتھون ہاتھ دور چلین
ایک دو تین چار پانچ چھ سات
دین صدا اشہر نوٹے جب جم کی
کر کے رنج انتظار کے ساتھ
سال گزرا خدا خدا کر کے
تھا عجب طرح کا یہ سال رواں
سب سے پہلے سید طورین ملک دہر
انکا سایہ جو اٹھ گیا سر سے
انکا جانا تھا کیا کہ آفت تھی
ہر طرف سے غمون کی ہم ہوتی
ہیضہ آ چلا کہین کہین طاعون
کوئی جھٹ پٹ گیا کوئی تڑپ
کوئی دو تین گھنٹے پڑ کے مرا

آ تیرا اب کب تلک ہین بے کیف
دن گئے : تم منبد الی سکے
ہو گئے دونون ہاتھ شل بالکل
آنکھون پہ ٹین جہین ٹرے بھائی
روزہ دیکھی نہ رہیتون کی سیر
او سکا کچھ کر سکے نہ ہم اسکا
میری آنکھون پہ کر نظر ساقی
آ سنے اندر سبھا کی لال پری
جان سے ہاتھ دھو کے پھر بھی جائین
پیاری بنت عنب کے پھول کھلین
منہ سے ہون پھر ترت کو منہ ہین ہا
زاہد و شیخ : بین دیتے ہون
پٹ رہا ہو دسے گول سرد الا
ہم ہون پیر مغان کی پوتی ہو
بھر برس سے زیادہ ترسے رہین
جا رہی پی کے دن گزار لیجیے
دوستی کی سے درد فرقت سنے
ایک عضو ہکا پھوڑا سے
جلد آ تھہ جلد جان سے بے چین
اندیہ دل جا لگی ہماری لطف
کھینچا تو کہاردست کا سچا سے
بس ہے خالی زمین میرے لیے
نشہ مین آ کے قیح ہوتا نسون
جس سے ہر دلکی آرزو نکلے
ٹھاٹ کے تین چار روپے ہون
کچھ زمین پہ ہون لوٹا کوئی ہو
آنکھ پڑتی ہو جام یہ سب کی
مٹھی بھر بھر کے دام لیتا جا
صحت شہ کے ساتھ دور چلین
نام قیصر یہ پی لین ہاتھون ہات
سے رہے ایڈ ورڈ منتقم کی
دردسر بھی ہا خمار کے ساتھ
زیست تھی جی بچے جو مر مر کے
ایک دن خوش رہے نہ پیر و جوان
جنوری مین ہوا یہ جان پہ قہر
نہ تھما اشک دیدہ تر سے
نت نئی روز اک قیامت تھی
جان اک دن نہ رنج سے چھوٹی
لیکے ما مین کئی ہزارون خون
آج یان کل وہان بھی گڑبڑ
اور کوئی ایڑیان رگڑ کے مرا

ہراک اپنا پرایا روتا تھا
ہوے بیٹھے بٹھائے بیٹا بچ ن
دن ڈرا آتا تھا رات کا کیا ذکر
ایک کو رونے ایک کو ترسے
مار ڈالا کہین ستانی سنے
کہین بے وقت آئے دو دو تھپا
آن مین مدتون کے ساتھ چھپے
میان بیوی کا ہاتھ چھوڑ گیا
بیٹے سنے باپ کی کمر توڑی
باپ مر کر یتیم چھوڑ گیا
دولہن اک شب کی رنگ کی لٹ کر
چل بسا اور سکا پوچھنے والا
کہین دولہا بچا دولہن نہ رہی
دھوم سے کل برات جاتی تھی
کل جہان ناچ گانا ہوتا تھا
گائے جاتے تھے کل سہاگ جہان
شادی و نا دھیج رہا کوئی گھر
ایک دو دو بس مرے نہ چار مرے
بیسیون فخر خاندان نہ رہے
بارہ برجو تھے کٹ گئے وہ نہال
مہرفون کے لیے زوال ہوا
حادثے سیکڑون ہوئے یہ ن تو
شاہ عالم کا اک جوان فرزند
پہلا بن بیاہا تھا جو شہزادہ
باپ اک سے کہتے تھے یہ بات
ٹکڑے قلب جگر کے ہوتے تھے
کل جو حجلہ مین تھی دولہن وہ پوش
ہر محلے مین اک تلاطم تھا
پھول جو کل کھلا تھا آج نہین
گود بچے سے مان کی خالی ہے
کہین بیوی میان کو روتی ہے
کہین ماتم ہے نوجوانون کا
کہین رخصت دلون سے چین ہوے
کونت کے ساتھ بیقراری ہے
کہین رونا ہے اپنے جینے کا
غم کلیجے کو مسلے ڈالتا ہے
خوب ظالم نے ہاتھ پاؤن ہلائے
تنک گئے لکھنے والے تھانون مین
جب سے جاڑا پڑا چلا پھیلا تو
ٹپکا ٹیک ہے یہ چل جاتی
اسکا غم کسکو کون روتا ہے

جسنے دیکھا اٹھایا روتا تھا
تانتے تانتے نئے نئے سب خون
آن ہوتی تھی بات کا کیا ذکر
نکلے دو دو جنازے اک گھر سے
جان دیدی کہین جوانی نے
کہین بیٹھے بٹھائے راج لٹا
بچے ماؤن سے ہاتھوں تھے چھپتے
بھائی بھائی کا ساتھ چھوڑ گیا
ماس نے آس سو ہبر توڑی
رانڈ کو دل دو نیم چھوڑ گیا
مر گئی دل ہی لین گشت کشت کر
موت نے قبر مین کیا جالا
جی جلا شمع انجمن نہ رہی
آج دیکھا تو لاش آئی تھی
آج دیکھا تو کوئی روتا تھا
آج وان روز غم تھے خورد و کلان
نوجوان موت نے کیا ہو گزر
سیکڑون بلکہ بے شمار کرسے
لہلہاتے ہوے جوان نہ رہے
جو نہ پھیلے تو چھٹ گئے وہ نہال
سبزۂ حسن پائمال ہوا
دل کو بار سے ہین لیکن وہ
ایک عاشق حسین کا دلبند
سہرا آنا یوعت یہ تھا وہ دلدادہ
سہرے دولہا کی جارہی ہو برات
ہنس کے کہنے پہ لوگ روتے تھے
آج صندوق مین تھی وہ خاموش
دو دین اک کم تھا گھر مین اک غم تھا
ہنس کے جو کل ملا تھا آج نہین
اور پلنگڑی جوان کی خالی ہے
کہین ماں جائی مان کو روتی ہے
کہین نوحہ ہے بے زبانون کا
بدلے ناز و ادا کے بین ہوے
تہر اک آنسوؤن کی جاری ہے
دل جلاتا ہے داغ سینے کا
رنج ہر وقت دم نکالتا ہے
خاک مین اچھے اچھے پھول ملائے
خاک اڑنے لگی مکانون مین
کم ہوا اس بلا سے بدکا جڑہا تو
اسکے رکنے کی ہے خبر آتی
ساری دنیا مین یہ تو ہوتا ہے

معلم الشطرنج المعروف بیاد شاطر

ضخامت ۲۰۴ صفحے تقطیع ۲۹ - ۲۰ قیمت فی جلد ۱ (علاوہ محصول ڈاک)

جسکو لالہ رام بابو صاحب ماتھر مصاحب حضور مہاراجہ صاحب بہادر والی پٹیالہ سپرنٹنڈنٹ ملیس گیمز پارٹمنٹ، خلف الصدق جناب ماسٹر بیٹی لال صاحب

مرحوم (انسپکٹر سررشتہ تعلیم پٹیالہ) نے نہایت محنت و ذاتی تجربہ اور بہت سی کتب انگریزی کے معالعہ کے بعد بامحاورہ اردو مین تیار کیا ہے جسمین علاوہ تاریخ ورویات ایجاد شطرنج و قواعد و فوائد کھیل و مختلف اقسام شطرنج مثلاً رومی - غائب - دیوانہ شاہ و سہل طریق بچانے بازی - چال و مات جملہ مہرہای ذو عدد عدد نادر نقشہ جات (مع حل) و دیگر بیشمار انجات و حالات دلچسپ کے جنکی تشریح کی اس مختصر مین گنجائش نہین ایسے مفید نوٹس وغیرہ دیے ہین کہ انکی تعلیم سے معمولی طلبا بھی استفادہ حاصل کر سکتے ہین - گویا دنیا بھر کے شاطران قدیم و حال کی معلومات کا ایک نادر ذخیرہ یا عطر ہے - ایسی مکمل - مستند و دلچسپ اور لاجواب کتاب اس فن کی آج تک کسی زبان مین شائع نہین ہوئی ہے - کتاب کو پیش کرنے اور ریس ٹورنمنٹ شملہ کے جیتنے کے موقعہ پر مصنف صاحب کو بیشگاہ حضور مہاراجہ صاحب بہادر سرگیاشی سے ایک معقول انعام اور عمدہ خوبصورت گھڑی طلائی عطا ہو چکی ہے اور امسال اسی ٹورنمنٹ کے خاتمہ پر (تین سال متواتر کامیابی کے بعد) کپ مل چکا ہے - مصنف صاحب غائب شطرنج کے کھیلنے مین کمال رکھتے ہین - اخبار سول - پایونیر - ٹریبیون وغیرہ جملہ معزز اخبارات اردو نے اس کتاب و ٹورنمنٹ کی نہایت تعریف لکھی ہے -

لوٹ - ایجنٹان کتاب و کمیشنٹ - زیادہ جلدوں کے خریداروں کے ساتھ خاص رعایت کی جاویگی - درخواستہاے جلد دفتر اخبار ہذا مین آنی چاہیے -

---

دی نیو کمیشن ایجنسی

اس ایجنسی کے ذریعہ سے آپکو اور آپکے احباب کو لکھنؤ کا ہر قسم کا مال چکن و زردوزی و عطریات و عرقیات و مربہ جات و ادویہ - بوٹ و سلیپر سادہ و کامدار - ظروف برنجی و مسی وکتب ہر علم و گوٹہ و پٹہ و اشیا کار چوبی و پارچہ ہر قسم ولایتی و دیسی و نیز پارچہ ریشمی ہمارے ملک کا بنا ہوا جو شہرت میں جواب نہین رکھتا - یعنے فرخ آباد - مرشد آباد اکبر آباد - وغیرہ کا کپڑا بکفایت اور بہت سستا - بلا مشقت و زحمت مل سکتا ہے -

فصل پر خربزہ دانہ بھی بھیجا جاتا ہے - آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر ایک دفعہ فہرست ملاحظہ فرما لیجیے -

آپکا سیلایئر - شاہ محمد خان - کمیشن ایجنٹ (کوٹھی عنایت باغ آمین آباد لکھنؤ)

عرق گلاب

اس گلاب کو ایک یورپین کمپنی مقام خراسون مین - ہندوان کی اعلی و اتین بنگرانی ایک یورپین منیجر بذریعہ کل کشید کرتی ہین - اسکی عمدگی کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ اسکو باشندگان انگلینڈ نے قبولیت کا درجہ دیا ہے - آجتک کسی ہندوستانی کو نصیب نہین ہوا ہم دعوی سے کہہ سکتے ہین کہ ہندوستانی کارخانون کا کشیدہ گلاب اس کے مقابلہ مین بالکل بے قدر ہے - جنھنے ایک مرتبہ اسکو استعمال کیا پھر دوبارہ ہندوستانی کارخانے کے گلاب پر نظر تک نہ ڈالی - اسکا ایک چھٹانک خوشبو تیزی اور فائدے مین ہندوستانی سیر بھر سے صد ہا درجہ بڑھا ہوا ہے صدہا ہندوستانی اور یورپین اسکی خوبیون کے قائل اور تعریف مین رطب اللسان ہین - ایک بوتل سے آپکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم اپنے دعوے مین کہان تک سچے ہین -

صادق ہون اپنے قول مین غالب خدا گواہ
کہتا ہون سچ کہ جھوٹ کی عادت نہین مجھے

بنظر آسانی کاروفاہ عام قیمت فی بوتل ٹکٹ سرخ عما کلکٹ ...للہ ٹکٹ سنہرا ... محصول ذمہ خریدار -

عطر گلاب - نہایت نفیس دائی کل کشیدہ اصلی فیتولہ صہ روپیہ -

روح گلاب - اس کے نام ہی سے ظاہر ہے کہ گلاب ایسے شاہ گل کی یہ روح ہے جو بذریعہ کل کے ذاتی کارخانہ مین جسم نک شاہ گل سے نکالکر نہایت نفیس بیکر زجاجی مین کرکے ہدیہ شوقین مزاجان ہے - مہوشان مہ پارہ اسکی خوشبو کے آگے مشک ختن گرد ہے بازار نافہ تتار سراسر خطا کا سرد ہے ذرا سے کپڑے پر لگا کر جسطرف نکل جایئے تمام کوچہ و برزن معطر ہو جائے - حسینان ماہ سیما و گلعذاران ماہ پیکر کے لباس مین مل دیجیے پھر دیکھیے کیونکر آرزو پوری ہوتی ہے فیتولہ ۵ روپیہ -

المشتہر

میر قدرت علی خان منیجر خاص ایجنٹ عرق و عطر گلاب یوروپین انڈسٹریل اخبار اعظم گڈھ - لکھنؤ مین ایجنٹ عرق گلاب و عطر گلاب حافظ محمد صادق واقع محلہ قاضی کا باغ نمبر ۵۸ ہے -

The Great Cure
اکسیر اعظم

عصبی ضعف جس سے مادہ حیوانی ضعیف ہوتا ہے قوت مردانگی جاتی رہتی ہے - شباب کی بے عنوانیون - عام ضعف قبل از وقت انحطاط جسمی کا کم ہونا - ضعف بصر - چہرہ پر مہاسون و دوڑون کا نکلنا - بدخوابی دردکمر - ہر طرح کے وسواس کا پیدا ہونا - پھرتی کی کمی - خیالات کی پراگندگی - ضعف حافظہ - جریان رگون کا پھول جانا - اضمحلال خاطر - سانس کا پھولنا اختلاج قلب - چہرے کی اداسی - گردے اور مثانے کے تمام عوارض - غرضکہ آلات تنفس کی تمام شکایات - جگر کی بیماریان وغیرہ وغیرہ سب رفع ہو جاتی ہین - حال مین یہ تازہ نسخہ ایجاد ہوا ہے - مریضون کو کبھی ناکامی نہین ہوتی - مفصل حال ٹکٹ دار لفافہ وصول ہونے پر لکھا جاتا ہے -

المشتہر

پادری جان ولسن نمبر ۲۹ مور ملبو روڈ کنٹ انگلینڈ -

(اخبار کا نام بھی لکھنا چاہیے)

مشہور انگریزی و ہندوستان میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اسکی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سُرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ مشہور ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سُرمہ کا استعمال کرتے ہین۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سُرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سُرمہ سے فائدہ اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ معرفی سُرمہ فی تولہ ۴ر خرچ بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی وجعلی ممیرے کے سُرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر۔ پروفیسر میا سنگھ۔ اہلووالیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔

تازہ سندات — ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے — تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سُرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑا بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بنظیر اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ بابر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سُرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ممیرے کا سُرمہ ضروری مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر ایم۔ بی۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ ڈی ایم ایس سندیافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر۔

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سُرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اُتم دیوی بعمر ۵ ۴ سالہ سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھونکی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پہتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سُرخ اور دکھتی تہین انہین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکہی جاتی تہین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکورہ نے تین ہفتہ تک سُرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم۔ خان بہادر محمد حسین خان ایل۔ ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) مین نے ممیرے کا سُرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دُھند اور کمزوری نظر ہو یہ سُرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر بیج لال گوس رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) مین اس سُرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سُرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سُرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سُرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جایگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین جمع کیا گیا ہے۔

سال نو

آ ادھر شوخ ستمگر ساقی
طاق نسیان پہ ہے جور و ستم

ہے نیا سال نیا دن ہے آج
چشم ہے دختر رز کی مشتاق

جان رندون کی ہو پریوں انگور
مین مسیحا ترے عاشق بیمار

ہمیشہ کا ہے زمانہ ساقی
ابر رحمت کا برستا ہے آج

لا پڑا ان کے نصیب سال آیا
ہے یہی عیش و طرب کا ہنگام

توبہ ٹوٹے تو نہین عیب پیرا
ساقیا دیکھ کے نوروز ہے آج

آہ و زاری ہو صدا لئے ارگن
رنج آئے تو خوشی نبھاسے

ساقیا ہے تیری ہمت عالی
اک ذرا دیکھ حسینون کی طرف

ٹھہر ہے حسن فرنگی ساقی
رنگ گل نور کی صورت مین ہے

مست کر دیتی ہے متوالی آنکھ
کیا قیامت ہے کشیدہ قامت

جسم موزون پہ لباس زون
بانکپن جسم کی پوشاک مین ہے

تنگئے چلتی ہین یہ جوبن والی
کیا کمر صاف لچک جاتی ہے

فتنہ انگیز ہے آفت رفتار
چال کیا حال کیے دیتی ہے

کوئی گاتا ہے بجاتا ہے کوئی
جشن جمشید ہے برپا ساقی

دے جو تو خیر منائین ساقی
اب تیرے مست یہ دیتے ہین دعا

نیک آغاز ہے انجام ہو نیک
قیصر ہند سلامت باشد

کالی گوری مین تفاوت نہ رہے
نہ رہے جہل و تعصب کا پتا

ختم تو یہ کی لڑائی ہو جاے
ہر طرح کی ہمین آزادی ہو

قحط و طاعون ہو بیماری کا نور
نہ بکے ہند مین افیون شراب

ہند کو صنعت و حرفت آسے
دے ہمین بادۂ احمر ساقی

طاق سے جلد اوٹھا ساغر جم
حسرت رندو کچھ اور ہے آج

جمع مین شوق لقا مین عشاق
رنج مستان کی غذا عیش و سرور

جان جان سے ہے دولت آزار
کشتے ہے ہو روانہ ساقی

تے کو میخوار ترستا ہے آج
ساتھ امید و تمنا لایا

میری تو ہے تجھے ہے کیا کام
دل جو ٹوٹے گا تو ہوگا جھگڑا

نکلیا سا زہر اک سوز ہے آج
خندۂ عیش بجائے شیون

آہ ہو کھو نہ یہ ہنسی نباسے
آج نوروز تو ہے خان ان

ماہ وش مہ جبینون کی طرف
جو ادا ہے وہ غضب کی ساقی

ہر حسین حور کی صورت مین ہے
کون ہو رہی ہے کوئی کالی آنکھ

ہے لچک دیکھ کمر کی آفت
دیکھنے والون کا کرتا ہے خون

داغ الفت کا دل چاک مین ہے
قہر ہین یہ رخ روشن والی

کیا نظر صاف اٹک جاتی ہے
ہے یہ آفت کہ قیامت رفتار

دل کو پامال کیے دیتی ہے
حال مین وجد مین آتا ہے کوئی

دل کو ہے خدا ہر شے صبا ساقی
دین تجھے رند دعائین ساقی

سال نو سب کو مبارک ہو خدا
کام جو ہے ہو وہ کام ہو نیک

تاج محفوظ ز آفت باشد
اب جو نفرت ہے وہ نفرت نہ رہے

اور ہو روسے منافق کالا
اپنے دشمن کی صفائی ہو جاے

نہ کبھی ہند کی بربادی ہو
زرد چہرون پہ پھر آ جائے نور

ہنگ کا نجہ ہو چرس ہو نایاب
لوٹ کھو گئی ہوگی دولت سے

خوب پڑھ علم و ہنر کا چرچا
پھر وہی ہند بجائے ڈنکا

پنچ خان کی ہو ترقی ہر دم
در جہان سکہ زند زور قلم

راقم - ایک عدیم الفرصت - از ضلع ہردوئی

مینوار کی جنگ

چلے ساقیا دور ساغر چلے
جوانی کے پائین مزے پاکباز

ترے ہاتھ تک لوٹا زمین لے
ابھی مین ہے کچھ میکشی کا مزا

نہین تو جو آ جاؤن مین بات پر
اٹھا سقدر جنگ مین ہے مری

ابھی مہرادنما نہ روان یا غفور
اوترنے لگین طرہ ہے کشتیان

مجھے ایسا ویسا نہ سمجھے کوئی
مریدان پیران جوش و خروش

مری بات کو سنکے یہ پر شعور
ہے دور فلک تیرہ سر کا آسمان

زمانے کو مین سر ہلانے نہ دون
یہ بانکے یہ ترچھے یہ خوبان ناز

رہین ان سبکی بانکین سے ترا تھا مین
ادا ہو لکر شوخیان چھوڑ کر

جو دیکھین تو میرا ہی رانے نکو
مین جب مست ہون سنبھالی رہین

نشہ مین جو مین لڑکھڑاؤن کبھی
کبھی ڈھہ کر مین جو جاکون چلین

تو شاہ ست فوراً منائین سنبھے
کہان مجھ سا پائین گے خوش رو جوان

نہین لوگ باقی مری عمر کے
مگر مین ابھی تک ہون ٹھٹا جوان

تو می ہون تو انا ہون زبردست
اگر دیو کے ماردون ایک لات

کوئی سخنا آزمائے کبھی
چھپائے ہوئے ہون مین اپنے کمال

کہین تیر نہ جاے کسی کی نگاہ
طبیعت مین یان خود نمائی نہین

پھرین نظر مین مرے تخت و تاج
کوئی مجکو بھرنا خزانا نہین

اگر عرس ہو یلہ ابھی تو کیا
رہین کیا جو ترتیب یہ پیلے سے ہے

جہان بھر کے افکار و غم کے سوا
بس اب بات پھرا اور دن بھر چلے

کہان کی عبادت کہان کی نماز
ارے اتو ظالم کوئی جام دے

جو یون گڑگڑا کر ہون مین مانگتا
تو تو کیا ہے ساقی ادھر کر نظر

اگر چہ طلب ہار تی وہی ہو رہی
برسنے لگے بس شراب طہور

سیئے سلگون اور مینی مچھلیان
نفقیہ ایک کمانہ سمجھے کوئی

مرے آگے مٹین ہو خوب خموش
کہے جائین سچ ہے بجا ہے حضور

ثریا کا پر کھیہ ہے مجھ پہ نثار
ادھر گنگناے ادھر کان لون

سنکلے سجیلے حسین عشوہ باز
جدھر ہو ادون مین ادھر چلین

چلین میرے علم و اشارات پہ
جو ہون مین تو پر سے پینے کی بو

گلے مین مرے بارہا ڈالے رہین
تو اک شور اوٹھے یا علی یا علی

تو بس جان ہی اٹکی جائے نکل
جوانی کی قسمین دلائین سنجے

جوان اور پھر ایسا گبرو جوان
وہ سب بوڑھے ہو ہو کے مرکھپ گئے

وہی میرے تیور وہی آن بان
بدن سب کرارا کسا سخت جسیت

تو پھر کر سکے اوٹھ کے ہرگز نہ بات
ذرا آ کے ہمسر ہو مارے کبھی

بنائے ہون اپنے کو گدڑی کا لعل
بنانے نہ اپنا سبھے بادشاہ

مجھے آپ منظور رسائی نہین
اگر دل کیا مین لیکر محاصل خراج

سبھ قبر مین لیکے جانا نہین
کوئی نشہ بگڑیا ہی تو کیا

یہ سب کچھ ہوا ہم اکیلے سب
وہرا بادشاہی مین ہے اور کیا

سلہ اچھی تضمین - اڈیٹر

مدار المہام دکن — ارے یہ تو بڑا بھاری گولا نکلا —

نیچری ماسٹیمان

تیسرا سبق

مسٹر اودھ پنچ - گڈ مارننگ - سبق کاون ہے - سعادت مند طالبعلم پھر حاضر ہے - سبق سن لیجیے اور جلدی کھیل کود کی اجازت دیجیے -

سب سے بڑا اگر سوانح نگاری کا یہ ہے کہ انسان کے سچے سچے حالات قلمبند کیے جائین اور کوئی بات چھپائی نہ جائے - مگر ایشیائی خیال نے ابھی اتنی ترقی نہیں کی - سید احمد خان جو عالی خیال کے گویا ایک اعلیٰ نمونہ قرار دیے جاتے ہین اور نیچریت کے دیول کا پجاری آپنے سے بڑا شاید ہندوستان مین کوئی ہوا نہین وہ بھی اس خیال کی بلندی تک نہ پہونچ سکے اور اونہین ابھی اسکی ہمت نہین ہوئی کہ قانون قدرت کے اس مسئلے کو اپنے حالات سے ثابت کرین کہ کوئی انسان اگرچہ کتنا ہی بڑا کیون نہو نقائص و عیوب سے خالی نہین ہوتا - مشہور ہے کہ سوانح سرسید کی ترتیب انہین کی زندگی مین شروع ہوگئی تھی اور اس کام کے لیے اونھون نے بہت سارے نوٹ بھی لکھوا لئے تھے - مجھے تمام نوٹون سے بحث نہین - سردست ان نوٹون کی طرف اشارہ کرنا ہے جو اب "سیرت فریدیہ" کے نام سے مشہور ہین - سیرت فریدیہ شایع ہوگئی ہے مگر افسوس اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ اوسمین کل وہ مضامین نہین ہین جو اصل یادداشت مین تھے اور اسکی گواہی دبی زبان سے کچھ حضرت حالی بھی دیتے ہین ہرچند یادداشت مین بھی اسی انسان کمزوری کی وجہ سے جو چھوٹی حالت سے اعلیٰ درجے کو پہونچتی ہے انسان کو اپنی ابتدائی پست حالت کی اصلی یاد سے روکتی اور اوسکے تذکرے کے وقت ایک خاص ادا سے شرمندہ دکھاتی ہے آزادی کے ساتھ کھلی ڈلی تفصیل نہ تھی مگر خیر جس قدر تھی غنیمت تھی - اشاعت کے وقت اوس قدر قلیل کو بھی حذف کر دیا گیا جس سے کتاب بالکل قابل قدر نہ رہی

اصل یہ ہے کہ سرسید کو اپنے نانا پر بڑا فخر تھا اور واقعی وہ کسی قدر فخر کے قابل بھی تھے کہ اکبر شاہ ثانی کے (اگرچہ وہ برائے نام ہی بادشاہ کیون نہ ہون) وزیر رہ چکے تھے - لیکن خرابی یہہ تھی کہ ان کے دادا کوئی بڑے آدمی نہ تھے معمولی کشمیری تاجر تھے اور معمولی کشمیری سوداگرون کی طرح پیٹھہ پر شال کی گٹھر لیکر دلی کی سرا مین وارد ہوئے تھے - یہ ایک ایسا معمولی مضمون تھا جسکے لکھنے یا لکھوانے مین سید احمد خان جیسے وسیع الخیال آدمی کو کوئی عذر نہونا چاہیے تھا - مگر وقت اشاعت اونھون نے بعض اپنے محرم راز جلیسون سے پوچھا کہ کیا یہ کوئی عیب کی بات ہے کہ کسی کے بزرگون مین کوئی تجارت کا معمولی پیشہ کرتا ہو - ہرچند اکثرون نے کہا کوئی عیب کی بات تو نہین معلوم ہوتی - مگر نہین معلوم پھر کیا کونسل ہوئی کہ یہہ مضمون نکال دیا گیا - شاید یہہ سمجھے ہون کہ انکے نانا کے دادا خواجہ عبدالعزیز جو شال کشمیر سے لائے تھے اوسمین دلی مین آکر کوئی اوہوڑی استر کی جوتی لپٹ گئی تھی - حالی نے اگرچہ جوتی کو پھینک کر شال کے ساتھہ خواجہ عبدالعزیز کشمیری کو چپس کر دیا ہے مگر مین دیکھتا ہون کہ اونکے ناصیہ حال سے ناراضی کے آثار ظاہر ہین - وہ کہتے ہین کہ "اگرچہ مین ایک معمولی تاجر تھا - جوتیان چٹخاتا کشمیر سے آیا تھا - سرا مین پڑا رہتا تھا - لٹ پٹی دستار کے ساتھہ شال کی گٹھیا اپنی پیٹھہ پر لادکر امیرون اور خوندون کی ڈیوڑھیون پر پڑا پھرتا تھا مگر ہر حال مین محنت کی گرد چہرے کے آئینے کو صاف و شفاف رکھتی تھی - جانفشانی کا عرق غیرت کے جیب و دامن مین موتی ٹانکتا تھا - بازو کی قوت اپنی مدد آپ کرتی تھی - کسی کا محتاج نہ تھا - خدمت کو ننگ سمجھتا تھا نوکری کو عار جانتا تھا - زار پیشہ تھا - نہ امیدواری کا تردد تھا نہ معزولی کا اندیشہ تھا - تھوڑی محنت کرتا - بہت سا روپیہ کماتا - کیمیا کا نیا نسخہ تھا - پشم سے روپیہ اشرفی بناتا - مگر افسوس ہمارے سعادتمند نواسے نے اس پہلو پر مطلق نظر نہ کی - اسکو شال کی پشم کالی معلوم دی - اوسنے اپنے بزرگون کی انجمن مین ہمین بیٹھنے کے قابل نہ سمجھا - آٹے سے بال کی طرح نکال پھینکا - لخت جگر کا ایسا سلوک جگر مین زخم ڈالے بغیر نہین رہ سکتا - حالی کی تقریب کچھ ایسا مرہم نہین کہ اس زخم کو مندمل کر دے - مین دل مین ناسور لیکر اس انجمن مین اب بیٹھہ نہین سکتا - مجھے چین سے اب اوسی بیمارستان نسیان مین پڑا رہنے دو"-

راقم - طفل مکتب - بقلم دکن پنچ -

مہاراج کو حق رکھے شاد کام
نئی عرض کرتا ہے آج اک غلام

ڈیر پنچ - مہاراج پنچ - بنگلے پنچ - بیوگرافی لکھنے کا قدیم سے دستور ہے مشاہیر کے حالات لکھنے کا ہمیشہ سے طریقہ جاری ہے - ابھی اڈیٹر صاحب پیسہ اخبار کا ایک نوٹس نظر سے گزرا کہ وہ موجودہ زمانہ کے ممتاز اور نامی اشخاص کے حالات زندگی لکھنے کے لیے مستعد ہین اور ملک سے چاہتے ہین کہ وہ اپنے اپنے ضلع کے چیدہ اور برگزیدہ اشخاص کے حالات زندگی انکو لکھ کر مطلع کرین - مجھے پیسہ اخبار سے کیا سروکار کہ جو اپنی لیاقت سے فائدہ لا پہونچاؤن مثل مشہور ہے اول خویش بعدہٗ درویش کہا کہ لاؤ اپنے پیارے پنچ ہی کو اس سے محروم نہ رکھون -

یہہ ضلع کچھہ بہت نامی ضلع نہین ہے نہ یہان کوئی افسر لایق [illegible] ہے - صبح روز ہوتی ہے - شام بھی وقت پر ہو جاتی ہے - کام سرکاری قانون [illegible] مطابق چلا جاتا ہے - عدل نوشیروانی اور صفائی کام مین یہہ ضلع اور کسی ضلع سے پیچھے نہین ہے عمال - اور اہلکار روز بلاناغہ کچہری جاتے ہین لیکن تعطیل و بیمار ہین نہین جاتے ہین - اکثر پاؤن پیدل جاتے ہین - اکثر گھوڑون بگھیون کو اوڑاتے جاتے ہین - لیکن جو امر میرے خیال مین ذکر کے لایق ہوسکتا ہے وہ جناب مہاراج صاحب کا -

چیمبرلین صاحب کا وجع مفاصل کا عارضہ

بُسٹی مکلون سے جاتا ہے چیمبرلین صاحب کی چرپائم نے بار ہا اچھا کر دیا اور عند الضرورت جب استعمال کیا جائیگا تو ایسا ہی فعل کریگا تمام دوا فروش فروخت کرتے ہین -

دبود - باجود ہے - آپ اس ضلع کے اعلیٰ عہدہ دار ہیں - صورت و شکل مین تو انسان ہین جیسی ناک کان آنکھ سے یا انسانون کو ہوتی ہے ویسی ہی آپکے بھی ہین لیکن حسن اخلاق آپ کا اور ذاتی صفات حسنہ مین آپ خاصکر قابل ستایش ہین -

آپ بیحد منکسر مزاج اور خلیق ہین مروت آپ مین کوٹ کوٹ بھری ہے - آپ جس طرح ہندوؤن کے ہمدرد ہین - اوسی طرح مسلمانون کے محب ہین - مسلمان فطرۃً اس ضلع مین کم ہین - لیکن جس قدر ہین اونپر انکی نظر عنایت ہے - آپ شگفتہ مزاج اور خندہ رو رہتے ہین - ہر شخص سے بکشادہ پیشانی ملتے ہین تعصب آپکے مزاج مین چھو نہین گیا - ہندی تو آپکی موروثی زبان ہے لیکن اردو - فارسی - عربی - اور غالباً سنسکرت مین بھی انکو کامل دخل ہے آپ نے شعر کبھی نہین کہا لیکن کہہ سکتے ہین - ہزارون اشلوک آپکو از بر ہین - کلام مجید کے بھی آپ نیم حافظ ہین - یعنی کوئی کوئی آیت یاد ہے - انگریزی آپ کی بہت اچھی ہے - خط آپ کا نہایت پاکیزہ ہے - اکثر زبان ہندستانی تحریر مین استعمال فرماتے ہین دستخط انکے خاصکر شاندار ہین - غرض جو صفات حمیدہ سادگی اور بے تکلفی - غیر مصنوعی خلاق کے ایک انسان مین چاہیے وہ آپ مین موجود ہین - شیرین کلامی آپ کا خاص حصہ ہے - صوم تقریر منہ سے گویا پھول جھڑتے ہین - معزز بھی آپ بہت بڑے ہین - تاریخ مین بھی آپکو کامل دخل ہے اور مہراجہ بورہ سے لیکر آجتک کے قصے از بر ہین - مین مسافرانہ اس ضلع مین وارد ہون - مجھسے ایسی جلدی مین اور کیا ہو سکتا ہے - روا روی مین ایک ترجیع بند جسمین سنے دیر گھسیٹا ہے - جو نذر کرتا ہون - گر قبول افتد زہے عز و شرف - حضرت مین شاعر نہین ہون آپ ہندی کی چندی نہ نکالیے گا نہ کچھ صلہ کا آپ سے آرزومند ہون جوڑ گڑبڑا کر - آپ اعتراض کا نا شروع کر دیجیے - امید ہے - کہ آپ صرف اسی قدر کہہ کر لے لیجیے - کہ جلدی مین غریب سے کیا ہو سکتا تھا !!! - اور مہراج صاحب بھی امید ہے کہ اسی قدر کہکر داد سخن سے شاد فرمائین گے - (نیک تو ہے) کیونکہ مجھے اونسے بھی مزید صلہ کی خواہش نہین ہے صلہ جو نیستم و شعر فروشی نہ کنم -

دنیا مین اچھون کی تعریف کرنا اور انکے حسن و صفات کی داد دینے کا دستور ہے اس لیے مینے بھی یہ تکلیف اپنے اوپر گوارا کی ورنہ مین مسافر ہون مجھے کسی کی خوشامد اور تعریف سے کیا غرض آج یہان کل وہان سے درویش روان ہے تو بہتر - خدا ایسے نیک صفات اشخاص کی مدد کرے !!! -

ترجیع بند

پھر کر بہت دیکھا جہان ۔۔ دیکھا نہین ایسا جوان
عاجز خلیق و مہربان ۔۔ لطف و مروت بیکران
مہراج پیارا ایکطرف ساری خدائی ایکطرف

اخلاق مین مشہور ہے ۔۔ شہرہ قریب و دور ہے
اچھون کا جو دستور ہے ۔۔ سب مین یہی مذکور ہے
مہراج پیارا ایکطرف ساری خدائی ایکطرف

گو ہے وہ ہندو برہمن ۔۔ پر ہے مسلمان دوست وہ تن
شیرین بہت اوسکا سخن ۔۔ یک رنگ و یکتائے زمن
مہراج پیارا ایکطرف ساری خدائی ایکطرف

جتنے مسلمان ہین یہان ۔۔ اونپر ہے لطف بیکران
کہتے ہین ہو ہو شادمان ۔۔ مہراج باشد در امان
مہراج پیارا ایکطرف ساری خدائی ایکطرف

ہندی تو ہے اوسکی زبان ۔۔ اردو بھی ہے اوسکی بدان
لے لیوے کوئی امتحان ۔۔ انگریزی مین فخر فرنگستان
مہراج پیارا ایکطرف ساری خدائی ایکطرف

ہے منتظم دفتر کا دان ۔۔ اردو کے صیغہ مین یہان
ہے رعب صورت سے عیان ۔۔ کہتے ہین سب پیر و جوان
مہراج پیارا ایکطرف ساری خدائی ایکطرف

ہے کام مین اپنے وہ چست ۔۔ وقت کو رکھتا ہے درست
کرتا نہین ہے درگذر ۔۔ غلطی ملے اوسکو اگر
مہراج پیارا ایکطرف ساری خدائی ایکطرف

ہووے جو سررشتہ کا مسلم ۔۔ دفتر مین قلم ہو وہ ایدم
سب لشکر مین ڈر بین ہم ۔۔ مہراج کیا کرتے رقم
مہراج پیارا ایکطرف ساری خدائی ایکطرف

ہے مستقل وہ قول کا ۔۔ جو کچھ کہا وہ کر دیا
ہے دوست وہ اسلام کا ۔۔ بر پا رہے یا رب صدا
مہراج پیارا ایکطرف ساری خدائی ایکطرف

لکھے وہین ابتو جب کہا ۔۔ بس جان لو وہ لکھ گیا
جو کچھ کہا اچھا برا ۔۔ پھر وہ نہین اوس سے ہٹا
مہراج پیارا ایکطرف ساری خدائی ایکطرف

غصہ نہین ہے چھو گیا ۔۔ کہتا ہے یہ چھوٹا بڑا
مہراج ہین بس مغتنم ۔۔ ان سے نہین کوئی بڑا
مہراج پیارا ایکطرف ساری خدائی ایکطرف

خوشخط بہت ہے وہ جوان ۔۔ دستخط سے شرفی کے عیان
خط شفیعہ کا سا ہان ۔۔ یا غنچہ کھولے ہے زبان
مہراج پیارا ایکطرف ساری خدائی ایکطرف

کسکی بھلا یہ تاب ہے ۔۔ جو وصف اوسکا لکھ سکے
شاعر بہت مجبور ہے ۔۔ سچ سچ تو یہ لے پنچ ہے
مہراج پیارا ایکطرف ساری خدائی ایکطرف

پنچ - شاباش اور جلدی میں کیا سکتا تھا -

راقم - ایک شاعر غرا

چون بار ہمی برد عزیز است

ہمارے خچر کی سوانح عمری

ڈیر پنچ - سلام علیکم - مزاج اقدس - آپ کے بیان حیات شیخ چلی دیکھکر منہ مین پانی بھر آیا - کہ مین بھی اپنے خچر کی سوانح عمری

بغلی دشمن

لکھون - جو مین نے ابھی ابھی نیلام مین مع ایک اسپ مادہ ہمراہی اوسکے خریدا ہے اور جو نیلام ہوتے وقت ایک رسّی مین بندھا ساتھہ ساتھہ لایا ہے - بقول ایرانیون کے چہ خوش بودے اگر این قلادہ بہ گردن نبودے۔

سنیئے جناب - یہہ خچر اور اسپ مادہ جسکا مین ذکر کرتا ہون - میان نبّی دہوبی کی گدہی کا بچہ ہے - اسکا باپ اگرچہ اصلی کا گدہا نہ تھا اور قد مین بھی بہت بڑا نہ تھا - لیکن بے انتہا جفاکش تھا - دہوبی کے پاس غریب کے ایک ہی گدہا تھا جسپر وہ تمام محلّہ والون کے کپڑون کا بار لادا کرتا تھا - اتفاق سے ایک دن میان نبّی لکھنؤ گئے تھے اور کسی خوانچہ والے سے آپ سے مراسم ہوگئی جسنے ایک کالی گھوڑیا ڈہائی روپیہ کو میان نبّی کے ہاتھہ بیچ ڈالی اب ہمارے میان نبّی - ایک عدد گدہے اور ایک عدد گھوڑیا کے مالک ہوئے اور دونون کو ایک ہی سندان مین لاکر نادکے قریب باندھ دیا - رات کو ایک ہی کھونٹے پر بندھے رہتے - اور صبح گھاٹ پر کپڑے لادکر دونون لیجاتے - انس و محبت کا نشا سمجھیے یا یکجائی کا اثر - کرا دسی گدہے سے یہ گھوڑی حاملہ ہوئی اور ایام معینہ گزرکر - یہ ہمارے میان خچر صاحب پیدا ہوئے - اور لگے پرورش پانے - دہوبی پر جوا دبا گرا - آپ بڑا ہوا - بی بی مری اور سال کے اندر سب کارخانہ درہم برہم ہوگیا - مکان ویران ہوگیا - وہ گدہا بھی مرگیا - یہہ خلف الرشید اونکے - میان خچر صاحب - مع اپنی مادر مہربان کے صرف بچ رہے - جسکو زمیندار موضع پانڈے رام کشن نے مال لاوارث سمجھکر قبضہ کیا - گھوڑی تو اونکے تحت تصرف مین آئی - اور یہہ بل لانے گھانس لانے سواری دینے مین لگ گئی - آدہ سیر دانہ بھی اوسکے لیے مقرر ہوگیا اور منگوا اچار رکھوا ہے سے تاکید بھی ہوئی کہ یہ وزمل بھی دیا کرے اور گھانس بھی کبھی کبھی بیلون کی ڈال دیا کرے - مگر خچر صاحب دودہ پیتے کھیلے بند دن پھر نے لگے چونکہ پانڈے صاحب ہندو تھے - خچر سے بالطبع نفرت - اونھون نے اوسکو ایک مشن کے پادری کو سنفت دیدیا -

پادری نے چند دن کے بعد اوسکو گاڑی مین نکال لیا اور کام دینے لگا - لیکن چونکہ آفتہ نہ تھا بہت شرارت کرتا تھا ایکجوڑی گھوڑی کسی جلاہے کی پڑوس مین تھی جا یہ رسّی توڑ اکر پہونچا کرتا - اور اسقدر انس ہوگیا - کہ جبتک گھوڑی ساتھہ ساتھہ نہو - کیسی ہی رسّی لگائے ہو توڑا کر چلدے - آخر پادری صاحب نے وہ گھوڑی عصہ کر جلاہے سے خرید لی اور لاکر غریب نے سِہان کے پاس باندہ دی اب دونون مین یہ انس کہ جبتک آگے آگے نہ چلے اب سکھم ہی نہین گھسیٹتی آخرکو پادری صاحب نے غصہ کرکے دونون کو ایک گلے مین رسّی باندھکر چھوڑدیا اور اب کانجی ہوس مین آکر دونون ساتھہ ساتھہ نیلام ہوئے جو بندہ نے خرید لیا - گھوڑی بہت اچھی ہے - اور حاملہ ہے اگر اسی خچر سے بچہ ہوا تو سبحان اللہ سبحان اللہ - وا رے نیارے ہین - نئی چیز ہے - ورنہ عصہ تو کہین نہین گئے - پیدا ہونے پر جوان ہوکر بیچکار لونگا ہمارے دونون بیٹے!!!

راقم - قدردان خچر -

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش من انداز قدت را می شناسم

حضرت مولانا مولوی مسٹر حکیم و ڈاکٹر اودہ پنچ صاحب قبلہ وغیرہ زاد ظرافتہ - سنیئے القاب مین حکیم و ڈاکٹر کی وجہ یہہ ہے کہ اشتہارات و نسخہ جات دغابازی دلبری آدم فریبی گندم نمائی جو فروشی دہوکا دہی صوبتان ہندوستان و تبان فرنگ نشیب فراز کیا نام کے بیچ مین ایک روز خیال مین آیا کہ اشتہاری خضاب کی جانچ پڑتال کیجیے کیونکہ ریش احقر مین گردش چرخ کجرفتار و ہجوم افکار و آلام سے ایک حصہ سفید بال ہوگئے ہین روئے دشمن سیاہ بایدکرد ایک اخبار کو دیکھا تو پہلے ہی صفحہ مین ڈبل قلم سے لکھا ہے دشمن زندگی ہے موئے سفید + روئے دشمن سیاہ باید کرد کیسی تعلّی و تعریف کہ خواہ مخواہ آدمی ہزار جان سے مشتاق ہوجاے - ایک صاحب لاثانی نسخہ خضاب پر ہزارون انعام دینے کا وعدہ کرتے ہین اسکے آزمانے کی مین بھی سفارش کرتا ہون - پھر جو جی مین آئی تو دوسرا اخبار میز پر سے اوٹھا لیا پڑھتے ہی زمانہ شباب

©

چیمبرلین صاحب کی کھانسی کی دوا

مندرجہ عوارض کو شفا کے لیے مشہور ہوگئی ہے کھانسی - زکام - کروپ - انفلوئنزا بروقت ضرورت آزمایش کرو تمام دوا فروش فروخت کرتے ہین -

الدنیا جیفۃ و طالبہا کلاب

یاد آگیا آہ سرد بھر کر۔ کہیا ع جوانی کجا کہ یاد کنی
برنت کا وظیفہ ہو گیا اور لوٹن کبوتر بنگیا۔
جب ذرا ہی ہوش درست ہوئے تو ایک
دوکان اور سجا ہوا گرو عالم خیال میں کہیا
واہ وا ۔ کیا سلیقہ سے ہزاروں شیشیاں رکہی
ہین لیجئے بند دیکہ سکا ہی قائم رکہی
ایک صاحب فرماتے ہین سب رنگ نابہ زمان
یہ تنہا ہی خضاب ہے + بے شبہہ نزد بان
نام خضاب ہے + لیجیے خضاب خضاب کا
نام آیا اور ہوش اڑے سنبہالیے گرتا ہوا
گرا ہوں سے ہوئے یار من از بیخ شکست
دفا می آید + قلم از دست بگیرید کہ از کار
شدیم۔ دوسرا یہ کہ ہین دوسرے صاحب
فرماتے ہین سب بال جن لوگون کو موٹ
دیا ہو سیاہ جیسے مقہی + زاغ کے پرسے
بنا تا ہے خضاب بے نظیر۔
- ایک خضاب والے اسقدر تعریفون
کا ڈہیر لگا دیتے ہین کہ قدرت کی پناہ خدا بخشے
مینا بازار والا اگر زندہ ہوتا سر پیٹ لیتا اور
کان پکڑتا کہ ایسے تعریفی فقرات مجہے نہ سوجہے
کہ مینا بازار کی کسی دوکان مین بہر دیتا۔
کسی اشتہار میں کہیں ہزار روپیہ انعام کا نظر
آیا بہلا کوئی کہانتک گنگائے اور کسکو زمکو
کسکو سمجہا ئیے۔ پیارے اڈیٹر آپ ایک
کسوٹی تیار کر کے بہیجیے یا لگے ہاتہ آسکا
اشتہار دیدیجیے لیکن قسم ہے تین ہزار
شیشیون کی کہ اوس کسوٹی کی قیمت
۲ رسے زیادہ نہ رکہیے گا ورنہ کوئی خریدار
نہو گا۔ جناب یہ تمہید شاید ختم ہو گئی۔
اب مدعا عرض کرتا ہوں میرے ایک دوست
نے آزادی کہانہ تا ایک خضاب کو جہٹ
ایکسا کا شو دو دانہ با شا کیا شیشی نکال اکہانی
رسل آیا ویلو کی قیمت ادا کر شیشی نمبر او
۲ کا کاک کہولا تو دماغ سٹر گیا بدبو کا یہ
عالم تہا کہ گویا آبکاری کے پیچوان سے
کہڑے ہین یا سنڈاس کے قریب۔ زعفرانی
رنگ دیتا ہے یعنی دہوان دار ہے یار
مانتا ہوں !! سجے ہونگے ہلدی لگے نہ
پہٹکری رنگ جو کہا آئے خدا کرے آپکا
خضاب بیشک سیاہی رات اور سفیدی
دن کی تا کر دکہاتا ہے کہتا ہے

راقم۔ کہتا ہوں سچ کہ جہوٹ کی عادت نہیں مجہے

للہ الحمد کہ پہر عید کا سامان دیکہا
بارک اللہ مرے دل کا بہی ارمان نکلا

یارو! ایک مدت سے سبکو عید مبارک ہو!
اللہ تیرا شکر ہے اتیس دن کے بعد روزہ داران
کے پوپلے تربتر ہوے اور دو ہٹے منہ چلانے
کا موقع ملا۔ گو کہ موسم تو ایسا تہا کہ خواہ
مخواہ دوزخ کے دروازے بند ہو گئے تہے
نہ تو پیاس تہی اور نہ ہوک البتہ نفسانی
خواہشون سے ہوکہ کر چہوارا ہو جانے
مین سوئی برابر بہی کسر نہ رہی تہی۔ انسان
شرعی بوجہ سے بہلا چنگا بہشتی بنگیا۔
ادہر اوہر کے بہت کچہ زور لگائے قاضی
جی کو انطاریان بہی کہلائین کہ اللہ کرے
۲۹ کا چاند ہو جائے۔ آسمان کو گہورتے گہورتے
بالکل مسمریزم کر ڈالا۔ مگر چاند صاحب کا
بیان ہے کہ تشریف تک پتہ نہ تہا۔ آخرکار
۱۱ جنوری کو حضرت چاند صاحب آسمان پر چمکے
ہوئے معلوم ہوا اس ذرا توانکا کچہ احسان نہ
نہ تہا خواہ مخواہ ہی تشریف لاتے خلقت نے
پیچہے پہر کے بہی نہ دیکہا۔ چنانچہ قبل مغرب اق
پراق پڑاخے چلنے لگے۔ لو صاحب کل کو عید
ہے۔ بی ستی تمکو چاند مبارک۔ بی بجلی تمکو
بہی مبارک۔ اے تسنیق کے ابا تمکو بہی
مبارک۔ اجی صوفی جی تمکو فردوس مبارک
ٹہیکہ والے قاضی تمکو زبردستی مبارک ہو
غرضکہ مبارکبادون کی دو دو چار ہولی کہ اتنی
توبہ خوشی کے مارے رات بہر سکم شریف مین
گڑبڑ جالا رہارات کاٹنی مشکل پڑگئی صبح ہوئی
موٹے پانی سر پر ڈال کپڑے وپڑے بدل جلتی جلتی
گرم سویون پر فاتحہ دینے بیٹہ گئے فاتحہ جل کر
تاڑ کہا گیا۔ دو چار ٹرے اناپ شناپ نگل
عیدگاہ کو چلدیے وہان دیکہا تو سر منڈائی پر
تمائے کہڑے ہین ان جانب کے پہونچتے ہی
اللہ ہو اکبر نیت بندہ گئی سے الغرض تائید غیبی
نے کیا مجو نیاز + اور توفیق الٰہی نے بچہائی جا نماز
صدق وصفے مین وضو کا نیکے واسطے + ابر
رحمت دیا پانی وضو کے واسطے جہک گیا جسدم
سر تسلیم قبلہ کیطرف + بولی نیت کر قبول افتد زہے

عز و شرف + عاجزی نے سر جہکایا کبریا کے سامنے
آرزو نے ہاتہ پہیلائے خدا کے سامنے + زعیب
تو ایک بات بہی کرنے نہ دیتا تہا مجہے + فضل نے
اوسکے کہا جو مانگنا ہو مانگ لے + طمع نے دو
ٹول کہینچا پہر نہین کچہ جسکی حد ہو حرص نے وہ
پاؤن پہیلائے کہ اللہ الصمد + خواہش دل نے
کہا ساغر بہی ہو مینا بہی ہو + بولا اندیشہ کہ سب
ہو مگر عقبیٰ بہی ہو + شانی بر حق عطا کر تو صحت
لازوال + رازق مطلق عطا کر وسعت رزق
حلال + سایۂ طوبیٰ ملے اور حور کا پہلو ملے + میری
ہمت نے کہا بڑہکر الٰہی تو ملے + نے مجہے دوزخ
کی پروا ہے نہ جنت کی تلاش + تیرے بندے کو
فقط ہو تیری رحمت کی تلاش + تیرے سائل کو
نہ کچہ دولت نہ دنیا چاہیے + جسکا مالک ہو غنی
ایسا اوسے کیا چاہیے + بندہ و مولا مین جسدم
ہو چکا راز و نیاز + بولا اطمینان دل مقبول ہو
تیری نماز + چٹ پٹ نماز سے فارغ ہو خطبہ سے
سننے کو دو زانو ہو بیٹہے۔ وہان خطبہ تو بالاے
منبر ہو گیا۔ عیدگاہ وشر ہو گئی۔ قاضی قصہ نوشہ
کا کیا انتقال ہوا گویا قضیات ہی کا بالفعل انتقال
ہو گیا۔ صوفی جی بولے خطبہ مین پڑہ ہونٹ ٹہیکہ والے
قاضی ہوسے مین پڑہون۔ بیچ مین ایک لونڈا کا
میںنہ اور آگیا وہ بولا مین پڑہون۔ ہر ایک
صاحب شرع سے باہر نظر آ رہے تہے خدا خدا کرکے
جہگڑا سے خطبہ طے ہو گیا خالی خولی گہر کا رستہ
لیا ملنے کے لیے کٹے کٹکوے کی طرح گلی گلی
مارے پہرے اچہے خاصے بہلے آدمی سے
چہتی رسان بنگئے۔ پانون کی بہرمار سے
منہ اوگالدان بنگیا۔ خوشبو ملتے ملتے مجسم اگر
کی بتی بن گئے۔ شاہدان بازاری کے گال
جوتی کے تلے بن گئے جو چاہنے والا آیا اسی
نے نرم گال پر چٹاخ سے جڑ دیا۔ توبہ توبہ
عید بہی ناگوارہ ہو گئی۔ ما بدولت تو سر شام
ہی سے تنگ کرا ایسے بدحواس ہوئے کہ
فوراً ہی عین ہو گئے۔ تمت بالخیر۔

راقم
(ابو نصر - س - م - ن - ا - ا -)

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی معدن سیڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور سٹاف ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اسکی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سُرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سیل - سُرخی - ابتدائی موتیا بند ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سُرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سے فائدہ اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ میرے کا سرمہ سفید اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ سبز سرمہ فی تولہ سہ رخرچ ذمہ خریدار در خواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی میرے کے سُرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -

المشتہر پروفیسر میا سنگھ - اہلو والیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب -

تازہ سندات — ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے — تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سُرمہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بطور اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ بابر اور ماندہ کی جبلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اسمین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے میرے کا سُرمہ ضروری مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر ایم - بی - سانگل صاحب بہادر ایم - ڈی ایم ایس - سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) مقیم امرتسر -

(۲) مین بڑی خوشی سے میرے کے سُرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اُتم دیوی بعمر ۲۴ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھ کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سُرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین روز تک سُرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم - خان بہادر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق ہیڈ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۳) مین نے میرے کا سُرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سُرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر بیج لال گوبن رائے بہادر ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

(۴) مین اس سُرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ یہ میرے کا سُرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سُرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سُرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ع مین جمع کیا گیا ہے -

سوانح عمریاں لکھ جاتا ہے اور پھر بھی اسکی تسکین نہیں ہوتی — حالات پرانی حالت اور حوصلے کے مطابق الگ وارنش چڑھاتا ہے اور ناسون پر الگ — گداطیری کمال اوڑھ لیتا ہے — اور خچر گھوڑے کی قدم باز یان دکھاتا ہے — جس ضمن شیخ محمد جاتے ہو جاتے ہیں اور پھر سولیتا آخری چہار شنبہ —

اگر الف شخص ہوگزرا ہے یعنی کسی ادیب کے ابتدا کی لکھی ہوئی تو پھر اسکی بھی دو شقیں ہیں یا خود صاحب حالات کی زندگی میں لکھی گئی ہے یا اوسکی موت کے بعد — ساز زندگی میں لکھے ہوئے حالات واقع میں خود صاحب حالات کے لکھے ہوئے حالات ہوتے ہیں — اس لیے کہ جبتک وہ کسی مضمون کو پاس نہ کرے داخل کتاب ہو نہیں سکتا — بیسیوں جگہ اپنے خیالات کے مطابق جا بجا مداخلت کرتا ہے اور بیکڑوں مضمون محل بے محل داخل کرتا ہے جس سے کتاب میں نہ قدرتی حسن باقی رہتا ہے نہ مصنوعی — محض ستی کا شہد یا شہر کا ایک تالاب کچھ رنگ شیب چلا رہا ہوتا ہے جیسا کہ شاہانہ زمانے کے معاہدوں میں اکثر پایا جاتا ہے —

دوسری شق کی بھی پھر دو شقیں ہیں — ایک یہ کہ غیر شخص نے لکھی ہے — یا قریبا اوسکے قرابت مند یا متوسلین نے — غیر شخص البتہ کسی قدر آزادی رکھتا ہے اور اس میں جو کچھ اچھی لکھ سکتا ہے مگر اگر وہ بھی ہیرو ورشپ کے مقدس جذبات میں مبتلا ہو کر تہذیب اور مربوط ہذیان بکنے لگتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ بھی آخر ہی ہے "ہیرو ورشپ" نہیں ہے تو اہل کا خوف اثر کا ہو بہ ہو پیدا کرتا ہے اور کسی طرح منہ سے حق بات نکلنے نہیں دیتا — قرابت مند اگر صاحبزادہ بلند

اقبال ہیں تو الولد سر لابیہ کے مصداق اگر کوئی اور صاحب ہیں تو شرکت خون دکھانے اور حقیدہ رشتہ کا الزام اٹھانے کے خیال سے دو ایک قدم صاحبزادہ بلند اقبال سے بھی زیادہ — قریب قریب یہی حال متوسلین اور دست گرفتہ مداحین کا بھی ہے — میٹریل اونہیں جس قدر ملتے ہیں اتنی قرابت مندوں سے ملتے ہیں — میٹریل فراہم کرتے وقت گویا الکتابیہ معاہدہ ہو جاتا ہے کہ جو کچھ

سرسے پانک معشوق کی تعریف کیجاے اور سوانح عمری کو بے تکلف امانت کا سراپا بنا دیا جاے اور کیا ہو سکتا ہے —

ہمیں اس سے انکار نہیں کہ سید احمد خان عالی خان تھے — والا دودمان تھے — وزیر کے نواسے تھے — سفیر کی دست وقلم صاحبزادی اونکی ماں تھیں — ہمیں گفتگو اسمیں ہے کہ کیا یہی عالی خاندانی اونکے عروج واقبال کا سبب تھی — کیا اسی والا دودمانی نے اونہیں تمام اون کمالات سے آراستہ ہونیکا

کسان — اے رام پھر سوکھا کا ڈر — دوست — قانون لگان بہت کچھ آنسو پونچھے گا —
کسان — اندا دیکھے تو جیا ہے —

لکھا جائیگا اوس سے مقصود یہ ہوگا کہ صاحب حالات کی تمام خوبیاں نظر آئیں اور عیوب چھپے ہیں کلیتہ غائب ہو جائیں — پھر اصل مدعا سے بھی پتہ نہیں ہوتا — اسکین خاندان میں صاحب حالات کی روح اسطرح حلول کر جاتی ہے کہ شاید اپنی زندگی میں صاحب حالات بھی اپنا تصرف نہ کرتا تھا یہ تصرفات کرتے ہیں — خلاصہ یہ کہ قلم آزاد نہیں رہتا — اور ظاہر ہے کہ عالم گرفتاری میں سوا اسکے کہ کسی گرفتار زلف ودیع کی طرح

موقع دیا تھا جنکے لیے وہ نیچری اُمت میں خدا جھوٹ نہ بلوائے تو پیغمبر کی طرح مشہور ہیں — جب کسی قوم میں ادبار آتا ہے تو سب سے پہلے اعیان قوم بگڑ جاتے ہیں — جو جس قدر عالی خاندان اُسی قدر اپنے عصر کا ابلیس اپنے وقت کا شیطان — کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو قوم میں ادبار آئے ہی کیوں — انگلی اگر ایک کٹ بھی جاے تو زندگی میں کوئی نقصان واقع نہیں ہو سکتا — لیکن قلب سے ایک دن سوئی کی نوک کا چھو جانا بھی یقین پیام اجل ہے —

اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس خالی خاندانی کے باعث سید احمد خان کی ابتدائی زندگی غیر پاک صحبتوں مین گزری تھی - اونچے خاندانوں مین جتنی ذلیل باتیں رہتی سب انکے خاندان مین بھی ہوتی ہین انکے ماموں جان نواب زین العابدین خان ایسے بزرگ تھے آپ ستار بجانے کو گانے بجانے کی صحبتوں مین ایک دوست کی طرح لیکر بیٹھتے تھے - کوئی تقریب ایسی نہ تھی جسمین یہ شریک نہوتے ہون - مذاق موسیقی اور اس رنگ کی صحبتون کے لحاظ سے کہا جا سکتا ہے کہ چھوٹے اسکیل مین واجد علی شاہ تھے - ستار نواز - بین نواز - گویّے - ڈوم - ڈھاڑی اور ان سب کی امام اور پیشوا رنڈیاں بھی ان کی صحبت مین اکثر بیٹھی رہتی تھین - اسکی خبر نہین کہ واجد علی شاہ کی طرح پانو مین گھنگھرو باندھ کر وہ بھی ناچتے تھے یا نہین مگر طبلہ خوب بجاتے تھے - ستار اور بین بھی کسی کلاونت سے پیچھے نہ تھے - وقت پڑتا تو شاید سارنگی لیکر بھی کھڑے ہو جاتے - جہان گانے بجانے کی صحبت سنتے تھے کھنچ جاتے اور اپنے ساتھ خوش خیالی سے اپنے بھانجے کو بھی لیجاتے - یہ اسی مذاق موسیقی کی وجہ سے ہے کہ حالی نے اونکو اس زمانے کے مہذب مذاق کے مطابق علماً و عملاً ایک مسلم الثبوت ریاضی دان کا خطاب دیا ہے کیونکہ آخر موسیقی بھی تو ایک شعبہ ریاضی کا ہے - یہ اوسی طرح کہ بوچڑ یا قصاب کو گوشت کے فرق تاجر یا گھوسی اور گوالے کو مکھن دودھ کے باضابطہ سوداگر کا خطاب دیا جائے - بٹیر بازی - کبوتر بازی - پتنگ بازی حتی کہ (صاف صاف تو یہ ہے کہ) رنڈی بازی بھی اس خاندان مین معیوب نہ تھی - پھول کے جلسے - بسنت کے میلے - پھول والون کی سیر یہ تو سال کی بندھی ہوئی سیرین بندھے ہوئے تماشے تھے - بھلا یہ کیونکر ناغہ ہو سکتے تھے - لیکن کہین لڑوں ون پیاس بجھتی ہے - سال مین ان تین چار

میلوں سے کیا ہوتا تھا - زندگی کے ناخوش گوار گھنٹوں کے کاٹنے کے لیے آئے دن رنڈیوں کے پانو مین گھنگھرو باندھے جاتے تھے - اور ان گھنگھروؤں کے ساتھ چھم چھم کرتے ہوئے نواب صاحب چپلا بنے ہوئے کسی دکسی باغ مین مہینے مین دو چار بار ضرور چلے جاتے تھے - پھر تو وہ کیفیت ہوتی تھی کہ محمد شاہ رنگیلے تک کا رنگ پھیکا پڑ جاتا تھا - ہم خوش ہوتے اگر ان صحبتوں کی رنڈیوں اور دیگر ارباب نشاط کی حالی ایک مکمل فہرست عنایت کرتے - ہمین شکایت ہے کہ اونھوں نے ہمین صرف دو ہی کے قابل سمجھا جنا اور شیرین - سو جنا کمبخت کسی کے کہ مین آ گئی - اب ہمین وحشی حاصل - بیل بچا تو کہتے رہے باپ کا گیا - اور بیٹھے ڈہر پیٹ او خیال سنا کرو - مین پہنیس کی طرح پڑے سرد ہوا کرو شیرین نام کے اعتبار سے البتہ شیرین ہے - سید احمد خان بھی ع -

گرچہ تلخ است و لیکن بر شیرین دارد

کا شکنک عنایت فرماتے ہین - لیکن معاذ اللہ اوسکی طرف نظر اوٹھا کر کوئی دیکھ کب سکتا ہے - کیونکہ اوسکی نانی کے ایسے تیور کڑے ہین کہ قندھاری صاحب تک کے وضو ٹھنڈے ہوئے جاتے ہین - اوشمالی کسیت کی سولی ہین - علاوہ برین سید احمد خان کی سفارش ورائی ہے کہین ہی صاحب داخل آمہات پیمبر مین نہ ہون -

ایسی صورت مین اونکی طرف دیکھنا کیا معنی اسکا تصور بھی گناہ ہے - کاش انہی ان کی طرح بقول قندھاری تلخ ہی رہتین کہ تصور مین بھی یاروں کی رال نہ ٹپکتی - جنا اور شیرین کے ساتھ سنگت کے لیے میرزا محمد بین نواز - اور بہادر خان ستار یہ بھی ہین - مگر یہ ارباب نشاط بھی دو ہی - نیچری ہو گرافر کو اس ل خوش کن ریاضی دان گروہ کی بھی اراکین خاندان کی طرح ایک مکمل فہرست پیش کرنی چاہیے تھی - اس لیے کہ کثرت شرکت اور نواب زین العابدین خان کی حمایت و تربیت کی وجہ سے وہ بھی

اس خاندان عیش نشاط کے ایک طرح سے فروری رکن ہو گئے تھے جنکو ہمارے مرحوم کے چال چلن اور اخلاق کی اصلاح مین بہت کچھ دخل رہا ہوگا -

راقم طفل مکتب تعلیم دکن پنچ -

سبکی کی ترقی

محرم ہمعصر مولوی کارنامہ صاحب بساعت پہ خوش ہین کہ اس سال یہان اکثر بچّون نے بھی بخوشی روزہ رکھا - واقعی ع سالیکہ نکوست از بہارش پیداست - آئے دن کی قحط سالی دیکھتے بچّون مین بچپن کی تعلیم سے ہندوستان کی آبادی کی ترقی کے آثار ہین - اگر عادت پہنتے پڑتے سانڈنی کی طرح ہوا پر بسر کرنا کافی ہو گیا تو خلقت بھرے جنجھٹ سے چھٹی - نہ بچّون کو ماں کا لہو چوسنا پڑیگا - نہ بچھیا بھینس کے بچّون کے منہ سے دودھ چھیننا پڑیگا - پھر کیا عجب پرواز کی بھی طاقت آ جائے - ہوائی ریل غبارے کا جھگڑا اٹھ کر رکھا جائے -

لوکل

ہمارے یہان لکھنؤ صاحب مین مسٹر ہیل ٹوش بہادر لفٹنٹ گورنر بہادر کی تشریف آوری سے ایک جان تازہ آئی - خاکسار نہیں کہ چپن اچھی چل پہل ہے - دعوتین ہون - گنبد بہار (گندم بہار) کی سوکھی شاخ سے مزا اچیٹی کا لونڈا کہتے ہین کہ سر و گیج وہ بالا پڑا کہ بعض جگہ بالکل جل گیا - اب گیہون کیطرف سے بھی اندیشہ ہے - شاید یہان مضافات فصل خریف دوسرا دورہ ہو ہو الا ہے - روزہ و طلاق - حیرت سے ساز بہر کرکے ہندوستان کو ہیں گوارا رہنا چاہا اس شہر کے ایک معزز وکیل منشی محمد علی صاحب سرانجوئی کنگڈانل کی ناخوشی پہ چند روز ہوئے بمقام حیدرآباد محض بے شغلی مین شب و روز بسر فرماتے تھے شکر ہے وہ اسا وحال کو پھر لکھنؤ تشریف لائے اکثر حضرات از راہ خلوص و محبت اسٹیشن تک تشریف لے گئے تھے - خیال ہے اب پھر اپنا مشغلہ وکالت اختیار فرمائیں - لکھنؤ مین آپکی تشریف آوری سے آب خستہ بازیچو سے بار آمد کی شکل پوری ہوئی -

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور سٹاف ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اسکی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سیل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخونہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بچے سے اور اوویہ کے آنکھوں کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے - قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین - قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ہیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ہیرہ فی ماشہ بیس روپیہ سرمہ فی تولہ ۴ محصولخرچ بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی ہیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -

المشتہر - پروفیسر میاسنگھ - اہلووالیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب -

تازہ سندات	ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے	تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ہیرے کا سرمہ جو سردار میاسنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بلحاظ قیمت ارزان و مفید ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بے نظیر اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش ہمراہ جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلبن اور کمزوری نظر ناخونہ یا کمزوری پلکون کی جلتی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اسمین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ہیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر ایم - بی - سانگل صاحب بہادر ایم - ڈی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر -

(۲) مین بڑی خوشی سے ہیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میاسنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ آتم دیوی عمرہ ۴ سالہ سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین ہفتہ تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم - خان بہادر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۳) مین نے ہیرے کا سرمہ جو سردار میاسنگھ نے تیار کیا ہے انکی مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر بہم لال گوسن رائے بہادر ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مینے ہیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاسنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہے مہر ناظرین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ہیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ہیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اس مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین جمع کیا گیا ہے -

ٹرنسوال کی جنگ اور کچنر کا چھکڑا

چودھری کچنر۔ ہاں! بہادرو۔ شاباش ہے۔ دلدل سے نکل آئے۔ ایک ہی کھانچا باقی ہے۔

انوکھا ساقی نامہ

ادہر آ - ادہر - ساقی نیک فال | کنہیا کی صورت کنہیا کی لعل
گلابی کا ساغر ہے منہ میں گزال | سنا ہوں میں تجکو اک تازہ حال

ہوے نامزد لارڈ خوشخصال
گوشیان کے افضال سے ایکی سال

نہیں سنتا ساقی میری تو ذرا | بڑا ہے تو اُلّو کی دم فاختا
نشے میں رہا ہے یہاں بکرکرا | نہیں تجکو میری خبر مطلقا

ہوے نامزد لارڈ خوشخصال
گوشیان کے افضال سے ایکی سال

بڑا ہے تو کیا مزیدار یوقوف | تغافل ہے تیرے ہر عالم کی زد وقت
میں تو لڈو نگا ساتھ کچی یہ فرد وقت | وہی بیوقوف دی بازاری نہ ادب

ہوے نامزد لارڈ خوشخصال
گوشیان کے افضال سے ایکی سال

رسیلی یہ آنکھیں ہیں تیری رحم | کٹیلی ہے نینون کی تیری قسم
جو مہر کرتے ہیں دیدے اک جام جم | شہرت میں آکر کہیں پھر یہ ہم

ہوے نامزد لارڈ خوشخصال
گوشیان کے افضال سے ایکی سال

ترا تو نہ سمجھے یہ قسم معرفت | بہری پر شراب میں ہے نشے کی نعت
مجھے بھی لے اک جام کر جاون صفت | نہ گا جھٹے - دونگا پھر اک چپت

ہوے نامزد لارڈ خوشخصال
گوشیان کے افضال سے ایکی سال

بہار چمن کا اشارہ ہے یاں | طرح عیش کی ڈالو پھر سو میاں
پئیو سے کر جشن ہاتھ کرفان | نشاط جوانی بجائے کران

ہوے نامزد لارڈ خوشخصال
گوشیان کے افضال سے ایکی سال

گلابی نہیں ہے منو - کیا ہے غم | ابھی تک یہی ہاتھ آئی لین گے ہم
منو تک الیون دے از کرم | فقط پوست ہے اکتفا کی قسم

ہوے نامزد لارڈ خوشخصال
گوشیان کے افضال سے ایکی سال

گلاس اک بڑی دہر لے ولن | رکس طاق پر ہو نئے ارغوان
نہیں لیتیں اچھی اگر رندیاں | پکڑ لاؤ چپکے سے کنجڑ کنجیان

ہوے نامزد لارڈ خوشخصال
گوشیان کے افضال سے ایکی سال

پیاسا ہوں شدت سے بیتاب جان | بھری میکدہ میں میں ہے آب ہوں
میں خود کرتا دولت پہ پشیمان | نہیں ہے جو زندہ تیا اسیا جاہون

ہوے نامزد لارڈ خوشخصال
گوشیان کے افضال سے ایکی سال

کہہ پھر ہے تو اے مطرب خوش نوا | ستاری کو اپنی ذرا لا اوٹھا
کوئی چھیڑ دے بھیرویں کی صدا | درانم - درانم - درانم - درآ

ہوے نامزد لارڈ خوشخصال
گوشیان کے افضال سے ایکی سال

نیا جشن ہے اور نیا سال ہے | ترقی پہ ہندوں کا اقبال ہے
ہری کونپلوں میں ہر لعل ہے | ہر اک دوست شادان خوشحال ہے

ہوے نامزد لارڈ خوشخصال
گوشیان کے افضال سے ایکی سال

ترانہ کوئی تازہ مجھکو سنا | نئی دہن میں اے مطرب با وفا
کوئی شعر ناسخ کا یا داغ کا | بہت اونچے سُر میں الاپ اب ذرا

ہوے نامزد لارڈ خوشخصال
گوشیان کے افضال سے ایکی سال

بہت شوق ہے فارسی کا مجھے | غزل کوئی حافظ کی گر تو پڑھے
مسرت میں یہ کلی دیدون تجھے | سخاوت میں بخیل ہوں غیر سے

ہوے نامزد لارڈ خوشخصال
گوشیان کے افضال سے ایکی سال

مزے دار ہاں سنا کوئی کلام | سنا دے میرے مطرب نیک نام
کدر کی ہو شہری و دہلوی مرام | مزہ دار ہیں دونوں یہ لاکلام

ہوے نامزد لارڈ خوشخصال
گوشیان کے افضال سے ایکی سال

کہاں فارسی میں لطف عظیم | کہ ہندی کرے جس طرح دل دو نیم
کدر کو نہ پہونچیں گے ہرگز کلیم | اگر تو دین گے اپنی غلطی رسیم

ہوے نامزد لارڈ خوشخصال
گوشیان کے افضال سے ایکی سال

صبوحی کا ہے وقت ساقی بیا | اگر نخرہ - جلدی سے اک جام لا
ہوئی صبح اور میں یہاں سے چلا | مسافر نہیں ٹھہرتا ایک جا

ہوے نامزد لارڈ خوشخصال
گوشیان کے افضال سے ایکی سال

سنا راگنی کوئی چلتے ہوے | سفر پر ہوں آمادہ کل صبح سے
کہاں میں - کہاں تو عجب لطف ہے | ٹھہو دستو - پنچ پیارے کی جے

ہوے نامزد لارڈ خوشخصال
گوشیان کے افضال سے ایکی سال

رقیم - مسافر - کہ شاعر -

اصلاح کی اصلاح

ہمارے ایک عزیز نامہ نگار رسالۂ اصلاح کی نسبت حسب ذیل تحریر فرماتے ہیں -

" اصلاح " پٹنہ نمبر ۹ جلد ۴ میں ایک خط نظر پڑا جسکا مضمون یہ ہے - " بندہ پرور ! - تسلیمات چاکرانہ - یہاں ادہر ہمارے نہایت عزیز کرمفرما شاہ . . . . آئے ہوے تھے - گو نہایت افسوس ہے کہ اونسے نہایت کم ملاقات رہیگی اور لطف صحبت بہت ہی کم نصیب ہوا لیکن پھر بھی باتیں ہوئیں اور اس قلیل صحبت میں " اصلاح " کا بہت

سلہ چاندنی - سلہ بوتل کا پیندا -

کچھ ذکر رہا مین نے نہایت افسوس کے ساتھ سنا کہ آپ نے زندہ درگور قوم کی بدولت کیا زمین و شہابین اور رسالہ کے اخراجات اور خصوصاً کثیف باقیات کے ماتہون کیتنا ہی زیر بار ہوئے اور نیز اشاعت رسالہ کے لیے اسوقت تک کافی رقم ابتک آپ کو نہین ملتی اس رو سے مجھے عجب طرح کا قلق ہے اور اسی آمیزش مین ہون کہ کسی طرح اس رسالے کو فروغ اور وجود وہ زحمتون سے نجات ہو۔ مین کہہ سکتا ہون کہ اصلاح کا ماہواری خرچ ہرگز صد سے زیادہ نہین پھر کیا سبب نالائق قوم اب اسقدر بھی نہین کہ چند آدمی مل کر بھی اس قلیل خرچ کو اپنے ذمے کر لیتے ؟ (زالی آخر ہ)—

جواب

فیض گستر۔ آداب بیکمایانہ نالائق بیہودہ۔ بے تمیز۔ نکمی جاہل۔ محتد۔ نا شکر۔ بے ایمان قوم جس کو آپ نے محض رسالہ "اصلاح" کی طرف توجہ نہ کرنے کے باعث گالیان دی ہین آپ سے پوچھتی ہے کہ اگر آپکو اصلاح کے ساتھ یا اوسکے اڈیٹر کے ساتھ ذاتی محبت ہے تو ہم کیون آپ ہی کی طرح اوسکی محبت کے اندھے کنوئین مین اپنے تئین غرق کرین صاحب پرائے مال پر آپ ہین اوسکے نزدیک تو اصلاح سے کوئی نفع اوسکو متصور نہین۔

پرچہ اڈیٹر صاحب نے اپنے واسطے اپنی تجویز سے نکالا ہے پھر کسیکو کیا۔ کونسی خدمت انجام دیتا ہے۔ مثلاً یہی پرچہ سر سے اسکے مضامین ملاحظہ فرمایئے۔ اور بتایئے کہ ہمکو ان فضول مضامین سے کیا نفع ہے۔

اڈیٹر صاحب سے کہیے کہ جو اوسکے گھر مین صرف ہوتا ہے وہ پرچے مین لکھ دیا کرین اور بیچے کی اندھی (بے بصیرت) قوم پر نالش کر کے قیمت وصول کر لیا کرین۔ ۱۲ - ۱۳ صفحے تک فضول مضامین بھرے ہوے رہین گے۔ لارڈ کرزن بہادر کی اسپیچون پر ریویو کرنے سے آپ قوم کی کیا اصلاح کرتے ہین اور قوم اسکے دام کیون دے۔

مدرسہ اسلامیہ لکھنؤ کے مدرسین فیرہم کی خوشامد سے قوم کو کیا سروکار۔ طرفہ ماجرا یہ ہے کہ خیر ہی لکھی تو یہ کہ مولوی محمد ہارون صاحب نے کیننگ کالج کے اوریئنٹل کلاس مین بھرتی ہوے امتحان دیا پاس ہوے۔ کیننگ کالج نے اونکو یونیورسٹی کی طرف سے طلب کی اطلاع دی۔ وہ چلے گئے۔ مدرسہ عالیہ اسلامیہ کو کوئی تعلق اوس سے نہین۔ اڈیٹر کا خواب پریشان ہر مدرسہ کو سے ایک مدرس صاحب کی شان مین جو راگ اصلاح نے گایا اوسمین خوشامد کا حصہ زیادہ شریک ہے جب اوسے بالکل اصلی حال سے اطلاع نہین تو کیون اسکا مدعی ہے۔

یونہین راجہ صاحب محمود آباد کی شان مین ایک قصیدہ لکھہ مارا ہوتا اور اون کے حاشیہ نشینون کی تھوڑی سی خوشامد کر لی ہوتی تو رسائی ممکن تھی۔ ایسی ایسی فضول خبرین شایع کرنے کے بعد قوم پر احسان جتا رہے ہین قوم انکی باندی ہے جو انکے ہر ایک قول کو آمنا صدقنا کہے اور یہ کمائین اور خرچ کرین اور اوسی کو برا بھلا کہین۔ واہ ری خدمت واہ ری اصلاح۔

"رسائل اور اخبار کا ریویو" اوسکے خریدارون کی فہرست اپنی تجارت کو فروغ دینے کی غرض سے ایک طولانی مضمون لکھنا۔ قوم کی کیا اصلاح کرتا ہے۔

آپ کا طولانی خط اور ادسٹیر صاحب کی مضمون سے قوم کو کیا سروکار۔

"تاتہذیب خیرات" جسمین آپ نے ہزارہا بندگان خدا کی مذمت و غیبت کی ہر سوائے سبیح ہونے کے اصلاح کس امر کی کرتا ہے۔ کیا آپ کا یہ ارادہ ہے کہ ہر ایک شخص کی دولت کے بھاؤ کا ترخ رسالہ اصلاح کیطرف ہو۔ صاحب گالیان دینے کے معنی اصلاح نہین ہین۔ جبکہ تو اس مضمون کو دیکھیے معلوم ہو گیا کہ صرف سخت و درشت الفاظ استعمال کرنے کا ذریعہ ہے۔ اور باقی ڈرنک کے تین بات۔

اب آپ اپنے رسالہ اصلاح کو ہدایت کیجیے کہ فضولیات سے درگذر سے علمی مضامین نکالے۔ اور فضولیات بھرنے کے لیے ایک جزو مقررہ اجزا سے علیحدہ نکالا کرے تب قیمت واجب الادا ہوگی ایک ایک سطر اسکی خریدار کی ہے۔ سوائے مفید عام مضامین کے اگر اڈیٹر صاحب نے اپنا جنم پترا شایع کیا یا ایک سطر تقاضے کی لکھی تو ہرگز عند اللہ قیمت پانے کے مستحق نہین۔

اڈیٹر صاحب کے پیٹ مین درد ہوا اور دو صفحے اونہون نے ستیاناس کر دیے پھر سال بھر کے بعد لگے غرشے ڈبے بتانے۔

راقم۔ اصلاح کا ایک مصلح۔

یادگار زمانہ ہین ہم لوگ
سن رکھو یہ فسانہ ہین ہم لوگ

(پنڈت رتن ناتھہ سرشار کا انتقال)

نہایت افسوس کی بات ہے کہ اردو لٹریچر کے افق کا ایک ستارہ اور ٹوٹا۔ یعنی اودھ اخبار مطبوعہ ۲۹ ماہ حال سے معلوم ہوا کہ پنڈت رتن ناتھہ صاحب سرشار لکھنوی نے حیدر آباد دکن مین انتقال کیا۔ پنڈت صاحب چھہ سات برس ہوے وہان تشریف لے گئے تھے۔ مگر حیدر آباد کی سرزمین کی کشش اور ہز اکسلنسی مہاراجہ کشن پرشاد بہادر مدار المہام دولت آصفیہ کی قدردانی سے اوس سرکار کے متوسلون مین رہنے کو ذریعۂ اعزاز و استغنا سمجھا اس زمانے سے علم ادب مین تصنیف اور تالیف کا سلسلہ جسکا ہمیشہ سے مشغلہ تھا محدود رہگیا ورنہ پنڈت صاحب تمام عمر سے کتابون رسالون۔ اخبارون مین مضمون نگاری ترجمہ کا شوق رکھتے تھے اخبار سررشتہ تعلیم اور رسالہ مراۃ الہند لکھنؤ۔ مراسلہ کشمیر اور دیگر اخبارات کے صفحات آپ کے مضامین اور ترجمون سے ہمیشہ زیب و زینت پاتے تھے سنہ ۱۸۷۷ء مین جب اودھ پنچ پہلے پہل نکلا ہے تو پنڈت صاحب بھی شریک ہوشی اور

سنہ ہی کے ساتھ اسکی مضمون نگاری پر آمادہ ہوئے اور چونکہ طبیعت میں شوخی اور ظرافت خطے کی ذکاوت و طبیعت داری کی وجہ سے افراط کے ساتھ تھی آپ کو مضامین ظرافت کا اس شوق تھا قریباً ہر ہفتہ پنچ میں مضمون دیتے تھے ۔ بعد چند روز کے جب اودھ اخبار کو اپنی رونق صورت پر شوخی اور ظرافت کے روپ روغن کی ضرورت محسوس ہوئی تو پنڈت صاحب کو اونسے سررشتۂ تعلیم کی ملازمت سے علحدہ کر کے مسلسل صیغۂ ظرافت قائم کیا ۔

آپ جانتے ہیں رفتار اخبار ہر روز کی جنس جبریہ نہیں ہوسکتی ۔ لامحال پنڈت صاحب کی ہوشیاری نے فسانۂ آزاد کا سلسلہ نکالا اور ڈان کوئیک زوٹ جیسکا ترجمہ خدائی فوجدار بعد کو شایع ہوا جانٹ اسپیچ آف لے فادر وغیرہ کے طرز پر مسلسل فسانۂ آزاد شروع کیا ۔ ایک زمانہ کافی اسی مشغلے میں گذرا ۔ ناول نگاری اور ظرافت نگاری میں ڈنکے بجے ۔ اس بحث میں اودھ اخبار اور پنچ سے کبھی کبھی مزیدار نوک جھونک بھی ہو جایا کی ۔ فسانۂ آزاد ۔ سیر کہسار ۔ جام سرشار وغیرہ آپ کے بہت سے ناول شایع ہوے ۔ چونکہ ہمارے دوست کی طبیعت افراط سے زیادہ بے قید آزادی پسند تھی ایک حالت پر عمر گنتا پارہ قائم القائم ہونا تھا چند روز تک چھوٹے چھوٹے ناول کامنی ۔ ہشو ۔ بچھڑی دلہن ۔ کڑم دھڑم ۔ طوفان بے تمیزی وغیرہ لکھے اور کبھی کبھی اودھ اخبار میں بھی مضمون ظرافت و سنجیدہ دیتے رہے ۔ اس عرصہ میں صاف دل پنڈت صاحب سے اور پنچ سے بھی اگلی سی صفائی ہو گئی کبھی کبھی حسب سابق بہتر مضمون آپ دیتے رہے ۔ جب سے حیدر آباد تشریف لے گئے وہاں سے بھی گاہے گاہے آپ کے خیالات پنچ اور دیگر اخبارات انگریزی و اردو میں نکلتے تھے ۔ مگر طبیعت کی خلقی جولانی قلم کی روانی اور جودت کو دکن کی آب ہوا کسی قدر سست اور منفعل کرتی ہی ۔ اکثر آپکے کلام کے شائقین اور

بحریت طلب دستور کو شکایت رہا کرتی تھی اور ہم تو یہی سمجھتے رہے کہ جب مہاراجہ بہادر کی سی سرکار اور ریاست دکن کی سی آب و ہوا اطمینان اور دلچسپی کو کافی ہو تو اور کسی بات کی یاد اور فکر میں آنا و مزاجون کو اولجھنا محض ہوس ہے ۔ معلوم ہوتا ہے اس بے شغلی اور بیکاری نے پنڈت صاحب کے قواے دماغی کے ساتھ سلسلۂ حیات کو بھی بہت کچھ مضمحل کر دیا تھا کہ اس عمر میں آپ یون چل بسے ۔ ورنہ ابھی عمر ایسی نہ تھی ۔ ع ۔

کیا اونکا بگڑتا جو نہ مرتے کوئی دن اور

افسوس کی بات ہے اردو لٹریچر کا ایک ظریف طبیعت دار مضمون آفرین ایک جیتی جاگتی بولتی چالتی ہنستی کھلکھلاتی عبارت کا لکھنے والا اوٹھ گیا ۔ بڑا افسوس تو یہ ہے کہ اردو لٹریچر کچھ تو ملک کی مردہ دلی اور بہت کچھ روکھی پھیکی تعلیم کی وجہ سے بے مزہ اور پھیکا ہوتا جاتا ہے اور موجودہ حالت زمانہ اسکی امید بہت کم ہے کہ پھر کوئی دوسرا بآسانی اس کام کو کر سکے کیونکہ پہلے کے جو لوگ تھے وہ اوٹھ گئے اور اوٹھتے جاتے ہیں اونکی لمبی عمریں صرف یادگار ہیں اور جو سخت جانی بزرگ باقی ہیں وہ غنیمت ہیں اور غنیمت سمجھنا چاہیے ۔

جو بچے وہی غنیمت سمجھ اے خانہ خراب
ورنہ سب اہل گلستان کا چمن میں خون ہے
گل نے شبنم سے تو اوس پر کہا لیکن
گلشن میں لاؤ مرا کی نیند ہی لیون سے

اور دل لگی سنیے

مضمون بالا ختم ہی ہوا تھا کہ ایک مضمون پنڈت صاحب ہی کے دست و قلم کا لکھا ہوا دفتر میں بذریعۂ ڈاک آیا اوسکو ہم بجنسہ درج ذیل کرتے ہیں اگرچہ پانیر اور اودھ اخبار ۲۷ ۔ جنوری کو انتقال لکھتے ہیں مگر تعجب ہے اوسی ۲۷ ۔ جنوری کا بھیجا ہوا مضمون بھی ہے ۔ دل اس خبر وحشت اثر کو باور نہیں کرتا ۔ یہی خیال ہوتا ہے کہ یہ بھی دل لگی ہو خیر

آیندہ مفصل حال لکھا جائیگا ۔ سردست تو ہم وہ مضمون درج ذیل کرتے ہیں ۔ خدا کرے پنچ کو پنڈت صاحب کے تازہ مضامین کو اسی طرح شایع کرنیکا موقع ملتا رہے ۔

”وزارت دکن“

مائی ڈیر پنچ ۔ اللہ تمکو اور تمہارے بال بچون کو امن چین دے اور پھلو پھولو ۔ وزارت دکن کی نسبت جو کارٹون درج پنچ ہوا ہے قابل دید ہے بلکہ دیدنی ہے شنید ہے سارا جہ پیشکار مدار المہام بہادر نے وہ اعلے درجہ کی کارروائی اپنے عہد دولت مہد وزارت و دستور معظمی میں شروع کی ہے کہ مہاراج چندو لال اور مہاراجہ نرندر بہادر کی روح خوش ہوتی ہوگی ۔ وہ کارروائی کیا ؟ یہ کہ خزانہ کا موجود بار نہ پڑے اور رعایا انکی نظام اور انتظام سے خوش رہے و خدا کرے چشم ما روشن دل ما شاد ۔ خانہ شاد آباد ۔ بالبنون والنصاد ۔ پنجابی کھتریون میں بعد مہاراجہ یہ دوان کے دنہین کا نمبر ہے ۔ راجہ ٹوڈرمل فیناشل کمشنر غازی جلال الدین اکبر بادشاہ جنت اشیاں شاہ کردو دمان کے فخر ہیں اور ایک صفت ایسی ہے کہ ہر رئیس و امیر میں ہونی چاہیے یعنی تعصب کا نام نہیں ہے ۔ عیسی بدین خود موسی بدین خود ۔

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف ست
با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

حضور بندگان عالی خلد اللہ ملکہ کی اس بات کا پورا اثبات ہو گیا کہ افسرون کے انتخاب میں پوری قابلیت سے کل رعایا خوش ہے ۔ اسکے یہ معنی کہ اللہ بھی خوش ہے ۔ الحمد للہ ۔“

مس صاحبہ

تا بہ نفشہ می دمد مرۂ مشک سائی او
پردہ غنچہ می درد خندۂ دلکشائی او

وہ حسن کے باغ کا صنوبر
غارت گر دین بت ستمگر
آنکھیں جسکی غزال وحشی
لب جسکے مسیح و مسیحی
سیاہ سرمگی آنکھ سیاہ سی ہے
آنسون سے نظر بھری ہوئی ہے
ہر آن سے ہے چشم نرگس زار
دامن میں قبائے گل کے ہیں خار
جادو سے نظر تو چشم آہو
کعبہ کی قسم ہیں طاق ابرو
یورپ کی پری ہے آئینہ رو
انگریزی گلاب غالیہ بو
ہے شمع تجلی کلیسا
ماشاء اللہ نور رخ کا
لب سے ہوئی حسن کی تکمیل
دست عیسیٰ میں ہوچکی انجیل
دیتی ہے زبان پیام لب کو
زلفیں جو تری بلا سی ہو
عالم میں ہو حسن کا اجالا
تیرے دہن کا منہ ہو کالا
کعبہ برگ گل میں آبرو ہو
لب پان لبوں میں سرخرو ہو
ہو سے گیسو کا ریشمی دام
جس طرح شفق کی سرخرو شام
آیا ہے شباب شان کے ساتھ
جوبن کا پڑا ہے سینہ پر ہاتھ
کیا کام بتون کو ہے کمر سے
خالی ہے یہ مبتدا خبر سے
رفتار سے کبک کو خجالت
ٹھوکر سے ہوئی بپا قیامت
اگلی وہ ہے تو بو گل نزاکت
پرکالۂ آتشیں طبیعت
ملا ہے مزاج کو ستم سے
خالی ہے وفا سے اور کرم سے
طوطا چشمی یہ شان رب کی
مغنیہ با دام اور چھٹ کی
پوشاک نے حسن قد بڑھایا
ہے رشک پری کا ور سایا
کیونکر نہ سجے ازار کا نام
سکا ہوا ازار دار ہو تمام
ہے لذت وصل کیوں نہ خوش ہو
پیٹی سنبھالے ہوئے کمر کو
بکھرے گیسو کھلا ہوا سر
جسکی تو پرنہ الیونڈر
دوشیزہ ابھی ہو رشک شمشاد
تسلیم نے کر دیا ہے آزاد
ہیں بلبلیں لاکھ ایک گل پر
عشاق ہزاروں ایک دلبر
اک پھول کے لاکھوں ہیں طلبگار
دیکھیں کسکے گلے کا ہو ہار
دیکھیں کس کا ہے یہ مقدر
پھل دے کسے نخل قد یہ گدر
آخر یہ جوانی رنگ لائی
آنکھ ایک غزال سے لڑائی
ارمان اک ست سے نکالا
گورا تھا جو جام سے کھنگالا
تھی آنکھ جو شوق میں لڑائی
جو کچھ کہ کڑی پڑی اٹھائی
نفرت اوس سے ہوئی یہ پیدا
چرکا عاشق نے جو دیا تھا
الفت کا پینگ پر بڑھایا
دل اور کسی سے جا لگایا
ہمسر ان کو ہوئی جو نامرادی
پہلے ہوا وصل بعد شادی
الحمد یہ عیش کا مقدر
جو بنتی جہاں نصیب شوہر
اس سے سفر ہوئی ہو پیرو
شادی نے کیا لنکا آ ہو
تھا اپنی پسند کا جو پیوند
قانون نے کر دیا جسکو بند
اب روپ ہے اور رنگ ہے اور
صورت ہے اور ڈھنگ ہے اور
بدلے ہوئے ہیں ادا کے طور
پوشاک سے ابر شام کی اور
کیونکر نہ نگاہ شوق تاکے
گردن سینہ کھلا ہوا ہے
اب وصل پری بلا ہے اسکو
نازان کیوں نہ کر نہ ہرمنٹ ہو
اب بال کٹا کے چاہے پہونچے
لو بلبلے کے عقل کے فرشتے
آخر یہ بہار حسن کب تک
آخر یہ خمار حسن کب تک
رہنے کی نہیں خدا جوانی
سرمایۂ عیش و زندگانی
پیری آئی ڈھلا وہ جوبن
اب حسن ہے وہ نہ وہ ہے چتون
کمہلایا وہ پھول تھا جو رخ کا
اب حسن ہے وہ نہ وہ ہے نقشا
ہو خشک تھے بال وہ ہیں کافور
پتلی سی نور چشم سے دور
پیری نے کیا مزاج غمناک
بیوہ ہے پری سیہ ہے پوشاک
ہمدم بچھڑے تھے سب ہٹے ہیں
عشاق ہیں نہ ہم گئے ہیں
دو حسن ہے اب نہ وصل کی رات
اب پوچھتا ہی نہیں کوئی بات

بڑھیا کو بنا نہ محرم راز
بس کر خامے کو روک اعجاز

راقم - لاریٹ آف انڈیا -

چٹکلہ

قانون لگان (خوش ہوکر) چہ غم -
کاشتکار (بیفکری سے) نہ شادی نہ غم -
زمیندار (روکر) مرے تو ہم -

حالت زوجہ
یعنی
زوجۂ مقدسہ کی سوانح عمری

قیس مجنون تھا فرہاد تھا کوہستانی
پاس ننگوں کے دہرا کیا تھا بجز عریانی
تیشہ و زاری و صحرائی و سرگردانی
گھر میں سب کچھ ہیں جو ہم حجرہ کیا

ذرہ پیچ - جو جو زمانہ ترقی کرتا جاتا ہے تہذیب انسانی مرکز اعلی پر پہونچتی جاتی ہے - آج اعلی ہے تو کل وہ سے اعلی تر - کہیں ترقی مذہبی کا خیال ہے - کہیں تعلیم نسوان کا ذکر ہے کوئی لیڈی صاحبہ لڑکیوں میں تہذیب پھیلانے کی فکر میں سرگردان ہیں کالج قائم کر رہی ہیں - کوئی جنٹلمین صاحب پردۂ عصمت نکالکر موجودہ پردہ کی پردہ دری کی فکر میں ہیں - ہندوستانی تعلیم نسوان میں بہت پیچھے ہیں رسم و رواج و شرم و حجاب کی بیڑی پاؤن میں پڑی ہے - شادی بیاہ جو بنیادی زندگی کا فرد ہیں بیا ہے رسم و رواج کے ایسے سخت جیل میں پھنسا ہے کہ راستہ پاؤن ہلانا سخت دشوار ہے - زوج و زوجہ کا نازک درفرد کی زندگی بسر کرنیکا رشتہ جسپر ہمیشہ کے لیے اپنی فراغت و فارغ البالی کا مدار ہے اور جسمیں پسند فریقین و رضامندی جزو دل ہے - صرف مشاطہ کی پسند اور والدین یا اولیا کی رضامندی پر رہگیا ہے - تعلیم و جدید تہذیب نے ہر شخص کے سامنے ضرورت اور حالت وقت کا

مسئلہ حل طلب

...ہین مجھے بھی کوئی قدر نہین ہوتا اور
مجبور ہا ازرون دل روستان قبل سے
سمجھ لئے لیتا ہون - یا اجازت دیدیا
ہون - انسان مین کچھ نہ کچھ عیب ہوتا
ہے بے عیب ذات خدا کی ہے - مین بھی
اس سے خالی نہین - دوست پرستی کے
علاوہ مین کسی قدر مغرور المزاج واقع ہوا
ہون اور اسی لیئے اکثر دوستون سے
شکر رنجی ہو جاتی ہے - لیکن شاباش ہے
اوس شخص کو کہ وہ ہمیشہ اپنی اصلاح
کرتی ہے اور فوراً تیغ زبان کھینچ کے
تھوڑا کر کہیا دے سے سمجھا کر ادتی ہے اس لیے
مین نے اوسکو میرا صلاح دوستان تیغ گل کا
خطاب عطا کیا ہے - باقی پھر کبھی -
راقم - ایک شریف تہذیب
اور غیرت دار -

ازبسکہ تکلف مین ہے تکلیف سراسر
آرام سے وہ ہے جو تکلف نہین کرتا

سچ پوچھیے تو ہمارے حبیب اللہ خان
نہایت تکلف کے ساتھ افغانستان کی
امارت کا جھگڑا چلا رہے ہین ایک طرف
تو روس شرارت کے واسطے وقت بیوقت
تاک بیٹھا ہوا ہے جیسے جگر و معدہ کے
پہلو مین صفرہ بغلی دشمن - دوسری طرف
ہندوستان کی وجہ سے پر صولت و جبروت
انگریزی گورنمنٹ کی دوستی ہنت آبائی
ان دونون کے درمیان مین سنبھل کے
چلنا اور بخیریت و عافیت جھگڑے کی
منزل طے کرنا اور افغانی بلیون کو سنبھال
رکھنا بہت ہی تکلف اور احتیاط کی
بات ہے - سب پر طرہ یہ کہ خبرون کے
اشتہار مین کوئی روک ٹوک نہین لندن
مین تو لارڈ جارج ہملٹن سرکار انگریزی
کے ساتھ افغانستان کی دوستی کا آلہ
گاتے ہین اور اطمینان دلاتے رہین کہ
حبیب اللہ خان کہتے ہین اپنے باپ کے
قدم بقدم رہینگے -

دوسری طرف روس کے ذریعہ سے
مشہور ہوتا ہے کہ افغانی کمیشن عنقریب
سینٹ پیٹرسبرگ داخل ہوا چاہتا ہے -
داوواہ دونون طرف کمین لگا ہے دونون
تلے ہماتا ہے اسکا نام ہے - کابلی اماندہ ٹھہرا
تھالی کا بینگن ٹھہرا -

امیر عبدالرحمن خان جو کچھ کر گئے
بہت اچھا کر گئے اب دیکھنا چاہیے
اونکی روح حبیب اللہ خان سے کیا کراتی
ہے اور دنیا ان باتون کو کیا کہتی ہے -
ایک بخیل امیر کی حکایت مشہور
ہے کہ ایک آزاد فقیر آکے سائل ہوا کہ
تیرے مرحوم باپ نے خواب مین مجھے حکم
دیا ہے "تو میرے بیٹے کے پاس جا اور
میرے ترکہ سے ہزار روپیہ مانگ" بابا
مین تیرے پاس اسی حکم کی تعمیل کیواسطے
آیا ہون - امیر صاحب بھی بلا کے ذہین
تھے جواب مین کہنے لگے - ان کل شکو
جناب والد کی زیارت مجھکو بھی نصیب
ہوئی تھی فرماتے تھے "ایک آزاد فقیر
کل تیرے پاس آئیگا اور جھوٹ موٹ میری
طرف سے کہیگا کہ تیرے باپ نے اپنے ترکہ
سے ہزار روپیہ مجھے دلایا ہے تو ہرگز
نہ دینا" آزاد نے یہ سنکے جواب دیا کہ تیرا
باپ بھی بڑا جھوٹا معلوم ہوتا ہے - محبت
کچھ کہتا ہے اور مجھ سے آکے کچھ
کہہ جاتا ہے -

پنا پر تنگی ترشی

لیجیئے صاحب قصہ پنا با پایان رسید
راؤ راجہ مر گئے رسید بھی آگئی زہر خورانی
کا شبہہ بڑہتے بڑہتے بندر کا ہوڑا ہوگیا
کمیشن بیٹھا - گواہون کے اظہار ہوئے
بی حیدری جان رانی کنول کنور ہوئین
راجہ چھوٹے رانی کی شل پوری اتری
دوران مقدمہ مین نتیجہ اور فیصلہ پیدا ہونے
سے پہلے صاحبزادے بھی تولد ہوئے -
کمشنرون نے بہت زور لگا کے فیصلہ بھی
سنا دیا - اپنے لال تو کیفر کردار کو پہونچے
راجہ صاحب سازش کے ایک فریق قرار

پائے - رانی کنول کنور بری ہوئین "مین
طبع سلامت آئی" کہتی ہوئی مطمئن
ہوئین - اب آپ ہے کرم کاندی صاحب
بھلا پوچھیے ایک گواہ کا بدن دوسرے
کے بیان ہی کیا وہی مثل تیلی کا کام تنبولی
کرے اوسکی چولی مین آگ لگے - یوجا پاٹ
کرنا آپ کا کام - چلے دنیا کے کام کو راہی
دینے - اب بجز اسکے کہ ہاتھ کی آپ ہی جانے
پر دوست افسوس لین اسے ہوتی ہاتھ کر
پر دیتی کا مال اچھین - صندل کی جگہ کسی
اور چیز کا ٹیکا لگا ملین ادر کیا ہو سکتا ہے
لطف یہ راجہ صاحب ذنکا قول تو یہ تھا سے
گر بپائے خم اندر گہ سبو زنم بسر
ساقیا مرغ از من عالم جوانی آید
اونکی نسبت مخفی جو رپورٹ ہوا اوسکا حال
آئندہ زمانہ بتائیگا اور دنیا دیکھے گی سے -
ان نینون کا یہی بسیکہ
یہ بھی دیکھا وہ بھی دیکھہ
بعض دل لگی باز کہتے ہین کہ پنا کی آب
و ہوا نے مقدمے مین سبزی پیدا کر دی -
اس سے زہر کا الزام آیا - دوسرے صاحب
کہتے ہین پانی کا زلال اور شکر سے ایک چاشنی
دار شربت بنتا ہے وہی پنا کہلاتا ہے پس
راجہ کے ساتھ رنجش کی ترشی اور کنول کنور
کے ساتھ شیرینی محبت نے ملکر یہ شربت
چاشنی دار تیار کیا اور گورنمنٹ کی شکر رنجی
اس پر کہین ایسی ظاہر ہوئی کہ سکنجبین
مات ہوگئی -

توند کی قسم اسکو ضرور پڑہیے

ایہا الناظرین ! ہم حضرت نوح کے
وقت سے لقمان الحکما - ارسطو الحکما وغیرہ
وغیرہ کی ڈگریان حاصل کرکے بڑے تجربہ اور
دیانت داری سے لکھو کھا من ادویات
دنیا کے تمام شہرون قصبون - دیہاتون
گلی کوچون اور بازارون مین ہاتھون ہاتھ
آنکھین بند کر کے فروخت کر رہے ہین -
ہم ڈاکٹری - حکمت - دوا کی جنہ کتابین
دیمک کی طرح چاٹے بیٹھے ہین - اور پیٹ
مین اس قدر تجربہ بھرا ہوا ہے کہ ادویات ہر

اودھ پنچ کی سالانہ جلدین

اکثر حضرات کی فرمائشون سے پوری کرنی ضروری
ہوتی ہے کہ پچھلے سالون کی
جلدون کی طلبی بعد از وقت
کی جاتی ہے لہذا اطلاع
دیجاتی ہے کہ سن حال یعنی
سنہ ۱۹۱۰ء کی جلد اودھ پنچ
دسمبر کا اخیر پرچہ شایع ہوتے
پوری جلد مکمل ہوگئی اور
خریدارون کی خدمت مین
فوراً روانہ کر دیجائیگی قیمت
فی جلد پانچ روپیہ علاوہ
محصولڈاک ہے اور گذشتہ
سالون کی جلدین حسب ذیل
موجود ہین -
جلد سنہ ۱۹۰۹ء و سنہ ۱۹۰۸ء و
سنہ ۱۹۰۷ء و سنہ ۱۹۰۶ء و
سنہ ۱۹۰۴ء و سنہ ۱۹۰۲ء و
سنہ ۱۹۰۱ء -
المشتہر منیجر اودھ پنچ -

چیمبرلین صاحب کی کہانسی کی دوا

مندرجہ ذیل امراض کو شفا کے
لیئے مشہور ہوگئی ہے - کہانسی -
زکام - کروپ - انفلوئنزا
بوقت ضرورت آزمایش کرو
تمام دوا فروشون سے خرید کرو یہ مین

حیاتِ شیخ چلی

کتاب کیا ہے زعفران زار ہے ہنسی کا میگزین ہے حضرت شیخ چلی مرحوم مغفور قدس سرہٗ کے حالات۔ حکایات۔ سکنات۔ لطیفے۔ عالی دماغیاں۔ خیالی پلاؤ کے نسخے۔ اس نفیس تحقیق جستجو اور خوبی سے بیان کئے ہیں کہ تاریک سے تاریک دماغ چھوٹ کر فوارہ اور مردہ سے مردہ دل مارے ہنسی کے لوٹن کبوتر اور قہقہوں کی شدت سے کپکپی ہو جاوے۔ اس کتاب کے مصنف منشی محمد سجاد حسین صاحب انجم مصنف نشتر و کائنات اور ملازم ریاست آصفیہ ہیں قیمت آٹھ آنہ مقرر ہے۔ دفتر اودھ پنچ سے مل سکتی ہے —

©

وجع مفاصل کا عارضہ

چیمبرلین صاحب کے بدن میں ہمیشہ جاتا رہتا ہر ایک ہی مرتبہ کے استعمال سے درد جاتا رہتا ہے تمام دوا فروش فروخت کرتے ہیں

©

چیمبرلین صاحب کی کھانسی کی دوا

مندرجہ ذیل عوارض کو شفا کے لیے مشہور ہو گئی ہے۔ کھانسی۔ زکام۔ کروپ۔ ہر وقت ضرورت آزمائش کر دو تمام دوا فروش فروخت کرتے ہیں

ہم اور ہمارا دہر کہتے ہیں کہ دوا نہیں منگاتے۔ ہمارے پاس براہ راست یونان سے ادویات کا چالان روزانہ دو ہزار دو ہزار آتا ہے۔ مگر اب تک ہم اپنی لیاقت اور ادویات کے مشتہر کرنے میں ایک طرح کی جھجک سی تھی۔ مگر اب دوستوں کے اصرار نے اسقدر مجبور کیا کہ معاذ اللہ شیخی کرنے مرنے پر مستعد ہو گئے۔ قریب تھا کہ ہاتھا پائی ہو جاوے۔ ہر وقت رفع صحت مذبذب از راہ پیہم دوستوں کا ہونے لگا۔ غرضیکہ محض خلاف قانون سمجھ کر اور اونکی دھینگا مشتی سے ڈر کر زبردستی اشتہار دینا پڑا۔ چنانچہ ہم گلا پھاڑ کر و چیخ چنگھاڑ کر آواز بلند صاف صاف کہے دیتے ہیں کہ جو کچھ ہم مریض ہماری ادویات کیطرف جلد اعتقاد نہ کرینگے وہ انشاء اللہ ضرور تہی تہی تہ از کر بالیاں بجائیں گے۔ پس لے مریضو ڈرو پھر کسی سے ہرگز ہرگز مشورہ نہ لو۔ ہم اپنے منہ تعریف کرنا قطعی ناپسند کرتے ہیں بلکہ ہماری ادویات کی سریع الاثری کی صداقت اور تعریف میں کروڑوں سرٹیفکیٹ موجود ہیں انسے ادویات کے فائدہ و تعریف اور نام ہر شخص کو معلوم ہو جائیں گے کیونکہ یہ ادویات فوراً ہی مریض کی حالت کو تبدیل کر دیتے ہیں ہمنے کبھی نہیں کہا ہم جھوٹ کیوں بولیں۔ جنہوں نے کہا ہوگی وہی جانیں واللہ اعلم بالصواب صداقت کے واسطے کچھ سرٹیفکیٹ نمونہ از خروارے درج ذیل کیے دیتے ہیں مگر اسبات کا ضرور خیال رہے کہ اگر خدانخواستہ دوا اثر نہ کرے یا کچھ نقصان پہونچ جاوے تو براہ کرم ہم پر کوئی صاحب نیلی پیلی آنکھیں نہ نکالیں بلکہ انہیں سراسر اپنی بد اعتقادی طبیعت اور آب و ہوا کی مخالفت اور زمانہ کی کج رفتاری کا قصور سمجھ لیں۔ ایک بات اور بھی قابل بیان ہے کہ مسٹر اودھ پنچ کی چھبیسویں سالگرہ کی خوشی میں قیمت کل ادویات کی خواہ ایک رتی ہو یا ایک من خواہ بڑھیا ہو یا گھٹیا یکسان رکھی گئی ہے۔ قیمت بوجہ طوالت درج نہیں کی گئی جب فرمایش آئیگی ڈاکخانہ سے قیمت دیکر صاحب فرمایش کو زبردستی چھوڑ آنی پڑیگی۔ اسناد آنکھیں بند کرکے پڑھ لیجئے —

اسناد

حب قبض کشا

مکرم بندہ تسلیم۔ مزاج شریف۔ آپ جو حب قبض کشا منگائی گئی تھیں اونسے بہت ہی فائدہ ہوا۔ میرے ایک دوست کو ہمیشہ شکایت رہتی تھی۔ آپکی گولیان کھاتے ہی اسقدر دست آئے کہ شام بھی نہ ہونے پائی کہ چٹ پٹ دم فنا ہو گیا — واقع میں گولیوں نے اپنا پورا اثر دکھایا۔ دوست صاحب کی فی الواقع قضا ہی آگئی تھی اس سبب سے تیں ہوگئے۔ دوا کی طبیعت بہت زود اثر ہے۔ چچا صاحب سے میرا کچھ تنازع ہے اور اونکو قبض کی شکایت ہے خدا کے واسطے حب قبض کشا فوراً بذریعہ تار روانہ فرماکر مجھکو دونوں جہان میں سرخرو فرمائیے۔ ہمیشہ آپ کو یاد کرتا رہونگا —
راقم بندہ (سعید ذیوث خان عرف شماشر از اولٹ پلٹ پور) —

(کھانسی کی گولیان)

جناب من۔ بندگی عرض ہے۔ آپ کی کھانسی کی گولیوں سے عجیب نفع ہوا۔ میرے ملازم کو عرصہ سے کھانسی کی دہسک آتی تھی جبسے آپ کی تجویز گولیان کھائیں اسقدر زور سے کھانسی آئی۔ کہ جسکی کچھ حد نہیں رات بھر مکان کی کجی بلی چوکسی رہتی ہے — سب چوکیدار برخاست کر دیے گئے ان کمبخت ایسے بدحواس ہو کر سوتے تھے کہ مردہ کی بھی ہوش نہ رہتا تھا۔ میری بہت بچت ہو گئی۔ اب ایک ہی ملازم سے دو رونق رہتی ہے کہ واہ وا۔ محلہ میں آتے ہوئے چوروں کی روح فنا ہوتی ہے مال بھی حفاظت سے رکھا ہے اور رات کو ہم اور مسمات بیخبر ہو کر اتنا غفیل ہو جاتے ہیں۔ میں نے کل دوستوں کو آپ کی گولیان استعمال کرنے کی رائے دی ہے۔ خدا کرے سرکار بھی یہ گولیان تمام شہروں میں تقسیم کرے تو چور اوچکوں سے مفت میں نجات ملجائے اور پولس کی بھی تخفیف ہو جائے گورنمنٹ اور رعایا دونوں کا فائدہ ہو جاویگا —
راقم (سیٹھ چنگا مل دلال از دولت نگر)

(باقی سرٹیفکیٹ بشرط فرصت آئندہ)

المشتہر۔ افلاطون ثانی حکیم رفع صحت بنگالی لال تعلم۔ (ر س ہم۔ ن۔ ا۔ ا۔ ا) —

بوالہوس بنگالی

یہ مختصر سا ناول ہمارے نوعمر مہربان مولوی سید ضمیر حسن صاحب ضمیر لکھنوی نے حال میں تصنیف و شایع کیا ہے طرز بیان میں نصیحت کی "دار د" تلخ" اور ظرافت کی چاشنی اس خوبی اور حسن کے ساتھ ملائی گئی ہے کہ جابجا آمد آورد میں بانکپن والی باتیں بھی ہوتی جاتی ہیں اور خوشدلی اور بشاشت بھی زعفران زار کا لطف پیدا کرتی جاتی ہے مصنف صاحب میں علاوہ شاعر ہونے کے فسانہ نگاری کا سلیقہ بہت اچھا معلوم ہوتا ہے اور تہذیب اخلاق۔ آزادی خیال پر گہری نظر رکھنے میں بھی خداداد قابلیت سے کہیں کہیں سوشیالوجی۔ پولٹیکل اکانمی اعلیٰ فلسفہ تہذیب اخلاق کے اصول اس طرح ایماً و مسلاً بیان کیے گئے ہیں کہ ناول دیکھنے والے کو گران اور خشک گزرتے ہیں نہ قصے کے صفحات سے دل اچاٹ ہوتا ہے۔ ممکن نہیں آج کل کے ناول پڑھنے والے اسکو پڑھیں اور پھر مغموم رنجیدہ افسردہ بشرہ بتکلف بھی قائم رکھ سکیں۔ قطع نظر نفس قصہ کے صفائی صحت۔ لکھائی اور چھپائی کا اہتمام بھی برا نہیں —

قیمت فی جلد ۸ ر ہے۔ مصنف صاحب سے امین آباد اسلامیہ ہوٹل یعنی نعمت خانہ مسلمانان کے پتہ سے ملسکتی ہے —

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اسکی کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے. ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ہمیرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ہمیرہ فی ماشہ بیس روپے معرفی سرمہ فی تولہ ۱۶ روپیہ خرچ ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی وجعلی ہیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ - اہلووالیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب -

تازہ سندات	ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے	تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ہیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے نہایت اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ہیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔

راقم - ڈاکٹر ایم - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی - ایم - ایس - سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر -

(۲) مین بڑی خوشی سے ہیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اُتم دیوی بعمر ۴۵ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین صحت سے سرخ اور دکھتی تھین اور ان مین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم - خان بہادر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور - سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) مین نے ہیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم - ڈاکٹر برج لال گھوس راے بہادر ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن ریٹائرڈ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ہیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہے میری راے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ہیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ہیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جایگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین جمع کیا گیا ہے۔

کہرا اسامی

چین — لو یہہ اٹھارہ لاکھہ بیس ہزار ٹیل پہلی قسط تو لو —
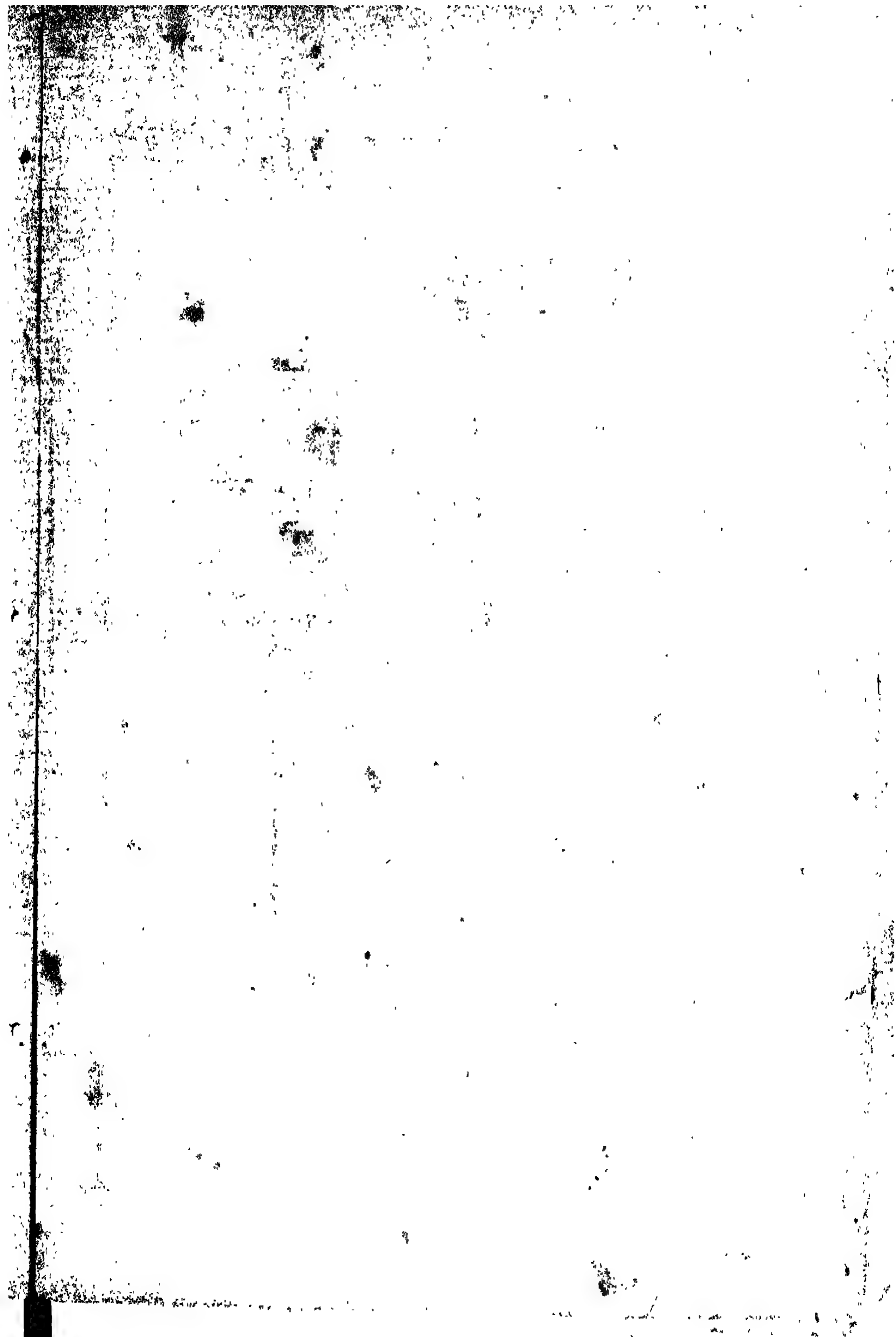
بندوبستی بیت بازی

حضور مہتمم ظرافت علامت۔ مع بندگی عرض کرتا ہون کہ افسوس ہے کہ امسال بھی بار رسالِ نو کی تقریب مین پراگندہ دلی نے شرکت کی اجازت نہ دی اور یہہ خیال کرکے کہ ؎

درمحفل خود راہ مدہ ہمچو منے را ✤ افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را

اپنے گھر چپ چاپ بیٹھ رہا اور رہیے اخفاءِ اخفا چلا رہا ہے کیون جناب اس مبارک خدمت مین جناب سرجیمس لاٹوش کی لفٹننٹ گورنری بہت اگرچہ رسوم ہی سے آپ کے ضلع میں فسردگی کیسی۔ قبلہ اسکا حال نہ پوچھیے ہم لوگ ایک کارگذاری سے ٹھیکا ہو گئے۔ ضلع بگڑ کہا رہا ہے۔ ابھی جناب آپ نے تو عجب قصہ چھیڑ دیا ان بندوبست کے جھگڑون کو مسٹر ادیش چندر دت اور لارڈ کرزن کے لیے رہنے دیجیے۔ کوئی پھڑکتا ہوا مضمون سنا دیجیے۔ خیر اگر آپ کی یہی مرضی ہے تو ایک بیت بازی کا افسانہ سنیے۔

یکم جنوری کو صبح تڑکے چپراسی نے آکر شروع ہولی کر کہین سے پانیر لاؤ چپراسی بیچارا تمام شہر مین گھومتا پھرا کوئی انجمن اور کوئی کلب ایسا نہ تھا جہان نہ گیا ہو معلوم نہین کتنے معترون کی خوشامد کی کر تحصیل خانے سے پانیر کا پرچہ مل جائے۔ خدا جانے کن کن بدلیون سے منت وسماجت کی۔ جب کہیں پرچہ ملا تو چار آنہ خرچ کرکے اسٹیشن ریل پر پرچہ خریدا۔ وہان آہٹ پر کان اور در پر نگاہ تھی یار احباب بیٹھے ہوئے بندوبست کا تذکرہ کر رہے تھے۔ پانیر مین سب سے پہلے خطابات سالِ نو کی فہرست ڈھونڈھی گئی معلوم ہوا کہ امسال سالِ نو کو دسمبر کی بارش کی طرح خطابات بھی سوکھی سنا گئے۔ لاحول ولاقوة۔

لوگون نے پوچھنا شروع کیا کہ حضور خیریت تو ہے بہت حسرت کے ساتھ کہا ہائے ہم خان بہادر نہ ہوے چند خوشامدی اشخاص نے جو وہ بد دستی مالگذاری امید آیندہ پر اب تک حاضر باش ہین کہنے لگے کہ سبھی کچھ شعر و سخن شروع ہو۔ حبیب اللہ خان نے کہا کہ شاعری کا آجکل ہفتہ ہو رہا ہے اور موقع بھی تو جان کیجیے قصیدہ لیے موجود رہتے ہین سب سے پہلے شعرخوانی پر مستعد ہو گئے۔

حبیب اللہ خان کیا کہین بگڑی ہے قسمت آجکل | ہر برس تھی ہم پہ رحمت آجکل
مع اپنی جیب دولتی ہو گئی | نحس ہے کیسی سا یہی ظلمت آجکل
زعفران بسامان سالِ نو کی ہے حسرت آجکل | اپنا گھر ہے ہر بزم حسرت آجکل
ملے منحوس رہا ہے۔ سنگ بد ہونا بدا تھا ہو لیا | ہم پہ آئی ہے مصیبت آجکل
کہتا ہے اخفا کرو تسلیم سب | ہو گیا لیا ہے شہادت آجکل
زعفران بسامان۔ اے۔۔۔۔ نہین چند مرتبہ ہے | ورنہ ملجائی حقیقت آجکل
بڑے منحوس ہو۔ دور دورا ایک گڈی کا ہے یان | مالک کل ہے وہ حضرت آجکل
آدمی چاہیے کا ہوا ہے فیصلہ | زیادہ کہنا ہے حماقت آجکل
نیک افسر کو دعا دیتی ہین سب | ہر جگہ اونکی ہے برکت آجکل
حبیب اللہ خان۔ قاضی کا وہ عجیب منحوس ہے | اوسکی صورت ہے نفرت آجکل

زعفران بسامان۔ خان بہادر ہونیکا کر نہ شوق۔ ہے یہ بندہ کی نصیحت آجکل

راقم۔ اخفاے لگان۔

نیچری ماقیمان

(پانچوان سبق)

مولنا اودھ پنچ۔ السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ پرشوق شاگرد طفل مکتب نئی رودو دے بندش کے اصول پر پہر حاضر ہے۔ سبق سن لیا جائے اور جلد اجازت دیجیے کہ فٹ بال۔ کرکٹ۔ ٹنس وغیرہ مین شریک ہونا ہے۔ یہ کھیل آج ہی شام کو سرسید کی گنبدی۔ آنکھ مچول۔ چیل جھپٹ۔ اور گیڑیون کی یادگار مین کھیلی جائینگے۔

نواب زین العابدین خان سرسید کے زندہ دل یار باش اور رنگین مزاج احباب نے دہلی ہی تک اون عیش کی صحبتون کو قائم نہ رکھا۔ بلکہ اوس زمانے کے خاص وضع داری کے مطابق جو بڑی باتون مین بھی ایک مستحکم اور مسلسل پابندی کو گویا مذہبی طور پر فرد ہی بتاتے تھے جب نوکر ہوکر آگرے گئے تو وہان بھی خوب جی کھول کر گل چھرے اوڑائے۔ کچھ شوقین جھوٹے سے پہلے سے وہان موجود تھے کبوتر بازی پتنگ بازی کے ٹھاٹ کے مطابق سب آ جمع ہوے۔ پہر تو وہ رنگ جما کر دہلی کا لال قلعہ بھول گیا۔ تاج گنج۔ نور افشان۔ اعتماد الدولہ۔ کونسی تفریح کی جگہ ایسی تھی جہان یہ حضرات مع سامان جہالت نہ پہونچتے ہون۔ اور پہر مزہ یہ کہ شگفتہ خیال نامون کے ساتھ اکثر صحبتون مین ہونہار ربا نجا بھی شریک رہتا تھا اور رہتا کیا تھا زبردستی شریک کیا جاتا تھا۔

کابل کی کوٹھری مین انسان جائے اور دامن داغ دہبے سے پاک لائے محال عقل ہے۔ نیچری بیو گرافر کو دلی ہی پال سے سہی اقرار ہے کہ یہہ صحبتین آخر رنگ لائین۔ رنگ یقیناً سرخ تھا مگر وہ اوسے مدہم کرکے دکھاتے ہین۔ پہلے عموماً آثار تنزل وادبار کا ایک آدہ منظر پیش کرتے ہین۔ اوس منظر پہ عبرت کی تصویرین ہین فکر امیرزادون کے عیش ولہو ولعب کے فریم مین دکھاتے ہین۔ انہین بے فکرون کے زمرے مین کسی گوشے مین موجودہ پبلک سے عموماً اور پاک نیچری امت سے خصوصاً بہت ہی لجاتے شرماتے نیچری رفارمر کو بھی لا بٹھاتے ہین مگر اتنے خربوزون کو دیکھکر رنگ پکڑنے والے خربوزون کی آڑ مین گو کبھی خربوزون پہ سبزی کی طرح نظر آتے ہین اور کبھی خربوزون مین تیز چاقو کی طرح پہر غائب ہو جاتے ہین۔

اس مقام پر نیچری بیوگرافر نے تصوف کا ایک گہرا غوطہ لگا کر ڈوبتے ہوے رفارمر کو بے پایان بدنامی کی جھیل سے نکالنا چاہا ہے مگر واقعات کے دلدل ابھرنے نہین دیتے۔ جس قدر زور لگاتے ہین اور دہنستے جاتے ہین۔

پہاڑی نارنگیان

تمام ہندوستان مین مقبول پہاڑی کی نارنگیان نہایت شیرین اور خوش ذائقہ ہوتی ہین لہذا امسال بھی تمام اعلی درجہ کی نارنگیون کی روانگی کا اہتمام کر لیا ہے۔ ہر خریدار کو چاہیے کہ اپنے جائے قیام سے قریب کے ریلوے اسٹیشن کا نام اور اپنا پورا پتہ خوشخط لکھے قیمت فی صد نارنگی دو روپیہ آٹھ آنہ علاوہ ازین ہے محصول ریلوے پارسل ذمہ خریدار ہے۔

ملنے کا پتہ

ایل۔ ایل۔ نیڈ کو پہاڑی نارنگی گورکھپور

چیمبرلین صاحب کا وجع مفاصل کا عارضہ

بڑی مشکلون سے جاتا ہے چیمبرلین صاحب کی بین بام نے بار ہا اچھا کر دیا۔ اور عند الضرورت جب استعمال کیا جائیگا تو ایسا ہی فعل کریگا تمام دوا فروش فروخت کرتے ہین۔

اودھ پنچ کی سالانہ جلدین

اکثر حضرات کی فرمایش اس وجہ سے پوری کرنے مین معذوری ہوتی ہے کہ پچھلے سالون کی جلدون کی طلبین بعد از وقت کی جاتی ہین لہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ سال گذشتہ یعنی ۱۹۱۱ء کی جلد اودھ پنچ دسمبر کا اخیر پرچہ شایع ہوکے پوری جلد مکمل ہوگئی اور خریدارون کی خدمت مین فوراً روانہ کردی جاے گی قیمت فی جلد پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہے اور گذشتہ سالون کی جلدین حسب ذیل موجود ہین —
جلد ۱۸۹۰ء و ۱۸۹۱ء و ۱۸۹۲ء و ۱۸۹۳ء و ۱۸۹۵ء و ۱۹۰۰ء و ۱۹۱۰ء —

المشتہر
منیجر اودھ پنچ —

وجع مفاصل کا عارضہ

چھپر اوس جگہ مین بام سے جاتا رہتا ہے - ایک مرتبہ کے استعمال سے درد جاتا رہتا ہے تمام دوا فروش فروخت کرتے ہین —

جن سوانح نگاری سے تھا کہ اوس عالم بیخودی وارفتگی کا جو خود بقول حالی سرحد جنون تک پہونچا ہوا تھا پہلو پوست کندہ واضح و مشرح حال لکھتے - پھر جس قدر نصائح و مواعظ چاہتے تو یہ فرماتے - ہمین کوئی عذر نہوتا - اونہین خواہ مخواہ کیون خوف ہوا کہ یہ فعل سرسید کا خدانخواستہ کوئی معیوب امر تھا - وہ کونسا درخت ہے جسکو ہوا نہین لگی - جوانی دیوانی مشہور بات ہے - پھر اوسپر لوس قسم کی صحبت - سوسائٹی کا وہ رنگ - اگر ایسا نہوتا تو قانون قدرت کا ایک سخت مسلم اور اقاعدہ ٹوٹ جاتا - مین تو اسے سرسید کے نیچری رفارم کا پہلا زینہ سمجھتا ہون - اونہون نے اپنے ایک لمبی فصل سے غیر محسوس طور پر فطرت کے ایک بڑے نکتے کی تصدیق کی - حالی نے اس واقعے سے اخذ نصائح مین بہی بیجا اہتمام دکہایا ہے اور یقیناً غلط نتیجہ نکالا ہے - آپ بیخودانہ جنون انگیز دلبستگی کا ہرگز یہ منشا نہ تھا کہ سرسید مین کوئی محسوس جوش رفارم کا پیدا ہو رہا تھا اور بقول مولینا جلال الدین رومی وہ کاوش کرتے اور گذشتے کے گہرے متصوفانہ اصول ترقی کی تعمیل فرما رہے تھے بلکہ یون سمجھنا چاہیے کہ قومی مصیبتین جو ہر آتی ہین آندہی کی طرح آتی ہین عشق خود ایک قوی جذبہ ہے پھر سونے مین سہاگا ایسی قوی طبیعت کا جذبہ جیسی کہ سرسید احمد خان کی تھی یقیناً اسے سرحد جنون تک پہونچنا چاہیے تھا - اگر میں سرسید کا بیوگرافر ہوتا تو سب سے پہلے اون تمام نیک بختون کی فہرست پیش کرتا جنکو سرسید سے شرف صحبت حاصل کرنے کی خوش نصیبی حاصل ہوئی تھی - پھر چھانٹ کر خاص اہتمام سے اس سب سے زیادہ خوش قسمت اور خاص دریہ نیک بخت خاتون کا ذکر کرتا جسنے اپنی دلفریب صورت اور موہنی مورت سے سرسید کو لبہا لیا تھا - اوسکا سن و سال صورت شکل - قد و قامت - لب لہجہ - ہنر و سلیقہ سب تفصیل کے ساتھ لکھتا - بتاتا کہ وہ کس طرح تھی اور بتاتا کہ وہ تہاتی کس طرح گاتی - کبہی دوسکو پشیانہ چہپاتا - کبہی ڈوپٹا اڑتا جاتا - اور کبہی پانوون مین گنگرو باندھکر محفل مین ناچتا - اوسکی کلائی کی ترشت - اوسکی گردن کی پہرت - اوسکی بتی کی چہب - اوسکی باتون کا ڈہب - اوسکی چوٹی کی گندہ اوٹ - اوسکی آنکھون کی لگاوٹ - غرض ہر بات جو تی سب جون کی تون لکھدیتا اور آنکھون کے سامنے تصویر کھڑی کر دیتا تاکہ سرسید کی [illegible] مین مذاق حسن کا پورا اندازہ ہو سکتا - ناچنا تو گرنگٹ کیسا - جب عیش پرستون کا ذکر آہی گیا تو پہر چہپانے کی ضرورت - یا سہرے سے اس راگ کو چہیڑا ہی نہوتا - اور جب چہیڑ چکے تو پہرنے سے باہر ہونے کے کیا معنی —

کیا سرسید کے اس آغوش زندگی سے کوئی فائدہ ہم حاصل نہین کرسکتے ؟ - ہر عیش پسند امیرزادہ جو آج بے فکریون کے عالم مین مدہوش اور متوالا ہو رہا ہے سرسید کی زندگی کے اس صفحے کو نظر بہ سوانح آیندہ ایک خاص ہمت افزا دستور العمل تصور کرسکتا ہے - وہ اون عیش کی صحبتون مین بیٹھکر اصلاح قوم اور خدمت کے اہم کام کو قبول نہین سکتا - وہ عورتون کی گری ہوئی حالت کی طرف انہی صحبتون مین بیٹھے بیٹھے خواہ مخواہ متوجہ ہو جاسکتا ہے - وہ اونکی فطری ذہانت - عام صلاحیت ہمدردی - ذکی الحس اور کرشمہ آفرین قوت متخیلہ - اور دلربا اور جان نواز حیا و غیرت کا صحیح اندازہ کرسکتا ہے - وہ انہی طوائفون سے اونکے فن موسیقی مین مشق و مہارت دیکھکر استنباط کرسکتا ہے کہ ہم دہ نشین عورتین بہی یانو - ہارمونیم اور ہر قسم کے اور تہذیب باجے کیونکر بجا سکتی ہین اور اگر موقع آن پڑے تو کسی کنسرٹ مین اپنے نورانی گلے کی قابلیت بہی کیونکر دکہا سکتی ہین - وہ زندیون کو ناچتے دیکھکر تہذیب بال کا خیال دل مین پیدا کرسکتا ہے اور خیالی طور پر اس خیال سے دل مین خوش ہو سکتا ہے کہ کبہی وہ زمانہ ہماری قوم کا بہی آئیگا کہ عورتین گہرون سے زیور تہذیب سے آراستہ ہو کر تعلیم یافتہ جلسون مین آئین گی اور کسی مہذب جنٹلمین سے معذرانہ طور پر لپٹ کر اپنے نازک پر صفا حیثیت پانوون کی شایستہ پیش نوش خرامیان دکہائین گی - وہ نوجیون کو اپنی یاران دیدہ و ناز نگاہون کے زیر ہدایت تعلیم رد قلوب کو فتح کرتے دیکھکر بڑے زور سے تہذیب معرکہ کورٹ شپ کا سماں باندہ سکتا ہے جسمین کسی آیندہ خوش قسمت زمانے مین اوسی کی کوشش و سعی و جد و جہد سے اوسی کے گہر کی بڑی بوڑہیان کے زیر سایہ تہذیب پایہ اوسی کے گہر کی نوجوان تاکو خدا خاتونین جنرل رابرٹس اور لارڈ کچنر کے ہاتھ دکہا سکتی ہین - وہ یوسون کی گران بجکمت اور ہاندازن معلبت جنس کو کبہی بافراط اور کبہی بقلت جلسہ عیش مین تقسیم ہوتے دیکھکر خود اپنے گہر کی طرف اس جنس کی تلاش مین مڑ سکتا ہے تاکہ کسی میونسپل الکشن کے موقع پر ایک خاص سلیقے سے اوسکا استعمال کرکے مغرور - خود غرض - ضدی اور جاہل ووٹرون سے اس آسانی سے ووٹ حاصل کرسکے جس آسانی سے بعض خوش سلیقہ بیوائین گہر بیٹھے نطفہ حاصل کرلیتی ہین —

مین کہہ سکتا ہون کہ یہہ سارے خیالات سرسید احمد خان کے دل مین اوس وقت موجود تھے جبکہ وقتی طور پر وہ صحبت عیش مین جادۂ اعتدال سے منحرف ہو گئے تھے - افسوس بیچارے کی زندگی نے وفا نہ کی ورنہ جس وقت وہ غیرت سے پردۂ عصمت اور معلم نسوان کی طرح تہذیب نسوان کی طرف متوجہ ہوتے تو یہہ خیالات یقیناً جادوگر اثر دکہاتے دیکھتے ہی دیکھتے ہندوستان ممالک فرنگ کا نمونہ ہو جاتا بلکہ عجب نہین یہان کی نسوانی تہذیب سے یورپ بہی شرماتا —

راقم
خس مکتب
لبسم
دکن پنچ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معززانگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون- نامور سفاڈاکٹرون والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت- تاریکی چشم- دھند- جالا- پڑوال- غبار- پھولا- سبل- سرخی- ابتدائی موتیا بند ناخنہ- پانی جانا- خارش وغیرہ- فرنگ ڈاکٹر اور حکیم بجاے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی- بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سے فائدہ اُٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ محصول سرمہ فی تولہ ۱۰ سر خرچ ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے-

المشتہر- پروفیسر میا سنگھ- اہلوو الیہ- مقام بٹالہ ضلع گورداسپور- پنجاب-

تازہ سندات — ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے — تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلوو الیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے نہایت اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا- دھند- سوزش چشم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ یا پر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا- چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے- مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا افروز پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلا شک وشبہہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے-

راقم- ڈاکٹر ایم- بی- سانگلی صاحب بہادر ایم- ڈی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر-

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلوو الیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اُتم دیوی لعمرہ ۲۸ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اندر پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دُکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی- مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی- راقم- خان بہادر محمد حسین خان ایل- ایم- ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور-

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے-

راقم- ڈاکٹر بیج لال گوسائین بہادر ایل- ایم- ایس- اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند-

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلوو الیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک مریضون پر استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے- راقم- خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل- ایم- ایس- اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور-

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جایگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اس مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء میں جمع کیا گیا ہے-

تقویم نوروز عالم افروز

بتفضل خداوند عالم و بطفیل رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ سال آیندہ دورۂ اثنا عشریہ سے دو اور ایک کا مجموعہ (ثلاثہ) یعنی تیسرا سال ہے۔ اور بتغیر تین تاریخ ۱۰۔ ذی الحجہ مبارز عید بقرعی ۱۳۱۸ھ مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۰۱ء روز جمعہ بعد نصف النہار رؤیت ۱ بجے ۴۴ منٹ ۵۳ سکنڈ پر بساعت مریخ تحویل آفتاب برج حمل میں ظہور نو۔ عالم افروز ہو۔ سواری کے واسطے چیتے کی تیلی نزاکت پسند کر۔ رخ جانب شمال۔ ہاتھ میں تفنگ۔ کاندھے پہ رنگ کمان کیانی (قوس) ایشیت پر ترکش میں تیر۔ ہو اگر پاس ہے کچھ سمجھو دوا چرکا گوشت اور یہ قسم کا میوہ تیز۔ رنگ پیشانی سرخ۔ اس قسم سالی کا یہ اصل اور مالک سال رہبر و ہم آشنا رتیانی سب ذیل ہوتا ہے۔

اس سال ستاروں کی لف پیچین سیر ڈالی ہے اور عنوان نجوم بتیار رنگ دکھاتا ہے۔ لہذا مجھے بھی یہ نئی تقویم نکالی ہے۔ اور کچھ ایسا سمجھ میں آتا ہے۔ کہ بعض ستاروں کی نحوست اور رجلا دفلک مریخ کی ساعت خونریز ارتھا سے اجل کی گرم بازاری ہو۔ اسے خوراک گوشت کا انتظام عزرائیل ملک الموت کی معرفت بخوبی انجام پائیگے۔ اور قدرت کے کھیل کی تماشا گاہ (دنیا) میں وحشت کی تڑاتڑی کا سین نظر آئے۔ مگر انسانوں کے سر سے یہ آفت ٹلے حیوانوں کے گلے پڑے۔ نظر آتا ہے کہ شاید کوئی لمبی گردن والا بھی ماخوذ ہو الا بالخصوص بکریاں اور علی العموم بھیڑیاں لاتعد و لاتحصیٰ جان بحق تسلیم ہوں۔ دیگر قوم کے متوسط۔ اور اسلامی امید وار اپنے خوشی سے کم شغلین تین تنشیوں میں دو غائب۔ ایک برقرار رہے عید کی مٹی میں دو پیسے کے مرتبہ پائیں۔ دوسری تجارتوں میں کسی قدر نقصان سہی۔ ٹیسو کے پھول۔ تارکول۔ پنج کی خرد فت۔ سبز رنگ کی پڑیوں کی سوداگری میں نفع کثیر ہو۔ عبادت میں بیرسی ثواب میں کمی ہو۔ اکثر اشخاص مساجد میں نہ جائیں گھر میں نماز پڑھیں۔ عیدگاہ ڈھیلی ہو۔ عمدہ کپڑوں کا طالع ضعیف میں رہے سستا سا ہو۔ سڑکوں پر خون کی ہر رنگ ترقی نظر آئے۔ طوائفوں کا ستارا چمک جائے کاری زیادہ ہو۔ عیاش واجب کہہ کر دوہری عید منائیں۔ ہجران نصیب عشاق تڑپ تڑپ کر شب ہجر بسر کریں۔ مگر سحر کریں اور معذرت کی حالت میں ہی سادہ و سیاہ پرانے کپڑے پہنکر عیدگاہ کے میلے میں آ دھمکیں سانگوں سے ملتی ہوئی شکلوں کی امسال ایجاد ہو۔ مگر پوش و دل بہلانے والے نظارے کے سنگاریوں نے وکار رنگ صوفیانہ دن بھر ہلکا اور پھیکا رندانہ ہوگا رہے۔ شکیلہ دو رنگی ہو پہلے اور نہ۔ تو ذبذب و باتمیز اشخاص کو بھی جوش ہو۔ رنگ زیادہ کھیلا جائے۔ اختصار کے لحاظ سے کل نہیں۔ دیگر حالات بے سبب لکھے گئے۔ واللہ عالم بالصواب۔

راقم۔ ص۔ ع۔ ا۔ لکھنوی۔

بقیہ اسناد

(تتمہ ۶۔ فروری ۱۹۰۱ء)
اودھ پنچ نمبر ۶ صفحہ ۶

عرق تولید

مشفق من۔ تسلیمات۔ آپ کے عرق تولید نے عجیب طلسم دکھایا۔ پیشتر قسم میں آجتک لاولد تھا۔ آپ سے عرق منگا کر گھر رکھکر اپنی ملازمت پر آگیا تھا۔ اتفاقاً میری زوجۂ مشفقہ نے بھولے چوکے سے نفث بخشت پڑھ لیا آج اپنے نو مہینے کے بعد گھر سے خط آیا کہ ایک بہتی کنٹی مادہ طفل پیدا ہوئی ہے۔ براہ کرم بذریعہ خط ہذا ایک بوتل عرق تولید اور روانہ فرما دیجئے۔ شاید ابکی موٹا تازہ نر طفل تولد ہو۔ اپکی بڑی ہی تمنا ہے۔ درحقیقت اگر غور کیا جائے تو آپ کا عرق کیا ہر قدرتی ہتھیلیوں سے زبردستی چلبلیوں کی خبر لاتا ہے۔ اب میں آرام سے نوکری کرتا رہونگا گھر والی بچے دیتی رہیں گی۔ زیادہ بندگی عرض ہے۔

راقم۔ آپکا تابعدار۔ اولادی رام گونڈسا لیہ۔ از زناین گنج ضلع شیر آباد۔

خضاب زینت شباب

مہربان من۔ کورنشات۔ ایک شیشی عرق خضاب کی آپ سے منگائی تھی جسکی تعریف میں زبان قاصر ہے۔ فی الواقع جس قدر اسکی تعریف کیجائے سو سب بجا ہے۔ جب سے خضاب کی شیشی میرے پاس آئی ہے بجنسہ طاق پر دھری رہتی ہے۔ آجتک خضاب لگانے کی نوبت ہی نہیں آئی جہاں شیشی کی ڈاٹ کھولی معاً داڑھی اور ہاتھ منہ سب کالے ہو جاتے ہیں یہ شیشی میری مدت العمر کو کافی ہوگی بلکہ میری آیندہ نسل کے ہاتھ منہ بہت کالے کریگی۔ لہذا بطور سرٹیفکیٹ چند سطور تحریر کردی ہیں امید کہ جملہ شائقین خضاب آپ کی طلسمی بلیو بلیک کی طرف ضرور رجوع کرینگے۔ زیادہ نیاز۔

راقم۔ بندہ شیخ تو ہی بخش داروغہ کانجی ہوس۔ از نوطور ضلع ہندوستان۔

سرمۂ کحل الجواہر

تکلف فرمائے بندہ۔ آداب عرض ہے۔ آپ کے مرسلہ کحل الجواہر سے از حد ممنون ہوا۔ ایک آنکھ میں تو پہلے ہی سے دنیا تیرہ تھا دوسری آنکھ سے چوک میں کمروں کیطرف گھورتے وقت بہت پانی جاتا تھا۔ آپ کے سرمے کو باترکیب استعمال آنکھوں میں بھرا رہا۔ الحمد للہ۔ خوبی قسمت سے دونوں ہی آنکھیں یکساں ہو گئیں چلیے چھٹی ہو گئی۔ خدا کرے کل مریضان چشم آپکے کحل الجواہر کو ضرور ضرور منگا کر قدرت کا تماشہ دیکھیں تاکہ اپکا ڈیوڑھا سب ابر ہو جائے۔ زیادہ کیا لکھوں یہ خط مجھ سے تو لکھا نہیں گیا دوسری ہی مسکہ سے لکھوایا ہے۔ غرض آپ کی دلجمعی سے مطلب ہے۔

رتیمۂ نیاز۔ مرزا فتیل سوز۔ از کور گڑھ (باقی پھر کبھی)

راقم

س۔ م۔ ن۔ ا۔ ا۔

حیات شیخ چلی

کتابکا ہیکوز عفران زار ہے جسکی کا میگزین ہے۔ حضرت شیخ چلی مرحوم مغفور قدس سرہ کے حالات۔ حکایات۔ سکنات طباعیان۔ عالی ہانیان خیالی پلاؤ کے نسخے اس نفیس تحقیق حسن اور خوبی سے بیان ہوئے ہیں کہ تاریک سے تاریک دماغ بیوقوف کے فیاترہ اور مردہ سے مردہ دل ابلے ہنسی کے لوٹن کبوتر اور قہقہوں کی شدت سے لیک دری ہو جاسے۔ اس کتاب کے مصنف منشی سجاد حسین صاحب انجم مصنف نشتر دکانات اور رسالہ سرریا بہت آصفیہ ہیں۔ قیمت آٹھ آنہ ۸ مقرر ہے۔ دفتر اودھ پنچ سے ملسکتی ہے۔

حب چیمبرلین صفا کی کھانسی کی دوا

مندرجۂ ذیل عوارض کو شفا کے لیے مشہور ہو گئی ہے۔ کھانسی۔ زکام۔ کروپ۔ انفلوئنزا بروقت ضرورت آزمائش کرو تمام دوا فروش فروخت کرتے ہیں۔

ڈسکے رہا تھا ابھی سے ہوگئے تھکو باقی

ملبوس پاؤں گرم تو ایسے دو دن ہوا | آئے مجھے تمہارے محمد پناہ کا
پہونچے گزند گر سید تفضل حسین کو
دل ہوگا بیقرار محمد پناہ کا
گزارندۂ سید تفضل حسین دکنی۔
نقل نامہ نگار لکھنوی۔

مولویانہ وعظ

یا جماعۃ المسلمین یا معاشر المومنین رحمکم اللہ تعالیٰ

اما بعد عرض کرتا ہے یہ حقیر تقصیر سراپا تقصیر بیچ خدمتوں تمہاری کے کہ جو آئے ہیں بیچ اس جگہ کے۔ فی زماننا ہر آنکھیں واقع ہوئی ہر بیچارگی مسلمانوں کے حالت تنزل کی پیدا ہوتا ہے بہ نسبت اوس کے کہ تھے وہ لوگ زمان سلف میں پس چاہیے کہ دریافت کریں کہ ہم کیا ہیں وجوہ اس تنزل و انحطاط کے اور چاہیے کہ کوئی علاج معقول واسطے دفعیہ اوسکے کے بیچ ہاتھوں ہمارے ہو سکے یا یہ ہے ایک مرض لا علاج کہ برداشت کریں ہم اوسکو اور اسی طرح دھنستے جاویں روز بروز تباہی میں۔ پس اے بھائیو جاننا چاہیے کہ بڑی نعمت خداوند تبارک و تعالیٰ کی اتفاق اور ہمدردی انسانی ہر اخوت ہے درمیان مسلمانوں کے کل مومن اخوۃ۔ پس جبکہ کھو بیٹھے مسلمان اوسکو تو ہٹنے لگے اپنے سے اور لڑنے لگے آپس میں اس طرح کہ جنہیں ادنیٰ پر ایک دوسرے کو ڈر گئے فی ذلت اور نکبت میں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے بیچ کلام پاک اوسکے کے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم یعنی اللہ تعالیٰ جل شانہ و عم نوالہ تحقیق نہیں بدلتا ہے حالت کسی قوم کی تا وقتیکہ نہ بدل لیں وے جو کچھ کہ ہے بیچ دلوں آپنوں کے۔ پس ہر گاہ بدل ڈالا ہم نے دلوں اپنے کو یعنی نیتوں اور ارادوں اپنے کو اور ڈگمگا گئے ہم راستہ سیدھے سے اور چلنے لگے ہم راہ ٹیڑھی تو تحقیق بدل ڈالا اللہ تعالیٰ نے حالت ہماری کو حسب فرمان اپنے کے۔ پس کم ہو گئے جماعت ہماری میں سے لوگ اچھے اور زیادہ ہو گئے بیچ گروہ ہمارے کے شریر اور مفسد لوگ کہ وے بھڑکاتے ہیں آگ بغض اور عداوت کی درمیان ہمارے اور ڈالتے ہیں تفرقہ بیچ جماعت ہماری کی۔ ویسعون فی الارض فساداً۔ یعنی دوڑتے ہیں بیچ زمین کے واسطے فساد کے۔ تاکہ آوے یہ حالت بیچ سمجھ تمہاری کے ساتھ درستی کے لاتا ہوں میں ایک مثال واضح اور بین اوپر اسکے کہ سلب کرلی باری تعالیٰ نے درمیان ہمارے سے نعمت تمیز کرنے کی بیچ نیک و بد کے اور حق و باطل کے اور لگے ہم ٹٹولنے اندھیرے میں اور نہیں پاتے ہم راہ ہدایت کی اور پڑ گئے ہم بیچ گمراہی کے۔ ختم اللہ علی قلوبہم و علی ابصارہم غشاوۃ۔ لگادی اللہ تعالیٰ نے مہر اوپر دلوں ہمارے کے اور ڈال دیے پردے اوپر نگاہوں ہماری کے کہ نہیں سوجھتی ہمکو راہ راست اور لڑکھڑا گئے قدم ہمارے صراط مستقیم سے۔ وائے اوپر حال اون لوگوں کے جو کھو بیٹھے عقل سلیم کو اور پڑ گئے بیچ وساوس شیطانی کے۔ اے مومنین محل غور و تعمق ہے کہ کیا ایک بندۂ خدا نے کہ ہدایت دی اوسکو اللہ تعالیٰ نے طرف اپنے سے ایک کام نیک واسطے بھلائی تمہاری کے خالصاً لوجہ اللہ تعالیٰ جو کہ نہ ہو سکا تم میں سے کسی سے۔ پس بہکایا تمکو ایک شخص نے ڈالا اوسنے وسوسہ بیچ دلوں تمہارے کے اور بہکایا تمکو واسطے سیکھنے کہ بھاگ نکلے تم۔ کانہم حمر مستنفرۃ فرت من قسورۃ۔ سمجھے تم کہ بات ہر وہ کیا جسکی طرف کیا میں نے اشارہ۔ الکنایۃ ابلغ من الصراحۃ۔ سو کہ کیا ترجمہ کلام پاک اوسکے کا موافق محاورہ عالیہ اردو کے ایک عالم مستند اور فاضل اجل نے کہ نام اوسکا مولوی نذیر احمد ہے کہ وہ آفتاب علم ہے کہ چمک رہا ہے نصف النہار پر اور مخفی ہے اوس سے چشم کوتاہ بینوں کی۔ کیا اوسنے ترجمہ ساتھ نہایت کوشش اور محنت کے مقدور بھر اپنے پس بہکایا تمکو ایک شخص ایسے نے جو نہیں رکھتا علم عربی کا مطلق اور نہیں ہے وہ عالم باعمل اور کلام کرتی کہ لکھ نہیں سکتا دو جملے عربی کے کہ پاک ہوں وہ غلطی صرف و نحو سے بھی اور ہے وہ ایک شخص مبتدی پس کیا کر سکتا ہے ترجمہ کلام الٰہی کا ایسا ایک شخص۔ کیا مان گئے تم بات اوسکی کو اور پھینک دیا تم نے ترجمہ کلام مجید کا پس پشت اپنی کے۔ فنبذوہ وراء ظہورہم۔ اور تم بدلتے ہو اچھی چیز کو بری چیز سے۔ اتستبدلون الذی ہو ادنیٰ بالذی ہو خیر پس کرو تم غور اور لو تم کام سمجھ اپنی سے کہ کون ہے کہنے والا اور کیا ہے پایہ اوسکا اور کیا ہے مبلغ علم اوسکا۔ آیا تم کیوں مان لیتے ہو بات ہر کسی کی اور نہیں تولتے تم بات اوسکی کو بیچ میزان عدل کے اور مان لیتے ہو تم بات اوسکی کو حیرت ہے عقلوں تمہاری پر اور جو آپ ہو بیہودہ واسطے اوس شخص کے جو بہکاوے تمکو رستہ سیدھے سے طرف رستے ٹیڑھے کے۔

راقم۔ ب۔ دکن۔

چمراشنان

ایک برہمن صاحب ایک دوست کے ساتھ سفر کو نکلے۔ راستے میں دریا ملا۔ آپ وہیں اشنان کو اوترے تو کیا دیکھتے ہیں سامنے گاؤں کا چمار نہا رہا ہے۔

برہمن۔ (جی میں) اسکے سامنے دریا کے نہاؤں تو جی میں کہیگا نہا میں برہمن کو ہرا دیا۔ جل سو دیر کے چمار سے کم پانی خرچ کرنا شبہ شرم کی بات ہے۔ ساتھی کی نظروں میں بھی خفت ہوگی۔

چمار۔ (جی میں) اجی پانی کی کمی نہیں نہاؤ جاؤ۔ جبتک پنڈت نہائیں نہیں جی میں کہیں گے چمار تو ہے ہی ناپاک رہتا ہے۔ پانی سے ڈرتا ہے۔

اب تو نہانے ایک دوسرے کی چوٹ پر نہانا جو شروع کیا تو سارا دن ختم ہو گیا فضل بھی نہیں ہوا۔ پوجا پاٹ بھی گئے۔ دونوں بھوکوں کے مرے جاتے ہیں۔ اب یہ بیٹھے ہیں دوسرے کی۔ ہاتھ پاؤں کہو گھر پیٹ میں آگ لگی ہوئی ہے۔ دوست نے دیکھا پنڈت جی مہاراج برہمن سے جل مانس ہو گئے۔ اشنان ختم ہی نہیں کرتے۔ زچ ہو کے پکارا۔

دوست۔ پنڈت جی۔ ہو چکا اشنان۔ لا حول کہ نہیں آج یہ کون اشنان ہے۔

برہمن۔ ارے یہ چمراشنان ہے۔ نہاتے نہاتے یہاں بیاکل ہو گئے ستے چمار بیٹھے تو آتا ہے۔

لارڈ کرزن۔ یار لوگ بھی اسی میں مبتلا ہیں۔

اوکاپی

افریقہ کا عجیب و غریب جانور

افریقہ کے جانوروں میں یہ عجیب شکل کا جانور ہے۔ حال میں سنا ٹیلیپا پا گیا ہے کسی یورپین سیاح نے تو ابھی تک اسکو زندہ حالت میں نہیں دیکھا ہے مگر سر جنری جانسٹن کو مسٹر بریسن نے جو کانگو فری اسٹیٹ کے حاکم اعلی ہیں بطور تحفہ نادر اسکی کہال بھیجی ہے اس جانور کو وہان کے لوگ اوکاپی کہتے ہیں اسکی کہال بیحد گندہ اور سخت تہی۔ چنانچہ مسٹر رولن وارڈ کے پاس یہ کہال بہیجدی گئی اور عجائب خانہ میں کہی گئی ہے۔

اولٹی شرطین

بوٹر۔ ارے صاحب بہ ہر۔ زیادہ تکلیف نہ کیجیے۔
انگریز۔ ول کیا بولتا۔
بوٹر۔ ہم بولتا۔ اب سناؤنگا۔ مگر بشرطیکہ آپ بہی نہ سنائیے۔
انگریز۔ ول ہم نہیں سنانا مانگتا۔ تم گستاخی کرتا ہے۔ سزا دیتا ہے۔
بوٹر۔ اچھا سب۔ موقوف کرتا ہوں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ آپ مجہے آزاد چھوڑ دیجیے۔ وعدہ چار آدمیوں میں کیجیے۔ اور اپنے گہر چلے جائیں گے۔ اور میرا مال مجہے دیجائیں گے۔
انگریز۔ مگر تم شرط لگانے والا کون۔ ابھو صاحب شرطیں لگائیگا۔
بوٹر۔ تو صاحب جہگڑا ختم ہوچکا۔
انگریز۔ ول صاحب ہم نہیں مانگتا۔
بوٹر۔ دیکہو صاحب جہگڑا ختم نہیں کرتا۔

مصدقہ جناب اسسٹنٹ میڈیکل ایگزمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی اور میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور سٹاف ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بھی ممیرے کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیا بند ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سے فائدہ اُٹھا سکین - قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ معمولی سرمہ فی تولہ ۱۴ خرچ بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -

المشتہر پروفیسر سیا سنگھ - اہلووالیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب -

تازہ سندات	ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے	تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار سیا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے نہایت اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ بڑھ جانا اور ماندگی جبلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر ایم - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی ایم ایس - سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر -

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار سیا سنگھ صاحب نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ آتم دیوی عمر ۴۵ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پہنچتے تھے اسکی آنکھیں ہمیشہ سرخ اور دکھتی تھین انہین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکورہ نے تین ہفتہ تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انسے امراض مذکورہ سے صحت پائی - راقم - خان بہادر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار سیا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر [illegible] بہادر ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار سیا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج آنکھ کے مریضون پر استعمال کیا ہے میری راے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے مین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جایگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین جمع کیا گیا ہے -

صلح جو (جنگ جو سے) دم لو ۔ سنو تو سہی بوئر کیا کہتا ہے ۔

قسم - ہمین نہ چھیڑو - ہمین ستاؤ تو ہمارا مردہ دیکھو - اجی مجھے چھوڑ دو - ہائے اللہ ملین گیا کرون کس غضب مین آگئی - اللہ کی قسم دیکھو کوئی دیکھ لیگا - ہائے ہے کوئی آنہ جا - ابھی طرح کرنا نہ تھیے - از ادا [illegible] سے بڑھیا اپنا دل خوش کرلیتی تھی - شعر -

یاد ایامی کہ در کوئے منا سنے داشتم
ہمچو بلبل در چمن ہم آشیانے داشتم

اسی طرح تر بہا لئے اپنے سیلائی چوسے کو مرتے دم تک بحال رکھا - شعر -

گلون سے خوش نہ تھا دل ہم بھی کہتے تھے
ہمیشہ ہی نہ گلشن تھا کبھی دل ہم ابھی کہتے

خیر یہان کا قصہ تو یہان چھوڑیے اب مطلب کی بات سنیئے -

جب سے سرسید بچارہ بہ الله غریق رحمت کرسے دنیا سے سدھارے - ہم دیکھ رہے ہین کہ بار بار نواب محسن الملک بہادر - تلاکی دوڑ سے اٹاوہ کی دوڑ علیگڑھ - بات بات مین استعفا پیش کردیتے ہین - رات کو نیند نہین آتی ہر بدخوابی ہوئی صبح کو استعفا - دوپہر کو سونے ستایا تو انھون نے سوتے ندیا استعفا - استعفا نہ ہوا بلائے جان ہوا کہ نکلا ہی پڑتا ہے - یہ حیدرآباد کی نوکری نباشد کہ بہر استعفا خلعتے بہ ہندوستان بیافزاید - یہ تو فدا راہ کا سودا ہے - شعر -

کار دنیا کسے تمام نہ کرد
ہر چہ گیرید مختصر گیرید

سرسید مر گئے تو تمنے کیا کرلیا - رونے پیٹے - مرثیہ لکھے - نوحے پڑھے - کچھ اگر ہی ہینا کچھ چندہ موریل فنڈ کا جمع کرلیا قرضہ ادا کردیا - آج سے کل دوسرا دن - رو پیٹ کر آخر چپ ہو رہے پھر کیا ہوا سرسید کو رو کر - خاک روئے - ابھی ملنے فائدے کو رو دی - سرسید کی زندگی کو جو فائدے تھے انکو روئے - ورنہ سرسید کے ساتھ کیا کیا - جسنے تمہارے واسطے گدائی کی - جینا تمام برباد مرا - جسنے اپنے واسطے ایک چھپر کو [illegible] نہ چھوڑا اور جو تکو لاکھون روپیہ کی جائداد جیسا مدرسہ دیگیا جو تمہاری مردہ قوم کو چار چاند لگا گیا اسکے ساتھ تمنے کیا کیا - وہ تو سمجھ ہے کہ ضمن مین سیکڑون من مٹی کے تلے [illegible] سے [illegible] اصلی قبر

تو مٹی کا ڈھیر ہے جسکو آجتک اسلئی بھی توفیق نہ ہوئی کہ اوسکو پختہ کرا دیتا مقبرہ تو کجا شعر -

ہمین کیا جو تربت سیے میلے رہے
گرہم تو یان بھی اکیلے رہے

سید کو پیسے اور ہمکو شید سے موت ہی سے نے چھوڑایا ورنہ وہ گالیان کہاتا تھا اور تمہاری کام کاتا تھا - طعنے سنتا تھا - برا بنتا تھا - کافر کہلاتا تھا مگر قوم کا سچا شیدا تھا - آپ بات بات پر یہ لغ یا ہوتے جاتے ہین آپ ہمکو زندگی ہی مین چھوڑے دیتے ہین - بات بات مین روٹھ ہی جاتے ہین - استعفا کیا ہوا اما عون ہوا کہ ہر سال دو دو دو - کمبخت ہر وقت نکلا ہی پڑتا ہے - آپ تو سرسید کے خلیفہ اول ہین آپ کا تو درجہ سب مین افضل و اعلیٰ ہے آپ ہی کو سرسید لحمک لحمی ودمک دمی کہتے تھے ... اور کبھی وہ آپ کو سجدہ کرتے تھے اور کبھی آپ انکو -

من تو شدم تو من شدی
من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین
من دیگرم تو دیگری

آپ ہی کی شان مین فرمایا ہے - آپ ہی حیدرآباد سے دوڑ دوڑ کر علیگڑھ جاتے اور مہینون سرسید کے پاس رہتے تو آپ ہی ان کے رفیق فی الدنیا و فی الجنۃ ہین - آپ ہی ان کی رحلت سے بہت روز قبل اٹاوہ چھوڑ کر علیگڑھ مین رہ پڑے تھے - آپ ہی نے سینہ بسینہ سرسید کے ملفوظات حاصل کیے اور سچ یون ہے کہ جب خداوند تعالیٰ نے دیکھا کہ آپ علیگڑھ آگئے اور سب کچھ کرنے دھرنے لگے اور سرسید بوجہ کبرسنی تکلیف مالایطاق کے متحمل نہ تھے تو اللہ تعالیٰ نے انہین اپنے پاس بلا لیا اور آپ کو قضا و قدر نے سرسید کا جانشین کیا ہے - آپ ہی تو سب ہین - [illegible] ہین - جب آپ کو معلوم ہے کہ قوم مین قحط الرجال ہے تو آپ کو کبھی استعفا کا نام منہ سے بھی نکالنا چاہیے تھا - [illegible] سے کبھی استعفیٰ [illegible] - حالانکہ [illegible]

سے اور یورپین ہوئین مگر وہ ایسا ارادے کا مستقل و ثبات کا پکا اور قسمت کا دھنی تھا کہ قوم کے واسطے جان دیدی - اگر ہم لوگون میں کوئی آدمی اس قابل ہوتا تو مولینا آپ صبح ایک درشام ایک استعفا دیتے تو مضایقہ نہ تھا - مگر معاف کیجیے اب تو اندھون مین کانے راجہ - ہماری قوم کے تو ایک لعل آپ ہی ہین - جس طرح اس تباہ شدہ بیڑے کی ناخدائی آپ نے کی ہے سکیے تعالیٰ اللہ آپ کو اجر دیگا اور قوت بھی دیگا - کیون اسے منجدھار مین آپ چھوڑتے ہین اور کسپر چھوڑتے ہین - ایسا کون ہے جو خوردہ شدہ دو صفت کا درد خریدہ مول لے - مانا کہ آپ کی صحت اچھی نہین رہتی مگر آپ دائم المرض کے برابر بھی تو ہم جرات لیٹر ڈ ہو نڈہ رہے ہین ہمین کوئی نہین ملتا - آپ کی سچی محبت - غیرت اور جادو بیانی کون لائیگا - پس اب آپکو چاہیے کہ اس کمبخت استعفا کو جلا ڈالیے کہ پھر اسکا نام زبان پر نہ آئے - اگر خدا نخواستہ آپ نے یہی ٹھانی ہے تو بسم اللہ پہلے اس مدرسہ کو سرکار کے سپرد کر دیجیئے اور آپ اٹاوے کا رستہ لیجیے - قوم پر لوگون کو ہنسوائیے کہ مسلمانون سے آنکھ ایک بھائی کا کیا ہوا کام سنبھل نہ سکا - اگر آپ نے کالج سے ہاتھ اٹھایا تو یقین جانیے کہ یہ سب ٹرسٹی و رشتی تسبیح کے دانون کی طرح بکھر جائینگے کیونکہ یہ تو سرسید کے مارے باندھے اور آپ کی شرما شرمی آتے ہین اور لہو لگا کر شہیدون میں ملجاتے ہین -

شرح این قصہ دلسوز نہ گفتن تا کے
سوختم سوختم این از نہفتن تا کے

راقم

ب - دکن

شہرت و مزید یقین

آپکا مسلیم ہے کہ پلیسیون کی جگہ خالی ہے تنخواہ یا اجرت لیاقت اور کارگزاری کے مطابق دیجائیگی قرآن اور تجربہ کار کو ترجیح دیجائیگی

مشتہر

[illegible] دفتر اودھ پنچ

وجع مفاصل کا عارضہ

[illegible] صاحب کے یہین بام سے جاتا رہتا ہے ایک ہی مرتبہ کے استعمال سے درد جاتا رہتا ہے تمام دوا فروش فروخت کرتے ہین

الہ آباد مین طاعون کا زور

اوده مین سرد و خانۂ ہمسایہ

مفرز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ سوزش ڈاکٹر اور حکیم بجاے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین - قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ میرے کا سرمہ سفید اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپے معرکی سرمہ فی تولہ ... خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -

المشتہر - پروفیسر میا سنگھ - اہلووالیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب -

تازہ سندات — ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے — تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بنظیر اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش ہمیشہ جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ بار اور ساندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے میرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر ایم - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی - ایم - ایس - سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر -

(۲) مین بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اُتم بی بی بعمر ۵۲ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکون مین ... دانے نکلے ہوئے تھے ... پڑبال ... اسکی آنکھین ... سرخ اور دکھتی تہین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین ڈالسکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تہین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم - خان بہادر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۳) مین نے میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر بیج لال گوسن رائے بہادر ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین جمع کیا گیا ہے -

باتے بھائی مین دو دو شربکے-

کاشتکار - جی - ہم کو نا معلوم ہے اب تمہاری خبر (نذر) وجہ کا انجام (انتظام) کرکے آئی-

تھوڑی دیر مین نواب صاحب دیکھتے کیا ہین - کہ چند گنوار ایک بھینس کے بچے کو ایک چارپائی پر لادے نازل ہوئے-

نواب - یہ کیا ہے-

گنوار - بھوکے کو لائے - ہم حضور کا ہمیشہ نذر دیت رہن ہے یہ نہار کو لائی حضور کی کو لائے نذر دی ہم ایکا پکڑ لائن ہے-

بہوتونکے دلچسپ حالات اور مشاعرہ اونکا

میں پہلے بہوتون کے وجود کا قائل نہ تھا - حالانکہ انبار ون مین انکے مختلف حالات دیکھتے تھے آج علم انا رواج وتھا حفی کے انگریزی اور اردو رسالون مین عجیب و غریب انکے فسانہ اور حالات دیکھنے مین آئے - لیکن چند سال پیشتر جب مین پہاڑی اضلاع عملداری سرکار نظام مین تھا اور وہان بندوبست جاری تھا ایک دن کام کی کثرت سے ایک مقام پر شام ہوگئی آدمی اسباب اُسی مقام پر صبح سے بھیج دیا تھا - خود جریدہ بیک بینی و دوگوش تھا جس مقام پہ مجھے جانا تھا - اور جہان مین تھا اس سے اور اوس سے تین کوس قریب ڈیڑھ لائی کا فاصلہ تھا - درمیان مین جنگل اور جھاڑیان تھین - کام کے ختم کے بعد جب مین نے قصد چلنے کا کیا موضع کے سرغنا نے مجھے روکا - اور کہا صاحب - یہ راستہ مخدوش ہے اسمین بہوت راکشس کثرت سے ہین - مین نے ہنسکر کہا - بہوت میرے پاس نہ آوینگے اور منیجہ اپنا جیلہ فیروا لا نکالکر کہا یہہ کافی ہے - اسپر اوسنے میرا منہ دیکھا اور گردن ہلائی گویا اوسکا مطلب یہہ تھا کہ مین بیوقوف اور نادان ہون بہوتون کی قوت سے ناواقف ہون - مین چلنے لگا تب اوسنے ایک راہ نما ساتھہ کردیا اور اوس سے کچھ کان مین کہدیا - اب مین چل نکلا - ابر گھرا تھا - بوندین کسی قدر پڑ رہی تھین - وہ راہ نما آگے آگے تھا - مین پیچھے پیچھے باتین کرتا چلا جاتا تھا - جب ایک چکردار راہ سے ہوکر گزرا تو بیچ جنگل مین معلوم ہوا - بہت سے لوگ جمع ہین - الاؤ روشن ہین - پچاس ساٹھہ آدمی گرد جمع ہین - اب وہ راہ نما میرا بہی بہی رک گیا اور انہون نے مجھے اشارہ ٹھہرنے کا کیا - مین سمجھا - شمع اور آبادی ہے اہل دیہہ جمع ہین لیکن میرے راہ نما نے کہا - صاحب - دیکھو - تماشہ دیکھو - بہوت لوگ جمع ہین - مین مشتاق ہوکر آگے بڑہا - حالانکہ اوسنے بہت روکا وہ میری ناتجربہ کاری اور ضد سے بہت متعجب ہوا - اور آخرکار اوسنے مجھے ایک گنڈا سے نکالکر مخفی ایک درخت پر جو قریب اوس مجلس کے تھا جا کھڑا کیا اور مجھے اشارہ کیا کہ مین پہلے درخت پر چڑھ جاؤن - چنانچہ مین اور وہ دونون درخت پر چڑھ گئے - اور ایک تنہ قوی ہیکل کی آڑ مین چھپ گئے -

اوسنے چپکے سے کہا یہہ مقام بہوت پیٹھ ہے - ایام قحط مین جب ہیضہ یہان آیا - سیکڑون آدمی یہان نذر اجل ہوا - بہت اونہین سے بہوت ہوئے - رات کو یہان جلسہ کیا کرتے ہین اور انکا دونگا - مسافر کو ڈرایا کرتے ہین - مین نے پھر غور سے دیکھنا شروع کیا - تو وہ محفل مشاعرہ تھی - چند مہیب صورت خبیث - بہوت - برہم راکشس جمع ہین - پانچ چار چڑیلین بھی حاضر ہین - حقہ پانی دینے کو مستعد ہین رونق محفل ہین اکثر اونکو چھیڑکر مشغلہ اور مذاق بھی کر رہے ہین - اور باقی شعر پڑھ رہے ہین - یہہ سماں دلچسپ اور دہشت خیز دیکھکر - باوجود مستقل مزاج ہونے کے مین کانپنے لگا قریب تھا کہ خوف سے دہوتی مین پیشاب ہو جاے - لیکن میرے راہ نما نے مجھے سنبھالا اور کہا ڈرو نہین - یہ سب اس جلسہ مین مصروف ہین - تمکو نہین دیکھتے ہین مین نے جلدی سے نوٹ بک نکالی اور گھبراہٹ اور خوف مین کنپتے ہاتہہ سے جو لکہہ سکا درج کرلیا - اب ہدیہ ناظرین ہے -

اشعار مشاعرہ

لالہ جگنو - متخلص بہ بہوت کلان سے

علالت مرض کی سے مجھے بیمار ہون - بیمار ہون
اری سے آتا ہے بخار - لاچار ہون - لاچار ہون

تگنکی مہراج - متخلص بہ راکشس سے

کوئی شون گلا مین زور سے ہو دوست اپنا یا عدو
آزار دینا کام ہے - فطرت سے - مین لاچار ہون

بلم داس - متخلص بہ بقال سے

بقال ہون مین تو مرا پہولون کی ہے یان دوکان
کرتا تنگ ہون مین گران - دیتا بہت آزار ہون

اللہ دی خان - متخلص بہ شریر سے

مغرور ہون بدمست ہون - آزار ہون آزار ہون
تہتنا بڑا ہون دوستو - طرار ہون طرار ہون

لالہ تنگی مل - متخلص بہ مبتلا سے

گننگا قسم - تمہی قسم دہی - بہوانی جانتا
تمسے نہین کچھ کم - ہم - اشرار ہون - اشرار ہون

مشرک چند سنگہ - متخلص بہ نہایت رلے سے

رہ پڑے مین ڈالون گا مین بیکار اونکا جادو مین
ٹہیک ستانے کا مجھے ہے ملا - طرار ہون

مسکین لال - متخلص بہ گرگٹ الکین سے

جو تم کہو فوراً ابہی تختہ الٹ دیون یہان
مہراج کی کرپا سے مین - تیار ہون - تیار ہون

میان منگنی بخش - متخلص بہ زکہال سے

ہون مسخنی بیشک بہت گو درصورت ہر طرح
ہو حکم لالہ کا اگر لڑنے کو مین تیار ہون

توندمل - متخلص بہ لالہ پیشو سے

حاجی صاحب۔ ہمارا جانور اب ہادی کا محتاج نہیں۔

بہوک سے بیتاب ہو۔ اور ذرا طاقت بہی نہین
کہو چکا طاقت کو مرنے کا۔ چپ کرتا انتظار
کر رہے ہین اوسپہ حملہ طایران بے وفا
چونچ اور پنجون سے ا۔۔ اسکا سینہ فگار
پہیرتا چارون طرف گردن کو آنکہین بار بار
دشمنون کے حملہ ۔۔ ہوتا ہو جب اسپہ شکار
دیکہکر یہ حال۔ اسکا روح پنہا مین مضطرب
شاخ سے۔ دیکہ حقارت سے لیا یون ۔۔ نا
پوچہا ۔ ان سے طایر جوہر تجہکو کیب ۔۔ا
بیا ہوا وہ رعب صولت تیرا وہ عز ووقار
کیا ہوئی تیری وجاہت کیا ہوا تیرا حشم
چیخ کر اک آہ کہینچی اور کہا اے دوستدار
جب تلک تہی تن مین طاقت تب تلک تہا رعب و داب
اتہو ہر سیہ جسم اور کوون تیغ گو تکا شکار
تہا زمانہ جب مرا او اون پر اقبال تہا
رزہ مین ہر سے طعمہ کو سب تہر دار خوار
وقت میرا آ گیا جب انقلاب دہر سے
شان پر میرا اٹہنا بہی سے انکو ناگوار
کہہ چکا اپنی حکایت جب وہ مرغ باوفا
سن سکے یہ تتمہ مین دیا مانہی بس زار زار
مقتضائے فطرت عالم یہی ہے ہر جگہ
اسمواے دوستان باوفا عبرت شعار

نوکری پیشہ

نہین ۔۔ پیشن کی ۔۔ سیمیون کی جگہ خالی ہے تنخواہ یا اجرت لیاقت اور کار گذاری ۔۔ ہے ۔۔ دیجائیگی۔ خواندہ اور تجربہ کار کو ترجیح دیجائیگی۔

المشتہر
منیجر مطبع شام اودہ
دفتر اودہ پنچ

لوکل مہتمم الطاعون

مہتمم تو اچہا ہے ۔ جاڑا جاے گرمیان مع پسینہ وسموم تشریف لاتی ہین۔ روح طبعی مین لہو مین آمد کا جوشش ہے ۔ نیچر کا جوبن ابل پڑا ہے سگر ہر دسی شہرون مین طاعون ملعون کی سفاکیان بیا پڑا تاسب سے خشک کر رہی ہین ۔ الہ آباد ۔ مرزا پور ۔ گورکہہ پور ۔ جونپور وغیرہ سے برابر خبرین دہشت انگیز لدی چلی آتی ہین ۔ پہر آپ جانئے وا یہ خلاق شہر ہی ہیں۔ اصلی دسی نقلی ہی طاعون لوگون نے بلا لیا ۔ آج کیا ہے غدر کے باغیون کی طرح طاعون نرہی تک آ گیا ۔ کل سعادت گنج پہونچ گیا ۔ مگر سب اہیات ۔ افیونیون کی گپ میزبانان طاعون کی ہنگامہ پسندی ہے کہ اگرچہ ون کے قلوبہ کو بین سے کسی کام مین مصروف نہین کہہ سکتے اونہین شہر کون ہی

ہے دل وبلاوت سے تہے ہین ۔ بعض فلسفی دنیا کی ہمون شادی بیاہ مین جو مصروف ہین تو کم ہین کہتے ہین انکو دہڑکا ہر نہ طاعون کی نکر ہے ۔ حالانکہ صرف یہہ بات ہے کہ اونکا عملی فلسفہ نیچر کا طرز عمل دیکہکے یہی بتاتا ہے کہ دنیا کے کوئی کام بند نہین ہوتے ۔ اوسکے ہائی کورٹ مین الہ آباد ہائی کورٹ کی طرح ازل سے تعطیل نہین ۔ مرزا صنا محقق اجرام ابراوسکے جواہر داغ اوس کی نیرنگی پر

مرگ اک ماندگی کا وقفہ ہے
یعنی آگے چلین گے دم لیکر

گر سچ پوچہیے تو اک طرح سے عاقبت اندیش رہین ۔ اپنے اپنے کام جلد ختم کیے جاتے ہین ۔ مرنا ہے تو اطمینان سے مرین ۔

اودہ اور مغربی شمالی کا مدغم نام

نام رکہنے مین اگرچہ خاندانی ۔ مذہبی تاریخی وغیرہ بہت سے سہارے مدد دینے کو موجود رہتے ہین مگر پہر بہی بعض اوقات اسکی خوبی و برائی کے ذمہ دار وہی لوگ شمار ہوتے ہین جو کسی پر کسی طرحکا کوئی حق رکہتے ہین ۔ یون تو بقول شیکسپیر کے نام مین کچہہ بہی نہین گل کا نام خار رکہیے خار کو گل کہو اصل مین جو جیز جو ہی رہین گے پہر بہی بیٹے کا نام گل بیغ تخت حسین خان اور بیٹی کا نام چراغ خانی رکہنے والے ماں باپ ہی کے انتخاب و پسند کی تعریف کیجاے گی اسی طرح عمارت ۔ معابد ۔ شہر و نہر وغیرہ ۔ کہ نام ہر چند دنیا کچہہ نہ کچہہ کہتی ہی ہے ۔ تو انکا نام کا مسئلہ ہمارے صوبجات متحدہ کے واسطے اگرچہ بہلے نام تہا پہر بہی ہماری گورنمنٹ کے واسطے نہایت اہم تہا اور اس لایق تہا کہ اگر لوپیکل نجومی پنڈت ہوتے تو ساعت ۔ ستارہ ۔ لگن ۔ تیرہ بچاکے یا جناب مولوی صاحب قرآن مین فال دیکہکے کچہہ نہ کچہہ نام رکہہ ہی دیتے مگر صاحب وزیر ہندوستان نے سرانٹنی مکڈانل کی تجویز کو منظور کرکے صوبجات متحدہ آگرہ و اودہ رکہہ ہی دیا ۔

بعض لوگ ممکن ہے اس نام کو کچہہ ڈہیلا ڈہالا یا شیطان کی آنت کہین مگر سمجہہ لینا چاہیے مغربی شمالی کو بہی دم کا عارضہ تو پہلے سے تہا اب تو دمدار جانورون کی طرح نیا پارک کیونکر ہو سکتا ہے ۔ رہا آسانی کے ساتہہ تحریر و تقریر مین آنے کے واسطے اودہ اور آگرہ کو تلپور ہی ۔۔ کہٹ ۔۔ ۔ دو روپے چہا ۔۔ وغیرہ کی ترکیب سے صوبہ ادگرہ یا اودہ گہرا یا صوبہ دوکرہ یا آدہا گہرا رکہہ لین کچہہ نہ کچہہ معنی بہی باقی رہینگے اور اودہ اور آگرہ کا زبانی پتہ بہی ملتا رہیگا ۔

بعض لوگ اسی ضمن مین یہ بہی کہتے ہین کہ ہائی کورٹ مغربی شمالی کا کیا نام ہوگا ۔ یعنی عدالت مرافعہ آگرہ کہا جاے گا یا ہائی کورٹ صوبہ آگرہ منعقدہ الہ آباد ۔ ہمارے نزدیک جس طرح دہلی گزٹ آگرہ سے اور دہلی پنچ لاہور سے شایع ہوتا رہا ۔ اوسی طرح یہ بہی سمجہہ لیا جاے ہاتہی پہرے گاؤن گاؤن جسکا ہاتہی اوسکا ناؤن ۔

تصحیح

پرچہ سابق مین تحریر ہوا تہا کہ انجمن تعلقداران کی دعوت مین جو جو آ۔ ایڈریس حضور لفٹننٹ گورنر بہادر نے ارشاد فرمایا تہا اوسمین مژدہ سنایا کہ راجہ پرتاب نراین سنگہ بہادر مہاراجہ اجودہیا جشن تاجپوشی مین بطور نائب تعلقداران اودہ شریک ہونگے ۔ اوسکی نسبت ہمکو ۔۔ س ملی کہ راجہ صاحب اجودہیا نہین بلکہ راجہ پرتاب سنگہ صاحب تعلقدار پرتاب گڑہ تشریف لیجائینگے ۔

ہیرے کا سرمہ
مصدقہ جناب اسسٹنٹ میڈیکل ایگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے
تازہ سندات
(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ہیرے کا سرمہ جو سردار میاسنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے اکسیر ہے
راقم۔ ڈاکٹر ایم۔ بی۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ ڈی ایم
کالج لاہور۔
(۳) مین نے ہیرے کا سرمہ جو سردار میاسنگھ نے تیار کیا ہے
راقم۔ خان بہادر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس
راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس
اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔
پانچہزار روپیہ کا انعام
المشتہر۔ پروفیسر میاسنگھ۔ اہلووالیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔

من چہ چیزمی سرایم و طنبورہ

(م) سب مشاغل سے نہایت درجے کی دلچسپی ہے اور تصنیف و تالیف کی طرف میرا بڑا خیال ہے چنانچہ اس خصوص مین میری کوششین اکثر مشکور اور مفید ہوئی ہین میری ہر کتاب کا دیباچہ نہایت جلی ہوا کرتا ہے اور اوسپر وہ جن سے درجن قابل لوگون کی تقریظین اور تاریخین چھا کرتی ہین اور انہین اس نیک نیتی اور فیاضی سے میرے احباب اور احباب کے احباب (جنہون نے شاید میرا نام ہی سنا ہو) میرے عالی خاندان کے حالات تفصیل و بسط کے ساتھ درج کرتے ہین اور اہل قدردانی میری اور بہت بزرگون کی (جنکا سلسلہ براہ راست خلفا تک ہے) تعریف لکھتے ہین کہ خاندان کی تاریخ کے مدون کرنے کی ضرورت جاتی رہی ہے اور پھر شعرا سے کون مدحیہ قصاید کے لینے کی تکلیف اور تیاری گوارا کرے۔

(ط) عالی خاندان بننے کا خیال میری رائے مین ایک فطرتی انسان کی کمزوری ہے اس مرض سے مین بھی شاید خالی نہین ہون مگر مین اپنے عالی خاندان اور بارفعت نسب بننے کا آلہ دوسرون کو ہرگز نہین بناتا اور اپنے عیوب و فخر کے شکریے کو اس قاعدہ سے نہین پالتا ان بالکل یہ اختیارون اور ہوشمندانہ تدبیرون سے اگر لوگ مجھے عالی نسب جانین اور مانین تو خیر اسکا مضایقہ نہین ہے۔ تصنیف کا شوق تو گویا میری خمیر مین ہے اور دنیا مین اس سے زیادہ کسی چیز مین میرا جی نہین لگتا ہے مگر مشکل یہ ہے کہ اسکی محنت کی جوابدہی مجھسے نہین اٹھا سکتی ہے اور اس مصیبت سے میرا جی گھبراتا ہے۔ ان احباب و اسکی عبارت یا مضامین کی صحت کے جوابدہ ہو جائین (جیسا کہ اکثر اونہون نے مدد دی ہے) تو مین دو شہرسے سے تصنیف بھی کرتا ہون اور پھر ہزارون روپے اونکے ذریعہ سے ملتا ہے اور سب سے زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ ہندوستان کے اکثر موجودہ نامی اردو مصنف کتاب بھیجنے پر مجھے بڑی بڑی قابلیت کی سندین بھی لکھکر بطور اپنی رائے کے بھیج دیتے ہین۔

(م) شاعری تو میرے گھر کی پرانی لونڈی ہے غالب نے لکھا ہے سو پشت سے ہے پیشہ آبا سپہ گری۔ مین بھی بلا مبالغہ کہہ سکتا ہون کہ ۶ پشت سے میرے گھر مین موزون الطبع لوگ ہوتے آئے ہین۔ اور اونمین اکثر صاحب دیوان بھی گزرے ہین گو اونکے دیوان کے چھپنے کی نوبت نہین آئی ہے اور یہ اونکی بدخیالی کا نتیجہ تھا۔ یا یون کہیے وہ شہرت کے خواہان نہ تھے میرے کلام نے الحمد للہ اچھی شہرت پکڑی ہے اور بڑے بڑے معرکہ آرا مشاعرون مین اکثر میدان میرے ہاتھ رہا ہے افسوس صرف اسبات کا ہے کہ پرانی قسم کی شاعری کی قدر اب بالکل جاتی رہی ہے اور ایک مہمل قسم کی شاعری جو نیچرل شاعری کہلاتی ہے اسکے لوگ عاشق ہین۔

(ط) شاعری سے مجھے نفرت ہے اس سے زیادہ ذلیل تر آج شاید کوئی فن نہین ہے اور شعرا مین آج جتنے جہلا کی گنتی ہو سکتی ہو اس قدر شاید جلاہون مین ہو۔ ہر بالزادہ شاعر اور ہر بھڑوا شاعر۔ پرانی شاعری تو رخصت ہو چکی اور نئی کا بھی خدا حافظ ہے اگر قومی مرثیہ خوانی کا نام شاعری ہے تو لیسے دو چار بعدد شاعر مل سکتے ہین۔

(م) مجھے قومی چندہ جمع کرکے قوم کو فائدہ پہنچانے کا نہایت شوق ہے اور مین اس قومی کام مین ہمدردی و محنت کرتا ہون۔ چنانچہ اکثر امور رفاہ عام کے انجام دینے مین مین نے بڑا کام کیا ہے۔

(ط) مجھے تو قوم کے نام سے روپیہ جمع کرنے کا جنون ہے کیونکہ خدا نے مجھے ایک دیوانہ قوم کا رکن بنایا ہے جسکو اپنے مختلف جنون انگیز حالات اور خیالات کے اصلاح کی ضرورت ہے اور ان سب کا سودن کے لیے روپیہ کی ضرورت ہے۔ دیوانہ بننے مین اکثر مجھسے یہ غلطی (نیک نیتی سے) ہوتی ہے کہ مین قوم کے فنڈ کا روپیہ اپنے نام سے بنکون مین جمع کر دیتا ہون اور بعض نفع لایف انشورنس کمپنیون کو بھی دیدیتا ہون۔ چونکہ قوم مجنون ہے اس لیے الحمد للہ اتبک ایسی نیک نیتیانہ غلطیون کی جوابدہی نہین کرنی پڑی ہے اور میرا کام سے

دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند
کے اصول پر چلتا ہے۔

راقم آزاد

غزل بے بدل

مشفق من تسلیم۔ آپ کے اخبار گوہر بار مین تو بسا اوقات بڑی چیدہ چیدہ اور منتخب و مشہور رمق سے غزلین چھپا کرتی ہین۔ باقی ذیل ان جو چند ابیات ہین (جنمین علم قسم انشا عرق ریزی اور دیدہ ریزی کی گئی ہے کہ یکایک احاطہ تحریر مین نہین آ سکتے ہین) وہ بھی صفحہ دنیا پر کل عنقا کے دستیاب نہین ہوتے ہین مگر امسال جو خوش بہاگی سے گونڈہ کے مشاعرہ مین یہ چند ابیات اپنے چنچل و رسا ذہن سے نہایت پھرتی مین نکل آئے بلکہ (بلکہ) برآمد ہوئے۔ لہذا براہ مہربانی آپ کے تیر (پاس) بھیجے ہیں اور ارسال خدمت کرکے متقاضی ہون کہ آپ اپنے پرچہ مین جگہ دے کے ہمکا ممنون فرمائی اور اصحاب بینندہ اخبار کو محظوظ فرمائی۔

وہو ہذا

بہتی فرحت گاہ نکو ہنیہ برس جانے سے ساون مین
کیون وق سے تو بلبل چہچہانے لاگ گلشن مین
تنک اک نوش کرکے ہم تو کیا ہوئے لیکن بالکل
دَیَو جانے کہ کیا تاثیر ہے اس رودر دھن مین
ذرا چشمین نہ دکھلاؤ قلم بو دیکھ لیو ہمرا
علم سر پر بکت ہے کو بنج دیبے چشم پرفن مین
قمریا (چندیا) ہوگئی گنجی سیپ سے بےصورت مرجاہے
پڑا ہے آج بل تلو کی شماری کی چیتون مین
بکھر جانے والی میری تو گئی چہرے
بھلا کا خاک لکھے شعر ابا ہم شان توسن مین
بھلا کا اس قدر تم ہمکا سودائی نہو تیو جی
جو دل اسرا نہین جاتے تو رہ جیو بغض مین
تنک (ذرا) اک کہاوت کوئی تو فورا چاٹ لگی جائے
دَیَو نے رکھدیا ہے کیا مزا اتھرا کی کھرچن مین
جو لعفین تنم پہ آئین تو ہمین دیو تم بوسہ
نی اک تن (خیرات) کے دیو لقا تم کس مین

روس کی مار پیچ چال

ارے یہ لونڈا کون ہے - یہ لونڈا نہیں یہ بازو نیم ہے رات کے وقت مینڈ ہا شہر صاحب اسی کو سجایا کرتے ہین —

یہ رنگت رخسار ہے یا ماہ یا مہر ہے

ہان یہ تو بتاؤ وہ گاؤ تکیہ لگائے کون صاحب بیٹھے ہین باتین بہت کرتے ہین - حضت انکی تعریف نہ پوچھیے بس اتنا کہنا کافی ہے کہ دہرہ دون ریل آپ ہی کے دم سے چل رہی ہے —

بتون پہ دم جو دیتا ہے مرا دل
خدا معلوم یہ سمجھا ہے کیا ہے

اچھا وہ مٹول لیس ار ٹوپی اوڑھے - گاؤ تکیہ پہ کون لنڈھک رہے ہین - آف آہ - یہ چودہری گلہر سنگھ صاحب ہین آپ

سیفون لڑانے مین بہت مشاق ہین سہ

انکی باتون سے ہو گیا معلوم
یہ تو عیاش ہین بڑے سیکھے

ہان یہ تو فرمایے یہ موٹے صاحب کون ہین ۔ واہ - انکو آپ نہین جانتے دیکھیے صورت ہی سے متانت جھلک رہی ہے گفتگو مین حلاوت ٹپکتا ہے - آپ بڑے لائق و دماغ اپنے خاندان کے چشم و چراغ ہین - بی - اے کی سند پاس ہے اسی وثیقہ نوکری کی بھی آس ہے سہ —

دل مین خیال چشم شبینہ مدام ہے
جادو ہے شعبدہ ہے کہ مینا مین جام ہے

ارے یہ ترکی ٹوپی کوٹ پینٹ پہنے بی - لے پاس کے نزدیک اکڑ کون صاحب کس بیٹھے ہین انکی تعریف بھی جھٹ پٹ سنا دیجیے - سنیئے خدا رکھے یہ بڑے امیر صاحب تدبیر خوش مذاق ہین بے نظیر کوٹ پینٹ پر لٹو اٹھ پاس ایک تم تم ایلسہ ہٹو سہ —

اللہ کی قسم کہ نہین آپ سا کوئی
یکتا ہین آپ لطف و کرم اور مذاق مین

آگے چلیے یہ کون ہین - یہ بڑے مزے کے آدمی ہین یہان سے ۔ ۔ ۔ تک انگریزی تعلیم پا چکے ہین - انگریزی حساب سے بی صاحبہ کو چپکے چپکے لکھو سنتے ہین شامت دید م نہ دم نہ کشیدم کے مصداق ہو رہے ہین - اچھا یہ کون ہین - انہین کے دم کی رونق ہے صورت سے ہین عاشق مزاج سہ —

یہ لیکٹ اور کون ہین لیٹے لیٹے رنڈیون کا ناچ تو دیکھ چکے اب بیٹھے بھانڈون کا دیکھ رہے ہین - یہ یتیم و مسکین مویشیون کے سرپرست گر ہین بیکے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سہ —

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً ذات یار بے وفا سے

یہ کون ہین - یہ نوجوانی کے اناث طاعون ہین سہ

نہ تاب کریبان ہے کمر کا نشان نہین
یہ گرفتار اجرات مکین ہے مکان نہین

یہ کون صاحب ہین یہ قاضی جی کی ناکہ ہین یہ کون حضرت ہین - یہ اللہ کی عنایت سے بہادری مین شہرۂ آفاق فن سپہگری مین طاق آپ کی صورت سے آفریدی کوسون بھاگتی ہین رنڈیون کو خواہ مخواہ ہی دست آجاتے ہین سہ —

حلق ہین آنکھین جا کے فتیلہ ہر ہر پلک
لب ہین ہی چراغ شب انتظار کے

آپ کی تعریف - آپ حکمت سے پہچان لیے گئے ہین - نہین نہین - آپ نسخہ تجویز فرما رہے ہین سہ —

خورشید رو کے عشق مین ہم فال ہو گئے
سنبل ہے صدقے دود چراغ مزار کے

آپ کی تعریف تو بیان کیجیے - آپ داڑھی چڑھائے ہو نچے تشت خانۂ رنڈیون کو تاک رہے ہین - آپ والی اکبر کس ہین سہ —

آہ مین نالے مین فریاد مین بیتابی مین
اس زمانے مین نہین کوئی بھی ہمسر انکا

یہ ڈوپٹہ باندھے کون اکڑا ہوا بیٹھا ہے - اجی یہ بجا بجانے کی لیتلی ہے صاحب لگ جا ! انہین کی تو نذرمین بجاتے ہین - خیر اس نہین بات کو چھوڑیے سہ —

گستاخ صاف دلین صفائی کی کب ہے بات
بیٹھتا ہے ایک منہ تمنہ پر ہزار کے

یہ عینک باز خان کون ہین حقے کی تھتال سنبھالے چپ چاپ بیٹھے ہین نہ گھورو کہ نہ جھنجھوڑ جائے - حضت یہ عینک کی آڑ مین اپنا کام کر رہے ہین - بی صاحبہ کو مسمرائز کر رہے ہین سہ —

چونکہ دیدنی نالۂ سوزان سے اگر جا ہین قفس
ہم فقط خاطر صیاد کیا کرتے ہین

آپ پنیٹ الہ زادے کے مولوی ہین - گاتے ہے گا ہے سنت ادا

لیتے ہین - اور خفیہ سود بھی لے لیتے ہین اور کوئی کام خلاف شرع نہین کرتے - کل چلیے کے درمیان بہت سے بیچے مع نوشدہ کے نو ستورے دیوال کے کسلونون کی طرح سجے ہوئے تھے سہ

چھوٹے چھوٹے قد کتے ہین بہر تو دو
اور زمانے کا اشارہ تھا انہین پڑ ہیئے تو دو

واہ کیا دلچسپ ہے مضمون صنع کردگار
لطف بندش دیکھیے بستے مین بحر بالغ دہا

تیسری طرف بھی گھور لیجیے - سال گذام مین اصطبل رکھا ہو ہے یا دو گھوڑیان اصطبل مین بندہی ہوئی ہین انکو اڑا لیجیے یا سہارنپور کے اسٹیشن مین چھوڑ دیجیے - ایک تو متہرا کی گہرجن دوسرا بہاری بینگن انکے بعد کاشی پور کے تعالون کی خوگیری بھرتی بیٹھی ہے انکے بعد قحط زدہ کتھک دہرے ہوئے ہین - تو صاحب ناک دہنا کی دہنا دہن شروع ہوا - پہلے قحط زدہ کتھک کھڑے ہوئے انہین دو چپان سے لڑتے اور ایک انہین ڈہپو لڑسنگ سب ملا کے ہو گئے تین - لونڈے گلے باز تھے - ڈہپو رسنگ کھینچ کھینچ کر بہت کچھ سر بازی کرنے کے علاوہ گونگون کی طرح اشارون سے تبار رہا تھا مگر سامعین پر حالت قبض کی طاری ہو رہی تھی - انکے بعد بی صاحبہ متہرا کی گہرجن وارد ہوئین جلسہ پیارسی لگا ہونے سے انہین گھورنے لگا - علاوہ ہین آپ صاحب جلسہ کی بھی پہلے سے منظور نظر تہین غرض کہ آپ بسمین گذشتہ سہ —

ناز و ادا و عشوہ و رفتار یار کے
ہے نذر ایک دل انہین تین چار کے
ہنسنے مین انت کھلتی ہی بجلی سی گر پڑی
خرمن جلا دئیے مرے صبر و قرار کے

انہین شک نہین کہ بڑے ہوتے ہی سبکی طبعیتین بیچین کردین - گانے کے حق مین بی صاحبہ ٹرئننگ پاس معلوم ہوتی تہین سہ —

کچھ جوانی تھی بہت تہا بڑا پا انکا
ایک طفلی کے تھا قبضے مین سراپا انکا

انکے بعد بہاری بینگن صاحبہ نازل ہوئین - چل تو چھال تو اس ہوئی بتاکو مال تو - آپ کے بہولے بہالے گال گرما تیثون نے تو لوٹ کر کھا لیے - نیچے سے اوپر تک دن برابر محفل مین ناچتی گیا تہین بال گالوہی کے بوندے کی طرح ادہر ادہر

مصدقہ جناب اسسٹنٹ میڈیکل ایگزمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے اسکی تعریف لکھی ہے اور اس امر کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سُرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیا بند ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور دوا کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سُرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سُرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سُرمہ سے فائدہ اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپے معمولی سُرمہ فی تولہ ہم روپیہ خرچ بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی ممیرے کے سُرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیئے -

المشتہر - پروفیسر میا سنگھ - اہلووالیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب -

تازہ سندات	ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے	تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سُرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بلند پایہ اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے تو اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا دھند - سوزش آنکھ کا ہمیشہ آنکھ کا خشک رہنا آنکھون مین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سُرمہ مین کوئی ضرر پہنچانیوالی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ممیرے کا سُرمہ ضرور ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر ایچ - بی - ہمانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی ایم ایس - سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ انگلینڈ مقیم امرتسر -

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سُرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتمو دیوی عمر ۴۸ سالہ ساکنہ ... پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھ کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سُرخ اور دُکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سُرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم - خان بہادر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق ہیڈ میڈیکل کالج لاہور -

(۳) مین نے ممیرے کا سُرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سُرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر بیت مال گہرسا رائے بہادر ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

(۴) مین اس سُرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سُرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک مریضون پر استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سُرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سُرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء سے جمع کیا گیا ہے -

قند مکرر

اودھ پنچ مطبوعہ ۶ - مارچ مین ایک نظم دیکھنے مین آئی جو ایک خیالی عنایت فرما کے ارشیٹ کی جھڑپ مین آجانے کی بابت انکی خدمت مین بطور ہدیہ یا خیانت بھیجی گئی تھی چونکہ ممدوح نے اوسکو خلعت قبول سے سرفراز فرمایا اور شایع بھی کرادی -

طالع میرے نصیب میرا

لہذا اب ایک ورغزل اوسی مضمون کی چھپا کر بطور ایڈیس پیش خدمت ہے -

گر قبول افتد زہے عز و شرف

پنچ بہادر کیا بتائین انکی مرتبہ تو وہ اشتعالش ہوئی ہے جسکا بیان نہین اسلئے خاندان نے نشہ بند بھائیون سے نیچا دکھایا -
(پھر اسمین تعجب کی کون بات ہے جسکی لاٹھی اوسکی بھینس) لاشیرین ور نکام سے اوزارون کی تیزاپ تسبیح کی کھٹا کھٹ پہ فوق لے گئی ہے -

کبھی یون بھی ہے گردش روزگار

اچھا اب وہ غزل تو سنئے - کیونکہ نہ ہمکو اس سے واسطہ نہ اوس سے سروکار - و

ہمکو تو دل لگی ہے غرض ہے کہین سہی

تمہارے ہیکہ وہی اغلونکا کام نہین ۔ اگر شیپ چھائین تو زندہ نام نہین
کیا ذلیل قید نے اونکے کوچہ مین ۔ ہمارا حیف وہ اگلا سا احترام نہین
تمہارے واسطے ہم پٹ گئے مگر افسوس ۔ تمہارے سبب سے کچھ اسکا انتقام نہین
ہمارے گھس پس ہی ہر وقت جا بجا آنکھ لیے ۔ یہ خاص لوگون کا جلسہ ہے اوس عام نہین
پٹین گے جان ہی نکلے مگر جبین گے نہین ۔ تمہارے کوچہ سوا کہین کوئی مقام نہین
بہت تو پیٹ چکا گالیان بکین لیکن لیکن ۔ رقیب تیری ہی زبان نہین مگر لگام نہین
نہ پلیر و منجیپ اسوقت درد ہوتا ہے مجھے ۔ اسکے گزرنے پر عجب ہے شوق جام نہین
جو مار کھائی تو کیا ہے اسمین زہر ملا ۔ یہ چیز کس ملت مین بھی حرام نہین
پھر اوسکو کس لیے نفرت ہو میری رنگت سے ۔ مین گورا ہوں یار سیاہ فام نہین
نہین کیوں اسطے رسوا ہو گیا وہی تھے ۔ رقیبون سے کوئی پیام نہین
ہمارے عظمت و شان بگڑا اسطرح ہوئی ہے ۔ ہزار حیف شرافت کا نہین نام نہین
بہت ہی ضبط ہے سنتا ہوں تلخ اجابت ۔ ذرا دلکو دکھا دون یہ میرا کام نہین
ہمارے حال پہ لازم ہے درد و عبرت ۔ خدا خدا کرو نشے کا یہ مقام نہین
قسم ہو اپنی شرافت کی اٹھ جاؤن کبھی ۔ مراد سے گھر مین خیر خواہ کا انتظام نہین
ہوئی جو میری گت تو کسی شان نہین ۔ شریف زادون سے ہون کچھ غلام نہین

نہین تماشا ہے مگر تمنے دوستو ابتک
ہزار بار ہو یوسف سبکے غلام نہین
بس حضرت غزل تمام اور بندہ رخصت -

راقم
م - ب علیہ الرحمۃ

ہولی کا مہذب دربار

شروع سال مین اشتہار دیا گیا تھا کہ ماہ مارچ مین ہولی کا دربار ہوگا - ہر ملک سے ریپریزینٹیٹو طلب ہوئے تھے - چنانچہ دربار کا وقت آگیا - چند حاضرین دربار کی اسم نویسی فرد ہے -

صدر نشین - امیر آمرا فقیر فقرا مدار المہام مدار الملک - راجہ راجگان مہاراج دہراج مہاراجہ ہولی رائے صاحب بہادر الف - بے - ج . . . . ی بڑی ے -

دیوان - لالہ جھکی مل صاحب رائے بہادر -

ریپریزینٹیٹوز

انگلینڈ - رائٹ آنریبل سر ایچ برانڈی صاحب ایل - بی - سی
امریکہ - مسٹر اولڈ ٹام صاحب الکس وائی زد -
فرانس - مسٹر فرنچ ہوسکی صاحب -
روس - مسٹر ایلشا نمبرا صاحب -
جرمنی - مسٹر شری صاحب -
ٹرکی - مسرور پاشا صاحب -
عرب - ملا صہبا صاحب -
فارس - میان سرمست خان صاحب -
افغانستان - جناب آغا ماد اللحم صاحب خان بہادر -
ہندوستان - رائے مہوا بیر صاحب -

جب سب اپنے اپنے پایہ سے دربار مین بیٹھے — دیوان جھکی مل صاحب نے منجانب مہاراجہ صاحب ایڈریس ذیل پڑھا -

حاضرین دربار و ریپریزینٹیٹوز ممالک غیر - آج بہت بڑا خوشی کا دن ہے - ۳۶۵ دن کے بعد یہ دن نصیب ہوا — آپ لوگون کو جمع ہونے کا موقع ملا - - اس قدر مجمع بعد وجود دنیا آج ہی دیکھنے مین آیا -

دربار بہت ہوئے اور ہوتے رہین گے مگر ایسے مست با ہوش ریپریزینٹیوز طرح طرح کی رنگین پوشاکین نئی نئی وضع و تراش آثر کی پہنے ہوئے کسی دربار مین نہ دیکھے ہونگے - جنکے دیکھنے سے دلکو سرور آنکھون کو نور ہو - ہر دربار مین تماشا ہی نہ عمل ہمارا - ہر دربار مین داب تہذیب یہان چانٹے بازی ایک دوسرے کے درپے تخریب - ہر دربار مین پورا سوٹ مع پینٹ بوٹ - یہان ننگے منگے پھر ایک دوسرے سے بھوٹ - ہر دربار مین بعد اڈریس جلسہ برخاست - یہان اسکی کہان برداشت بسنا -

دور چلے دور چلے ساقیا + اور چلے اور چلے ساقیا

(ایڈریس ختم دور شروع)

ایک - آج رات کو آتشبازی چھوٹیگی -
دوسرا - رات کو آتشبازی دکھلائی کیسے پڑیگی -
دوسرا - ٹھیک ٹھیک - رات کو اندھیرے مین مہتابی کی روشنی کس گندہ ناہ کو سوجھے گی -

چیمبرلین صاحب کی کھانسی کی دوا

یہ دوا خاصکر کھانسی زکام اور انفلوئنزا کے واسطے بنی ہے تمام شایستہ دنیا کے ہر حصے مین ان عوارض کے واسطے مفید مشہور ہے جیسے فائدے اسنے کیے ہین اونکے متعلق تعریف اور توصیف لوگون نے لکھی ہے ہر وقت کی کھانسی دور ہوتی ہولی کھانسی اس سے بالکل جاتی رہتی ہے - سخت زکام مین نہایت درجہ تسکین ہوتی ہے اور نہایت خطرناک کوپ کی بیماری ہے بچون کی جان لیتی ہے - خراش کی کھانسی مین یہ بہت کچھ استعمال ہوئی ہے اور اسکی وجہ تمام خطرناک شکایتین معدوم ہو گئی ہین دودہ پلانے والی عورتون کے واسطے بالتخصیص دوا بنائی گئی ہے اسمین کوئی مضر جزو نہین ہے حتے کہ شیرخوار بچون کو بھی دینے مین کوئی نقصان نہین ہے - اسکے استعمال سے فائدہ یقینی اور جلد ہوتا ہے تمام دوا فروش اسکو بیچتے ہین -

ناراضی باخدیو مصر - جسر الحمار

ہے انصاف قائم رہتی ہے پاپیا | مبارک ہے سب کو یہ عید سعید

ہوئے لالہ صاحب ہیں تحصیلدار

گوشیاں ترا شکر ہے لاکھ بار

گوشیاں کرے صاحب ذی ہمم | جناب کمشنر فرشتہ شیم

کریں خود بھی منظور یہ یک قلم | انکمین بورڈ صاحب کو بھی اکرم

ہوئے لالہ صاحب ہیں تحصیلدار

گوشیاں ترا شکر ہے لاکھ بار

....

....

....

ذرہ بھی لونیچر کا ہی انتظام | اگر پنچ دیکھو تو قدرت کے کام

اور ہر تو تھوڑ عمل نیک نام | ہوئے ہیں بقرعید[1] کو شاد کام

ہوئے لالہ صاحب ہیں تحصیلدار

گوشیاں ترا شکر ہے لاکھ بار

ادہر لاؤ نیک خوب خطب | ہوئے ہیں ہولی کو خرخندہ فر

گئے ڈپٹی ہو کر وہ بیتا بگندہ | لیا چارج لالہ نے اودنے ادہر

ہوئے لالہ صاحب ہیں تحصیلدار

گوشیاں ترا شکر ہے لاکھ بار

بس اب پنچ جانے علیکم سلام | ہو نگا کبھی پھر ہیا رام رام

سو ہولی کا دن صبح عیش عام | کھیلو کھیل ن ٹمٹ ہو تی ہو شام

ہوئے لالہ صاحب ہیں تحصیلدار

گوشیاں ترا شکر ہے لاکھ بار

راقم — شاعر — مگر خوشامدی —

پنچ — بھئی خوب لکھا۔ اچھا لو یہ دیئے

لاٹھہ سے تو بکری کی کھال انعام میں — اور یہ مین

لاٹھہ سے یہ لال پوڑیا رنگ کی !! —

نیکی بر باد گناہ لازم

یونتو عالم موجودات میں جھوٹے سچے کا تصفیہ ذری جھگڑے کی بات ہے۔ کیا معنی کہ ممکن ہے جس چیز کو ایک جھوٹا سمجھتا ہے دوسرا اوسی کو سچا جانتا ہو۔ زیادہ برین نیست کہ کسی مقررہ اعتبار سے فرق امتیازی پیدا کیا جاوے مثلاً شیخ سعدی نے جب ایک حسین کے عاشق ہونے کا دعوی کرکے نردبان بازی یعنی بلند زینے پر سے پھاند پڑنے کا تماشا دکھایا تو دو ہی زینے سے پھاند پڑے اور صحیح سلامت بچ گئے۔ جب آپ سے پوچھا گیا حضرت پورا زینہ تو آپ چڑھے نہیں تو آپ نے فرمایا بھئی عاشق ہونے میں تو کلام نہیں صرف فرق یہہ ہے کہ مین دو ہی زینے کا عاشق ہون — اسی طرح اگر کوئی چونٹی کے ڈھیر کو پہاڑ ماننے تو کہا جا سکتا ہے بمقابلہ ہمالیہ کے خاک کا تودہ ہے مگر پہاڑ ماننے والا کہہ سکتا ہے کہ چھوٹا ہی سہی پہاڑ ہی ہے اسکو ہمالیہ تو نہین مانتا — اسی طرح تمام اعتباری فرقوں کی نسبت کہا جا سکتا ہے مگر ایک حکیم کا یہہ بھی قول ہے کہ اگر کوئی جھوٹ برابر اصرار کرتا رہے تو آخر کو جھوٹ اوسی طرح سچ ہو جاوے گا جس طرح مغرب کے رخ سفر کرنے والا آخرکار مشرق میں جا نکلتا ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ عالم کے معاملات ایک حیرت انگیز اور گول دو پہلو والے قاعدے سے تدویر اور گولائی کی جانب مائل ہین اور نیچر کی رفتار اور ساخت مین بھی یہی بات پائی جاتی ہے ان اصول کو سمجھنے کے واسطے روس مین کرنل گرم کا معاملہ آجکل پیش ہے یعنی روس نے اپنی چال اور پالیسی کی وضعداری سے اپنے ان کے جعلی فوجی نقشے اغیار کو دینے کا بندوبست کیا تھا تاکہ دشمنون کو اصلی نقشے نہ پہونچنے پائین اور اس کام کے واسطے کرنل گرم مقرر تھے لیکن ایمان اور دیانت اور معاملات نیچر کی قوت تو آپ جانئے قوی ٹھہری جہوٹے نقشے دیتے دیتے کرنل صاحب سچے نقشے دینے لگے — اب بیچارے جعل نہ کرنے پر ماخوذ ہین اور نتیجتاً ہوا ہے — یہہ بھی زمانے کا رنگ ہے کہ عالم وقت اور بادشاہ جعل اور فریب کرنے پر سیاست کرنے کے واسطے سمجھا جاتا ہے اور یہان معاملہ برعکس ہے — کرنل گرم جہوٹے نقشون کے عوض سچے نقشون کے دینے پر ماخوذ ہین انہین مصلحتون کو دیکھ کے ہمارے اخلاقی جرنیل شیخ سعدی فرما گئے ہین — ع —

ہر عیب کہ سلطان بہ پسند د ہنر ست

اور ایک جگہ صاف صاف کہہ دیا ہے سہ —

اگر شہ روز را گوید شب ست این

بباید گفت اینک ماہ و پروین

جسکو دوسرے الفاظ مین کہہ سکتے ہین کہ اگر بادشاہ جہوٹ — فریب — جعل کو کہے کہ سچ اور دیانت یہی ہے تو کہنا چاہیے کہ ہان صاحب انجیل — وید — پران — حدیث — قرآن کی رو سے یہہ سچ بلکہ اسکے ہفتاد پشت سچ ہین — اگر ایک جیب کترے ٹھگ — جعلیئے کا شاگرد اس بنا پر زدوکوب کا مستوجب قرار پائے کہ اوسنے ترس کہا کے بازار مین جانے والے کی جیب نہ کتری ٹھگ نے مسافر پر رحم کرکے پھانسی نہ لگائی — حق تلفی کے خوف سے جعل نہ کیا تو کرنل گرم پر سلطنت روس کی خفگی دیکھتے خلاف قاعدہ بے ضابطہ کارروائی نہین معلوم ہوتی —

[1] بقرعید کی عین بہی خوب کہی — اڈیٹر

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اسکی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بھی سے از راہ ہمدردی ہے آنکھ کو ... مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید۔ طلائی قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ معمولی سرمہ فی تولہ سہ روپیہ علاوہ محصول ... درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیوین نقلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ۔ ہلووالیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔

تازہ سندات — ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے — تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ ہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بطور اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش جسکو عموماً آنکھ سا آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر ایم۔ بی۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ ڈی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر۔

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب ہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اُتم دیوی بعمر ۴۰ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین بہت سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم۔ خان بہادر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر برج لال گھوش رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور سابق آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ ہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین جمع کیا گیا ہے۔

مانگے ارمان بیاہے پشیمان

(متعلق شادی حصہ اول)

زن نو کن اے یار در ہر بہار
کہ تقویم پارینہ ناید بکار

تہذیب ہون اک نوجوان ہونہار
نکیون فیشن ایبل ہو میرا اب اس
پھنسا بخت کی گو کہ گردش مین ہون
نہین مال و زر کی مجھے کچھ کمی
مگر اسلیے تنہا ہون مین وہ اس
جو شادی ہو میری گھر آباد ہو
طبیعت بہت زندہ ہو آتی ہے
زمانہ سے آنکھون مین میری اجاڑ
ہون مجبور کس سے کرون یہ گلا
ہے آرام سے اونکی ہوتی بسر
ہوا اسکے صاحب کہون اور کیا
نہین دیکھتے وہ زمانہ کی چال
عجب طرح کا یہ جنون سر مین ہے
نہین جہت سے واقف ہون اللہ مین
نہ معلوم کیسی وہ صورت کی ہو
ہو وہ اندھی کالی کہ ہو رو سیاہ
بہت اپنے دل مین ہین وہ شادمان
کہون انسے مین یہ کہان ہے مجال
دگرگون زمانہ کی رفتار ہے
ہے اونکے خیالون کی او سرزمین
محبت ہو یہ پاک سچی خوشی
ہین جنت کے گلشن کی گلکاریان
نہ کیون اسپہ قربان دل و جان ہو
نہان اسمین قدرت کے ہین مرحلے
ہو اسکی سی گل مین نزاکت کہان
مقابل بھلا اسکے کب ہو سکے
جلائے نہ امن آتش گل کی آنچ
کلید در عیش قدرت کا راز
ہے کس کام کا دہر مین وہ چمن
ہے کس کام کا دل جو دلبر نہو
وہ حیوان ہے جو یار سے دور ہو
نہو نکہت گل تو مٹی ہے باغ
فزون اس سے ہے رونق ہر اک گھڑی ہے
ہے تاکید اسکی تو قرآن مین
پیغمبر نے بھی حکم اسکا دیا

شریفون مین ہون ہند کے نامدار
ولایت گیا آیا ام۔اے کرکے پاس
یہ بیچا مین تقلید انگلش مین ہون
خدا کے کرم سے ہے دولت بھری
نہین محرم راز ہے کوئی پاس
شب وصل ہے دل مرا شاد ہو
اجیرن ہے جدائی کی تنہائی سے
مجھے رات لگتی ہے کالا پہاڑ
کہون منہ سے کچھ تو جنون ہے بجا
نہین باپ ماں ہیں جو تنہے خبر
نہین ہوش پیری مین انکے بجا
نہین چھوڑتے وہ پرانا خیال
دہیان شیا ہے کی سنگیتر مین ہے
نہین جسکی صورت سے آگاہ مین
خدا جانے کیسی طبیعت کی ہو
نہین ساتھ اسکے ہو کرنا نباہ
یہ این رسم بیہودہ ہندیان
کرو ترک اپنا پرانا خیال
حماقت کی پگڑی یہ دستار ہے
قواعد سے شادی کے واقف نہین
نہین اس سے بہتر ہے کوئی خوشی
مسلمانون کی پارسا بیبیان
جو تولید انسان کی کان ہو
کہ اس ایک سانچے سے لاکھون بنے
یہی حور کی شکل و صورت کہان
پری سے کہو منہ کو بنوا رکھے
نچا دے نہ اندر کو تگنی کا ناچ
وہ مردون کی مونس سراپا وہ ناز
جہان بلبل و گل ہون خندہ زبان
وہ انسان نہین جسکا گھر دانہو
ہے بیکار وہ جو بے نور ہو
اندھیرا ہے گھر جسمین گل ہو چراغ
خوشی اسمین حق و پیغمبر کی ہے
ہے لم تستطع اسکی ہی شان مین
حدیث مبارک مین ہے جابجا

تو کر عقد ایسی سے اے باتمیز
پھر آگے مقولہ ہے یہ اور ایک
کھلا اس سے بھی حکم زیادہ ہوگیا
ہے طبرانی نے تو بیانک لکھا
ہین کہتے رسول حق بجرد بر
ابھی ہمہ مین جانتے ہین برا
یہی چاہتے ہین یہ خبط الحواس
نہ بلبل کا گل ہو اگر رازدار
زمانہ بہت اونسے مایوس ہے
نہین جنپہ تہذیب کا کچھ اثر
وہی انکی گلی وہی انکا جال
نہین کچھ سلیقہ نہین کچھ تمیز
سمجھتے نہین اپنا دمساز وہ
نہین سمجھتے اکرم بھی عورت کو شاد
سوا اپنے حق کے نہین جانتے
پھر ایسون کا آخر یہ ہوتا ہے حال
ترقی کے پہونچین جو انجام کو
مصنف نے مشہور انگلینڈ کے
سپہ ہے یہ ہی ٹیلر کا قول اے عزیز
نہین جس سے تنہائی کا کچھ خطر
نہین اس سے بڑھکر مسرت کوئی
یہ شادی نہین ہے یہ دنیا کی مان
اسی سے جہان مین بشر شاد ہین
ہین اسطرح پر کہتے مسٹر فلر
تو لے ایسی لڑکی سے اپنا پیام
ہو بہتون کا شادی کی نسبت خیال
جیسے نار دوزخ سے انکار ہو
سنے رحم خداوند شادی جناب
کہ ہو عطر جسکا نکالا گیا
تجرد ہے وہ گل جہان مین حضور
تجرد کے جنگل مین کھلکر کلی
تجرد کا کچھ بول بالا نہین
تجرد مین دنیا کی عیشین کہان
نہین کوئی شادی سے بہتر چمن
غضب اسکی صاحب ہین دلداریان
کیے ہین دماغ اپنے فرقت کے گل
یہ وہ گل ہے گلشن ہے جسکا نکھار
یہ وہ شوخ دلبر ہے ہمراز دم
یہ پہلو مین دل اور دلمین سرور
مزے کا ہے نا تا مزے کی ہے بات

جو شوہر کو رکھے زیادہ عزیز
کہ دنیا کی پونجی تو عورت ہو نیک
کہ خیر النسا وہی سنے فرمایا
کہ سب سے برا ہون پہ لعنت خدا
بنا محرم راز تو دیکھکر
خصوصا شریفون مین ہے نارو!
نہ بیچکے منگیتر منگیتر کے پاس
تو جنگل ہے گلشن خزان ہے بہار
بہت انکی حالت پہ افسوس ہے
ترقی تنزل سے ہین بیخبر
پرانے زمانہ کے وحشی خیال
سمجھتے ہین جورو کو اپنی کنیز
بناتے نہین محرم راز وہ
سمجھتے نہین کچھ وہ حق العباد
کچھ انکے حقوق کو نہین جانتے
کہ ہر روز پتی ہے جوتی مین دال
تو دیکھین وہ شائستہ اقوام کو
فوائد ہین شادی کے کیا کیا لکھے
ہے دنیا کے پردہ پہ شادی وہ چیز
ہے امن و امان جسمین آٹھو پہر
نہیرا اس سے بہتر ہے صحبت کوئی
کہ اس سے ہے ملکون مین امن و امان
زمانہ کے سب شہر آباد ہین
جو شادی کوئی کرنا چاہے بشر
کہ جسکی ہو مان نیک خو نیکنام
بہت سے گئے اسمین کر قیل و قال
وہ شادی کرے ایکا ہی سے کہو
یہ گلشن مین عالم کے ہر وہ گلاب
پہونچتا ہو مخلوق کو فائدہ
جو جنگل مین ہو خشک گلشن سے دور
ہنسی خود بخود اور مرجھا گئی
مرے تو کوئی رونیوالا نہین
مجرد ہے گمنام لاوارثا
کہان نکہت گل مین ہے یہ بہن
قیامت کی اسمین ہین طراریان
کھلا کر خیابان مین ہے جلت کے گل
ادا جسکی نکہت ہے جوبن بہار
ہے آبادی خانہ جسکا قدم
یہی عیش کی اور یہی شکر و سرور
مرادون کے دن کامرانی کی رات

پین بام کیا ہے

چیمبرلین کا پین بام
مرہم ہے اگرچہ عام
طور سے شکل مرہم مستعمل
ہے مگر ایک خاصیت
میز بنانیوالی اسمین
ہے وجع مفاصل کو خاکر
مفید ہے ہزارون دفعہ
آزمایا ہوا ہے کہ جب بعض
کو اعلی درجہ کی تمام
دواؤن سے شفا نہولی
تو اس سے فائدہ ہوا
پرانے اور سخت تکلیف دہ
وجع مفاصل مین مفید
ہونیکا حتمی وعدہ کیا
جاتا ہے۔
پین بام سے ضرر جسمانی
چوٹ آگ سے جلنے
ہوئے چھالون
مین نسبت اور کسی دوا کے
بہت جلد فائدہ ہوتا ہے
اس سے زخم پکتا نہین
ہے اور بعد صحت کے بھی
جلد پر داغ نہین رہتا
کمر کا درد وجع الورک
نیورالجیا مین پین بام
لاثانی ہے اسکا اثر براہ
راست موضع مخصوص پر
پہونچتا ہے اس دوا کے
استعمال سے فائدہ اٹھانے
مین کسی مریض کو تامل
نہ کرنا چاہیے ایک دفعہ
اثر کے واسطے کافی ہے
آزما کے دیکھیے لو سب
دوا فروشون کے
یہان ملتا ہے۔

جو ابر گرجتے ہین برستے نہین دیکھا
بد اصل جو تلوار ہے کستے نہین دیکھا

چین — دیکھی میری جرأت — دیکھی میری شوکت —
دنیا — ہان دیکھی تیری کالپی بادن پوری آجاڑ —

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اسکی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سیل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بھی اسے اور اوویہ کے آنکھو نکے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اُٹھا سکین قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے۔ بلغ دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپے معرفی سرمہ فی تولہ ۸ روپے خرچ بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہار دان سے بچنا چاہیے۔

المشتہر۔ پروفیسر میا سنگھ۔ اہلو والیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔

تازہ سندات	ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے	تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے طبی حیثیت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے نہایت اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش چشم جسکو عموماً آنکھ سا تا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ آ۔ اور ماندہ کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر ایم بی۔ سانگل صاحب بہادر ایم۔ ڈی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرت سر۔

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلو [illegible] نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اُتم دیوی عمر ۲۵ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھونکی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پہنچتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ اُن اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے تین ہفتہ تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم۔ خان بہادر محمد حسین خان ایل۔ ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر وآنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے اُن مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر بیہاری لال گوسائیں رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہے میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین جمع کیا گیا ہے۔

من چہ می سرایم و طنبورہ

تتمہ ۲۰- مارچ ۱۹۱۰ء

(ل) مجھے تجرد سے سخت نفرت ہے گو میری عمر اب قریب ساٹھ کے ہے اور اسی عرصہ مین شاید خدا جھوٹ نہ بلوائے قریب ستر اسی عورتون سے مختلف طریقون اور مختلف وجوہات اور مختلف خیالات سے عقد کرنے کی نوبت آئی ہے مگر الحمد للہ کبھی میرے نزدیک تجرد کا خوفناک زمانہ چالیس روز سے زیادہ نہ رہا اور وہ ایک مرتبہ شاید اس محل اور جاہلانہ خیال کے مجھے قطع نظر کرنا پڑا تھا ایسے دو بیبیان میری زندہ رکھتی ہین دونون کم عمر ہین اور گویا اس وقت مین قدرت نے بوڑھاپے کی دو مضبوط لاٹھیان مجھ کو دیدی ہین - جنہیں ازدواجی امور مین سوا اپنی آرام عافیت اور گناہ سے بچنے کے خیال کے کسی دوسری وجہ کو دخل دینے نہین دیتا ہون یون اتفاق سے اگر کوئی مالدار عورت میرے گھر گر پڑی تو اسکو قضیہ اتفاقیہ سمجھنا چاہیے کیونکہ مین نے کبھی اوسکی دولت کے خیال سے اوس سے عقد نہین کیا تھا تجرد رہنا گویا اپنے کو تیر آفات کا نشانہ بنانا ہے اور کسی عورت سے عقد کر لینا گویا آسانی سے قلعہ نشین ہوجانا ہے - ایسی شرعی لونڈیون کی کثرت سے ملنے پر وہ کون بدنصیب ہے جو اپنے نامۂ اعمال کو ایک حبشن کی جھس کی طرح سیاہ اور تباہ و برباد بنا سکتا ہے -

(ط) تجرد البتہ ایک زمانے تک تو بیشک مزیدار اور پرلطف ہو مگر تجرد دوامی بیشک نہایت مخدوش حالت ہے - معلوم نہین کہ کب کیا رنگ لاوے اور کس گرداب بلا مین پھنسا دے - چالیس کے بعد پھر مجھے ازدواجی تعلقات مین بہت پس و پیش ہوتا ہے اور میرے خیال مین سیکڑون خطرے اور ہزارون دقتین اسمین نظر آتی ہین - چنانچہ چالیس برس کی عمر سے مین اسپر غور کرتا رہا کر آیا میرے لیے اب سنت پر عمل کرنا انسب ہے یا نہین اور اسکے ہر پہلو کو سوچتے سوچتے میری عمر اٹھاون برس ہوگئی ہے مگر ایک میرے شکوک رفع نہین ہوئے مجھ برابر یہہ خوف ہوتا ہے کہ مجھسے اوس منکوحہ کے حق مین انصاف (اوسکے وسیع معنی مین) نہین ہوسکےگا اور مین اوسکی فطرتی گرما گرمی جوش اور قلبی جذبات سے بابری کے نسخے پر ہم بغل ہوکر اوسکی پوری تشفی کرنے سے قاصر رہونگا - یہ خوف مجھپر ایسا غالب ہے کہ جب کوئی پیام سے انجام آتا ہے میری نبض تیز چلنے لگتی ہے - میرا رنگ فق ہونے لگتا ہے اور میرے چہرہ پر ہوائیان اوڑنے لگتی ہین اور وہ وجوہات مین خیالی طور پر فلاں فلاں گنایا کرتا ہون اور پھر اخیر مین یہی فیصلہ کرنا پڑتا ہے کہ مجھسے شاید انصاف نہ ہوسکے تو اسکا عذاب بہی شدید ہوگا - ہان اگر کوئی ملے پنج ہزار نقد قسمت سے ہاتھ لگجاسے تو ایسی حالت مین مجھے انجام دہی سنت کی رغبت اور ہمت ہوسکتی ہے کیونکہ ایک تو یون ہی اوسکی ثروت کا تہرا بیشتر بہت دہیما ہوگا اور پھر اوسکی دولت سے مین اپنی پوری مرمت کر کے اوسکی پسند کے موافق ہر طرح کی کارگزاری کے قابل اپنے کو بنا سکتا ہون - اور امید قوی ہے کہ باہمی معاشرت مین وسکو چندان شکایت کا موقع نہ ملے اور وہ نفرت اور حسرت کی نگاہ سے میری کسی کمزوری کو نہ دیکھے -

(م) بازاری عورتون سے نکاح کرنیکو مین بہت شدت سے خلاف ہون انکا گھر ڈالنا گویا اپنی مار آستین کا پالنا ہے یا یون کہیے کہ ایک پری کو شیشے مین اوتارنا ہے یا کسی جن کو عمل کے سونٹے کی مار کے زور سے اپنا مطیع بنانا ہے معاذ اللہ یہہ وہ سم ہے کہ آتشبارانہ سودائیہ کی طرح جیل و تپس برپر کے بعد مختلف طرح سے بیہوش کرتا ہے کی طرح حکی ہستی کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتا ہے اور اکثر اونکے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ بہی لگاتا ہے - میرے ہم قوم ایسی آسانی سے کسبیون کو اپنی ازدواجی جہولی مین بند کر لیتے ہین کہ جس آسانی سے فقیر خیرات کا پیسہ اور صدقے کا چانول اپنی کجکول مین ڈال لیتا ہو ایسے معاملے اکثر پیٹ ہنگنی اور پیٹ بیاہ کی اصول پر انجام پاتے ہوئے نظر آتے ہین - ایک زمانہ تک تو دن عید اور رات شب برات کی کیفیت رہتی ہے مگر رفتہ رفتہ جیون جیون اوس سے کسبی پن کی دلربائی اور دلفریبی کم ہوتی چلی جاتی ہے اوسی وقت سے میان کی محبت کی آگ کی گرمی بہی گہٹتی چلی جاتی ہے اور تھوڑے ہی عرصہ مین وہ اوس معشوقہ کو ایک پوری مشتعلہ اور متعصبہ عورت پاکر گہبرانی اور اپنی پہوٹی ہوئی قسمت کو لیکر پھر بازار مین سستے داموں بیچنے نکلتے ہین اور پھر اپنے جی بہلانے کا کوئی سامان کرتے ہین -

(ط) میری رائے مین تہذیب یافتہ باذاق اور مستقیم طبع انسان کے لیے اس جماعت مین کوئی شریک رنج و راحت بیجا دہی اور بلی آبادہی اورادنکے قرینے رکین سے بہتر نہین ملسکتا ہے جن روشن خیال بزرگان قوم نے اپنی تجربہ کاری اور دوربینی سے طائفہ دارون سے عقد کرکے اونکو مثیل دور خانگی طور پر استعمال پذیر بنایا ہے اونہون نے اپنی عافیت اور عیش و آرام کے لیے بڑا کام کیا ہے اور نوجوانون کے لیے بہت اچھی نظیر قائم کی ہے مین نے بہی اسکی خوبی کو بہت گہرے غور کیا ہے اور اگر میری قوم کے لوگونکو مغربی تہذیب یافتہ خیالی بی بی ملسکتی ہے تو اسکی نقد یہی ایک شکل ہے ان نیک بختون مین ہر قسم کا سلیقہ - ہر طرح کی لیاقت - ہر وقت کی صلاحیت - گانا ناچنا تو پیشہ آبائی - بجانے مین پوری یکتائی - طبیعت داری خوش ادائی - شوخی - اور دلربائی تو کوٹ کوٹ کرانمین بہری گئی ہے اور ان سب صفات کے سوا اونکی صحت بہی اکثر سیکڑون شریف زادیون سے عمدہ ہوتی ہے اس قسم کی تمیز دار عورتون مین ویسے قابل قدر امراض بہت کم سنے گئے ہین سب سے بڑی بات تو یہہ ہے کہ ہزار کورٹ شپ کے بعد بہی کہوٹے کہرے کی ایسی تشفی بخش جنچائی کہان ہوسکتی ہے -

(م) مجھے لونڈیون کے رکھنے لونڈیون کے پالنے اور لونڈیون سے مختلف

پین بام کیا ہے

چیمبرلین کا پین بام ایک مرہم ہے اگرچہ عام طور سے مثل مرہم مستعمل ہے مگر ایک خاصیت میز خانیوالی اسمین ہے کہ وجع مفاصل کو خاصکر مفید ہے ہزارون دفعہ آزمایا ہوا ہے کہ جب بغیر کوا علی درجہ کی تمام دواؤن سے شفا نہولی تو اس سے فائدہ ہوا ٹپکنے اور سخت تکلیف دہ وجع مفاصل مین مفید ہونیکا حتمی وعدہ کیا جاتا ہے -

پین بام سے فور جسمانی چوٹ آگ سے جلے ہوئے چھالون مین نسبت اور کسی دوا کے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے اس سے زخم پکتا نہین ہے اور بہت جلد صحت کرتی ہے جلد پیدا نہین رہتا کمر کا درد وجع الورک نیورالجیا مین پین بام لگانی ہے اسکا اثر براہ راست موضع مخصوص پر پہونچتا ہے اس دوا کے استعمال سے افادہ اٹھانے مین کسی مریض کو تامل نکرنا چاہیے ایک دفعہ اثر کو اسکے کافی ہے آزماکے دیکھیے کہ سب دوا فروشون کے ہان بکتا ہے -

ہونہار بروا کے چکنے پات

موڑ آئین منشا وسے کو آئینا
اب کچہری کا ہمتو جاب نہین
لٹی ٹوٹی کر رہی ہے خراب
چار جامہ نہین رکاب نہین
آداب عرض کرتا ہون!
ہول نامہ بہی اگر کرتا ہر شد (یاد)
باقی آئیندہ دیدہ خواہد شد
راقم - ا - ح - از گونڈہ —

جہان شکل زلیخا مشتری تہا جن فضا مین کا
تماشا ہے وہ یوسف بنکر ہین بازار مین آئے

مولانا مسٹر اودھ پنچ صاحب سلامی
حضرت لونڈی مجرا عرض کرتی ہے —
آتنی مدت مین کیا مجہکو دہوکا دیکر
یاد بہی جب مجہے آتی نہ کسی کی صورت
یہ چلتے ہوئے فقرے کسی اور کو سنائیے جانیے اکبری دروازہ کی ہوا کہائیے - اگرچہ بندی بہی اپنے وقت کی ... ہرگز زیادہ ربط ضبط سے طبیعت نفور ہے - ایسی ال لگی سے نزلون دور ہے ؎

عشق کی باتین ہیسوا جانین
ہم بہو بیٹیان ییہ کیا جانین

چونکہ آپ بڑے بزرگ مہربان ہین - اسلیے ہم بہی آپ کی رونق حسن اور گرم بازاری کے دل سے خواہان ہین - بارہ برس تک لکھنؤ کے اعلی محلات مین مشاطہ گری کی ہے - دل لگی نہین حضرت - اس فن مین واللہ لونڈی کے ڈنکے بجتے ہوئے ہین - معمولی حسن مین ایسا مصنوعی کے پر لگا دیتی ہون کہ بس ... بنا کر اڑا دیتی ہون ؎

باتین غضب کی یاد ہین تیور غضب کے ہین
ہم لوگ اس زمانے کی ہیلی و ڈہب کے ہین
ہر دل عزیز واقف اسرار حسن یار
بانی مبانی محفل عیش و طرب کے ہین

(اودھ پنچ) خیر یہ تو معلوم ہوا کہ آپ شاہد بلقیس ہزار زبان تو نہین خوش داستان ہین - مگر یہ تو فرمائیے کہ نام و نشان ہین اسوقت آپ کہان ہین —

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

حضور لونڈی کو عاشق النسا بیگم متخلص محسن ریختی گو کہتے ہین جو — جان صاحب کی ہر شاگرد کنیز محسن اتنی ایک مدت سے دشت غربت مین مبتلا ہون اسوقت لشکر گوالیار مین رونق افزا ہون — شہر کیا ہے واللہ جادو ہے - یہان کی چہچہ دار پگڑیون کے سامنے انگریزون کا کنٹوپ بہی ماند ہے ؎

اسقدر تقدیر کا دور انہوڑ ہیلا ہو گیا
نام تیرا سنتے ہی مین بیگم ہیلا ہو گیا

(اودھ پنچ) آہا بیگم صاحب شاعرہ بہی ہین - عاشق النسا بیگم محسن کیسا پیارا نام ہے - ریختی گو - اور جان صاحب کی شاگرد - اپنے تو تڑپا دیا - بس اب کلام سنائیے - زیادہ نہ اترائیے —

(مین) مشاعرہ مین لونڈی کے بہی دو چار کرم فرما موجود ہین انکے اصرار سے جو ریختی مین نے مشاعرہ مین پڑہی تہی اوسکی نقل حضور کو بہیجتی ہون - اگر پسند آگئی تو پہر تو ہم آپکے دفتر مین ریختیون کا تار باندہ دینگی - قلمی ریختیان جتنے لشکر کے مشاعرون مین کہی ہین - سب کی نقلین لیجیے - ایک سے ایک عمدہ نمونہ تو ہم پر چرانہ - شرط صرف اتنی ہو کہ ہفتہ وار بلا ناغہ - آندہی ہو یا پانی طوفان ہو یا زلزلہ - طلوع ہو یا لڑائی - ہیضہ ہو یا طاعون مجہسے مل لیا کیجیے - اور لیجیے یہان ۱۴ محرم کو ایک در عالم آشوب مشاعرہ ہونیوالا ہے جسکی طرح ییہ ہے ؎

بزم مین آیا قدم جسدم ستم ایجاد کا

آپکے ناظرین شوق سے اسیر غزلین کہین اور میر مشاعرہ میان اختر کے نام بارادہ نا اولی لشکر مین بہیجدین - میر مشاعرہ صاحب میر منشیات کے حضرات کی غزلین بذات خود سب سے پہلے پڑہکر سناتے ہین - لیجیے لونڈی کی ریختی بہی ملاحظہ ہو - طرح —

زلف کی لیتی ہو کیون بلا - زلف پریشان سر پر
ابر اٹہا ہے گرے قطرہ باران سر پر
گوئیان ہوشیار - کہ ہر عیش کا سامان سر پر
کہتے کیا کیا ہین جلانے کے وہ ارمان سر پر
رکہتے لالا ہین تو آ روز مغل جان سر پر
حسرت دید ہو - جان تن سے نہ نکلیگی کبہی
کیون فرشتے ہین لیے موت کا چالان سر پر
چوک مین پہر کبہی جائین تو منڈلائین کہین
قسمین کہاتی ہین بوا - رکہتی ہین قرآن سر پر
قیس لیلا تہا ہم رند ہین - کیون جائین کہین
دشت بان جیب مین ہے - کوہ بیابان سر پر
بہی کہا کہا کے سوئی قبر مین جیتے ہین بوا
بار عصیان لیے جاتے ہین جو انسان سر پر
بگڑی تیور رہین - الجتے ہو - خفا ہوتے ہو
للہ دن گراج نہو - آپکے شیطان سر پر
یہ تو ہے چال سے پامال آ سو تر تن سے زوال
نیچے پاؤن کے زمین اور تنہا بان سر پر
سوتے کے تجر ہو کے جاتے ہین لپک کر شب مین
وہ نہالیے ہر کی بنو مین وہ بالان سر پر
اسقدر شوق گلستان ہے کہ ہر گل کو بوا
بوستان جیب مین رہتی ہے گلستان سر پر
گدگداتے ہو کبہی شوق مین آتے ہو کبہی
اور کیا ہے ییہ میان گر نہین شیطان سر پر
پیچ مین لاتے ہو کاکل کہین گیسو خم مین
زلف کی لیتی ہو کیون لعف پریشان سر پر
ناحق اتراتے فرنگی ہین نگوڑے باجی
کبہی رکہتے تہے یہان تاج مسلمان سر پر
غم کی تصویر نہ کیونکر بنون میرے محسن
شکل آئینہ کہے آج ہین حیران سر پر

تعلم — عاشق النسا بیگم - محسن
لیڈی طریف از لشکر گوالیار —

جہالا داری شاعری

امیر الشعرا داغ دہلوی - جلال - شاد
سبہی کو دیکہہ لیا اور سبکا کلام سن لیا مگر واللہ جو مزہ جہالا داری شاعری مین پایا ہمکو تو کسی کلام مین نہ ملا - ییہ نزاکت ییہ بندش ییہ طرز ییہ روش ... شوق کی پیاری زبان سے ادائے مطلب کوئی اسطرح موزون کرے تو سہی - ییہ ذائقہ ہی اور ہے - داغ کے قصیدے اور غزل پر اعتراض آسان مگر اس اچہوتے کلام کی چہوچہا کے سامنے گہرنا کالی دارد - میرا ییہ مطلب نہین ہے کہ داغ کا

دشمن اگر قوی است نگہبان قوی تر است

ریل گاڑی

شور مچاتی کھٹ پٹ کرتی سیٹی بجاتی آتی ہون
سبزہ کے فرش پہ تال بجاتی - ناچتی ہون اور گاتی ہون
اونچے ٹیلون پر جھم جھم کرتی - ناز و ادا سے آتی ہون
شور مچاتی کھٹ پٹ [illegible]

[illegible] گھوڑ دوڑ ہے میری - عرش برین اسٹیج ہے میرا
وسعت عالم تنگ ہے مجھکو - اس لیے مین گھبراتی ہون
شور مچاتی کھٹ پٹ کرتی الخ

کرۂ ارض اک گیند ہے میرا - محور ہے اک تھالی میری
اس گیند سے اور اس تھالی سے - اپنا دل بہلاتی ہون
شور مچاتی کھٹ پٹ کرتی الخ

آندھی آئے پانی برسے - برسے آگ پڑین یا اولے
مجھکو خوف نہین کچھ انکا - اپنے رو مین جاتی ہون
شور مچاتی کھٹ پٹ کرتی -

شہر اور جنگل گاؤن اور قصبے - دشت و جبل دریا وادی
دیکھتی بھالتی سیر کرتی - پیچھے چھوڑتی جاتی ہون
شور مچاتی کھٹ پٹ کرتی

غلہ کی گون شکر کے بورے - لوہا لکڑی کنکر پتھر
ہاتھی گھوڑے - بوڑھے - بچے - سبکو لادے لاتی ہون
شور مچاتی کھٹ پٹ کرتی -

شیر ببر ہو یا ہو ہاتھی - بھاگتے ہین سب دیکھکے مجھکو
سامنے میرے کیا کوئی آئے - ویرانی مین بن جاتی ہون
شور مچاتی کھٹ پٹ کرتی -

پڑتی ہون جب ابر مین بوندین - کالی گھٹا جب چھائی ہو
پینگ مرا کچھ لطف نہ پوچھو - جھولا مین بنجاتی ہون
شور مچاتی کھٹ پٹ کرتی -

ابر روان کی اوڑھے چنری - سرخ شفق کی لگائے بندی
ساون مین کوئی مجھکو دیکھے - کیسی ملارین گاتی ہون
شور مچاتی کھٹ پٹ پڑتی -

شوق وطن کے اسے ہیتابو - اپنے گھر ون کے جانیوالو
اتنی جلدی کیون ہے تمکو - ٹھہرو ٹھہرو آتی ہون
شور مچاتی کھٹ پٹ کرتی -

سراقـــــــــم
ن - غ - کاکوروی

دیکھو یہ ہی کلام زمین و زمان تھا
ساری غزل ہے اصل مین جام جہان نما

شوگر مسٹر اودھ پنچ اینجانب نے طبع آزمائی کرتے وقت دریا کو کوزے مین بند کر دیا ہے اور نایاب زمانہ غزل اپنی نئی طبیعت کے نئے خدا داد زور سے لکھڈالی ہے جو گھر بیٹھے ہفت اقلیم کی سیر دکھائیگی - اور حافظ شیراز کی غزل ہے بیم کی اگر پانچسو برس تخمیناً چلی ہے تو اینجانب کی غزل اب سے قیامت تک ایلائڈ قائم کے سکہ کیطرح چلے گی اور ہمیشہ ایک نہ ایک سے چول ٹھیک بیٹھے رہیگی -

(وھوا ہذا)

زمانے کی ہر روز حالت نئی ہے -
نئے ولولے ہین طبیعت نئی ہے
لڑائی ہے ہر روز جورو خصم مین
خدا کی قسم یہ محبت نئی ہے
نہین بے لڑے رہتی ہین ساس بہوین
اونھین کد نئی انکو نفرت نئی ہے
شب و روز گاتے بجاتے ہین ڈھولا
یہ حکمت نئی یہ طبابت نئی ہے
پہنتی ہین مان بہنین باریک ساری
یہ بے پردہ پھرنے کی صورت نئی ہے
ہے بونٹ اونکے پیرون مین اور سر کھلے ہین
یہ سج دھج نئی زیب و زینت نئی ہے
گلوری سے کلے پھولائے ہوئے ہین
نرالی ادا شان و شوکت نئی ہے
ہین بیباک جورو بہن دختے مائین
انوکھی ہے گت اور سنگت نئی ہے
نہ کتے کا کھٹکا نہ بلی کا غم ہے
گئو گھاٹ پر بزم خلوت نئی ہے
کسالون کے لونڈے ہین اور وید بازی
نئے گون کے یار ہین صحبت نئی ہے
ادھر پیچ کی ہر اک سوز خوان لے رہا ہے
کدو کوشش و صد رجرات نئی ہے
گو تون سے بڑھ جانے کا ہے ارادہ
یہ علت کے پردے مین حسرت نئی ہے
کوئی دیکھین طبلو تبہ اب سوز ہوگا
کہ ایک ایک کے دل مین سہرت نئی ہے
ہر اک تان زور زور پہ کھیچ رہی ہے
یہ ہے مشق تازی یہ کثرت نئی ہے
اسیکی بدولت رسائی ملی ہے
تعلق نیا ہے محبت نئی ہے
وہ دیتی ہین منت جان اپنی بیگم
کہ چوری کے گڑ مین حلاوت نئی ہے
نکالا ہے بیٹو نکو شوہر کو ٹالا
میاں جی نئے ہین رسالت نئی ہے
دیا گھر کا سب مال بھی ساتھ ول کو
یہ ہے نذر تازی یہ بیعت نئی ہے
حکومت کنان مرد پر عورتین ہین
کہ یہ خانگی بادشاہت نئی ہے
کہین رو رہا ہے کوئی دلگی مین
ہنسی مین بگڑ دینے کی عادت نئی ہے
کہین زور پر ذوق پردہ دری ہے
بہائم کی انسانین خصلت نئی ہے
کوئی لیکے نکلا ہے جورو بہن کو
یہ الٹی ذرا ہے نہ غیرت نئی ہے
کچھ احباب بھی ساتھ ہین بے تکلف
کہ انکی طرح جعلی عادت نئی ہے
کوئی گا رہا ہے بجاتا ہے کوئی
نیا طائفہ ہے تو سنگت نئی ہے
جو متوالے بے پیے ہو رہے ہین
یہ کمظرفی حضرت سلامت نئی ہے
چھری پھیر دی نام پر خاندان کے
یہ نیچریت و نیچریت نئی ہے
ہمارے بھی ڈھولا کا نائب نیا ہے
جو ملک دکن مین وزارت نئی ہے
کھلے بند دن پھرتی ہین پردہ نشینین
چلو سیر بیٹو زیارت نئی ہے
نہ اب چوک چکلے کے تاوے لگاؤ
ادھر آکے دیکھو یہ صورت نئی ہے
زنانہ لن پھیر اؤ - پہنا پھین کماؤ
ترقی ہے تازی تجارت نئی ہے
کرو ملکے جم کے کا بیوپار بھیا
یہ الٹی ہین سب ادمیت نئی ہے

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بچے سے اور او پہ سے آنکھوں کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہو قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین - قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ہیرے کا سرمہ سفید اعلٰے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ہیرہ فی ماشہ بیس روپیہ سرخی سرمہ فی تولہ ۲ سر خرچ بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی ہیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -

المشتہر - پروفیسر میا سنگہ - اہلووالیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب -

تازہ سندات | ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے | تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ہیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگہ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے فی الحقیقت سرمہ اور مفید ہوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بہتر اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش ہونا جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ہیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے -

راقم ڈاکٹر ایم - ایل - سانگل صاحب بہادر ایم - ڈی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) اعرت سر -

(۲) مین بڑی خوشی سے ہیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگہ صاحب ڈاکٹر نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمرہ ۴۵ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھونکی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین بہت سے سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین ہفتہ تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم - خان بہادر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۳) مین نے ہیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگہ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر بیج لال گھوس رائے بہادر ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور معطل آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ہیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگہ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پہ استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ہیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ہیرے کے سرمہ کی سندات مین جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاینگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ ۱۹۰۰ء مین جمع کیا گیا ہے -

مانگے ارمان بیاہی پشیمان

منتعلق تجرد حصۂ دوم

سلسلہ کے لیے دیکھو پرچہ ۱۶ فروری

ہون صاحب جوان ہین وہی ہونہار
شریفون مین ہون چیدہ روزگار
وہی وضع ہے جو تھی پہلے مری
ہون مین مست جام مئے بیخبری
مگر اسقدر فرق ہے اب ضرور
کہ اگلے خیالون سے ہون دور دور
نہین گو شب ہجر کا کچھ الم
مگر دل کو ہین اور اندوہ و غم
شب وصل لائی مرے گھر برات
ہوئی شادی اک ماہ پارہ کے ساتھ
ہے پہلے سے اب اور حالت بتر
شبر سے نہ شادی کے پایا ثمر
ہوا اور دل غمزدہ سوگوار
نہ شادی ہوئی کچھ مجھے سازوار
تھا آزاد لیکن مین اب قید ہون
تھا پہلے شکاری پر اب صید ہون
نہ وہ اگلی سے شکل و صورت رہی
نہ وہ دل رہا نے طبیعت رہی
وہ اب خود بدولت مین باتین کہان
گئین بھول دو دو نین سب شوخیان
جو پہلے تھے زلف گرہ گیر کے
وہ بل نکلے میری ہی تقدیر کے
گرفتار زلف چلیپا ہون مین
گنہگار اب بال باندھا ہوں مین
نہین گھر مین ہون پابزندان ہون
سدا بڑھی چوٹی پر قربان ہون
دیا قات غم پر پری نے ڈھکیل
ستانے لگی مجھکو بن کر چڑیل
مرا حشر ہوتا ہے بس چال سے
نکلتی ہے جان شور خلخال سے
ہے ترچھی نگہ جان لیوا مری
چلاتے ہین ابرو گلے پر چھری
لبون کا دہن سے برا حال ہے
زبان اوس زبان سے عری لال ہے
ہے چلتی ہوئی تیز رفتار کی
ہر اک بات ہے باڑھ تلوار کی
قیامت ہر اک لفظ کی نوک جھونک
ہر اک فقرہ دیتا ہے نشتر سا چونک
ہوا غم مجھے گھر کے جنجال کا
کھلا بھاؤ آٹے کا اور دال کا
تھا ر کہتا خبر کیا دل نامراد
جیلی کا مجھے دودھ آئے گا یاد
زمانہ مین دورون کی عشرت ہی یہ
ہمیشہ کو پھر بزم کلفت ہے یہ
بہت اس سے پہلے مین دلشاد تھا
زمانہ کی فکرون سے آزاد تھا
مگر اب مین ہون اور افکار ہین
خدائی کے جھگڑے لدے بار ہین
ہے بی گھر لیبی سے جو دل داغدار
تو بچون کی چل پون سے سینہ فگار
اگر دن کو ہے کرتے ٹوپی کی فکر
تو شب کو ہے اپنی لنگوٹی کی فکر
قیامت ہے فرمائش پاندان
لگاتی ہین جو تا ستمگاریان
جو باتون مین غمگین کو خوش پالیا
المر کی گھتا بن گئی چھا لیا
مرے ہوش کھتے ہے نیزان کے
ہین تنا کو نے مجھکو چپکر دیئے
مرے عیش کی شب بسر ہوگئی
مصیبت کے دن کی سحر ہوگئی
ہوا مبتلا اک برے حال مین
پھنسا اپنے ہاتھون مین جنجال مین
پشیمان ہے کیون تو اے وحشی مزاج
ہے اپنے کیے کا بھلا کیا علاج
حدیثون سے تحقیق پھر کیجیے
تصور کو تصدیق پھر کیجیے
بیاض چمن عکس گل دیکھیے
ملا کر کے افسانہ اول دیکھیے
پھر اب جزو تقریر کو جان دو
حوالہ مین اک حکم قرآن دو
نوید بہار مسرت سنو
یہ بلبل سے غنچہ کی تقریب ہو
بڑھے حسن رنگ شعلہ طور سے
پری کو ملا دیجیے حور سے
مسرت کی پھر دل مین کیجیے امید
یہ شادی کو راحت کی کہیے کلید
پھر اپنے خیالون سے خرسند ہو
یہ قول نصاریٰ کے پابند ہو
ہے اگلے خیالون سے تو بہ بھلی
خطا مجھسے اے دل ہوئی تھی بڑی
غلط فہمی کے مجھکو طعنے نہ دو
مجھے میری تقریر واپس کرو
کسی نے بہت ٹھیک ہے یہ کہا
کہ انسان کچھ کھو کے ہے سیکھتا
نہین جب تلک سر پہ پڑتا وبال
نہین جب تلک کوئی کھلتا ہے حال
یہ دنیا کے جھگڑے ہین شادی برات
زمانہ کے جھنجھٹ ہین سب واہیات
کرے اپنے دل مین جو انسان غور
تجرد سی شے کون اچھی ہے اور
یہ عالم مین ہے وہ دربے بہا
نہین جسکا ثانی کوئی دوسرا
نہ دنیا کا غم اور نہ فکر عیال
نہ ہجران کا کھٹکا نہ شوق وصال
نہ اشکون کے ہجران مین دریا بہین
نہ غمزون سے سینہ پہ صدمے سہین
تجرد مین بہتون نے کی قیل و قال
ہے برتن کا یہ اسکی نسبت خیال
تجرد ہے تنہائی کا محل ایک
نہین آفت و رنج کا دخل لیک
مسرت نہ جورو سے ہوگی تجھے
نہین منفعت اس سے تیرے لیے
اگر پاس تیرے وہ پائیگی زر
تو بے خوف پھر وہ لٹائے گی زر
اگر ہوگے مفلس کریگی فقیر

فاتحہ پڑھتے ہوے گھرون کو واپس آئے اگلے روز شام کو برات کی رخصتی ہوئی دولہا کے سامنے جہیز لاکر رکھا گیا کل تفصیل تو یاد نہیں رہی لیکن اسوقت جو کچھ یاد ہے وہ نذر ہے نیچے گنتے جائیے - بے ٹونٹی کا لوٹا ڈیڑھ عدد - بے ڈھکنے کا کٹورا - ایک عدد بیکلی کی دیگچی - سوا عدد - سوراخ دار رکابی - ڈھائی عدد تھے صرف پونے دو عدد - دولہن کے لیے کھرپا - یک عدد - آٹے گُندھے کے تھوکنے کے لیے اُگالدان - یک عدد - کمانگی لیے پھاوڑا - بیلچہ - کلہاڑی - زیور نہیں دیکھا کیونکہ نوشاہ کے اٰبا رومال کے نیچے دابے بیٹھے تھے - کپڑے لتے جہیز کے صندوق مین بند تھے - غرض برات رخصت ہوکر اوسی مکان کا طواف کرکے اوسی مکان مین آگئی چونکہ مکان کیا تھا کبوترون کی ڈھابلی (کابک) تھی اسمین ریخ بیخ عورتین بھری ہوئی تھین - لہذا نوشہ میان کے لوٹ لگانے کی شب کو گھر مین مطلق جگہ نہ تھی پس پہلی رات کو نوشہ میان اپنے کراما کاتبین کو لیے ہم بستر رہے اور دولہن گھر مین بڑی انگڑائیان لیتی رہی - غرض اگلے روز دوپہر کو نوشہ میان نے گھر مین داغ بیل لگائی - چلیے فرصت پائی -

س ۱ ف

س - م - ان - ا - ا -

شاعری بگونڈہ کہ برد

معلوم ہوتا ہے جسطرح ہندوستان کے اور شہرون مین طاعون پھیلا ہو - اوسیطرح آجکل گونڈے مین شاعری کا موج افزا طوفان بے تمیزی بڑھا ہوا ہے - اور سلامتی کو شعرا کی بھی وہ ہم پھیلی ہے کہ شاکنش مین وہ بیچ چلتی ہے کہ قریب ہو ناظرین پنچ کے دماغ پراگندہ ہونے لگین - لہذا وہ حضرات جو واہیات خرافات نویسی کے سوا شاعری سے محروم نگاری سے معافی آیندہ تکلیف نہ فرمائین اسی نمبر مین ایک مسدس جو گونڈے کی شاعری کا نمونہ ہے - درج ذیل کرتے ہین میدان ظرافت مین یہانتک جولانی رہے تو مضائقہ نہین -

(وہو ہذا)

مسدس

بہار[1] النسا گر شود کوتوال تو
نگروند دزدان گے گرد مال

اب[1] مضمون سُن لیجیے - یعنی بہار النسا ایسی حسین ہو کہ اگر وہ کوتوال شہر بنادی جاے تو چور اوسکے حسن کی روشنی سے موقع چوری کا نہ پاوین گویا مینو سپل لال ٹین یا برقی لیمپ ہو - (ایک) دوسری بات وہ ایسی حسین ہو کہ چور دن رات اوسکی صورت دیکھنے سے فرصت ہی نہ پاوین گے چوری کون کریگا - او (تیسری بات) وہ ایسی حسین ہو کہ اوسکی حسن نے چورون تک کو اپنا شیدا بنا لیا ہے - لہذا جبتک وہ کوتوال رہے گی چور اوسکی رعایت سے چوری نہ کرین گے - پنچ - سبحان اللہ سبحان اللہ سو اللہ نیا مضمون ہو بالکل الزکوا - واہ واہ منشی جی واہ - تسلیم - کھڑے ہوکر - پھر بیٹھ کر - ہان اب پورا مسدس سُن لیجیے - پنچ فرمایئے -

مسیح زمان ہے وہ خضر امثال | حسین جہان ہے وہ شیرین مقال
جدھر دیکھیے وہ ثریا جمال | بڑے متقی بھولین شب قیل و قال

بہار النسا گر شود کوتوال
نگروند دزدان گے گرد مال

ہے ہمشیرہ اوسکی کلان جعفری | وہ دھانی دو پٹہ جو اوڑھے کھڑی
یہہ زہرہ اگر ہے تو وہ مشتری | قمر ہے جو چھوٹی تو خور ہے بڑی

بہار النسا گر شود کوتوال
نگروند دزدان گے گرد مال

اگر جعفری ہو مشیر رئیس | بہار النسا کو ہو کار پولیس
شدہ سنگ وزیر اور گریہ جلیس | شدہ موش دربان بہ نفس نفیس

بہار النسا گر شود کوتوال
نگروند دزدان گے گرد مال

بہارست بے ے مراست زیست | براحوال زہاد باید گریست
ملین گر کسی کو منہ مین بہشت[1] | باید شنیدن سوے گل سرشت

بہار النسا گر شود کوتوال
نگروند دزدان گے گرد مال

مسیحا صفت وہ بت خوش بیان | ابھی کھولے لب کو جو شیرین بیان
ہون ششدر بڑے اور چھوٹے جوان | نیلکوڈ کو بھولین قانون دان

بہار النسا گر شود کوتوال
نگروند دزدان گے گرد مال

ہو ڈپلی کا بھائی - کہ سالا کوئی | مسلمان ہو یا کہ لالہ کوئی
ہو گوری سی رنگت - کہ کالا کوئی | نہین ہے جو زر لا و مالا کوئی

بہار النسا گر شود کوتوال
نگروند دزدان گے گرد مال

کہان تک ہو تعریف اُس مہ کی ہان | قلم مین نہ طاقت - نہ دل مین توان
کھولو گردن مین چنین اور خیابان | ہو سچ تو یہہ پنچ کف ہو زبان

بہار النسا گر شود کوتوال
نگروند دزدان گے گرد مال

اگر پوچھتے ہو - مرا نام تم | تو سن لو بھلی ہیگا کچھ بیش و کم
ہے لالہ لقب اور سپہر س و جیم | دے لعنت جملہ صاحب دلم

بہار النسا گر شود کوتوال
نگروند دزدان گی گرد مال

م ا ف

لام الف زبر لا - لام ہ زبر لہٗ - لالہ - س - ج -
از گونڈہ

[1] یعنے اگر عنقہ ملے تو فوراً ایسے چو کھٹ پر پہنچ جانا چاہیئے اور بہشت

بنانیوالی تکلف مین بھی سستی اور خوشبو مین بھی ایسی پائدار کہ پان کے آخر تک قائم قیمت فی ڈبیہ ۴ر اور زیادہ کے خریدارون کے واسطے اس سے بھی کم۔ یقین ہے جو حضرات سادہ پان نوش فرماتے ہین اور بڑی بڑائی الائچی سے لذت حاصل کرنا چاہتے ہین وہ ضرور اسکو استعمال فرمائینگے۔

یہ مصالحہ ارتضیٰ خان صاحب خلف حاجی محمد مرتضیٰ خانصاحب منیجر کارخانہ اصغر علی و محمد علی مشہور تاجر عطر چوک سے ملسکتا ہی

زخم پر چھڑکے نمک وہ ڈھنگ ہی تقریر کا
چٹکیان جو دل مین لے یہ رنگ ہی تحریر کا

اس مرتبہ شادیون کے جھگڑے لکھتے لکھتے تھک گئے اسی ہفتہ مین ایک دور بین صاحب اپنے صاحبزادے کی شادی کے لیے کیا س لگا بیٹھے۔ صاحبزادے تھے تعلیم یافتہ واڑھی مونچھ نکلی اور پوچھ پاچھ۔ خیریت گزری کہ لڑکی بلا گھر ہی رہی۔ بڑے بھیا کی بیٹی سے صاحبزادے کا ٹیلیفون کس کر باندھ دیا گیا۔ اللہ رکھے بڑے کی لڑکیون کی ٹکسال تھی اگر دور بین صاحب کچھ دنون اور زندہ رہگئے تو دیکھ لینا کھانے کے وقت تجمل بجا کریگا۔ اچھا صاحب بتاتے ہے۔ برات چڑھی خیریت مین بڑے سنی۔ دوسری شادی ہو تو چھ ماہ پیشتر اپنے مل بیٹھتے ہین۔ اپنے گھر کوئی تقریب ہو تو سال بھر پہلے سب لڑ بیٹھتے ہین زمانہ کی دیکھا دیکھی سینے پر بجائے پتھر کے توہ چالیہ رکھکر صبح کے وقت کچھ لوگون کی دعوت بازی ٹھہرا دی۔ باہر کا مہمان خدا نخواستہ کوئی نہین آیا صرف نوشہ میان کے ملنے جلنے والے ایک قارورہ باز دو سہے سنت بازوالے اپنے شانے کراما کاتبین کی طرح پھوائی ہوا مین اوڑ کر آگئے خیر صاحب دعوت ہوئی دس پانچ پہلے آدمیون کی صورتین دسترخوان پر رکھی ہوئی معلوم ہو رہی تھین ایک لقمہ منہ مین رکھا اور پانی لاؤ کی پکار پڑ گئی۔ کھانا تو کھانا۔ کھانے والے تنوری روٹی کیطرح دھوپ کھاتے رہے۔ خواہ دھوپ کی وجہ سمجھے یا حسن انتظامی سمجھیے کھانا ٹھنڈا ہونے نہین پایا۔ کھانا اور کھانے والے دونون گرما گئے ٹھیک دوپہر مین میزبان صاحب نے سفرہ مزید کیا اسیوقت نوشہ کے ابا اور نوشاہ کے خسر نے آواز ملا کر پنچ شادی اے حاضرین دسترخوان والے طالبان زردہ و پلاؤ آپ لوگون کو ظلمت مین الشمس کے جو کچھ ہم نے دور دون کی تنخواہون سے کاٹ پیٹ کر پائیکہ وار دیگ دونون ہاتھ سے گلے گھونٹ کر آج تک کمایا وہ آپ لوگون کو اسوقت کھلایا۔ امید کہ آپ لوگ شام کے وقت بھی ضرور تشریف لاکر اسیطرح دسترخوان پر آ بیٹھین گے اور برات مین شریک ہو کر کھانا تناول فرماکر ہم نئے روٹی والون کی چند پائیو متبرک کفش مبارک سے سہلا کر آسمان تک بلند فرمائین گے۔ قرّاب سیین اب شام کا وقت ہو گیا آسمان پر سیاہی چھا گئی میزبان صاحب کے چھپر پہ الّو بولنے لگے چمگادڑ اور کر بیٹے والے کے چھپر سے بیٹی والے کے چھپر سے مین جانے لگے روٹی کی طمع سے لوگ پائجامہ ہلاتے شرکت برات کے لیے جمع ہونے لگے۔ ایک تمام دروازے سے اجسپر دقیانوسی پھونس کا چھپر پڑا ہوا تھا اور چند بانس پھوہڑ کے دانتون کی طرح ادھر ادھر نکلے ہوے تھے) آتے جاتے وقت بیٹے اور بیٹی والے کے کھوپڑی مقدس پر لگنے لگے لانبے مہمانون کی چپت گاہین بانسون کی بدولت پھول کر تان خطائیان ہو گئین۔ انکے کچے مکان اور چھپرون کو دیکھکر ہر شخص فاتحہ خوانی کرنے لگا گو کہ یہ صاحبان عمر رسیدہ بھی انٹی مین باندھے ہوے ہین۔ روپیہ کا بیڑہ سب گھر مین اچار ڈال رکھا ہی۔ خیر جناب برات کی تیاری ملاحظہ فرمایئے لوگ تو جمع ہو ہی گئے تھے آتش بازی اور انگریزی باجہ بچون کی بےطرح ضدون سے ابا جان کو بجوانا پڑا۔ ورنہ نصیب اعدا دور بین صاحب ایسے بدحواس نہ تھے کہ ایسی فضول خرچی گوارا کرتے اتنے دامون مین مکان ہی پر نیا پھونس ڈلوا لیتے یہ بھی وقت کی بات تھی۔ سچ تو یہ ہے کہ برا وقت نہ دکھلائے خدا جو روپیہ جاتی ہے بیٹے کی شکایت کیا ہے اچھا صاحب سنیے۔ نوشاہ میان ایک ہونہار نوعمر بانکے رئیس صاحب کی مختصر گھوڑی پر لد بیٹھے۔ اپنی اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ ہو رہا تھا آگے آگے انگریزی باجہ بج رہا تھا۔ آتشبازی اپنا درزن دکھا رہی تھی۔ بیٹے اور بیٹی والے ایک ہی خسوش مین رہتے تھے برات گھوم گھام کر بازار کے صدقے ہوتی جس گھر سے نکلی تھی اوسی گھر مین آ چڑھی اوسوقت سب کو ثابت ہو گیا کہ زمین گول ہی پھر ایک قاضی صاحب جنکی بینائی مین اسقدر فرق ہی گر روپیہ کو اندھیری رات مین بخوبی شناخت کر سکتے ہین اوندے سیدھے ڈگ مارتے آگئے نوشاہ کے کا بین کسر پھس کہے کہ قاضی سیین یا نوشا کا اندازہ سے جھٹ پٹ نوشہ سے بیون کی نشین قبول کرا ہی لی۔ مہر مین البتہ بڑی گڑبڑی۔ تو چل مین چل۔ یہ چل وہ چل۔ قریب تھا کہ جوتا بھی چلے مگر خیریت گزری کہ معاملہ تھوڑی دیر کو رفع دفع ہو گیا اب غلغلہ برات کی دعوت کی گھڑی وہی ڈنکا بجا بجایا کھانا دسترخوان پر رکھدیا گیا سفو بہت مزید تھا البتہ اسمین کھانے کا توڑا تھا۔ ؎

> شیطان کی وہ آنت سے کچھ کم نہ تھا مگر
> آشفتہ حال شیخ کا کھلتا چلا گیا

اسوقت زردہ ریشہ خطمی کا مزہ دے رہا تھا۔ شوربہ کیا تھا اچھا خاصہ لوہا صاف کرنے کا تیزاب تھا۔ پلاؤ کی کچھ نہ پوچھیے چپ ہو رہیے۔ ؎

> کیا تلخ کامیان ہین محبت کی راہ مین
> سچ سچ کا کچھ کچھ اسمین مزہ مجھکو آگیا

ابھی مہمانون کے حلق سے نکڑا نیچے اُترنے بھی نہ پایا تھا کہ دور بین سے دور بین لڑ گئی۔ یعنی لڑکے اور لڑکی والے مین خوب دو دو چونچین چلین۔ خیر یہ کوئی نئی بات نہ تھی پنج قوم مین شادی کے وقت ہمیشہ سے یہ دستور چلا آتا ہی ناظرین یہ وہی جھگڑا ہی جو مہر کے وقت فرو ہو گیا تھا اب وہی تکرار جلاب کی طرح خوب کھل کر ہو لی۔ ان بیچارون کا اسمین ایک انچ بھی قصور نہ تھا خاندانی بات تھی۔ مگر قسم لطیف کھانون کی بڑے سلیقہ سے لڑتے گفتگو مین انگریزیت کا بگھار بھی لگا ہوا تھا۔ وَل تم سور کا بچہ ہو۔ حرامزادہ کا بھتیا ہے۔ مت بول۔ مت بولو۔ بس چپ۔ بس چپ۔ اسپر نوشہ کے ابا ڈر کے مارے چھپر مین جا گھسے۔ اور وہین دبی زبان سے غراتے رہے اور بڑے صاحب شرکا برات کے سامنے گالیون کا لکچر پڑھتے رہے۔ قسم پلاؤ کی بھانڈون کی نقل کا مزہ آ رہا تھا خیر جی انگریزی باجہ اور آتشبازی تو موجود تھی مگر رقص و سرود کی کسر رہ گئی تھی۔ الحمد للہ انکے بقول پنے سے برات مین اوس سے بھی زیادہ لطف آگیا۔ شرکا برات کھانا کھانا تو بھول گئے سب کے ہاتھ پیالے مین آنکھین بامچھ ملچ کی طرف اور منہ کھلے کے کھلے رہ گئے ہمارے عزیز دوست بھاری بھرکم اور آشوب چشم صاحب رئیس اس چیخ چنگھاڑ سے ایسے سہمے کہ کھانا سو نگھکر چپ ہو رہے بابو صاحب الگھوڑا والنم قم نے ڈنڈا سنبھال اپنے گھر کا راستہ لیا رات کے بارہ بجے اس فضیحتہ سے نجات ملی شرکا برات

لوکل

حضور لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ آگرہ واودھ یکشنبہ گزشتہ کو ٹھنڈی ٹھنڈی نینی تال تشریف لے گئے

پرچہ ۱۰ اپریل مین جو اودس جلسہ رفاہ عام کا مختصر حال درج ہوا تھا جسمین حسین آباد اسکول کی بابت چند تجویزین پاس ہوئی تھین اوسکی مزید کیفیت ہو دو اخبار سے یہ معلوم ہوئی کہ جب اسلامیہ کالج قائم ہونے کا رزولیوشن پیش ہوا تو علماے کرام کی جانب سے ارشاد ہوا کہ جبتک اطمینان نہو جاے کہ ایسی تعلیمگاہ مطابق مرضی واقف ہیں اسوقت تک کوئی تجویز اس قسم کی نہ کیجاے اور اس امر کو بقول " بیچے از حاضرین جلسہ " سبنے قبول کیا۔ اسکے بعد حضرات علما اور چند مشاہیر اوٹھکر چلے گئے۔ یان یہی بات تو ٹھیک ہو مگر کسر اتنی ہو کہ کسیقدر دیر مین سوجھی۔ اگر حسین آباد کا گھنٹا گھر وکٹوریہ پارک۔ اور واٹر ورکس۔ بلکہ اسوقت جبکہ وقف لوٹے گئے سوجھتی تو بہت بڑی بچت ہوتی۔ اور جناب محمد علی شاہ کی روح سے کوئی صاحب استصواب نہ کراتے تب تک بات کھٹائی مین پڑی رہتی۔ لیکن ہندوستان کو اوقاف بظاہر جسقدر تعلیم کے واسطے ابتدا مین عطا ہوئے ہین سب کا یہی حال ہو تو اس وقف کو علیحدہ رہنا ہر حال اولے ہی ہے۔

گرمی کی فصل آئی اور ہمارے شہر مین آگ نے دلاوزی شروع کی۔ ہفتہ کو صدر بازار مین ایک بنیے کی دوکان مین آگ لگی۔ پھر سلسلہ جو شروع ہوا چھ دوکانین لے ڈالین۔ چنانچہ گھاسی رام جوہری کا گودام اور باؤن گاڑیون کی ایجنسی تک جا پہونچی بنیے کا نقصان تو پیٹ بھر کے ہوا اور جوہری صاحب کا مال بھی کشتہ بن کے سلفہ ہو گیا۔ سنتے ہین ایک بزاز رگھو رام کو تو ایسا دلی صدمہ پہونچا کہ کپڑے کی گٹھری کے برابر صاحب تن دلوش ہونے کے باوجود بغیر وحشت اثر سنتے ہی بیچارہ بیکھٹ باش ہو گیا۔ آگ کے اثر سے پورا مصداق اس مصرعہ کا ہوا۔

چل بسے۔ اسطرح سے کہ مطلق حیوان کہو جی سے لگنا اسیکو کہتے ہین۔ دولت بے مردہ پرستی ہونا اسیکا نام ہے۔

ہلال وصلیب قبہ در عقرب

آپ جانیے دنیا تو آج کل سایہ او " اسے کہتے " کرتی نوک دم بھاگی چلی جاتی ہو شہر مین شادیون خانہ آبادیون کی آئے دن دھوم مچی رہتی ہو اسی سے ہمارے شہر مین اس مشغلۂ مسرت خیز و تقریب عشرت انگیز کی نئی نئی اکثر دنکو جھونتی ہو چنانچہ ۲۳ ماہ حال کو ہمارے شہر مین چاند گہن کی صبح کو ہلال اور صلیب مین اسطرح لذت بخشی اوتمام ہوا کہ بمصداق۔

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

اور وحدت فی التثلیث اور تثلیث فی الوحدت کی اتصال کیمیاوی کے زور سے بمصداق الجنس یمیل الی الجنس۔ حبالۂ نکاح اور اصطباغ کی تلچھٹ عجب مزے کے ساتھ گرجا مین بٹی گئی۔ یعنی ڈفرن ہاسپٹل کی کہنہ مشق تن نازک اندام۔ سیمبر چمپئی رنگت والی شاخ پر سیاد شاہ پہ غنچۂ بنفشہ۔ ڈبلی پتلی۔ مشہور ڈاکٹرن مس ٹامس صاحبہ جو مدت سے محلہ جھاؤلال ہین پروفیسر بندادین کے قریب رہتی ہین۔ اور ایک صبیح و ملیح میم مسز آسیا کے ساتھ۔ دونون وقت ملنے کا لطف دکھاتی تھین اپنے پردیسی ٹھاکر نواب علی صاحب تعلقدار اکبرپور کے ساتھ پانچ بجے گرجا مین بیاہی گئین۔ ٹھاکر صاحب کی نسبت یہ بھی مشہور ہے کہ آپنے مذہب اسلام کو سلام کیا اور

اسلام کو چھوڑون ہون تو کہیے ہے مجھے شرک
کعبہ میرے پیچھے ہے کلیسا میرے آگے

کہتے ہوے مذہب مسیحی بادل وجان قبول فرمایا واقعی ہندوستانی کرسچین میم صاحب کے شادی بغیر سکۂ اسلام رونمائی دیے ہوے کیونکر ہو سکتی تھی۔ اگر صحت حقیقی کی ٹھیکیدار نشیب و فراز زمانہ دیدہ فن قابلگی ہر شاخ مین دستکاری قدم باذنی کی ٹھوکر لگانے والی ڈاکٹرن صاحبہ تثلیث کو مضبوط نہ پکڑے ہوتین تو اب تک آپکے دست شفا سے نہ شہر کے اتنے مریض فیضیاب ہوتے نہ دلونمین آپکی حذاقت کا ریگستان کے تخم آہو کیطرح گہرا نقش بیٹھا — کب کی رضاء مبارک سے مدغم ہوکے ترسوں پوچھتی ہوتین یا ہلال کو خم ابرو بنا بیٹھی مجکو تو اندیشہ ہوتا ہو تبلیغ اسلام کرنے والے نومسلمون کی فہرست نیم نام سے شایع کرنے والے ہندوستان کے مولوی لیورپول کو لکیفی امریکہ کے اسنو ویب کے ساتھی ڈفرن فنڈ کی اس جدید مسیحی ٹھوکر کو مشکل سے سنبھال سکین گے۔ ٹھاکر صاحب نے زمانہ کی چال کے موافق رو بترقی ڈگ بڑھایا یعنی اگلے کسی زمانہ مین آپ غالباً ہندو تھے جسکی وجہ سے ٹھاکر کا ضمیمہ ابتک نام کے ساتھ باقی تھا اب حال الامر کا مذہب اختیار کیا اپنی دانست مین جسمانی اور روحانی صحت کا بیمہ کرا لیا۔ کیا معنی کہ ایک طرف کھتوی بگڑا مذہب بگڑا۔ بقول شخصے جو تھے آسمان کو جا تھاما۔ ہم زوج و ہم مذہب۔ دوہرا نفع پایا۔ دوسری طرف نیم یار طبابت سبک ڈاکٹری اور جیست و چالاک قابلہ قبضۂ امتزاجیت مین آ لی۔ ہمارے نزدیک۔ اگر نام مین ٹھاکر نواب مسیح ترمیم کی جاے تو تینون مینہ کا اچھا تتہ لگے۔

سنتے ہین جن لوگون کو ڈفرن ہاسپٹل سے مس صاحبہ کے توسط سے ابتک فیض پہنچتا تھا وہ بیچارے بہت اوداس ہین۔ کیونکہ شاید ہسپتال سے اب وہ تعلق نرہے جس سے آپکی مسیحائی خلائق کو فائدہ پہنچاتی رہی ہے۔ لیکن انکو مطمئن رہنا چاہیے ٹھاکر صاحب اب نہ مسلمان ہین نہ پردے کے بٹھانے والے نہ روشن خیالی قید و بند لگانے والی۔ یہ بھی زمانۂ حربہ خور کی نیرنگی ہے قیضیاب مسیحائی کو مطمئن رہنا چاہیے۔

گو گزر شب آخر ہوئی اے شمع تو زاری بکر
پھر وہی محفل وہی تیرا شبستان غم نہ کہا

ڈفرن ہاسپٹل اگر سلامت ہے تو ایک سے ایک بڑھکے مسیحا منش ڈاکٹرن جلوہ فروز ہوگی۔

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سیل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ہیرے کا سرمہ سفید اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ہیرہ فی ماشہ بیس روپے معرفی سرمہ فی تولہ ۴ روپیہ خرچ ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی ہیرے کے سرمہ کے اشتہار دان سے بچنا چاہیے۔

المشتہر۔ پروفیسر ہیا سنگھ۔ اہلووالیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔ پنجاب۔

تازہ سندات	ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے	تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ہیرے کا سرمہ جو سردار ہیا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے طبی حیثیت سے بہت مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر جسکو عموماً آنکھ سا ناکتے ہین علین اور کمزوری نظر ناخنہ یا پرانی جبلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ہیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر ایم۔ بی۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ ڈی ایم۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ انگلینڈ مقیم امرتسر۔

(۲) مین بڑی خوشی سے ہیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار ہیا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۴ سالہ سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھین انہین کثرت سے پانی نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے صحت پائی۔ راقم۔ خان بہادر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) مین نے ہیرے کا سرمہ جو سردار ہیا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر بیہاری لال گھوس رائے بہادر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ہیرے کا سرمہ جو کہ سردار ہیا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ہیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ہیرے کے سرمہ کی سندات مین جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جایگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین جمع کیا گیا ہے۔

خود نمائی اور اپنے کو مشہور کرنے کی خواہشات آسمان سے باتیں کرتی ہیں۔ ایسے دلیسی لوگ کہ جنکو کسیقدر مقدور ہو خرچ کرنے سے باز نہیں رہتے ہیں۔ انکی یہ سرگرمی و چست و خیز و کوشش و کوسشش بیکار نہیں ہے بلکہ یہ لوگ ایسی کارروائیوں کے ذریعہ سے گورنمنٹ کے پاس سرخروئی اور عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور حکام پر غلط اثر افشانی کرکے اپنا کام نکالتے ہیں کوئی کمیٹی کسی قسم کا جلسہ کسیقدر کوئی کلب کسی درجہ کی بیجا تیکیون نہو اوسمین اس قسم کے لوگ پریسیڈنٹ یا نائب پریسیڈنٹ یا سکریٹری وغیرہ بننے کے لیے اودھار کھائے بیٹھے ہیں۔ کرسی صدارت پر سب سے پہلے یہ علاوہ رہتے ہیں اور اگر نشانہ غلط ہوا تو ولیسی کے آخر مین داخل ہوکر اپنی تشفی کرلیتے ہین اور اگر وہان بھی نہ لیے گئے تو سکریٹری یا ممبر بنکر دلکو خوش بنا لیتے ہین۔ بہر حال جہان کوئی ایسی روئداد پیش ہوگی وہان یہ ضرور حاضر رہینگے۔ آجکل روزانہ کوئی گلی کوئی کوچہ کوئی گوشہ اور کوئی محلہ ایسا نہین ہے جہان آئے دن کوئی کلب کوئی جلسہ کوئی یونین کوئی سوسائٹی اور کوئی یتیم خانہ یا بیواؤن کی پناہ گاہ قائم نہوتی ہو اور ان کے بانیون کو بھی ارکان جلسہ کی بڑی ضرورت ہوتی ہے ایسے زمانے مین روزانہ اس قسم کے لوگ اول در آتش نظر آتے ہین اور ایک ایک دن و دو دو اور چار چار سابق الذکر جلسون اور کمیٹیون کو اپنی شرکت سے عزت دیتے رہتے ہین انکی محنت کی اجرت فقط اسیقدر ہے کہ دوسرے روز انکا نام روئداد جلسہ مین اخبارون مین چھپ جاے اونکو اس سے بحث نہین کہ اغراض و مقاصد جلسہ کیا ہین کون لوگ اوسکے بانی ہین۔ اونکی کامیابی کی کوئی امید ہے یا نہین اور کتنے روز دن تک اوسکے قیام کی شکل نظر آتی ہے۔ انکو خود اوسی جلسہ یا کمیٹی کے مفید طور بر صدر و سکریٹری ہونیکی لیاقت اور تجربہ اور استعداد علمی ہے کہ نہین۔

گورنمنٹ اور حکام عالیمقام کے پاس رسائی اور عزت حاصل ہونے سے بیسیون کام نکالتے ہین سیکڑون امیدین بر آتی ہین میونسپل کمشنری ڈسٹرکٹ بورڈ کی ممبری آنریری مجسٹریٹی اور اسکے سوا خطاب

وغیرہ کا ملنا بغیر حکام کی نظر عنایت کے ممکن نہین ہے سوا ان اغراض کے سب سے بڑی غرض اس کلاس کے لوگون کی کام پرستی وغیرہ سے یہ ہے کہ قوم اور جماعت اور ملک کے لوگ ان کی عزت کرین اور انکو مانین انمین سے اکثر لوگ ایسے ہین کہ جنہون نے یونیورسٹی کی ڈگری حاصل کرکے یا اور کوئی امتحان مین کوئی عمدہ سرکاری عہدہ پایا ہے یا کسی پیشہ مین کامیابی حاصل کرکے مرفہ الحالی حاصل کی ہے مگر اونکے باپ کو سوسائٹی کے معزز لوگ پہچانتے نہین ہین اور اونکے خاندان سے عام طور پر ما بیخاندان لوگون کو کسی قسم کی واقفیت نہین ہے بعض انمین ایسے بھی ہین کہ جنکے وطن اصلی یا جنکے باپ دادا کے وطن کا تشخیص کرنا ایک تاریخی مسئلہ کا حل کرنا ہے گورنمنٹ نے انکو تعلیم دے دی۔ نوکری عنایت کی یا امتحان پاس کرنے کے ذریعہ سے یہ پیشہ وکالت مین چمک گئے۔ مگر انکی جماعت یا قوم کے لوگ یا ان کے ہموطن کیونکر انکی دل سے تعظیم کرسکتے ہین اور انکا اثر اوس پر کسطرح پڑسکتا ہے انکا کوئی اصلی دباؤ اور واقعی اثر لوگون پر کبھی پڑ نہین سکتا ہے اور یہ خیال ہمیشہ انکے دل مین ناخن زن ہے۔ یہ لوگ حکام رس بنکر یا خطاب لیکر یا اخبارون مین اپنا نام کثرت سے چھپوا کر لوگون پر اثر افشانی کرنا چاہتے ہین مگر اونکو کبھی اسمین ابھی کامیابی حاصل نہین ہوسکتی ہے۔ کیونکہ افراد جماعت کے دل مین کسی شخص کی اصلی تعظیم اور دلی محبت ایسی قابل نفرت خارجی اور مصنوعی اسباب کے ذریعے سے پیدا کردینی غیر ممکن ہے۔ ہان تمدنی اغراض کے لیے بعض موقعون پر گورنمنٹ یا حکام کی آنکھوین خاک کے لیے یہ کافی ہوسکتا ہے۔ اور وہ بھی قصداً اوس سے چشم پوشی کرتے ہین یہ لوگ درحقیقت ویسے ہی لیڈر ہین کہ جو سوائے اپنی ذات کے دنیا مین شاید اور کسی گدھے کو بھی چلا نہین سکتے ہین گو اونکو دعوی ایک بڑی جماعت اور ایک ایک قوم کے چلانیکا ہے۔ اگر کبھی خدانخواستہ پھر کبھی کوئی نازک اور خوفناک وقت ہندوستان مین آجاے کہ جب گورنمنٹ کے لیے سر ہاتھ پر رکھکر رعایا کو وفاشعار کو چلنا پڑے تو اسوقت ایسے اور لیڈرون کی قلعی کھلجاے۔ گورنمنٹ کی کرسی حکومت

پر جبتک یہ جلوہ افروز ہین جبتک اہل دربار انکی ضروری تعظیم کرتے ہین یہ جبتک پگڑی باندھے گھوم رہے ہین بدنصیبی سے انمین مجبوری سے جھک جھک کر سلام کررہا ہے اور ہم سے رعایت اور عزت ہورہی ہے۔ اس قسم کے لوگون کو اون عہدون اور پیشون سے کل الگ کرکے اونکی بیجا عجب و غرور کا تماشا دیکھا جاسکتا ہے انسے نوکری لیلی جائے اور وہ پیشہ سے الگ کردیے جائین اور پھر گورنمنٹ دور کھڑی ہوکر غور سے دیکھے کہ انکی رسائی انکی عزت انکا رتبہ اور انکا اثر ملک اور قوم کے لوگون مین کیا ہے اس چیز کو گورنمنٹ دیکھ نہین سکتی ہے ولایت کی بات دوسری ہے ہندوستان مین اس قسم کے لوگ بھی اپنی جماعت اور ملک کے لیڈر نہین اصلی طور پر رسا صاحب اثر اور قابل تعظیم نہین ہو سکتے ہین اور نہ اونکا کوئی واقعی دباؤ یا اثر غیر پر پڑسکتا ہے۔

مہاراجہ پنا کا مقدمہ

اور خفیہ رپورٹ

پنا کمیشن ختم ہو۔ خوب خوب روبکاریان ہوئین اچھے اچھے اظہار ہوے۔ اچھے لال برے لال کرمکا نڈی دھرمکا نڈی وغیرہ وغیرہ الم غلم سے جو کچھ پنا کھاتا کھلوایا گیا سب ختم شد۔ مہاراجہ مرگئے مگر راجہ پنا اور بی حیدری جان کے لیے لہو کے آنسو روتے کو چھوڑ گئے خمرہ بھی بیابان رسید۔ آخر کو فیصلہ بھی کمیشن نے سنا دیا سب مین برے اچھے لال رہے انکو موت کا انعام دیا گیا۔ بی حیدری جان نے لکھن کی رانی کنول کنور تلوہ بجگین حل کے صدقے مین نہ اظہار ہوے نہ جرم کی پیشی ہوئی۔ اسی ہلا ہتی مین صاحبزادے صاحب بھی غالباً مقدمہ کی سیر دیکھنے کو بیٹ کے جیلخانے سے گوالہ دنیا مین جم سے آکودے۔ آتی ہو جنتا پوت مثل مشہور ہے ان لڑکو بابون کے للا کے بھاگوان ہونے مین کیا کلام رانی صاحبہ

خدیو۔ لوگ مجھسے ناراض ہیں۔؟

انگلینڈ۔ کہنے بھی دو۔

خفقان مرا رنگ شب ماہ مین لایا
مجبور ہوا سیر کو تالاب پر آیا

پر [illegible] شب ماہ وہ دلچسپ وہ تالاب | شفاف وہ پانی جسے گہرے ملے آب
چاندسے خجل جس کے ہوئی چادر مہتاب | آغوش تھا جو ہر دو کا نہ تھی صورت گرداب

لہرون مین وہ مہتاب کی ضو عکس فگن تھی
ڈوبی کوئی تالاب مین یا سیم بدن تھی

تالاب کو گھیرے تھی پہاڑی کی اونچائی | پر لطف سمان جس نے دکھا دیا تھا دکھائی
وہ سبزۂ شاداب وہ تالاب وہ کائی | پانی کی وہ موجین وہ شب ماہ دو پہر کی

وہ سرد ہوا شب کی بہارسی وہ فضائی
سبزہ سے عیان جیسے تھی اک شان خدا کی

مین سیر کنان تھا کہ صدا اک مجھے سنائی | اپیکان کی طرح کان سے جو دل مین آئی
پانی سے نکل بیٹھنے جو اوس سمت اوٹھائی | اپہلو مین نچی سیم بدن ایک لکھائی

برقعہ مین کسی حور کے یہ جلوہ گری تھی
فانوس مین تھی شمع کہ شیشہ مین پری تھی

اک سکتے کا عالم تھا ہو یہ کون خدایا | انسان ہے کہ تارا ہی زمین پر اوتر آیا
حسن رخ زیبا نے تھا بیخود سا بنایا | عالم تھا تحیر کا مری عقل پہ چھایا

تیر نگہ ناز سے زخمی مری جان تھی
قابو مین نہ دل اپنا نہ کہنے مین تھی

جھجکی رہی کچھ دیر تو وہ بھی مہ پارا | پھر سوچ کے کچھ اسنے کبھی برقعہ کو اوتارا
پاؤن کو بڑھاکے بڑھی شوخ دل آرا | چونکہ تھا جو ہاتھون مین وہ پانی مین اوچھالا

وہ کام مین مشغول تھی یہان بیخودی طاری
وان لب پہ ہنسی آئی یہان گریہ و زاری

تھی غیرت شمشاد تو وہ حور سراپا | آنکھون سے خجل جسکی ہوئی نرگس شہلا
جادو تھا بھرا آنکھ مین سرمہ تھا گویا | تھی سامری قربان تو جمشید فدا تھا

ابرو کا وہ خنجر تھا چلا لاکھون سرون پر
وہ تیر مژہ پڑتا تھا عنقا کے پرون پر

کاکل تھی سیاہی مین شب تار سے بڑھکر | دل ڈسنے کو اما وہ تھی جو صورت اژدر
وہ مانگ ہوئی کاہکشان جس سے کہ شرمندہ | گیسو کی وہ بو جس سے ہوی جان معطر

چوٹی کی جو ہو بات کسے اسکی خبر ہے
ہوتی جو کمر کہتے کہ یہ بیچ و کمر ہے

چمکا رخ زیبا کے تھا وہ خال کا تارا | آئینہ دیکھا جس نے طلب گالون کو مارا
اوبھرا ہوا جوبن وہ جوانی کا دل آرا | محرم نے تھا انگیا کے جسے خوب اوبھارا

ہندو تھا جو جوبن تو دیا سینہ نرالا
خیاط تھا چڑیا کا کوگھاٹ بٹھایا

وہ ناز وہ غمزہ وہ ادا ہائے قیامت | قابو مین نہ جس سے رہی زاہد کی طبیعت
وہ جوش جوانی تھا غضب حشر کی صورت | لوٹا سا وہ قد فتنہ تھا پرکالۂ آفت

اعجاز ادا جسکی ہر اک ہوش ربا تھی
وہ آنکھ نہ تھی جان کو عاشق کے بلا تھی

رافـــــــم

لارڈ بیٹ آف انڈیا -

لوکل علیہ الرحمہ

گرمی تو آتے کی پڑ آتی ہو سموم زنانے سے چلتی ہو اسی شدت حرارت مین طاعون ملعون سے صرف تو اطمینان ہوتا ہو کہ الہ آباد کا نمونہ بنک رہ کے آپ ٹھنڈے ہو جائینگے طاعونی کیڑے گنگا کی ریت مین گلخن آفتاب کی برکت سے بھنو بریل ہو کے وہین ڈھیر ہو نگے اور وہ تک نہ زنگ سکینگے مگر آپ جانیئے تو صفائی وبا طاعون وغیرہ وغیرہ کے ذمہ دار ٹھہری او سکو فکر ہونا ہی چاہیئے اس سال خیریت گزری لیکن آئندہ موسم سرما مین جناب بیلیگ صاحب بہادر کے دورے کا اندیشہ ہوا اونے ابھی سے تجویز کیا ہو کہ ستمبر کے مہینے مین شہر کو رفت وروب سے پاک صاف کر کے صاف جھک کر دے اور گندگی اور کثافت دو ائین ڈال ڈال کے اسطرح غائب کرے جیسے گدھے کے سر سے سینگ سو بیچارے افلاس کے مارے اس جھاڑو بہارو سفیدی کے مصارف برداشت نکر سکین او نکے گھرون کو دریادلی سے خو دپاک و پاکیزہ بنا دے خیر یہانتک تو طاقت بشری کی بات تھی لیکن ہمارے شہر کے افیونیون چنڈو بازون کے دل و دماغ کی صفائی کسطرح ممکن ہو جنکا یہ حال ہو کہ جبتک کھیر کے پیالون ۔ گنڈیریون کے بھوک پر گھر مین کمیون کا موج افزا طوفان ہر وقت بھرا نہ رہے نشہ نہین ہوتا ۔

دوسری بات یہ ہو کہ شہر مین جا بجا بعض بعض ایسے ایسے موقع پر تغیر ہین کہ محلے کے محلے ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد کے مصداق ہو رہے ہین ۔

کہتے ہین کہ نواب علی خان صاحب نے جو مس ہیلا ٹامس سے شادی کر کے مذہب اسلام ہو لاے او س کے شہر مین بڑے چرچے ہین مگر ہم سے ایک معتبر شخص نے یہ بھی بیان کیا کہ اب مشہور ہے آپ پھر مسلمان ہو گئے خیر اسکی اصلیت تو اسلام یا عیسائیت جانے اگر صحیح ہے تو گویا آپ بزبان حال کہتے ہین ۔

مرا دلے ست بکفر آشنا کہ چندین بار | بہ کعبہ بردم و بازش برہمن آوردم
بت پرستی سے نہ نیت مری زنہار پھری | سبحہ سو بار خریدی گئی سو بار بکاری

زاہد کا دل نہ خاطر میخوار توڑیے
سو بار توبہ کیجیے سو بار توڑیے

علم تاریخ الشطرنج یعنی شاطر

ضخامت ۵۰۰ صفحے تقطیع ۲۲×۱۸ قیمت فی جلد ...
(ر محصول ڈاک)

جسکو لالہ ... بابو صاحب ماتھر ... صاحب حضور
مہاراجہ صاحب بہادر والی پٹیالہ سپرنٹنڈنٹ پولیس
گیریژن ڈپارٹمنٹ (خلف مصنف جناب ماسٹر ... لال
صاحب مرحوم ... سررشتہ تعلیم لال صاحب
مرحوم ... سررشتہ تعلیم ...) نے نہایت محنت و
ذاتی تجربہ اور بہت سی کتب انگریزی کے مطالعہ کے
بعد ... اردو مین تیار کیا ہے جسمین علاوہ تاریخ
و روایات ایجاد شطرنج و قواعد و فوائد کھیل و مختلف
اقسام شطرنج مثلاً رومی ... غالب - دیوانہ شاہ وغیرہ
طریق بچانے بازی و چال و مات جلد مہرہ ... سو سو ...
نادر نقشہ جات (معہ حل) و دیگر بیشمار واقعات وحالات
دلچسپ کے جنکی تشریح کی اس مختصر مین گنجائش نہین ایسے
مفید نوٹس وغیرہ دیئے ہین کہ اوسکی تقلید سے معمولی
کھلاڑی بھی اُستاد کامل بن سکتا ہے - گویا دنیا بھر کے
شاطران قدیم وحال کی معلومات کا ایک نادر ذخیرہ یا
عطر ہے - ایسی مکمل مستند دلچسپ اور لاجواب کتاب
اس فن کی آج تک کسی زبان مین شایع نہین ہوئی
ہے - کتاب کے پیش کرنے اور ... گورنمنٹ شملہ کو
بھیجنے کے موقع پر مصنف صاحب کو پیشگاہ حضور مہاراجہ
صاحب بہادر ... پٹیالہ سے ایک معقول انعام
اور عمدہ خوبصورت گھڑی طلائی عطا ہو چکی ہے اور ...
اسی ... کے خاتمہ پر تین سال متواتر کامیابی
کے بعد ... مل چکا ہے مصنف صاحب غالب
شطرنج کے کھیلنے مین کمال رکھتے ہین - اخبار سول
پائنیر - ... وغیرہ جملہ معزز اخبارات اردو
اس کتاب ... گورنمنٹ کی نہایت تعریف لکھی ہے
(نوٹ) از ... کتاب ... زیادہ جلدون
کے خریداران کے ساتھ خاص رعایت کیجاویگی -
درخواستہائے جلد دفتر اخبار ہذا مین آنی
چاہئین

اشتہار کتب نایاب

یہ کتابین سید ... حسن مالک مطبع علوی واخبار خیرخواہ
عالم ... سے مل سکتی ہین -

گلزار لطائف - علم مجلسی - دلچسپ حکایات - تاریخی
لطائف - سچے واقعات - رسول خدا بارہ اماموں کے
پاکیزہ مطائبات حکیمانہ نکات - مشہور شاہون -
امیرون - عالمون - شاعرون کے ظریفانہ فی البدیہ
خلفاء عباسیہ و دیگر شاہان سلف کے اطلاق کا زاد
کئی جلدون مین گلدستہ نقل وحکایات (۸/) عطر
ظرافت (عہ) لطائف الشعراء (عہ) -

ناول طلسم فطرت - عجیب قصہ مرزا سخنور وبہلول
ظریف کا لطف انگیز مکالمہ - عہ -

ناول نورجہان وجہانگیر - باتصویر علاوہ دلچسپی
قصہ کی رنگین عبارت قابل دید قسم اول - عہ -
اقسام الطعام شاہجہانی - ہر سہ حصہ مشہور کتاب
تراکیب وخواص اشیا خوردنی - مجلد - عہ
مجمع الصنایع جدید - ہر دو حصہ دیسی وانگریزی
صنعت وفنون کی بیشمار ترکیب ہین - ۸/ -
زبدۃ الخواص جواہر احجار - حیوان - اسماء حروف کے
خواص وغیرہ - ۸/ -
تسہیل المعالجات - حصہ دوم مجموعہ مجربات ۸/
حیات اعظم مفصل سوانح عمری حضرت امام اعظم - عہ
مخزن حقیقت سوانح عمری مرزا مظہر جانجانان
شہید - عہ
ملفوظ ومعمولات وغیرہ قسم اول - عہ - ۱۲/
اردو دیوان نواب مصطفےٰ خان شیفتہ ودیوان
ذکی جسپر غالب کا سارٹیفکٹ بھی درج ہے - عہ
افضل الفوائد ترجمہ ملفوظ حضرت محبوب الٰہی
وحضرت گنجشکر - عہ

عرق گلاب

اس گلاب کو ایک یورپین کمپنی مقام خراسون مین پیدا ہوا
کی اعلیٰ ذاتین بہ نگرانی ایک یورپین مہتمم بذریعہ
کل کشید کر لی ہین - اسکی عمدگی کا اس سے زیادہ
کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ اسکو باشندگان انگلینڈ نے
قبولیت کا درجہ دیا ہے - آجتک کسی ہندوستانی
کو نصیب نہین ہوا ہم دعوے سے کہہ سکتے ہین کہ
ہندوستانی کارخانون کا کشیدہ گلاب اس کے مقابلہ
مین بالکل بے قدر ہے - مین نے ایک مرتبہ اسکو استعمال
کیا پھر دوبارہ ہندوستانی کارخانے کے گلاب پر نظر تک نہ
ڈالی - اسکا ایک چھینٹا مہک خوشبو - تیزی اور فائدے
مین ہندوستانی سیر بھر سے صدہا درجہ بڑھا ہوا ہے
صدہا ہندوستانی اور یوروپین اسکی خوبیون کے
قائل اور تعریف مین رطب اللسان ہین - ایک
بوتل سے آپکو معلوم ہو جاویگا کہ ہم اپنے دعوی
مین کہان تک سچے ہین - ۵

صادق ہون اپنے قول مین غالب خدا گواہ
کہتا ہون سچ کہ جھوٹ کی عادت نہین مجھے

بنظر آسانی کار و رفاہ عام قیمت فی بوتل ٹیکسٹ ...
کی ٹکٹ نیلا اللور ٹیکیٹ سنہرا ... محصول ... علاوہ

عطر گلاب نہایت نفیس ولائتی کل کشیدہ اصلی
فی تولہ ... روپیہ -

روح گلاب اس کے نام ہی سے ظاہر ہے کہ گلاب
ایسے شاہ گل کی یہ روح ہے جو بذریعہ کل کے ولائتی
کارخانہ مین جسم نکہت شاہ گل سے نکالکر نہایت نفیس
بیکر زجاجی مین بند کرکے ہدیہ شوقین مزاجان ہے
تحفہ مہوشان مہپارہ اُسکی خوشبو کے آگے مشک
ختن گرد ہے بازار نافہ تتار سرا سر خطا کا سرد ہے
ذرا سے کپڑے پر لگا کر جسطرف نکلجایئے تمام کوچہ و
برزن معطر ہو جائے - حسینان ماہ سیما وگلعذاران
ماہ پیکر کے لباس مین مل دیجئے پھر دیکھئے کیونکر آرزو پوری
ہوتی ہے فی تولہ ... روپیہ -

المشتہر میر قدرت علی خان مہتمم خاص ایجنٹ عرق
گلاب وعطر گلاب - ... ایڈیٹر ... اخبار
اعظم گڑھ - لکھنؤ مین ایجنٹ عرق گلاب عطر گلاب
حافظ ... صادق واقع محلہ قاضی کا باغ ... شہر

گھبرائے اگر غفلت کیجائے
تو خطرناک عوارض پیدا
ہو جاتے ہین چیمبرلین کی
کھانسی کی دوا سے بلغم
ڈھیلا رہتا ہے اور خراش
اور کھجلی ... رہتی ہے
بڑھ کے نمونیا نہین
ہونے پاتا صحت یقینی اور
برمحل ہوتی ہے تمام
دوا فروش بیچتے ہین

چیمبرلین کی کھانسی کی
دوا سے زکام جاتا رہتا
ہے اور کوئی خراب اثر
نہین پیدا ہوتا ہے
... کو طاقت پہنچتی
ہے اور جسم مین قوت آتی
ہے صحت یقینی ... بحال
ہوتی ہے

معزز انگریزی ہندوستانی میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اسکی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پھولا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز [illegible] ہے اور دوسرے آنکھ کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی [illegible] بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہو قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سے فائدہ اٹھا سکین - قیمت فی تولہ جو سال کے لیئے کافی ہے - ملغ دو روپیہ ہیرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ہیرہ کی مالشہ بیس روپے مقوی سرمہ فی تولہ ہم رخرچ [illegible] درخواست [illegible] الد ضرور وین نقلی و جعلی ہیرے کے سرمہ کے اشتہار ون سے بچنا چاہیے -

المشتہر [illegible] اہلو والیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپورہ پنجاب -

تازہ سندات — ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے — تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ہیرے کا سرمہ جو سردار سہا سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بطور اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ بار اور مادہ کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ہیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر ایم - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرت سر -

(۲) مین بڑی خوشی سے ہیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار سہا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے تیار کیا ہے مین نے [illegible] ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ [illegible] بعمرہ ۴۰ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے - مریضہ مذکور کی آنکھونکی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین بہت سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان بشیار کو جو اس سے تین گز پر کی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے صحت پائی - راقم - خان بہادر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر - آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۳) مین نے ہیرے کا سرمہ جو سردار سہا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر بیج لال گوتر بہادر ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مینے ہیرے کا سرمہ جو کہ سردار سہا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہے ہمیشہ آرام ہوا یہ سرمہ بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ہیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ہیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے -

رقعہ یاد دہانی

ذ "معلم الملکوت" کے ملک الشعراء ۔ ذ "نظام الملک" کے ملک الشعراء آپ اپنے ذاتی ملک الشعراء پنچ مولانا تسلیم شاعرانہ ۔

ایک مہربان کو ایک رقعہ یاددہانی لکھنا تھا ۔ لکھنے بیٹھے تو اوسوقت کچھ طبیعت ایسی موزون تھی کہ نظم مین لکھ گئے ۔ حالانکہ فن شاعری مین (خصوص عروض سے) حضرت حالی سے بھی زیادہ نابلد ہین ۔ اور خود جانتے ہین کہ ناظم درزن مین سست لکھنؤ کی اطاعت ہے با ہمہ بعض مصرع بعض سے "فضلنا بعضکم علی بعض" کے مصداق ۔

کیا کرین رسیا شاعری ۔ نظم نثر صورت بھی لکھنا خیر سے نہین آتی ۔

یہ رقعہ ناموزون بھیجے جاتے ہی سے کہ خیال آیا یون بھی آدھ آنہ خراب ہوگا ۔

پنچ مین مدت سے کوئی نامہ چھپا نہین ۔ آو پنچ ہی کو پیغمبری دیدو ۔

پنچ کا خیال آیا تھا کہ حالی کی حمایت کا خیال آیا ۔ اور اوسی کے ساتھ حالی کا دیوان اور مقدمۃ الجیش دیکھا کہ اوستادنے "انش غلط" کی بابت کیا لکھا ہے ۔

ہمارے اس ناموزون نامہ کے لیے کوئی سند دیوان سے ملسکتی ہی یا نہین

مگر افسوس کہ ملک الشعراء نے گو ملوے کمال مین "تاریخ" کی غلط کو بھی نہین چھوڑا ہے ۔ مگر "نامہ" کو نیچرل شاعری کے شاید خارج سمجھکر چھوڑ دیا ہی ۔ مثنوی کے ضمن مین بھی اسکا ذکر نہین ۔ اور کیون ہو ۔ دارغ ہر بلبل ہندوستان مین تو ہمارا مصلح شاعری نیچری طوطی ہے ۔ مغرب مین نامہ کا رواج نہین ۔ پھر مشرق مین کیون ہو ۔

حالانکہ میرے خیال مین حالی صاحب اگر "نیچرل شاعری" کی مشق اور تحریص کے لیے نامہ بازی کا رواج دیتے تو بہت کامیابی ہوتی ۔

حالی سے اوستاد تو روزمرہ کی بات چیت بھی نظم مین اسطرح کر سکتے ہیں ۔ "چند خطوط ایک دانشمند کہنیج کے یاردن سے یہ کہا" !

بلکہ اسمین اوستادی کی بھی ضرورت نہین ۔ لکھنؤ اور شاید دلی کے معمولی لونڈے بھی ایسی نظم مین باتین کر سکتے ہین ۔

مین تو آن مین ہون جو مشرقی شاعری کو مغربی شاعری سے بحیثیت شاعری بدرجہا بہتر اور بلندتر سمجھتے ہین ۔ اور قافیہ کی قید کو اشعار مین عروض کی شان سمجھتے ہین ۔ اور بہت ضروری ۔ جسکی بدولت جسقدر اشعار مشرقیون کو یاد ہوتے ہین اوسکے نصف بھی مغربیون کو نہین ہو سکتے ۔

خیر اب اسوقت اس بحث کی حاجت نہین ۔

ذیل کا رقعہ براہ کرم مکتوب الیہ کو بذریعہ اخبار پہونچا دیجیو ۔ جلد پہونچے ورنہ قاصد کا رونا ہر شاعر روتا ہی ۔ والسلام ۔

مکتوب الیہ کا پتہ اسقدر کافی ہے ۔

مشتاق ــــ گونڈہ

رقعہ یاد دہانی

اے بندہ نواز ــــ بندگی ہے
مدت سے کیون خبر نہ لی ہے
جاری نہین نامہ و پیام اب
بھولے سے بھی پوچھتے نہین ہو
تھا لطف بھی فیض بھی کرم بھی
آخر کیا بات کیا ہوئی ہے
کیا یاد نہین ہین تمکو وہ دن
اتنا تمہین اشتیاق رہتا
رہتی یکجائی تھی شب و روز
پردیس مین تھے اگرچہ ہم بھی
وہ شعر و سخن کے روز چرچے
تصویر کشی کا شغل اکثر
وہ دلگی اور مزے کے جلسے
شربت بھی وہ کیس مزے مزیکے
گا نا وہ ہارمونیم پر
وہ کوچ پہ لیٹنا ہمارا
برسات کا پیارا پیارا موسم
برسات تھی اور کیسی برسات
بجلی کی چمک تو وہ مزے کی
پانی کی پھوار کیسی اچھی
آمون کی وہ فصل ماشاءاللہ
ہمکو تو وہ دن کبھی نہ بھولین
کیا یاد دلائین اب فراموش
تم لوٹو بہار کے مزے روز
مقبول نہین میرا سلام اب
کیا تم اب وہ رہے نہین ہو
تم مین کس بات کی کمی تھی
یہ تمنے غرور کی چولی ہے
دشوار تھی اک گھڑی مرے بن
مشتاق لقب رکھا تھا اپنا
کہتے تھے مجھے مشیر و دلسوز
تم یاد نہ آئے دیتے گھر کی
وہ ذوق تمہارا ٹھریون سے
البم بھی تھا لعبتون کا مندر
دن خالی نہ کوئی دو تون سے
شورے کی جھلی صراحیون سے
حبس سے بلبل بچا ششدر
زانو تکیہ کی جا کسی کا
جھونکے ٹھنڈی ہوا کے پیہم
اپنا و لدار پاس دن رات
بادل کی کڑک تو وہ مزے کی
پنکھا کی ہوا کیسی اچھی
جھولون کی بہار واہ واہ
اور آپ ہمین کو بھول جائین
بھولے ہو جو تم تو ہم بھی خاموش
ہم ہین اور گرمیان یہ جانسوز

سرقہ

کاٹ کر پھینکدے شمشیر سے سر منہ سے جو نکلے کوئی بات
مجھ سے ملجائے دو قاتل تحسین وہ تو بدل دے حکایات

ملا ذومعنین ملا ذومعنین ۔ گو گونڈہ مین بھی گرمیان ضرور ہونگی ۔

مالش اور گوشمالی

فرضی اخبار مشغول و طرار بیٹر کا کے ذریعہ سے دفتر پنچ مین یہ خبر پہونچی کہ بنگال کے موضع جلے یاون کی بی مین ۔ ایک شخص لنگڑاتے چلے جاتے تھے راہ مین ایک دوست ملے حال پوچھا معلوم ہوا ۔ پاؤن مین چوٹ لگی ہی آپنے ایک تیل بتایا اور کہا جاکر خوب مالش کرو اچھے ہو جاؤگے ۔

لنگڑے صاحب کو مسٹر ورسنیڈ کے احکام سمجھنے کا خاص ملکہ تھا ۔ گھر جاکے آپنے اپنی گوشمالی شروع کی دوچار روز مین پاؤن کا درد تو اچھا ہوگیا مگر کان دونون سوج گئے ۔ اتفاق سے وہی دوست پھر بازار مین ملے لنگ کا حال پوچھا آپنے کہا نہیں پاؤن کا درد تو اچھا ہوگیا مگر کان بہت سوج گئے ہین ۔

تم نے جو مالش کی دوا بتائی تھی اوس نے فائدہ تو بہت کیا الحمد للہ درد کا نام بھی نہ رہا مگر گوشمالی کرتے کرتے کان کرا ہی کے برابر ہوگئے۔ اب رات کو نہ کسی کروٹ سو سکتا ہوں نہ دن کو مارے درد کے دماغ قابو میں ہے۔

دوست۔ پاؤن سے اور کان سے کیا علاقہ۔ ارے کمبخت یہ کیا کیا۔

مریض۔ حضرت بات یہ ہوئی جو آپ نے مالش کو تیل بتایا تھا سو میں مالش کو گوشمالی ہی کو کہتے ہیں میں نے دنوں تین دفعہ خوب مالش کی۔

دوست۔ واہ وا آپ بھی عجب احمق ہیں ارے میاں یہ کس نے بتایا مالش اور گوشمالی ایک ہی چیز ہے۔

مریض۔ یہ خوش بتانے کی ایک ہی کہی۔ ہم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔ ابھی حال کی تو بات ہے مسٹر ورنیڈ کے اجلاس پر ایک مقدمہ میں کرلو داس ایک گواہ نے کچھ ایسے جواب دیے جس سے شبہ ہوا کہ دروغ حلفی کے خوف سے بات چھپاتا ہے مسٹر موصوف نے فرمایا چپراسی کو حکم دیا خوب مالش کرو چنانچہ اُس نے میرے سامنے کرلو داس کے دونوں کان پکڑ کے خوب مروڑے اور دس بارہ دفعہ خوب سہلایا صاحب بہادر کو اطمینان نہوا پھر وہی حکم دیا پھر وہی عمل ہوا۔ الحاصل تین دفعہ یہی کارروائی ہوئی بس بھائی اسی تو مالش کا لفظ گوشمالی کے لفظ میں سمجھا اللہ دے قانون ضروری ہوگیا۔ پھر بھلا میں کیونکر تمہارے حکم کے وہی معنے نہ لگاتا۔

غرض دوست تو اپنی حماقت پر لعنت ملامت کرتے چلے گئے کان بھی اچھے ہوگئے بعد چند روز کے مسٹر ایس ای ایس فارسٹ ڈپٹی کمشنر کے اجلاس پر کرلو داس نے مسٹر ورنیڈ اور چپراسی پر نالش دائر کردی اور عہ٥ روپیہ صاحب پر اور ایکروپیہ چپراسی پر جرمانہ ہوگیا اب مریض صاحب اپنی اس جلد بازی اور حماقت پر نادم ہیں کہ اس غلط فہمی پر خوب سزا پائی مگر لو داس کی تو مقدمہ دائر کرکے اشک شوئی ہوئی۔ یہاں خود کردہ را علاجے نیست بجز اسکے اور کیا کرسکتے ہیں کہ روز صبح اٹھکر اپنی حماقت کرنے پر بیس طمانچے منہ پر مار لیا کریں اور ایکدفعہ کان پکڑکے توبہ کرلیا کریں۔

افیونیون کی بیویان

بالفعل یہ سنکے کہ تجارت افیون کے انسداد کی سوسائٹی نے صاحب وزیر ہند کی یادداشت متعلقہ تجارت افیون پر ہمارے افیونی اور چنڈو باز نکی جوروون نے حسب ذیل عرضداشت طیار کی ہے۔

جناب افیون پرورد شہ بلا گستر پینک نواز سرور انداز صاحب وزیر اعظم دولت انگلشیہ دام اقبالہ۔

بعد عرض یہ ساند۔

یون تو مدت سے ہندوستان کے لوگ انگریزی عملداری کی خوبیون کے بیان میں سرگرم ہیں اور خاصت ہم کے کان نکھٹو اسی بات پر دامن اُٹھا اُٹھا کے تہر دعائیں صبح شام دیتے ہیں افیون کے ٹھیکے سے ملک کو بڑا فائدہ ہی کچھ کام نہیں کرتے پھر بھی انکی عمر چین اور آرام سے کٹتی ہے۔ مگر ہم لوگون نے جنکو خدا اور بچون نے ملک کے رسم کے مطابق ان نیک اور بے شعر لوگون کے پلے باندھا ہے جیسے یہ سنا ہے کہ ولایت میں ایسے نیک بندے بھی موجود ہیں جو ان نکھٹوؤن کو بی چنیا بیگم کی صحبت سے الگ کرنا چاہتے ہیں تب سے دونون وقت ہم لوگون کے دل سے اون کے بال بچون کے واسطے دعا نکلتی ہے خدا اعلیٰ اعلیٰ مراتب پر پہونچائے پروان چڑھیں اونکی نسلیں دودھون نہائیں پوتون پھلیں مانگ کوکھ سے ٹھنڈی رہیں اور باتون کا کیا ذکر اصل میں ہمارے جونڈے پر اونکے صاحبون نے احسان کا بڑا چھپر رکھا ہے۔ آپ سچ جانئے۔ اپنی آنکھون کی قسم اس ہوئی جنم جلی جینفن چھتی بیگم نے ہم لوگون کا کھوج کھویا ہے وجہ کیا ہمارے گھر والے اسکو پیتے ہی دنیا کے کسی کام کے نہیں رہتے گھر کی فکر۔ نہ بچون کی پروا دس بارہ بجے تو سوکے اوٹھیں گے گھنٹہ دو گھنٹہ تک نیند کے خمار میں اونگھا کرینگے اور پھر اُونگھنا بھی وہ جیسے ہر جھونکے میں پلنگ پر سے جھکتے جھکتے پٹی کے نیچے زمین سے سر لگ جاتا ہو معلوم ہوتا ہو میان پینک میں نہیں اپلو لگا کوئی لوکا لٹکا دیا ہے پھر بہزار خرابی قینچنے چلائے دو ہتڑ مارنے سے جسم بڑ اوٹھے اور سٹے کے زور میں حاضر ور جو جاگے ہیں تو بارہ بارہ چوبیس برس ٹک نکلنے کا نام نہیں لیتے۔ پکارتی ہوں خوش تو مکرتی ہوں۔ رکھتے دیتی ہون میان کو سانپ سونگھ گیا پھر تو کسی سے گئی جب اچھی طرح چڑا لیا صبح ماتم کی نوبت آگئی میکے والون کو رنڈ سالے کی فکر ہوئی تو بڑی بڑائی ایک پنجی سی آواز میں منہ نا گے ہون آن کرکے خیر دم میں دم آیا سلامتی ہے میان جیتے ہیں خوشیکہ خدا خدا کرکے قبض سے اونکی جان کیا چھوٹی جاضرور کو انھون نے چھوڑا پھر اب حقہ پھر سے کی خوشبی نظر ہوئی۔ صاحب کسی سے چلم مرضی کے موافق بھری ہی نہیں جاتی خیر خدا خدا کرکے اوس سے بھی نجات ہوئی۔ تو افیون کے گھولنے میں پڑے۔ پھر صاحب سبب نہیں ایک پڑی ایک گھنٹہ دیری کے دو تین انجرے یا کھیر کا پیالہ ضرور ہوا چاہیے۔ دن ٹھہرا تو ندر سا اسی میں شام ہوگئی اب نوکری چاکری یا کمائی کجائی کی مہلت کسکو۔ بال بچون گھر بار کے کام کاج کون کرے اونکو تو جو کچھ فکر ہے اپنی افیون اور گزک کی۔ رات کا مشغلہ صرف حقہ بھرنا تو لے چراغ یار یا سلائی سے سلگانا اور بہت سہولیت نہایت نزاکت سے حقے کے کش کھینچنا بات کو کون شہرتا ساری رات جاگتے تو ہیں مگر جب دیکھو میان سر تلے ٹانگیں اوپر اگر میں نے ایسا ہی اصرار کیا اور کسی کام کے واسطے بازار بھیجا تو دوکان پر کھڑے کھڑے وہیں رات بسر ہوگئی ایک دن اپنے ہی واسطے سرشام معمور کو گئے خدا جانے۔ کسوقت دودھ والی نے انکی ہتیلی میں دودھ ڈالا تھا کتنا آیا پی بھی گیا اور آپکو خبر نہیں خدا جانے کسی کتے نے پیشاب کیا یا کسی بدمعاش لونڈے نے موتا۔ اُسپر آپکی لٹیا گر گئی۔ صبح کو گھر تشریف لائے اب مجھ موئی پر تاکید ہے جلدی آگ پر رکھو واللہ اپنے سامنے ابھی دودھ پاکے ابھی لایا ہون۔ اب میں تو پوچھتی ہون رات بھر کہاں رہی اور دودھ اپنی ہی کہے جاتے ہیں غرضیکہ مارے جلدی کے خود ہی پتیلی چولھے پر رکھدی اور پینک میں آگئے

باقی آئندہ

گو کچھ ہی کہے دنیا پر بات رہی بالا -

اس جنگ مین جلدی سے اب صلح ہی ہو اولے
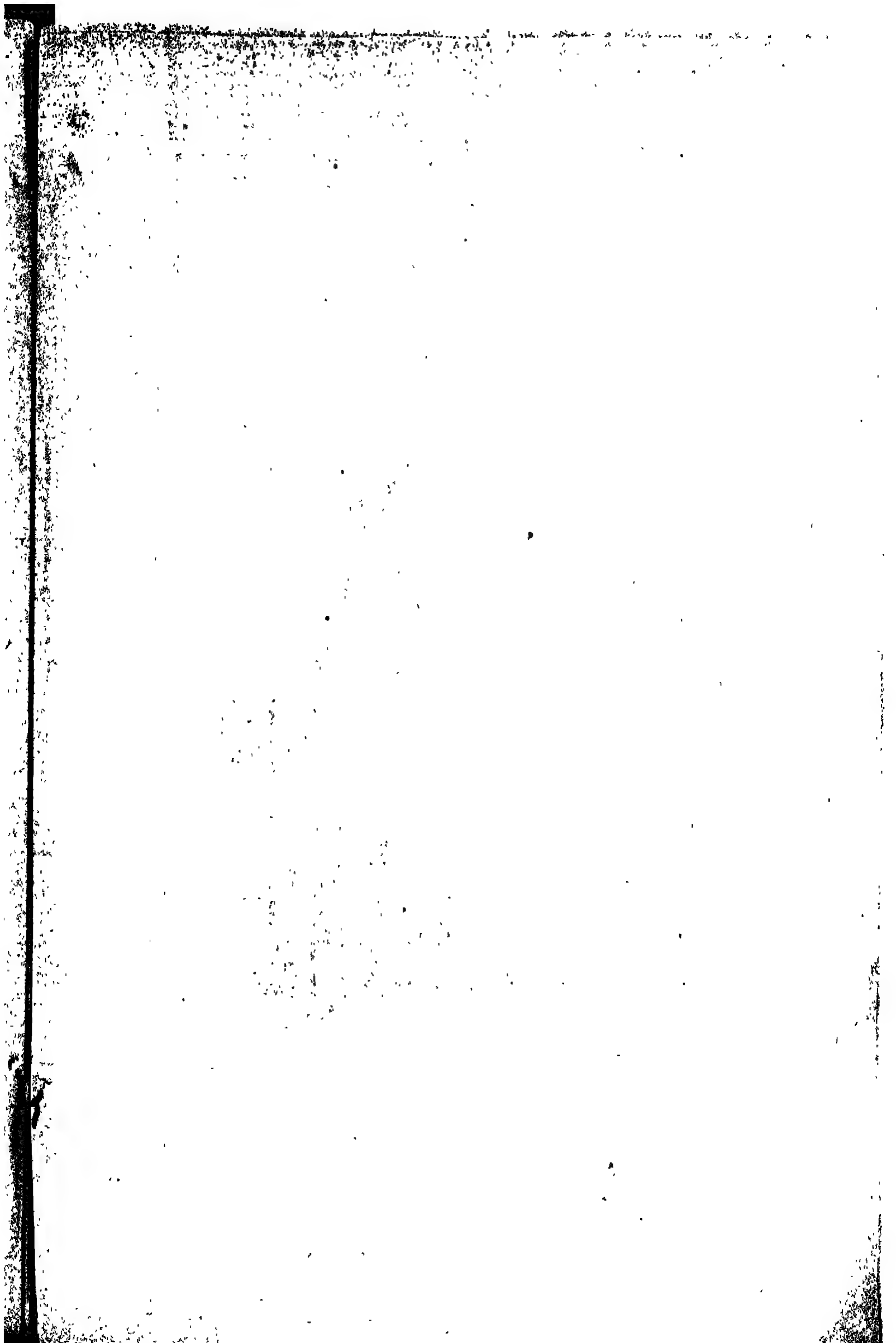
چند روز مین گئیے ناکے آنکھ جو کھلی دودھ پینا شروع کیا تعریفین کرتے جاتے ہین اور دانت سے کچھ نوچتے جاتے ہین۔ بہنی واللہ کیا تحفہ دودھ تھا۔ کہتے دیر نہین دیکھو تو گئتی موئی بالائی پڑ گئی ہے دانتون کا سے کٹتی نہین۔ تمہین میری جان کی قسم یہان آؤ۔ ذرا لیکر تو سہی۔ پاس گئی تو میان کی لوٹی اور زرد زرد سا پانی ہے۔ اُسی کو دانتون سے نوچ رہے ہین جل کے بیٹھا ہو گئی۔ بندہ لبشر تھی۔ نہ رہا گیا۔ ایک ہی دو ہتر مارا اب کہنے لگے ہٹ ارے تم اس بالائی کی قدر کیا جانو؟ بندر کیا جانے ادرک کا سواد۔

ایکدفعہ ننھے مرزا کو دودھ پلاتے پلاتے سو گئی۔ آپنے دیکھا دودھ نکل رہا ہے کہے میرے واسطے جو بازار سے آیا ہو وہی گر پڑا آپ لپک کے پینا شروع کر دیا۔ مین سمجھی ننھے مرزا ہو۔ لیٹی رہی۔ جب مونچھون کے بال گڑے اور دانت بن گئے تو آنکھ کھول کے دیکھتی ہون۔ آئین اللہ ارے یہ کیا حرکت تھی! - یہہ تم مرد ابھوا میرا دودھ پیتے ہو۔“

کہنے لگے ارے تو یہ بڑی چوک ہوئی۔ مین سمجھا میرا دودھ گر گیا۔ بیوی واللہ معاف کرو۔ بخش دو۔ جان بوجھ کے پیا ہو تو مہر معاف نہ کرنا۔

اوسدن سے میان کے دوست شیر خوار کہتے ہین مگر جب کسی بات پر خوش ہوتے ہین تو یہ تعریف کرتے ہین: واللہ بڑا مزہ دار تھا۔ آج تک ہونٹھ چاٹتا ہون غرضیکہ کہان تک آپ سے بیان کیا جاوے۔

اسیطرح کی ہزارون باتین روز ہوا کرتی ہین۔ اگرچہ اس کمبخت افیون کی بچری سرکار چھوڑ بیٹھے اور منا ہی کر دے۔ خبردار خبردار کوئی عملداری مین بیچنے نہ پاسے صرف دوا اور من بچون کے دینے بھر کے واسطے پنساری کے ہان بکا کرے تو ہم بیچارون پر بڑا احسان ہو اور سرکار کی رعایا جو اسکی بدولت ناکارہ ہو ا جاتی ہے - انسان نہین بلکہ انسان کا خاکہ بن رہی ہے۔ کمائی کجائی۔ گھر گرستی۔ انسان سے بجز اعجائب خانے کا ڈھانچہ ہو رہی ہے۔ وہ انسان تو بنے

عاصی

مرزا وان افیونیان

توبرون چہ کردی کہ درون خانہ آئی

رباعیات محب

دکنی معلم نسوان کے اڈیٹر مولوی محب حسین صاحب محب اردو خوان پبلک سے تعریف کے محتاج نہین۔ آپکے دلشگاف خیلون اور دماغ پریشان کرنے والے منصوبون۔ خانگی آزادی۔ یعنی پردے کی زولیدہ کوششون سے زمانہ کانی تک دکن مین تحریرون کا بحر الکاہل بحر ظلمات دہ ہو چکا ہے فی الحال آپ بمصداق۔

دلبریانہ دگر بر سر ناز آمدہ

سلامتی شاعری پر یہ احسان فرمایا ہے کہ چند ٹوٹی پھوٹی رباعیان ویران گھر کے ٹھیکرون کیطرح ایک رسالے کے لوکرے کی صورت مین پبلک کے روبرو پیش کی ہین اور بڑے دم دعوے کے ساتھ بلا منصب سخندانی و سخن فہمی قدیم شاعری کو محض شوکت الفاظ او صنائع و بدائع لفظی کا الزام دیکے اپنے مضامین کو عمیق دکھانے کے واسطے ایک جگہ جمع کیا ہے اگرچہ وہ حیوان ناطق جو جذبہ عشق کو صرف مادہ حیوانی کہکے اردو شاعری کو لوگون کی نظرون سے گرانا چاہتا ہے اس قابل تو نہین ہے کہ رزمیہ۔ بہاریہ نعتیہ وغیرہ کلام سلام و مرثیہ سنا کے قائل معقول کیا جاوے مگر اس بات کے دکھانے کے واسطے کہ محض اپنے ہفوات مساوات پھیلانے کے واسطے یہ الزام دیا گیا ہے چند رباعیان ہم یہان پر نقل کرتے ہین اور اپنے دوست کو صلاح دیتے ہین کہ آپ اپنے پردے کی بحث مین آلٹے پلٹے الجھے اور ملفوف رہیے شاعری کی جانب توجہ نفرمائیے اگر کوئی دوست آپ کو اس وادی پر باصرار و تکلف لانا چاہے تو سمجھ لیجیے۔ دلے بر اندش کا معاملہ ہے۔

حمد و نعت وغیرہ مین آپ رباعی کو زیر بار کرتے ہین۔ ؎

امداد کا یہ وقت ہے یا مولےٰ آؤ
آتی ہے طلاطم مین ہماری اب ناؤ
کیا بحر جہالت مین مسلمان ہین غرق
اسلام کے بیڑے کو تمہین پار لگاؤ

پہلے مصرعہ مین یا تو ناؤ طلاطم مین آنے والی تھی یا تیسرے مین مسلمان سب غرق ہو گئے۔ اور چوتھے مین بیڑا پار لگانے کی فرمائش ہوتی ہے سبحان اللہ شاعری کا ہے کو اچھی خاصی غواصی ٹھہری بقول شخصے پانی کرا دیا نہ پانی کے تلے۔ شاعر سے اچھے خاصے بن ڈبی ہو گئے دوسرے مخاطب ذہنی کو آپ نے آخر کیا قرار دیا ہے اور کون سی صفت کا پتہ رباعی سے معلوم ہو سکے کہ اللہ صاحب کو دعا ہے۔ یمولے خدا پکارے جاتے ہین۔ جناب امیر کی چیخ پکار ہے یا خواجہ خضر کے نام سمن ہے سبحان اللہ مضامین عمیق شاید ایسے ہی ڈوبتے اور چھلتے خیالات کا نام رکھا گیا ہے۔

حضور نظام کی سالگرہ کی مدح مین آپ فرماتے ہین۔ ؎

ہے عدل کا اس عہد مین ہر جا چلن
بھولا روش ظلم و ستم چرخ کہن
کیون ہون نہ محب سالگرہ کے جلسے
محبوب رعایا ہے یہ سلطان دکن

ماشاءاللہ عدل اور سالگرہ مین۔ خوب جوڑون سے کان گانٹھے گئے ہین۔ شاید مطلب یہ ہے کہ بارہ بارہ آنگل یعنی بارہ مہینے کے دو ٹکڑون مین گرہ لگانا مین عدل ہے۔

ہے اپنے خیالات مین آزاد بشر
جاہل کے تعصب کا نہین اسکو ڈر
پردے کے مخالفون کا ہو پھر استیصال
چنگیز کا عہد پھیر لائین یہ اگر

اس کے کیا معنے ہوے۔ اور مطلب کیا نکلا۔ بشر خیالات مین آزاد ہے جاہل کے تعصب کا ڈر نہین اگر یہ لوگ چنگیز کا عہد پھیر لائین تو پردے کے مخالفون کا استیصال ہو جائے سبحان اللہ ؎

آب دوریا سبز اور ابجد تلی ہوز۔

معلوم نہین یہ سے کون مراد ہین اور پھر استیصال کس زمانے سے متعلق ہے چنگیز خان کو خیالات کی آزادی اور تعصب سے کیا واسطہ۔ اسیطرح کے ایک شاعر شیخ اور خواجہ کے زمانہ مین اور بھی گذر گئے ہین جنکا مصرع مشہور ہے

ہے سیستان فارسی ہندی لسوڑا سانپ کا

تعلیم اور تربیت کے بحث مین آپ گل فشانی

©

نائٹرمین ۔ ایجاد ن یا
شہتیر ون نے گرنے یا شعلو
سے جل جانے کے خطرہ
مین ہمیشہ رہتا ہی آگ کا
کوئی کالونی کارخانہ ہو
یک سامان حفاظت سو
کہیں نہین جاسکتا جبتک
بیجلیون کا مین یا مردان
لیتا ہو ۔ آپ کے صدون
اور حضرات جسمانی کیواسطے
یہ تم ذاتی ہی ایکدفعہ کے
استعمال سے فائدہ ہوتا ہی
آزما کے دیکھو تمام دوا فروش
بیچتے ہین ۔

©

سیتے مین درد ہو ہو مونبان
(ذات الریہ) کا مقدمہ
ہم چیمبرلین مین بام سے
فلالین کے ٹکڑے کو تر
کرکے درد کے مقام پر
باندھ لو اور دوسرا
لینٹ پر دونون شانون
کے بیچ مین ایکدفعہ مین
فائدہ معلوم ہوگا آزما کے
دیکھو تمام دوافروش
بیچتے ہین ۔

... ہین

موتی کو جو ڈھونڈھو تو عدن مین ڈھونڈھو
گر لعل کو ڈھونڈھو تو یمن مین ڈھونڈھو
یورپ مین ہے عجب ڈھونڈھو علوم نادر
گر مشک کو ڈھونڈھو تو ختن مین ڈھونڈھو

موتی کی تلاش عدن مین ۔ علیھذا القیاس اگر لعل تو
بدخشان کا مشہور ہے مین مین ناسکا خیلی ہی ہے پایا ہوگا
ان عقیق یمنی تو البتہ مشہور ہے شاید بمصداق ۔ مہ

من طوبے دلتو دقامت یار ۔
فکر ہر کس بقدر ہمت او ست ۔

آپ بلند دنیا ہی سے جسکی ٹینگ دنیا بہ مین دار بھی
ہے عقیق ہی کو لعل سمجھے ہونگے ۔ ایک دوگی باز
کہتے ہین رباعی یون ہونا چاہیے ۔

موتی کو جو ڈھونڈھو تو عدن مین ڈھونڈھو
اور لعل کو تم اوس عکدن مین ڈھونڈھو
یورپ مین کہین ملیگا نہ پچھم مین کہین
خیلی کو جو ڈھونڈھو تو دکن مین ڈھونڈھو

ایک رباعی مین نیا سلسلہ نو ماتے ہین ۔

انسان ہے بے علم و ہنر کے بیکار
ہر کار مین تعلیم و ہنر ہے درکار
ہوتے نہین اُس ملک مین پیدا گوہر
جسمین کہ نہین علم و ہنر کا بازار

پولٹیکل اکانمی کا نیا مسئلہ حل ہوا ۔ جب پہلے جوہری
بازار بس لیتا ہو تب وہان کانون سے جواہرات نکلتے
ہین ۔ آج تک تو یہ سمجھا جاتا تھا جہان جو چیز پیدا
ہوتی ہے متحرک انسان وہین کاروبار کے واسطے پہونچتا
ہے مگر اب یہ کلیہ الٹ گیا ۔ واقعی علت معلول
مین کوئی فرق نہین ۔ دونون ایک ہین ۔ اب اسکا
تصفیہ غالبا ہمارے دوست اچھی طرح کرسکین گے
کہ پہلے عورتین پیدا ہوئین اور اون کے واسطے پردہ
بعض قومون مین قرار پایا یا پردہ پہلے تھا ۔ اور اوسکے
واسطے عورتین پیدا ہوئین ۔ مرغی پہلے پیدا ہوئی یا انڈا
پہلے ہے ۔

ہر تخم ریاضت سے شجر ہوتا ہے
محنت ہی سے حاصل بھی ثمر ہوتا ہے
کیونکر نہو تربیت انسان کامل
پتھر بھی جو ترشے تو گہر ہوتا ہے

گویا ہر پتھر ترشنے کے گوہر ہو تا تازہ تحقیقات ۔ ... کا
ہے جو اوستاد سیکڑون برس سے کہہ گیا ہے ۔

سالہا باید کہ تا یک سنگ خارہ ز آفتاب
لعل گردد در بدخشان یا عقیق اندر یمن

یہ صرف اوسکا جہل تھا ۔ پتھر ترشنے ہی سے گوہر ہو جاتا ہے
جسطرح اودھ پنچ کا کوئی بے اصل گمنام و بدگہر کندہ
ناتراش دو ایک یار دوستون کے خراد پر چڑھ کے دکن مین
معلم ۔ مدبر ۔ ریفارمر اور شاعر ہو جاتا ہے ۔

جرمن مین صناعت کی ترقی دیکھو
پیرس مین نفاست کی ترقی دیکھو
لندن مین عجب دیکھو عروج دولت
اور ہند مین عشرت کی ترقی دیکھو

پیرس ۔ لندن اور ہند مقابل نہین ۔ ہند بہت وسیع
ملک ہی پیرس ۔ لندن ۔ صرف دو شہر ہین اور جرمن
کا تو ... جا ہلون نا واقفون کے کسی ملک مین نہ شمار ہے
وہ شہرون مین یورپ مین اگر کوئی جگہ ہے تو ایک
وسیع اور سربرآوردہ سلطنت ملک اوسکا نام جرمنی ہو
محنت کی تعریف مین فرماتے ہین ۔

تدبیر کو چھوڑا یہ قناعت کیسی
منہ جہد سے موڑا یہ حماقت کیسی
جب تم ہی نہین کرتے ہو خود اپنی مدد
غیرون سے عجب اسکی شکایت کیسی

ہم اسکے جواب مین بعد معذرت یون عرض کرتے ہین

رفتار رم کو چھوڑا یہ حماقت کیسی
منہ شعر پہ مارا یہ سفاہت کیسی
تم آپ ہی کرتے ہو فضیحت خود کو
غیرون سے عجب اسکی شکایت کیسی

باقی یار باقی صحبت باقی ۔

راجہ نانپارہ کا انتقال

ہم نے افسوس کے ساتھ سنا کہ راجہ سرجنگ بہادر
خان سی آئی ۔ ای ۔ تعلقدار نانپارہ نے گزشتہ
پنجشنبہ کو بعارضہ فالج دو روز بیمار رہکر انتقال کیا
راجہ صاحب اودھ کے تعلقدارون مین ایک متمول
معزز نشاکار دوست ۔ منتظم ۔ اور فیاض تعلقدار تھے

آپکی فیاضی کی ... اودھ اور اور ریاست
مین زیادہ تر ... جانے والی تھی ۔ چند سال ہوئے
سرکاری چندون مین متعدد چندے دینے سے
سی ۔ آئی ۔ ای ۔ کا خطاب بھی حاصل کرچکے تھے
اور سنتے ہین گیارھوین شریف کی تقریب مین بہت
کچھ فیاضی اور مہمان نوازی ہوتی تھی دور دور سے لوگ
اوسکی شرکت کے واسطے جاتے اور فیض پاتے
فقیہ دوستی بھی آپکی مشہور ہے ۔
انگریزون مین شکار کے شوق کی وجہ سے آپکی اچھی
شہرت اور وقعت تھی ۔ سنتے ہین ۔۔۔ کے طور
پر آپ نہایت سادہ وضع کے ساتھ غریب پرور
اور مہمان نوازی پرمائل طبیعت رکھتے تھے ۔ آپکے
خلف الصدق مولوی صدیق حسن خان صاحب آپکے
جانشین ہین ۔ امید ہے ایسے بھرے پرے گھر
اور زرخیز علاقے کو نہایت خوش انتظامی اور
لیاقت سے سنبھال لینگے ۔ آخر زمانے مین سنا
گیا تھا کچھ خودغرض تمام حضرات نے چاہا تھا
کہ راجہ صاحب اور صاحبزادے صاحب مین
ان بن ہوجاے ۔ اب امید ہے ایسے مخربان
ریاست کو راجہ صدیق حسن خان صاحب ریاست
سے ایسی سہولت اور خوش عنوانی سے رفتہ رفتہ
جدا رکھین گے کہ کسیطرح وہ ہرج اور نقصان
ریاست کو پہونچا سکین اور اصلی خیرخواہون کی
قدردانی فرمائین ۔

لوکل علیہ الرحمۃ

گرمی کا جسقدر زور بڑھتا جاتا ہی اوسیقدر طاعون
کا دھڑکا گھٹتا جاتا ہو مگر حال مین سنا گیا تھا ایک
شخص کانپور سے محلہ رزہی مین آکے ٹھہرا اتحاد کے
ساتھ طاعون بھی لگا چلا آیا ۔ پنڈت کالکا پرشاد
بید کے علاج سے اچھا ہو گیا اگر فی الواقع طاعون
تھا تو بید صاحب نے بڑا معرکہ رکھا ۔
نئے گانون مین ایک کانسٹبل کی جورو نے شوہر کی
لڑائی سے زچ ہو کے خودکشی کی اوسکا بیٹا اثر پردس کر
بنگالی کی بیوی پر بھی جھوڑ گئی اوس نے بھی اسیطرح
جان دی ۔

اپنی مجلس کو تو ویران نہین کر سکتے۔ اس لیے آپ سب صاحب ہم آواز ہو کر دلی خیالات کے اظہار مین جس جوش و خروش سے اجماع فرمایے۔ تالیان پٹنے کے بعد دوسرے صاحب اُٹھے اور گرے طارنے لہجہ مین یہ مطلع پڑھ کر پھر کرسی پر لیٹ گئے۔ ہ

جہان تک آپ ہم یہ وہ جیسن تکرہ ہوتا ہے
یہ جوڑا اور سب جوڑون مین برخوردار جوڑا ہے

قطعہ تاریخ

بہ فہمیدہ شد زن آزادہ از عقد	فقا جبرش ظلوت جادو بہ عسکر
ملاوز بہ سال این مصرعہ گفت	کہ از پیری جوانی بقلعت شد لنگر

۱۹۰۳ء

راقم ایک شریک جلسہ

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنین حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

خانساماں اور خانساماں مین دونون کی خدمتین لین جوتیان سیدھی کین تب جا کر یہ نوکری ہتے چڑھی وہ بھی آج حق گوئی کے باعث یون غائب ہو گئی جیسے دوستوں کے دلوں سے مروت شاگردوں کے دلوں سے اوستاد کی عظمت۔ بہ کیفیت ایک حالیہ غزل حاضر ہے جس سے آپ کچھ سمجھ لین گے کہ میرا کیا اب رہا ہوا ہے۔

بات حق کہئے تو افسر وہ خفا ہوتا ہے	نوکری لے ہی کے ایک بار جدا ہوتا ہے
اور افسر کا جو افسر ہے اگر اسکو کہو	کاٹنے دوڑتا ہے رنج بڑا ہوتا ہے
کچھ نہین اسکی خبر کون مرا کون بچا	جو جہان پر ہے پڑا بس وہ پڑا ہوتا ہے
محکمہ ریلوے کا اور ہی کچھ ہے ہمدم	اسکا قانون زمانہ سے جدا ہوتا ہے
قافیہ کہتے ہین کسکو کسے کہتے ہین ردیف	کہین مظلوم کا بھی ہوش بجا ہوتا ہے

الداف

کیرج ڈیپارٹمنٹ کا ایک مظلوم پردیسی۔

برآر از مدسم اللہ تیغ خونش مقالی را
مسخر کن سواد بینہ سرکار عالی را

سنگین دل ہست آنکہ بظاہر ملائم ست + پنہان درون پنبہ ببین پنبہ دانہ را

دیکھیے صاحب حیدرآباد مین بڑا اہم مسئلہ طے ہوتا نظر آتا ہے۔ مدتوں سے برار کی واپسی کی ہوس خیر خواہان سرکار نظام کو دامن گیر تھی جون ۱۹۰۳ء مین جب سراج الملک کی حسن تدبیر سے یہ صوبہ نکل کے گورنمنٹ انگریزی کی ماتحتی اس اطمینان سے ہو گیا تھا کہ جو قرضہ انگریزی گورنمنٹ کا امر بیل کی طرح بڑھتا ہی چلا جاتا ہے قریب ہے القرض مقراض المحبت کا ڈھونگا جادر دوستی کو چاک کرکے وہ اس بینہ خیز صوبہ کے خراج سے رفو ہو جائیگا اور سکا سلسلہ بپایان رسید سے سالار جنگ تو اس تار عنکبوت کو لیے ولایت تک پہونچے اور صدمہ لنگ اٹھا کے

اس مدلنگ کے ساتھ واپس تشریف لائے تھے کہ جب حضور نظام گدی نشین ہو گئے تو غضب ہوا اور ان کے ملکی اور دیوانی جھگڑے ایسے پیدا ہو گئے تھے کہ کسی کو ہم سے کوشش کرنے کی مہلت ہی نہ ملی اسمر قضا و سکا اب فیصلہ شہنشاہ اڈورڈ ہفتم کی تخت نشینی کے قریب البتہ ہوتا نظر آتا ہے کہ آیندہ کے واسطے وہی مثال پوری ہو جیسے اوس بڑھیا کی نسبت کہی جا سکتی ہے جسکو بازار میں سوت کے جھگڑے دیکھ کے الجھن ہو گئی تھی اور ہر وقت یہی کہتی تھی کہ اتنا سوت اولجھیگا تو کیونکر سلجھیگا آخر ایک حکیم نے اوسکا عیب اطمینان کرا دیا کہ وہ سوت جل گیا۔ جلیے وڑ با ہی سوختہ ہو اسیطرح ہماری بڑھیا جودت سے بہار کی ردئی کی آمنی پونی بنا کے کاتنے کی فکر مین بیٹھی نظر آتی تھی اوسکو بھی اپنا چرخہ پونی اوٹھانے کا نوٹس ملگیا یعنی حضور لارڈ کرزن کے حال کے دوست نے اس تار پود کا معاملہ یون طے کرایا کہ گورنمنٹ نظام پچیس لاکھ روپیہ سالانہ مقررہ لگان پر برار کا استمراری پٹہ گورنمنٹ انگریزی کو دے اور گورنمنٹ مذکور کنٹنجنٹ کے اخراجات برداشت کرے اسپر لوگ جو چاہین کہین ؟ ہمارے نزدیک گورنمنٹ نظام اور گورنمنٹ انگریزی دونون کے فائدے سے یہ بات خالی نہین کیا معنی کہ قرض کا سود اصل مین نہایت سخت چیز ہے اور وہ بھی تین پانچ ہزار کا نہین لاکھون کروڑ کا۔ انگریزی گورنمنٹ نے جسقدر نرمی کے ساتھ اسکا تکاضا اب تک کیا وہ دیکھتے بالکل روئی کے اُنے سے بھی نرم تھا۔ مگر آپ جناب ملائم ریشون مین آخر بتولا بھی کہین نہ کہین لگا ہی چاہے۔ معاملہ بھی پرانا ہوتے ہوتے بقول گنوارون کے بڑھی ہو کین سیر پان اوسے لگین کپاس۔ دلی اور بمبئی نے تصفیہ کی چرخی سے جدا ہی کیا چاہیے اب اگر نظام گورنمنٹ کو نرم اور ملائم جنس کی پیداوار کی خواہش ہے تو "پشم باستیے کاشت" کی پالیسی اختیار کرے۔

کمیشن طالب علمی

آپ جانیے لارڈ کرزن کے زمانے مین کمیشنون کی ہم پھولی ہے۔ بقول شخصے استنجے کے واسطے ڈھیلا اوٹھاؤ تب بھی کسی نہ کسی کمیشن پر ہاتھ پڑتا ہے پس آج کل کے زمانہ مین جب تعلیمی کمیشن طاعون کی طرح دورے مین مصروف تھا لوگوں کی شہادتین برابر لی جاتی تھین بڑے بڑے حضرات معلم اور پروفیسر اور پرنسپل شہادتین دے رہے تھے۔ طالبعلمون نے دیکھا یہ سب ہمارے ہی واسطے ہو رہا ہے۔ انھون نے بھی ایک ذہنی اور خیالی کمیشن قائم کرکے شہادت شروع کی اور چونکہ آج کل کے زمانہ مین سوال طالبعلمون کے واسطے منکر نکیر کے سوالون سے بڑھکر ایذا دہ اور اجیرن ہو رہے ہین انھون نے تجویز کر دیا کہ سوال کا پوچھنا یکقلم ترک ہو کیا معنی کہ مفلس پر سوال حرام ہے اور طالبعلمون کا یہ حال کہ گھوارے سے اٹھے مدرسہ پاٹشالے سوال کی لپٹ جھپٹ مین ایسے پھنستے ہین کہ دنیا مین کمانے کھانے روپیہ پیدا کرنے کی مہلت

سلہ زن بہ ہم نشینہ۔ شوہر ۱۲۷ ستابیک ۱۳۲۰ بر زن آدب ہین کرد ہم ۱۳۲۰ کلمہ گو رنج نہ بستہ

انگلستان کو صلح کا انتظار

کہین جاوین جنمین ناول کا مزہ آتا ہے یا یہ ثابت کرے کہ پچھلا زمانہ بالکل واہیات تھا احمق لوگ بستے تھے اور وہی حکومت کرتے تھے جو کچھ خوبیان ہین وہ آج کل ہین لوگ آج کل ہی عقلمند خوش اخلاق ہین اسی طرح جغرافیہ مین یہ دکھانا چاہیے کہ کس جگہ کا دریا - پہاڑ اس قابل ہے کہ آدمی ایک دوسرے کا مال جیب کے چھین سکتا ہے کس ملک مین منشیات پیدا ہوتے ہین اور کس ملک مین تیز ہوا ہین چلتی ہین - آدمی مرتے جیتے ہین آفتاب اور اجرام فلکی دکھائی دیتے ہین - وغیرہ وغیرہ - ریاضی مین گر یان گلی ڈنڈا! کھیلنا درختون پر چڑھنا تاجن نکانا گڑیا کا کرنا - منطق مین ہندی ہندی کی چندی نکالنا - فلسفہ مین بالکل خاسے کی ریورٹ - کیمیا مین معدنیات کو بالعموم خاک سیاہ کرکے پھونکنا - اخلاق مین اصل اخلاق بتانا چاہیے مثلاً جھوٹ فریب مکر دغابازی کے فائدے چوری کا نفع دوسرے کا مال کسی ترکیب سے چھین لینے کی ترکیبین بے محنت روپیہ کمانے کی چالین مثلاً چیز خرید کرکے دام نہ دینے وعدے پر اشتہار چھپوا کے بے کوڑی پیسے شہرت حاصل کرنے اخبار لے کے قیمت نہ دینے - شراب خواری رنڈی بازی وغیرہ وغیرہ کے مفصل اور قابل عمل مضامین درج ہون - ڈاکٹری اور طب مین مرض کھونے کے نسخے لکھے ہون - کہ جو کوئی رجوع کرے اوسکو پھر ڈاکٹرون اور طبیبون کو تکلیف دینے کی ضرورت نہ پڑے - نہ مرض رہے نہ مریض کا کلیہ صادق آے - انجنیری کی ایسی کتابین بنین کہ مستحکم پل - قصر ایوان سرکی یا پھوس کی پرچھتون سے مقابلہ کرتے ہون - کیا وجہ دنیا چند روزہ ہے طاعون - ہیضہ - چیچک - قحط - گرانی ایسے دن دروازے پر کھڑے رہتے ہین - شرارت اور بدمعاشی کا نصاب ایک سلکٹ کمیٹی کے سپرد کیا جاے وہ چند سال کی مہلت مین طیار کرکے رائج کرے - اور ان سب سے ضروری اور مقدم بات یہ ہے - روٹی پکانے چولہا پھونکنے پیٹ بھرنے کا ایک نصاب بھی طیار ہونا چاہیے -

چھٹا طالب علم -

خاموش -

یہ جو کچھ کہا جاتا ہے سب واہیات ہو معنت خدا کی جہان جہان بھاگین پڑھنے لکھنے کی کوئی ضرورت نہین لازم ہے یہ ورثا ہی سوخت کیا جاے نیچر خود ہی سب باتین لکھا پڑھا کے بھیجتا ہو - جتنی ڈگریان ہین پیٹ سے لیکر وضع حمل تک مشاہدت تک طے کرا دیتا ہے اور جو فیل ہو جاتا ہے وہ دنیا مین نہین آتے یا تا دنیا مین پیدا ہونا - انڈے سے نکلنا ایس پی بے - اے - اور ایم - اے - کی ڈگریان ہین نیچر خود طاقتین مرحمت ہوئی دیکھا - حیوانات پر کیا موقوف ہے تمام موالید ثلثہ کسی نئی مدد کے محتاج نہین - چوپاے - پرند - کیڑے کوڑے - درخت - حشایش - معدنیات - فلزات سبھی اس دنیا مین بے تعلیم کام کاج کرتے ہین اور اپنی صورت بدل کے کچھ کا کچھ ہو جاتے ہین بس انسان مین کیا اسرخاب کا پر لگا ہے کہ وہ تکلف کے ساتھ پڑھنے لکھنے پر کوشش کرے اور وہ بھی صرف چند روز کے واسطے - یاد رہے سیدھا سیدھا طریقہ تو یہ ہے کہ جو ملے اور کھا سکو - کھاؤ - پیو - اگر ہضم نہونے والا ہوگا آپ ہی پیٹ مین درد ہوگا - یا اوگلا واپس آئیگا - نیچر کا تقاضا زیادہ ہے جہانتک ہوسکے بس ہو جنگل میدان سے گھاس - پھوس - جانور - کھا پی کے بسر کرو - دریاؤن سے پانی لو پہاڑون کے کھوہ مین رات کو پڑ رہو - زندگی اسطرح کاٹ دو اور ہندوستان کی زمین چونکہ خوب خوب غلہ پیدا کرتی ہے - اوسکی خاطر سے بہت کر دا پنے کھانے بھر کا غلہ پیدا کرلو - رالی برار س کے غلہ باہر لیجانے کا دکھڑا - نہ ڈھاکہ - اورنگ آباد - بنارس - گجرات ٹانڈہ وغیرہ کی دستکاریون کے مٹنے کا رونا - یہ جو کچھ کمیشن - کانگرس - کانفرس - کمیٹیون کے جھگڑے ہین دیوالون کی باتین ہین - معنت خدا اسمین - تضیع اوقات کرنا واہیات ہے - یارو کھیلو کودو - کھاؤ پیو - مزے سے قلابازیان لگاؤ - اور قبر پا مرگھٹ پھاندجاؤ - یہ کمیشن کا کیا واہیات جھگڑا لگایا ہے قیامت جب آئیگی تو تب آئیگی - تم اپنے ہاتھون جیتے جی روز قیامت بلاتے ہو -

اس آخری تقریر نے سامعین پر ایسا اثر کیا کہ لوگون نے تمام ظاہری قیود - نمایشی تہذیب کی پوشاک اوتار کے پھینکدی اور ہر ایک نے خفے یا طبع ہوگئے - دھول دھپا - کبڈی بازی شروع کردی اور خوشی کے نعرے بلند کرکے سب لوگ اپنی اپنی طرف سدھارے - جیسے اسکا انجام ہوا خدا اسیطرح سب کمیشنون کا انجام کرے -

---

بحکم جناب منصف صاحب بہادر اوناؤ -

نمبر ۵۹

بعدالت دیوانی

منصفی اوناؤ -

مسماۃ سکرا تا زوجہ گنگا سہاے قوم برہمن ساکن موضع کوراری کلان پرگنہ پُرا ضلع اناؤ مدعی -

بنام

کلو سنگھ و نرائن سنگھ پسران دیوان سنگھ قوم ٹھاکر - ساکن نویڈہ پرگنہ پُرا ضلع اوناؤ حال وارد متھرا ڈاکخانہ پر سوتر گڈھی راجہ کشن گڈھ مدعی علیہ -

دعوی قطعی کیجانے ڈگری -

اشتہار

بمقدمہ مندرجہ عنوان بر طبق گزرنے درخواست قطعی کرانے ڈگری نمبر ۱۷۴ - ۱ اطلاع نامہ بنام کلو سنگھ و نرائن سنگھ - مدیونان جو واسطے پیشی ۳ - مئی - سنہ ۱۹۰۲ء جاری ہوا تھا بلا تعمیل واپس آیا مدعی کی درخواست ہے کہ مدیونان روپوش رہتے ہین لہذا بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دی جاتی ہے اور مشتہر کیا جاتا ہے کہ کلو سنگھ و نرائن سنگھ مدیونان بتاریخ ۳۱ - مئی سنہ ۱۹۰۲ء حاضر عدالت ہوکر جو کچھ عذر نسبت نہ قطعی ہونے ڈگری کے رکھتے ہون پیش کرین - ورنہ بعد کو پھر کوئی عذر سماعت نہوگا - تجویز ۱۰ - مئی - سنہ ۱۹۰۲ء -

دستخط حاکم

بقلم محمد نواب علی سمن نویس

معلم الشطرنج المعروف بیار شاطر

ضخامت ۵۷۵ صفحے تقطیع ۲۹×۲۰ قیمت فی جلد عہ
(علاوہ محصول ڈاک)

جسکو ثالہ رائے بابو صاحب ماہر مصنف حضور مہاراجہ صاحب بہادر والی پٹیالہ سپرنٹنڈنٹ سکیل کمیٹی گورنمنٹ ضلع اکسفورڈ صاحب ... [illegible]

مرحوم ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم پٹیالہ نے نہایت محنت و دماغی تجربہ بعد تصنیف کتب انگریزی کے مطالعہ کے بعد بارہا برس اور ہزار ... تیار کیا ہے جسمین علاوہ شطرنج و حکایات ایجاد شطرنج و قواعد اور قوانین کھیل و مختلف اقسام شطرنج مثلاً رومی - ہندی غائب - دیوانہ شاہ و سہل طریق بتانے بازی و چال زمانہ حال جہان تک ... عدد نادر نقشہ جات (معمل) و دیگر مفید معلومات و حالات عجیب ہے جسکی تشریح کی اس مختصر مین گنجائش نہین ایسے مفید نوٹس و قیود دیے ہین کہ انکی تقلید سے معمولی کھلاڑی بھی استادکامل بن سکتا ہے - گویا دنیا بھر کے شاطران قدیم و حال کی معلومات کا ایک نادر ذخیرہ یا عطر ہے - ایسی مکمل مستند و عجیب اور لاجواب کتاب اس فن کی آج تک کسی زبان مین شائع نہین ہوئی ہے - کتاب کو پیش کرنے اور جیس ٹورنمنٹ شملہ کے جیتنے کے موقع پر مصنف صاحب کو پیشگاہ حضور مہاراجہ صاحب بہادر سرگیاشی سے ایک معقول انعام اور عمدہ خوبصورت گھڑی طلائی عطا ہوچکی ہے اور امسال اسی ٹورنمنٹ کے خاتمہ پر تین سال متواتر کامیابی کے بعد کپ مل چکا ہے مصنف صاحب غائب شطرنج کے کھیلنے مین کمال رکھتے ہین - اخبار سول - پایونیر - ٹربیون وغیرہ جملہ معزز اخبارات اردو نے اس کتاب و ٹورنمنٹ کی نہایت تعریف لکھی ہے -

نوٹ - ایجنٹان کتاب و کمیشن - زیادہ جلدون کے خریداروں کے ساتھ خاص رعایت کی جاویگی - درخواستہا سے جلد ضمیمہ اخبار ہذا مین آنی چاہیے -

---

دی نیو کمیشن ایجنسی

اس ایجنسی کے ذریعے سے آپکو اور آپکے احباب کو لکھنؤ کا ہر قسم کا مال یعنی ظروف جات و عطریات و عرقیات و دوا اور دیہ - گوٹ و سلیمہ ستارہ و کامدار - ظروف برنجی و مسی و کتب ہر علم و گوٹہ و کیڑہ اشیا کا پہول و پارچہ ہر قسم ولایتی و دیسی و بہتر پارچہ ریشمی ہمارے ملک کا بنا ہوا جو شوب بہ خراب نہین جاتا - یعنی فرخ آباد - مرشد آباد اکبر آباد - وغیرہ کا کپڑا بکفایت اور بہت سستا - بلا مشقت و زحمت مل سکتا ہے -

تفصیلی فہرست مفت روانہ بھی بھیجا جاتا ہے - آدھ آنہ کا ٹکٹ بھیجکر ایک دفعہ فہرست ملاحظہ فرما لیجیے -

آپکا - مسیحا نہر - شاہ محمد خان - کمیشن ایجنٹ
(کوٹھی عنایت باغ آمین آباد لکھنؤ)

عرق گلاب

اس گلاب کو ایک یورپین کمپنی مقام خراسون مین - ہندون کی اعلی ذاتین بہ نگرانی ایک یورپین منیجر بذریعہ کل کشید کرتی ہین - اسکی عمدگی کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ اسکو باشندگان انگلینڈ نے قبولیت کا درجہ دیا ہے - آجتک کسی ہندوستانی کو نصیب نہین ہوا ہم بخوبی سے کہہ سکتے ہین کہ ہندوستانی کارخانون کا کشیدہ گلاب اس کے مقابلہ مین بالکل بے قدر ہے جنہے ایک مرتبہ اسکو استعمال کیا پھر دوبارہ ہندوستانی کارخانہ کے گلاب پر نظر تک نہ ڈالی - اسکا ایک چھینٹا مثل خوشبو تیزی اور فائدے مین ہندوستانی سیر بھر سے صد بار درجہ بڑھا ہوا ہے صدہا ہندوستانی اور یورپین اسکی خوبیون کے قائل اور تعریف مین رطب اللسان ہین - ایک بوتل سے آپکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم اپنے دعوے مین کہان تک سچے ہین - ع

صادق ہون اپنے قول مین غالب خدا گواہ
کہتا ہون سچ کہ جھوٹ کی عادت نہین مجھے

بنظر آسانی کارخانہ عام قیمت فی بوتل ٹکٹ سرخ ... ٹکٹ ... رجسٹری ... ذمہ خریدار -

عطر گلاب - نہایت نفیس دانتی کل کشیدہ اصلی فی تولہ صہ روپیہ -

روح گلاب - اس کے نام ہی سے ظاہر ہے کہ گلاب ایسے شاہ گل کی یہ روح ہے جو بذریعہ کل ذواتی کارخانہ مین جسم تک شاہ گل سے نکالکر نہایت نفیس بیکر زجاجی مین کرکے ہدیہ شوقین مزاجان بے تحفہ جہوشان مہ پارہ اسکی خوشبو کے آگے مشک ختن گرد ہے بازار نافہ تتار سہا سر خطا کا مرد ہے ذرا سے کپڑے پر لگاکر جسطرف نکل جایئے تمام کوچہ و بازار معطر ہو جائے - حسینان ماہ سیما و گلعذاران ماہ پیکر کے لباس مین مل دیجیے پھر دیکھیے کیونکر آرزو پوری ہوتی ہے فی تولہ ۵ روپیہ -

المشتہر

میر قدرت علی خان منیجر خاص ایجنٹ عرق و عطر گلاب پروپرائٹر لبرل اخبار اعظم گڑھ - لکھنؤ مین ایجنٹ عرق گلاب و عطر گلاب حافظ محمد صادق واقع محلہ قاضی کا باغ ...

اکسیر اعظم

عصبی ضعف جس سے مادہ حیوانی ضعیف ہوتا ہے قوت مردانگی جاتی رہتی ہے شباب کی بے عنوانیون تمام ضعف قبل از وقت انحطاط جسمی کا کم ہونا ضعف بصر چہرہ پر مہاسون و دو ڈرون کا نکلنا - بدخوابی دردکمر - طرح طرح کے وسواس کا پیدا ہونا سینہ کی کمی - خیالات کی زود لیدگی - ضعف حافظہ - جریان رگون کا پھول جانا - اضمحلال خاطر - سانس کا پھولنا اختلاج قلب - چہرے کی اداسی - گردے اور مثانے کے تمام عوارض - غرضکہ آلات نسل کی تمام شکایات - جگر کی بیماریان وغیرہ وغیرہ سب رفع ہوجاتی ہین - حال مین یہ تازہ نسخہ ایجاد ہوا ہے مریضون کو کبھی ناکامی نہین ہوئی - مفصل حال ٹکٹ دار لفافہ وصول ہونے پر لکھا جاسکتا ہے -

المشتہر

پادری جان ولسن نمبر ۴۹ مورلیو روڈ ... ایکسنٹ انگلینڈ -

(اخبار کا نام بھی لکھنا چاہیے)

معزز انگریزی اور دیسی میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اسکی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پھولا - ککرے - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی - بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین - قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ ۱۰ روپیہ - ممیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ - خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپے - معرقی سرمہ فی تولہ ۱۲ - خرچ بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین - نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہار دہندون سے بچنا چاہیے -

المشتہر - پروفیسر سیاسنگھ - اہلووالیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب -

تازہ سندات — ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے — تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار سیاسنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑا بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلۂ ذیل امراض کے لیے نہایت اکسیر ہے - آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش چشم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین - جلن اور کمزوری نظر ناخنہ یا پلکون کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر ایم - بی - سانگل صاحب بہادر ایم - ڈی - ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر -

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثرونکی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار سیاسنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اُتم دیوی بعمر ۵۴ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور بال جھڑتے تھے آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ [illegible] نہین پڑھ سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی -

راقم - خان بہادر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار سیاسنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر بیج لال گوسائین بہادر ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن لارڈ جنرل ہند -

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار سیاسنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج مریضون پر استعمال کیا ہے [illegible] بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے -

راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاویگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے -

ہمہ ٹل رائٹ

لوگون کو بڑی شکایت بڑا گلہ تھا کہ مسٹر پنچ دنیا بھر کے مضامین شایع کرتے ہین نہین شایع کرتے تو جانورون چوپاؤن کی کیفیت - اس شکایت کے رفع کرنے کے واسطے ہم نے زوآلوجی کو کتاب کے کیڑون کی طرح چاٹ کے اس علم مین کامل مہارت پیدا کر لی - واللہ ہے انھین بھی حیوان ناطق کی طرح جھگڑے بکھیڑے رہا کرتے ہین - فی الحال ایک خرگوش جسکو عام لوگ چوگرڈا کہتے ہین اور بارہ سنگھے کی دھڑ پکڑ کی کیفیت ارسال خدمت ہے -

گر قبول افتد زہے عز و شرف

چوگرڈا - کیون جی میاں بارہ سنگھے یہ کونسی حرکت ہے کہ خلاف عادت آج تم محض میرے ستانیکو میرے اوراد و وظیفہ کے وقت صدائے بے ہنگام لگایا کرتے ہو - جس سے میری ریاضت مین خلل پڑنے کے علاوہ وہ صدا کانون کو سخت ناگوار معلوم ہوتی ہے - دیکھئے سنبھلیے زبان کو دیکھے بہت بڑھ بڑھ کے منھ مارنا ٹھیک نہین -

بارہ سنگھا - چہ خوش آپ کے مارے کوئی زبان بند کر لے - منھ مین ٹانکے دے لے - شیر بہادر کے راج مین ایسا نہین ہوسکتا - ہر شخص آزاد ہے جب چاہے بولے اور جو جی چاہے بولے کیون نہو آپ کو تو ہماری آواز سے نفرت ہے لیکن ہمکو آپکے اسم مبارک چوگرڈے سے قطعی عداوت ہو مہربانی کر کے نام مین تبدیل کر ڈالیے -

چوگرڈا - اسکا خوب اس بھروسے نہ رہئیگا اگر کہین شیر (بادشاہ جنگل کو) خبر ہو گئی تو لینے کے دینے پڑ جائین گے - ایسی جھور جھکسٹین مین پڑیے گا - یہان کے قانون کے مطابق دل دکھانا ہرگز درست نہین -

بارہ سنگھا - بجا ارشاد ہوا - صرف ہمارا ذرا سا بولنا آپکے خلاف ہے - اور جو دو سرے قسم کے جانور آپ کے فقیر بن لگا یا کرتے ہین جنھین ہمکو اور آپکو صاف صاف گالیان دیتے ہین انھین آپ منع بس نہین کرتے - حشرات کے گھونگون کی طرح ہوتا ہے چلے جاتے ہین - سارا ابیر - دنیا بھر کی عداوت ہمارے ہی ساتھ ہے -

چوگرڈا - دنیا بولے گر آپ نہ بولیے - سچ کہتا ہون ابھی تک تو مناظرہ ہے اگر آپ زیادہ بڑھے تو پھر مجادلہ اور مجادلے سے مکابرہ اور مکابرہ سے خدا جانے کس کس چیز کی نوبت آجائیگی - آپ جانتے ہین کہ میرا گروہ بڑا ہے - اور پھر انوار سہیلی وغیرہ سے میری حیلہ سازی مکاری کی کیفیت بھی معلوم ہوگی واللہ ہے اگر مات پر آجاؤن تو اپنے زہد و عبادت کے زور سے -

بارہ سنگھا - لے چوپنج سنبھالیے - نہین تو مارے سینگون کے بھیتھن نکال دونگا - آنتین ڈھیر ہو جائینگی - بڑے چلے وہان سے زاہد اور عابد بن کے - پہلے تو خیر - یہ بات یونہی سی تھی اب مین جنگل بھر کے سیارون کو ہنکائے دیتا ہون ہر وقت ہوا ہوا کر کے تمہاری کھوپری کھا جائینگے اسقدر گفتگو کے بعد بارہ سنگھا تو چوکڑی بھرتے یہ جا وہ جا چلتا ہوا - اور تمام سیارون کو اکٹھا کر کے تاکیدی حکم دیدیا - کہ جہان جہان چوگرڈون کا قیام کا پتہ چلے وہان جا کر جہانتک ممکن ہو خوب ہوا ہوا کیا کرین -

ادھر میان چوگرڈے صاحب پر یہ تازہ مصیبت نازل ہوئی - تو بقول نظامی علیہ الرحمۃ -

کہ چند آنکہ نسید و دو وقت کار

ریشہ دوانیان شروع کر دین اور اپنی برادری بھر کو جمع کر کے ایک مختصر سی اسپیچ حسب ذیل دی -

"اے برادران خواجہ تاش ذرا ان بارہ سنگھون کی زبردستی چشم دور بین اور نگاہ باریک بین سے دیکھو کہ کیسا ظلم کر رہے ہین - پہلے تو خود بول بول چلا چلا کے ہمارے آرام مین خلل اور ہماری نیند اوچاٹ کر دیا کرتے تھے - اب سیارون کو بھڑا دیا ہے جو اور بھی سوہان روح ہین - بھائیو انکی آواز سننا بالکل برا انہایت خراب ہے انکی آواز سننے سے جتنے تم مین مرد ہین سب حاملہ ہو جائینگے پھر بھائیو بچہ جننے دودھ پلانے کی تکلیف تمکو اوٹھانا پڑے گی - اسے برادران جنگجو قبل اس کے معاملہ وقوع مین آے انکو دیکھلو - ان کے منھ مین سینہ در بھر دو - کپڑا ٹھونس دو تاکہ بول نہ سکین -"

یہ دو حرفی تقریر کچھ ایسی موثر ہوئی کہ سارے چوگرڈے - بیبیون سے دودھ اسحلوا کے پھر ادھر ماؤن سے دودھ بخشوا کے آمادہ فساد ہو گئے - اور قریب تھا کہ سر پھٹول ملدہ یار جوتی پیزار ہو جاتا لیکن باز مقامی حاکم کے انتظام اور لیاقت سے اسکی نوبت نہین آئی اور آپس یون سمجھوتہ ہو گیا کہ بھائی - عیسی بدین خود و موسی بدین خود - تم اپنے گھرون مین چیخو چلاؤ ہم سے کچھ مطلب نہین

اس کے بعد سیارون نے سوزش شروع کی اور پھر وہی دل دکھانے والی جگر خراش آوازین نکالنا شروع کین جس سے یہ نتیجہ ہوا کہ چوگرڈون کے سرپنچ نے اذن عام دیدیا کہ تم بھی ان کے خلاف بولیان بولو - دیکھو کیا کرتے ہین -

اس حکم کا نافذ ہونا تھا کہ بچہ سے لیکر بوڑھا تک اس بلا مین مبتلا ہو گیا - پھر تو جناب دونون طرف قاؤن قاؤن اور نعرین ایسی بلند ہوئی تھین جو کسیطرح بارسا خیال چوگرڈون کے شایان شان نہ تھین -

اسی درمیان مین کسی شکاری نے ایک بارہ سنگھے کو بقصد شکار ایک گولی ماردی پھر کیا تھا -

آؤ تو جاؤ کہان - دیوانہ را ہوے بس است

تمام بارہ سنگھے چوگرڈون کے سر ہو گئے - کہ یہ حرکت خلاف قاعدہ تمہاری جانب سے ہوئی ہے اب کیا تھا -

دسہرے لیے گئے دل خانہ خراب کے بدلے

تمام چوگرڈے بال باندھے بگڑ آئے - اور قریب تھا کہ دست خدا کے قائمقام ہاتھون کا جبر یہ اجتماع بھی ہو جاے - لیکن چند فرشتہ صفت جانورون کے بیچ مین پڑ جانے سے اسکی نوبت نہین آئی -

ابھی تک تو اتنا ہی ہوا - اب آگے چل کر دیکھنا ہے کہ کسحد تک پہونچتے ہین -

راقم - زوآلاجیکل رپورٹر - بقلم م - ب علیہ الرحمۃ

نیا پائنٹ مین

روسی اور انگریزی پالیسی کا ملاپ کابل مین

ہماری میونسپلٹی اور تہ یہ صفائی

یعنی بلکہ یون کہنا چاہیے کہ آجکل گرمی کے ... ہم مین بالکل فالودہ ہو رہی ہے۔ کیونکہ نہ تو اسقدر سختی دریا دلی ہی ثابت ہوئی۔ نہ اس دھوم دھام سے۔ گیا بعد ہونے کی بظاہر امید ہے۔ سچ ہے۔

بس کسی کی اسطرح توڑے امید
ناامیدی اوسکی دیکھا چاہیے

پانچوین خبر ۔ مسٹر بجا رالدولہ آجکل بڑے نودون کے ساتھ لکھنؤ دیکھ بھال کر رہے ہین۔ جسکو باتین ایکدم مین انشاپت کر دیتے ہین۔ لوگ کہتی ہین کہ طاعون کی لینڈ دوری بطور ضمیر تبل انذکر ہے۔ گزشتہ برسون مین طاعون بھی پہاڑ پر چلا جاتا ہے۔

چھٹی خبر ایک پرانے جبید۔ شاعر۔ شمار۔ ... کے بہت سے اسعار دس بارہ برس کی ... مین حسب حال اور صحیح ہوگئے۔ کیونکہ جو سب کپڑے تینگے آدمی ہوتے ہین تو یہ تو ایک دل جو تھا اگر حسب حال ہو گیا تو کوئی تعجب کی بات نہین سمجھنا چنانچہ شعر درج ذیل ہین۔

بمبئی مین ایک صاحب ہم اون کے سر پر بیٹھے ہین
اسی باعث سے وہ پھوسے ہوئے بیزار بیٹھے ہین
آنسو ہو رواں آنکھون سے او قدمون پہ پڑ جائین
اودھا بھی ہوا جو مل جائے تو اچھا
مصرعہ اک یار کے خیمہ دل نے تجہ میرے بعد

مرتہ اور ہوا اوسکا سوا میرے بعد
ایک صرب مین فی النار کرون یا نہ کرون
مین بھی اوچھا سا کوئی وار کرون یا نہ کرون

آٹھوین خبر ۔ گرمی نے جو اس عاشق کیطرح پریشان کر رکھا ہے اسیر مجھ پرون اور کٹھون کی عنایت اور سونے مین سہاگا ہے اگر کچھ لطف ہے تو شاہدان بلازی لکھونکہ گرمی مین تاؤ کھا کر سرمی کی نفت دفع ہو گئی ہے۔ اور رنگت طمانی نکل آئے مین

راقم - م - ب - علیہ الرحمۃ -

معشوقہ چون نقاب زرخ برنمیکشد
ہر کس حکایتے بہ تکلف چرا کنند

آجکل جناب حافظ مولوی نذیر احمد صاحب شمس العلما اور مرزا حیرت کے کیے ہوئے قرآن کے ترجمون پر کرزن گزٹ دار العلوم وطن وکیل وغیرہ وغیرہ اخبارون مین وہ خوشخو لشتہ مچی ہے کہ بیچارے مسلمان جو خدا کی باتین اپنی اردو مین سننے کے خواہشمند مین بہت ہی گھبراے ہین انھون نے ایک عرضی خداوندتعالی کے حضور مین پیش کرنے کے واسطے لکھی ہے جسکی نقل جریدہ عالم ونمی اخبار سے ہم ذیل مین درج کرتے ہین اب کوئی کسر ہر دو ڈانٹنے کی مدد کی ہے پیغمبر اور رسول کو خدا نے بھیجنا موقوف کیے علاوہ اسکے ایادعائی ... قرآن کا سلسلہ بھی اوسی طرح موقوف ہو

جیسے بیل کے نکلنے سے جابجا شکرم اور رادنٹ گاڑی کی ڈاک اوٹھتی جاتی ہے۔ اب لوگ اسی گھات مین ہین کہ کسی ترکیب سے بیامبر بھیجنے اور رسید رجسٹری منگانے کا کوئی ذریعہ پیدا کیا جائے تو تصفیہ جلد ہو۔

بندہ پرور واجب لوجو اللہ میان۔ با وجود ... کی بعد کوئی وجود تعبیر ہو ... اگرچہ تمام باتون کی تہ ذات حضور آن خبیر و بصیر سے مخفی نہین مگر ہم بندگان مسلمانان ہندوستان تیرے عربی قرآن کے تازہ ترجمون کی بدولت جس کو طلاہٹ نخبیہ شہیدی مین پڑے ہین اوس سے ہمارے دین ایمان ... کا چین ۔ خاطر کی تسکین سب کے سب کھٹکنے پھر چھرے ہو رہے ہین۔ ہمکو اہل عرب کی خوش قسمتی اور اردو بولنے والون کی بدقسمتی پر کمال رنج و افسوس ہے۔ کیا معنے یون تو ترجمے اکثر زبانون مین قرآن کے ہوے اور ہوتے رہین گے مگر فی الحال مرزا حیرت صاحب نے دہلی مین بیٹھ کے ہمارے ہندوستان مین اپنے ترجمے اور ڈپٹی حافظ شمس العلما نذیر احمد صاحب کی غلطیون کا ایسا جھگڑا نکالا ہے کہ ہم بیچارون کی سمجھ مین کوئی بات نہین آتی اور بظاہر اسباب ایسا معلوم ہوتا ہے جبتک آپ بنفس نفیس اردو زبان مین قرآن کا ترجمہ عرش اور کرسی کی مہر لگا ہوا نہ بھیجینگے تب تک یہ گتھی یون ہی اولجھی رہیگی اور کوئی اللہ کا بندہ پھر اوس کی صحت ... اردو لون مترجمون کی زبان سے نکلتی ... یا ندوہ ... مین کتنے ... بیٹھے رہین ... اگرچہ بعض دور کی کوڑی ... اللہ والے کہتے ... زبان ... سے

معزز انگریزی ہندوستانی میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین - قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ میرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ معری سرمہ فی تولہ ۱۲ محصول خرچ بذمہ خریدار درخواست کے وقت اشتہار کا حوالہ ضرور دین نقلی وجعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -

المشتہر - پروفیسر میاسنگھ - اہلووالیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب -

تازہ سندات | ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے | تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ جو سردار میاسنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص منفصلۂ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ بابر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اسلیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کیلیے میرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے

راقم - ڈاکٹر ایم - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی - ایم - ایس - سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ انگلینڈ امرتسر -

(۲) مین بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میاسنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ کیا - یعنی مریضہ ماۃ اتم دیوی عمر ۵ سالہ سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھ کی پلکون مین [illegible] نکلے ہوئے تھے [illegible] گرتے تھے اسکی [illegible] [illegible] تھین [illegible] کثرت سے [illegible] نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی مین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا - جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ کی صحت پائی - راقم - خان بہادر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن منشر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۳) مین نے میرے کا سرمہ جو سردار میاسنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر بہیم لال گوسن [illegible] بہادر ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ جو کہ سردار میاسنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے آپ زیر علاج ہی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہے ہمارا آمین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جایگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین جمع کیا گیا ہے -

وچاہ بابل مشہوراست از افسانہ بیش نیست کہ دیدہ کہ شنید شادی لال میکویدہ

در رخصت عروس تامل چہ رود ہر
بابل نجوان کہ زدہ ہماندم بدر کنند

برشت خانہ ۔ در ہندوستان بنا بر رشتن غلہ از گل خانہ سازند بشکل ذرہ بر مرغیان و دروازہ او دخل مین سبو می باشد کہ دران آتش افروزند و سقف او اکثر از چادر آہن باشد و این مکان دو منزلہ باشد اول منزل برائے آتش و منزل دوم بنا بر غلہ و بالو می باشد بہندی بھاڑ میگویند سیٹھ پربل گویدہ

از تپ غم دل وجگر بریان بہ
خانۂ تن برشت خانہ شدہ

بچہ پلنگ ۔ یعنی کھٹولا یا پیڑی برائے طفل خفتہ میگویدہ

بر تخت وچارپائی عبث خفتہ میکنی
این بچہ پلنگ پے بچہ تو بستر است

برگ افشان ۔ موسمے باشد کہ بعزلی آرا خریف گویند وبہندی بت جھاڑ میگویند مصنف تذکرہ گندہ بہار میفرماید

نہ شاخ سبز میدارم نہ برگ و بار می آرم
چہ مینی حال زار من درین ایام برگ افشان

بار یکہ یعنی مبتلا کہ از دیگچی کلان باشد۔ نکیہ چور میگویدہ

دیگے کہ در جہیز رم آمد چرا نیاری
باریکہ کلان را بروبگدان نہادی

(باقی آئندہ)

بقلم نیرنگ خستہ جگر جالرا پاٹن۔

گرمی کی گرما گرمی

وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّار

رات کی آگ دن کی دھوپ

تپش جنگ ۔ آفتاب الدولہ اودھ پنچ بیگ۔ تا بحضت کو ٹھری کے پٹارسے سے باہر ہے۔ لو کی گرما گرم ہوا کھانیے مزیدار دھوپ مین بیٹھ جائیے۔ ابکی برس تو ایسی سڑی گرمی ہو کہ تو بہ بھلی۔ خصوصاً گیا۔ مین جس کے چارون طرف پہاڑ ہین آبادی کی مثال یون ہی جیسے گرم چولھے مین سوکھی لکڑی سالامان والحفیظ۔ ع

اب آگ بھی جھلواتی ہے پنکھا ہمسری
کہ پنکھا بھی محض بیکار ایسی گرم ہوا آتی ہے کہ خدا بچائے

لیے ہے العطش آتش پہ تعش
زمین پر چیل انڈا چھوڑ تی ہے

ایسی گرما گرم دھوپ کے خوف کے مارے کوٹھری کے میانہ مین پڑا کراہ رہا تھا کہ ڈاکیہ آپکا قیمتی پرچہ لایا غرض جھٹ باہر نکل آیا اور گرما گرم کمانی کی عینک لگا کر پہلے ملاحظہ کر گیا اور پھر پنچ سے غزل لکھنے کی نیت کیکے بیچون بیچ دھوپ مین دوات قلم کاغذ لیکر کھڑا ہو گیا۔ اور آتش مرحوم کی روح پر فاتحہ پڑھ کر ایک غزل مزیدار اپنے رنگ سے جدا آپکے اخباری مذاق کے لائق کہ ڈالی جو حاضر خدمت ہو۔ کسی مطبع مین تشریف لے جاکر اس دھوان دار غزل کو تین بار پڑھکر اینجانب کے حق مین دعائے خیر فرمایئے۔

غزل

لو مین اشتعال[1] ہے دوزخ کے برابر گرمی
کرنہ دے جامۂ ہستی سے بھی باہر گرمی

ہم نہائے ہوئے بیٹھے ہین پسینے مین جو آج
دیکھو اے شاعرو ثابت ہوئی ہی تر گرمی

اونکو کمرے مین لو لایا تو لگین یون کہنے
او ہی باہر ہی چلے آؤ ہے اندر گرمی

اس پھلکے سے ذرا اے کلو ہشیار رہو
اوڑھنے دیگی نہ شبنم کی بھی چادر گرمی

کاٹ کھائے نہ کہین بزم مین یارون کی مجھ
آج بے طور ہے بدلے ہوئے تیور گرمی

کونسا گھر ہے جہان لو کا گزر آج نہین
سارے عالم مین لئے پھرتی ہے لو پر گرمی

ڈال دو برف کا ٹکڑا تو وہ ہوا انگارا تہ
آج اس زور کا رکھتا ہے سمندر گرمی

کیا چھپانے سے چھپے جوہر ذاتی اپنا
اوڑھے پھرتی ہے عبث ابر کی چادر گرمی

پیٹ مین فیض سے تیرے ہی یہان آگ بھری
پانی پی پی کے نہ کیون سہین تجھے کیونکر گرمی

آگیا آج ہی خورشید سوا نیزے پر
کیون دکھانے لگا اسطرح سے چھپر گرمی

کل تو پٹنہ مین یہ تھی آج گیا مین آئی
اس اچکنے سے ہو ثابت کہ ہے بندر گرمی

رند ہے جیٹھ کی گرمی نہ پیو روز شراب
رکھتی تاثیر ہی تمہین مثل سے احمر گرمی

[1] اشتعال ۔ ابکی برس کی جگہ اشتعال متقدمین لکھنو دہلی نے استعمال فرمایا ہے۔

شعر تر نکلین بھلا میرے قلم سے کیونکر
جلتی ہے دن کو جو لو ۔ رہتی ہے شب بھر گرمی

عرش کے گرم مضامین چھپے گرمی مین
کیون نہ دکھلائے اودھ پنچ کا دفتر گرمی

منقلم قدیم نثار ۔ ہیچوان ۔ عرش ارگیا۔

جلوۂ داغ

(خلاصہ سوانح عمری حضرت داغ مابقابہ موسوم بہ جلوۂ داغ مولفہ احسن مارہروی مع تفصیل و تشریح خود)

یہ سوانح عمری ابھی شائع ہوئی ہی جسکے پڑھنے سے مولف کی قابلیت ظاہر ہو۔ ہم نے اسکو اول سے آخر تک دیکھا بعض مقامات پر کسیقدر تفصیل کی ضرورت معلوم ہوتی ہے جسے محض اس خیال سے کہ اس مضمون کے دیکھنے کے بعد ناظر کو اصل کتاب کے دیکھنے مین زیادہ لطف آئیگا لکھے دیتے ہین۔

اگر تمام واقعات وحالات جو اس سوانح عمری مین چھوٹ گئی ہین یا قلم انداز کیے گئے ہین تفصیل سے لکھین جائین تو یہ ایک دوسری کتاب ہوجائے لہذا اسیقدر تشریح مناسب معلوم ہوتی ہے جو جلوۂ داغ کے صاف طور پر نظر آنے کے لیے ضروری ہے۔ اصل کتاب کی ابتدا مین فہرست مضامین موجود ہے ہم بھی وہی ترتیب اختیار کرتے ہین۔

تمہید مین اشرف المخلوقات کے معنی بیان کیے گئے ہین اور مرزا داغ صاحب کو داخل اشرف المخلوقات کرکے اس کا مستحق قرار دیا ہے کہ انکی سوانح عمری لکھی جائے۔ اس کے بعد مولف نے سوانح نگاری کی دشواریون کی طرف اشارہ کرکے حیرت ظاہر کی ہو کہ مین کیونکر اس کام کو باحسن عنوان کرسکا۔

(خاندانی حالات)

ہمارے نزدیک مرزا صاحب کے حسب ونسب لکھنے کی چندان ضرورت نہین اسلیے کہ تمام خاندانی حالات۔ اظہر من الشمس ہین شاید ہی کوئی ناواقف ہو مولف نے صرف ایک شجرہ پر اکتفا کی ہی جو نواب شمس الدین احمد خان مرحوم کے خاندان کا ہی جنکی قسمت مین مرزا صاحب سے مشہور روزگار شخص کا والد بننا تھا اور اسیوجہ سے اب یہ شجرہ مرزا صاحب کا خاندانی شجرہ کہا جاتا ہی یہ خاندان مرزا صاحب کی ذات کو سرمایۂ فخر سمجھے تو کیا

کوہ کمیشن فشان

تعجب ہی محقق مولف صفحہ ۹ مین تحریر فرماتے ہین کہ مرزا صاحب کے خاندان اور حسب نسب کے حالات جو اجمالاً اُن کے بعض خاندانی اعزہ سے معلوم ہوئے اور جنکی تفصیل و تصدیق جناب موصوف نے فرمائی ہی یہی ہین۔ ناظرین اس عبارت کو پڑھ کر یہ خیال کرینگے کہ اعزہ ہی پر خاندان کا اطلاق ہوتا ہی یعنی خاندانی اعزہ چہ معنی دارد لہذا یہ بتا دینا ضروری ہی کہ مولف کا مطلب خاندانی اعزہ سے وہ لوگ ہین جو ... یہ ... ہم کفو نہ تھے مگر آپس مین وقتاً فوقتاً رشتے قائم ہوتے ... جیسا کہ ... الفاظ سے ظاہر ہی۔

ہمین افسوس ہی کہ مرزا صاحب کے اور بھائیون کا ذکر اس باب مین مطلق نہین کیا یا جو لوگ جلوہ ... آخرین شاہزادہ ... مرزا خورشید عالم بہادر گورگانی کا قطعہ تاریخ دیکھین جن کے نام کے ساتھ برادر مرزا صاحب لکھا ہوا ہی اُنھین حیرت ہوگی کہ ابتدائے کتاب مین تو مرزا صاحب کا تعلق خاندان نوابی سے ظاہر کیا گیا ہی اور آخر مین ایک شاہزادے کے نام کے ساتھ لفظ برادر مرزا صاحب لکھا ہوا ہی۔ یہ نیا معاملہ ہے مرزا صاحب شاہزادے ہین یا شاہزادے صاحب نواب ہین۔ بہتر تھا کہ اور بھائیون کے اسمائے بتا دیے جاتے غالباً سعادتمند مولف استاد سے تو ان حالات کو دریافت کرنا خلاف ادب سمجھے اور ایسے اندرونی معاملات مین بیرونی لوگون کے بیانات ناقابل اطمینان لہذا یہ مضمون ہی قلم انداز کیا ہمارے نزدیک مرزا صاحب کے اور بھائیون کا نام تو لکھ دینا چاہیے تھا اور یہ لکھتے ... نہی۔ خیر نام جو ہمین معلوم ہین وہ لکھے دیتے ہین۔ نواب مرزا خان داغ مسٹر امیر مرزا صاحب شاہ آغا مرزا صاحب شاغل صاحب عالم مرزا خورشید عالم گورگانی۔ یہ سب بھائی ہم بطن ہین مگر مختلف الصلب اقوال قابل مولف کے کہ مرزا صاحب کے اور بھائی بھی اُنکے ... سمجھے جاتے تو اُنکی سوانح عمریون کے ساتھ بھی خاندانی شجرے ہدیۂ ناظرین ہوتے اور لوگ دیکھتے کہ ایک نہر سے کتنے مختلف اشجار سیراب ہوئے ہین۔ مگر این سعادت بزور بازو نیست یہ شرف مرزا صاحب ہی کیلیے مخصوص تھا۔

باقی آئندہ

راقم — ایک باخبر

نئے فیشن کا سہرا

(اکہان پہ ہاتھ رکھکر ذرا جھک کر اور پھر یوا ایسے لکھتے ہوئے)

کوٹنے ٹھاٹ سے آو ... ٹھ ... سرکار باسے

کوٹ بنیٹ سے لیس ... لیجیے

گورگام گوڑی گورگام گوری

سودا سر مین بلٹ کر مین عینک نین لگائے

سیٹی بجاوت بیت بجاوت کوکر باجے لگاؤ

گورگام گوڑی گورگام گوڑی

خوب بناؤ فیشن گوریہ مول لو فنسی چیج (چنز)

دھوڑ ... چیتل ... جھاڑ لیج۔ (تعیض)

گورگام گوڑی گورگام گوری

چاٹو بڑائی ریت بسار لو ... آوے لاج

سنیکل ... اور ... کالج

گورگام گوڑی گورگام گوری

سانگ غزل ہر موڑ ... اب انڑ ... جاے

ڈھونگی کھنوڑی پرھو آہا چھوٹ گو اب ہاے

گورگام گوڑی گورگام گوری

ٹینس کرکٹ پولو ... کھیلت ہے ... لوس

گلی ڈنڈا ... چھوڑ دہس ... اسپیس

گورگام گوڑی گورگام گوری

تنکو نہ بولے ہم سے چھیلا اور نہ مسکائے

بلو بلو کرکے منت سے کمیس ... ہاے

گورگام گوڑی گورگام گوری

موہا سو نفی دیکھ کے گو ... کس ... جاے

ہوسکی شیری برانڈی ... رم ... لیجاے

گورگام گوڑی گورگام گوڑی

پھاپھا ہم سے ... اور جلت ہے آلاؤ

کرسی میز کے ... والے ... مین لے کاؤ

گورگام گوڑی گورگام گوری

ہاے دیوا ... اب بھاگ ... چ

ربڑ سول کے جوتہ ... پیچ

گورگام گوڑی گورگام گوری

ہمکا ہوت ہی کیس ... ہم منہ باے

عربی ترکی ... انگریجی ... ہاے

گورگام گوڑی گورگام گوری

جب ... دیکھو ... لوگ

لکی سیند ... دیکھ ... لالو لوگ

گورگام گوڑی گورگام گوری

ایک تو تم سے دور ہون ... ترے سرتاج

آین بھاگ ... کی ... کہاج

گورگام گوڑی گورگام گوری

راقم فل اسٹاپ

سلہ پتلون کی خرابی

بہار یہ ترنگ زنخی کا رنگ

قطعہ بند

اٹھلاتی لجاتی مسکراتی

کس ناز سے ہی بہار آتی

[illegible]

اور پھر بہار یہ بھی غضب کی نکھار ہے

جھونکے ہوا کے چلتے ہین یا ... سیج

جھینٹے مین یا کہ رحمت پروردگار ہے

پھولا ہوا ہے لالہ روش پر چمن کی یہ

لالاؤن کی مشاعرے مین یا قطار ہے

کیا ہے نقطہ سناتی ہے دیکھو تو فاختہ

ہے خار تیز ... جھو کا انار ہے

سوسن زبان دراز بھی ... سناتی ہی

نرگس کہ خواب ناز نہین ہوشیار ہے

گلچین بھی بھاگتا ہوا آتا ہے وہ نظر

وہ ... کی دیکھیے کیسی پکار ہے

بلبل کہان سے بیٹھی مچاتی ہے یہ غضب

تفتیش مین لگا ہوا ہر برگ بار ہے

کوئل بھی کوکتی ہے بڑے لطف سے یہان

اور اُسپہ پی کہان کی غضب کی پکار ہی

یہ رنگ کی زمانہ سے مضمون یہ ہی نیا۔

ہم ہین ہمارا حسن ہے سو ... سنگار ہے

تم ہم سے کیون خفا ہو ذرا دیکھنا ادھر

بلاے سے میرے ... کیسی بہار ہی

کھاتے ہین تیرے گنجے سے سر کی قسم ہم آج

بن ہمارا دل بہت بیقرار ہے

اللہ رے ... بس اب سنتے ہی نہین

آخر کہو تو مجھ سے یہ کیا ... سبب

یہ لطف اوسپہ میرا یہ ننھا سا اضطراب

اور تو ہوا کے گھوڑے پہ ... سوار

راقم ... بہار از اندھیر نگری چوپٹ دربار۔

مدعی سست گواہ چست

ہمارے لائق مفتخر ہمعصر ریاض الاخبار بلبل ہند مرزا داغ کے معاملے مین عجیب کرب اور بیچینی سے گفتگو کرتے نظر آتے ہین یعنی ایکطرف تو اون آزادانہ اور منصفانہ تحریرون کو ناگواری کی نظر سے دیکھتے ہین جو جناب داغ کے خلاف اون کے کلام کی نسبت اودھ پنچ یا آزاد مین شائع ہوتی ہین اور دوسری طرف نہین معلوم کن مصالح سے مجبور ہوکے کسی نہ کسی پیرائے مین خود بھی وہی کہہ گذرتے ہین جو اودھ پنچ اور آزاد کی اس بارے مین راے ہے ۔ چنانچہ ۲۴ - مئی کے پرچہ مین آپ فرماتے ہین -

" ہماری سمجھ مین نہین آتا چند روز سے اس خدمت کے لیے ریاض الاخبار کیون منتخب کیا جاتا ہی آزاد ضمیمہ اودھ پنچ نے اگر اس بلا ضرورت اور لغو بحث و نکتہ چینی سے کنارہ کشی اختیار کی ہے تو نکتہ چینیان داغ اس اہم ضرورت کے لیے لاہور کے پنچہ فولاد وغیرہ کو کیون نہین تجویز کرتے " !

اگر ہمارے ہمعصر اپنے ہی نوٹ کے آخری حصہ کو ملاحظہ فرماتے جسمین اپنے مراسلہ نگار کے فقرات بجنسہ درج کرتے ہین تو شاید اپنی سمجھ کی تنگی کی شکایت زبان پر نہ لاتے - علاوہ اس کے ممکن ہی نکتہ چینیان داغ اس خیال سے کہ ریاض الاخبار مین آزادی کے گلا گھوٹنے کی کارروائی روا نہ رکھی جاتی ہو اور مثل اور بہت دھرم لوگون کے جناب داغ کے کلام پر نکتہ چینی کو گناہ نہ سمجھا جاتا ہو ہمارے دوست ریاض کو تکلیف دیتے ہون یا محض چھیڑنے اور چڑ بڑ کرنے کو بعض بے تکلف دوست لکھتے ہون

آزاد کی کنارہ کشی نہین معلوم ہمارے دوست کو کیونکر معلوم ہوئی - اودھ پنچ اور آزاد مین اسطرح کی نکتہ چینی اور اعتراض اکثر درج ہوتے رہے اور ہونگے - اگر کبھی کسی ہفتہ کوئی ایسا مضمون نہ شائع ہوا ہو تو اسکی وجہ ہوئی کہ یا تو جناب داغ کا کوئی کلام معترضون کی نظر سے نہ گزرا ہوگا یا کسی سبب سے مہلت و گنجائش نہ ہوگی -

اس بات کے جواب مین کہ یہ بحث بلا ضرورت اور لغو ہے - ہم سوا اس کے اور کچھ نہین کہہ سکتے کہ جناب بلبل ہند کے کلام کو شاعری اور زبان اُردو کے معاملہ مین ہم آزاد نہ تحقیق اور نکتہ چینی اور نکتہ سنجی کو لغو اور بلا ضرورت نہین سمجھتے بلکہ خود ہمارا قول وہی ہی جو ہمارے منصف مزاج ہمعصر اوسی مضمون مین نو دس سطر کے بعد فرماتے ہین یعنے

" ہم انکار نہین کر سکتے کہ جناب ممدوح سے باعتبار محاورہ و زبان وغیرہ کسی موقع پر لغزش ہو جانا ممکن نہین نہ یہ دعوی اور کوئی اوستاد کر سکتا ہی "

بیٹا لگ سکے تو قرآن مین لگا دے

ایک صاحب نے اپنا بیٹا مولوی کے ہان پڑھنے کو بھیجا سلامتی سے خاندان مین کئی پشت سے پڑھنے لکھنے کا جھمجھٹ کسی کو نصیب نہوا تھا - باوا بھی بالکل کورے کے کورے تھے - مولوی نے کریما - محمود نامہ وغیرہ پڑھا کر پڑھانے لڑکے کو کسی قدر موزون طبع بنا دیا اور اوس نے بھی زور لگا کے ایک شعر کا نظم ہی لیا - مولوی نے کارگزاری دکھانے کے واسطے لڑکے کو لیجا کے باپ کے سامنے شعر پڑھوا دیا - لیجیے رات دن کی سر کھپی سے آپکے لڑکے کو اسقدر پڑھا یا لکھا یا کہ وہ شعر کہنے لگا - باپ بھی صاحبزادے کی طبیعت داری پر بہت ہی خوش ہوے اور جوش مسرت مین فرمانے لگے -

" بیٹا یہ شعر لگ سکے تو قرآن مین لگا دے " !

اسیطرح ہمارے حضرات علیگڑھ کی خوش قسمتی سے شہنشاہ معظم ایڈورڈ ہفتم کے تاجپوشی کے جشن کا زمانہ عنقریب ہندوستان مین آنیوالا ہو - مسرت اور شادمانی کے اظہار اور نمائش کا موقع اس سے بڑھ کے کیا ہو سکتا تھا عام مسلمانون سے آجتک کے ایسی نمائشی باتون کی سرانجام دہی کا شوق تو مدت سے تھا ہی تعلیمی کانفرنس کا اجلاس جشن کے زمانے مین بمقام دہلی مین قرار دیا اور مسلمانون کی طرف سے بھی دھوم دھام اڈریس یا سپاس نامہ دینے کا سامان کیا - خیر یہانتک تو کوئی غیر معمولی بات نہین مگر اوس کی نمائش اور چہل پہل البتہ سنجیدہ مزاجون کو متوجہ کرنے والی ضرور ہی - یعنی ۲۷ - اپریل کو جسطرح سرکار کی جانب سے اس جشن تاجپوشی کے دھوم دھامی اہتمام اور انتظام ہوتے ہین اوسیطرح ان حضرات نے بھی نمائش کا سامان شروع - کیا بات تو اتنی تھی کہ سپاسنامہ سے متعلق ابتدائی امور انجام دینے کے واسطے ایک کمیٹی قائم کیجاے اور تجویزین پاس کیجائین - مگر سارے ہندوستان مین ڈھنڈھورا پیٹوایا گیا - کلکتہ - بمبئی - حیدرآباد - مرشدآباد - لاہور - پٹیالہ میرٹھ وغیرہ کے لوگ جمع کیے گئے حالانکہ ابھی یہ کوئی بہت بڑا کام نہ تھا مقامی یا علیگڑھ ہی حضرات جمع ہو کے تجویزین پاس کر لیتے اور مفلس - کم فرصت اپنے اپنے مشاغل اور افکار مین مبتلا مسلمانون کو جن کے افلاس اور پریشان حالی کا مرثیہ آئے دن پڑھا جاتا ہی محض فضول تکلیف نہ دیتے تب بھی کام چل جاتا اور یہ یاد نہین یعنی دعائین صرف در بان ہو گئین - کا مصداق نہوتا بھلا کوئی پوچھے جب ابھی اڈریس طیار کرنے کی تجویزون کے واسطے کمیٹی کرنے مین اسقدر فضول اہتمام کیا گیا تو اب عین موقع جشن کے واسطے کیا چھوڑا گیا ہے اس جگہ ہمکو ایک بے انکل نمائش پسند اور انجنیر کی گفتگو یاد آگئی -

بے انکل - انجنیر صاحب مجھے آپسے بڑا ضروری کام ہے - مین ایک مکان بنوانے والا ہون آپ نقشہ بناکر اوسکے نقشے کی بابت دو لاکھ روپیہ کے انعام کا اشتہار دیا گیا ہے -

انجنیر - بہت خوب - یہ تو بتایئے کس کس ضرورت کے واسطے اور کسقدر کمرے ہون گے - اور کتنی لاگت کی عمارت بنیگی -

بے انکل - کمرے ومرے کیا - بس ایک دالان دو کوٹھریان چار گز مربع صحن - ایک دروازہ - دروازے پر کچا چبوترہ - کوئی پانچسو روپیہ کی لاگت کی عمارت -

انجنیر - آئین یہ تو عمارت اور یہ انعام - اس مین نقشے کی کیا ضرورت - انعام کے اشتہار کی کیا حاجت - یہ کام تو مزدور بھی کر سکتے ہین اگر اتنا ہی روپیہ خرچ کرنا ہے تو مکان ہی مین روپیہ لگا دیئے -

بے انکل - نہین مین نے اعلی تو عمارت کبھی نہین بنوائی - علاوہ اسکے یہ بھی تو منظور ہے کہ مین عمارت کا شوقین مشہور ہون - پانچ سو مکان مین خرچ کرونگا - دو لاکھ انعام دونگا اور ہندوستان مین میرے بھائی بند دور دست پھیلے ہین اون سب کو دعوت کا نیوتہ بھیج چکا ہون اونکی مدارات مین دعوت مین ایک لاکھ سے کم خرچ نہ ہوگا - یعنی تین لاکھ پانچسو کی عمارت بن جائیگی

انجنیر - تو میری صلاح ہی کہ پہلے آپ ڈاکٹر سے مشورہ کر لین پھر مجھے تکلیف دین - مین تو ہر وقت کام کو موجود ہون نقشہ بھی طیار ہی سمجھیے اگر آپ پاگل خانے مین چلے گئے تو مکان بہر حال طیار ہی ہو جائیگا -

داغ

عجیب لطف ہی کہ جناب داغ کا جو شعر نکلتا ہی وہ اپنی عیب کو لیے ہوے نکلتا ہی۔ ہم ہو دمئی سنہ ۱۹۰۲ء کے ریاض الاخبار مین آپکا یہ مطلع چھپا ہے۔

دلبر سے جدا ہونا یا دل کو جدا کرنا
اس فکر مین بیٹھا ہون آخر مجھے کیا کرنا

اسپر ایک دکھنی صاحب نے شعرا سے اہل زبان سے رائے طلب کی ہے - وہ لکھتے ہین کہ مجھے کیا کرنا کے بعد جاہیے کا حذف کرنا اگر جائز ہے تو ہمارے دکن کا یہ روزمرہ بھی (بیرسے واسطے ہوتا - اس امر مین کیا کرنا - آپکے لیے کیا ہو - تمکو دہان جانا وغیرہ) درست ماننا چاہیے - جناب ریاض نے اس کے متعلق کرا بہا نوٹ دیا ہی جسکا ماحصل یہ ہی کہ داغ کا مطلع صحیح نہین ہی - ریاض کا مرتبہ شعر و سخن مین بہت عالی ہی - ذرا ابھی اسکی گنجائش نہین معلوم ہوتی کہ انکی بات سے اختلاف کیاجائے میرے خیال مین تو اس مطلع مین علاوہ جملہ اخیر کے مصرعہ ثانی کے دونون جملے بھی بغیر چاہیے کے ناتمام ہین - کیا عجب کہ اور شعرا بھی اپنے خیالات ظاہر فرمائین - جناب ریاض کا یہ فرمانا بہت بجا ہی کہ غیر ممالک اور صوبجات مین زیادہ رہنے سے زبان پر برا اثر پڑتا ہی - داغ کی زبان مین اگر نقصان آگیا ہی تو اُن کے شاگردون پر فرض تھا کہ وہ اسکو رفع کرنے مین کوشش کرتے نہ یہ کہ انھین عیب دار اشعار کو انتخاب کر کے ملک مین شائع کرین - داغ کی صد ہا شعر ایسے نکلین گے جو واقعی منتخب ہین مگر سوانح عمری مین عجیب انتخابی نگاہ سے کام لیا گیا ہی - کچھ شعر مطبوعہ و غیر مطبوعہ دیوان سے نقل کیے ہین جنھین بیشتر کمزور اور اکثر مجروح ہین کچھ تاریخین اور رباعیان اور معمولی قطعات اور قصیدے کے اشعار ہین اور سب سے زیادہ مثنوی کے شعرون کی بھرمار ہی - اس سے مؤلف کی سخن شناسی کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہی اور کیونکر نہو اس کے مؤلف وہی بزرگ ہین جنھون نے قصیدۂ داغ کے اعتراضات کا جواب دیا تھا اور محیط کے معنی گول کرنے والا بتانے تھے۔

انتخابی قطعۂ تاریخ ملاحظہ ہو۔

قطعہ

ہوگیا میرا اضافہ آج دو سے سو
یہ کرم اللہ کا ہے یہ عنایت شاہ کی
اس ترقی کی کہو اے داغ یہ تاریخ تم
ابتدا سے اپنی ساڑھے پانسو تقدیر پھی

اسمین ساڑھے کی (۱۲۳۱) تحقیق حذف کر دی گئی - معلوم نہین اسکا جواز کہان سے نکالا گیا ہے - ہندوستان کی تو یہ زبان ہے نہین - ہم نے فرہنگ آصفیہ مین بھی دیکھا (جو دلی کا لغت ہی) اسمین بھی جلی قلم سے ساڑھو یا ساڑھے مخلوط لکھا ہوا ہے شاید مصنف کو تاریخ کی ضرورت نے مجبور کیا ہو - اگر یہ نہین ہی تو وہی ریاض والی بات ہی کہ غیر ملک کی زبان کا برا اثر پڑتا ہے - حق یہ ہی کہ یہ قطعہ ضرور اس قابل تھا کہ سوانح عمری مین انتخاب کیا جاتا

اب انتخابی رباعی ملاحظہ ہو۔

رباعی

اچھے بُرے ملجاتے ہین بازاری آم
آتے نظر اُسکے ہین بدشواری آم
وہ خوبی بہ زینت الفن اسے داغ
سنتا ہون کہ ! خوبین ہین سرکاری آم

ہر مصرع وجد کرنے کے قابل ہی - آپکے یہان بازاری آم اصطلاح مین اُن آمون کو کہتے ہین جو خرید و فروخت مین آئین - اس اعتبار سے نہ بکنے والے آمون کو شریف و وضعدار آم کہنا چاہیئے چوتھے مصرع مین لفظ سرکاری اگر آم سے متعلق ہی تو باغون کی تخصیص نہ رہی عام طور سے جتنے باغ ہین سب مین سرکاری آم ہین لہذا سرکاری کو باغ سے پیوند دینا چاہیے یعنی سرکاری باغون مین اس اس نام کے آم مزہ اس صورت مین تعقید جو ہاتھ بھر کی واقع ہوتی ہی جسکا لحاظ نہ کرنا چاہیے اس لیے کہ استاد کا کلام ہو اور استاد بھی کیسا افصح الملک۔

راقم
ریویو نگار

بڑا بوجھ تھا آج ہلکا ہوا
ضمانت ہوئی یا مچلکا ہوا

جسطرح ہندوون اور جینیون مین رتھ - مسلمانون ہندوون مین گاؤکشی اور سنکھ - اوسی طرح تھوڑے عرصہ سے شیعہ اور سنیون مین **بلا فصل** کا معاملہ در پیش ہے۔

یونتو اس لفظ کے افسانے سیکڑون مرتبہ آپ کے گوش گزار ہوے ہونگے لیکن آجکل جو کھلبلی اور عجیب قطعی یا فرو گذاشتی مزیدار کیفیت اس لفظ نے فتح پور ضلع بارہ بنکی مین پیدا کر رکھی ہے وہ اس قابل تو نہ تھی جس سے ظرافت مآب مسٹر پنچ بہادر کے صفحات ... اور ناظرین کے دماغ پراگندہ کیے جاتے - لیکن عبرت کے واسطے جو کچھ ہمکو اطلاع ہوئی ہے اُسے لکھکر اتنا ضرور کہنا چاہتے ہین کہ بھائیو اب سے آئے گھر سے آئے اب زیادہ تو تو مین مین اور نفسانیت کو اس معاملہ مین دخل دو جو کچھ ہوا سو ہوا۔

این ہم اندر عاشقی بالاے غمہاے دگر

سنا جاتا ہی کہ پہلے تو حضرات شیعہ نے اذان مین بلا فصل کہا - کہا جاتا ہی کہ علی رغم قدیم کے خلاف اُنھون نے ایسا کیا تھا - اسپر سنی بھائی معترض ہوئے - خوب خوب گپ ہوئی - بڑی بڑی جوتیان لڑین - خم ٹھونک ٹھونک کر بولین کیسے کہ کلیجہ نکال نکال کے مناظرہ اور بحث ہوئی - فریقین کی دینداری تک بات گئی آخر کار بعد خرابی بسیار پایا۔

دے رندش۔

الصلح خیر

ڈنکے کی چوٹ دس باتین چیمبرلین کے قولنج ہیضہ پیچش سے متعلق۔

(۱) قولنج ہیضہ۔ درد معدہ مین فوری صحت۔

(۲) سخت اسہال و پیچش مین کبھی بے اثر نہین رہتی

(۳) پرانی پیچش کو اسہال کیتر

(۴) ابتدائی ہیضہ مین یقینی معتمد

(۵) وبائی اسہال مین تیر بہدف۔

(۶) صفراوی قولنج کو پیدا نہین ہونے دیتی۔

(۷) امراض خون مین زود اثر اور تیر بہدف۔

(۸) اثر مین بے ضرر۔

(۹) منھ مین خوش ذائقہ۔

(۱۰) دنیا کی دواؤن مین سب سے زیادہ صحت بخشتی ہے۔

یہ تعریفین ڈنکے کی چوٹ کے بیان کی جاتی ہین مگر اس دوا سے متعلق ہم خفیف معرفت ہین۔ ہر گھر مین ایک بوتل رکھنا چاہیے آج ہی منگا۔ جان کی حفاظت ہر جگہ کیجیے۔

ارے یہی کیا کہا۔ ارے مجھے تو سناؤ۔ واللہ بہت ہوئی مین زمانے کی اتنا دوڑی سے مہلت ہی نہین پاتا کہ اطمینان کے ساتھ بیٹھ کے دو قہقہے تو لگا لون۔ ہاتھ دو ہاتھ ٹوپی آسمان کیطرف اچھال سکون۔ وہی کیفیت تھی۔

تبسم سے نہین لب آشنا اپنے کبھو برسون
ہنسنے بیٹھے ہم سالگرہ ہو سو روتے ہین لہو برسون

حضور ملک معظم کوئین وکٹوریہ کی وفات سے اس آخری عمر مین السیاحۃ ہوا کہ پہونچا ہر کہ مدت ہوئی وہ بیچارہ کب کا مر کھپ گیا۔ اب تو دل کا ہیکو اوسکا خیال اوس مرحوم کی فاتحہ خوانی کو تھا۔ کہنا کیا بات یہ ہے کہ آپ جانیے۔

درپس ہر گریہ آخر خندہ ایست

اس دنیائی جھائین جھائین ٹکا راور ترددات کے ختم اور معطل ہونیکا کوئی زمانہ بھی ہے۔ آخر دنیا کیونکر جئے۔ زمانہ بھی اس حکمت کو خوب جانتا ہے۔

درشتی و نرمی بہم در بہ است
چو رگزن کہ جراح و مرہم نہ است

آخر اتنی مدتون تک خون کے آنسو رولانے کے بعد خندۂ سرشار اور قہقہہ چھت پھاڑ کے سامان بھی تو کرتا۔ پس ہمارے ملک معظم کے جشن تاجپوشی کا زمانہ لایا۔ لیکن تم جانو جلتی گاڑی مین روڑا اٹکانے ہر بات مین بخ لگانے والے بھی دنیا مین سیکڑون پڑے ہین اون کے نزدیک یہ بات کچھ بے جوڑ سی معلوم ہوئی کہ خوشی اور مسرت کے خم شراب مین لڑائی بھڑائی قتل و خون کا نمک مزہ کرکرا کرتا ہوتا اس کے واسطے ٹرانسوال کا جھگڑا بھی پہلے سے ہو طے ہونا لازمی تھا۔ بس کچھ دن پہلے سے صلح ہو گئی۔ اوسکی خوشی منانا چاہیے۔

ہان صاحب اب اگر یہ ہے تو بہت ٹھیک ہے مگر یہ تو فرمایئے کن شرائط پر صلح ہوئی۔ کیا معنے کہ جتنا بٹنا تھا بوئر لوگ خوب پٹے اور انگریز بہادرون نے بھی خوب جی کھول کے حسب عادت و ادعای مردی دستبرد شجاعت دی بڑے بڑے بوڑھون کو نیچا دکھایا تھی ہوس مٹنے مٹانے کی کر و گر اور اسٹین کے دلون مین تحسین اچھی طرح سے نکالدین شکایت کا موقع باقی نہ رکھا فوجی سامان مین دولت سمندر کے پانی کیطرح بہادی بلکہ جوار بھاٹا یا بقول بنگالیون کے ممتا بلا لیا۔ پھر اب شرائط کی گنجائش ہی کہان۔ اجی عنایت فرما یہ شرطین کیا مہذب کارروائی کے وعیطے پوچھتا ہون۔ ورنہ اگلے وقت وقتان مین یہ موقع شرائط کا تھا کب اور کس نے شرائط کے۔

اجی شرطین ورطین۔ مہذب غیر مہذب کارروائیان دکھاوے اور نمائیش کی باتین تو تہ کر رکھیے نفس معاملہ دیکھیے۔

اسلحے کے جھوٹ موٹ کے اڑنگے یہ اپنے ہونٹ کیوقت لے ہوتے۔ ہنسیگے۔ اسوقت ہمکو آپکو ان فضولیات مین الجھنے کی مہلت کہان۔ بس بغلین بجائے جشن منانے کیواسطے یہی خوشخبری کیا کم ہے۔ کہ جب دیکھیے صبح صبح ٹرانسوال کے تار۔ دن کا انتظار رہے پانیر ڈیلی ٹیلیگراف کے پرچے تیم اور اسٹیج کے ڈھیلون سے پہلے دیکار رہین۔ صبح ہوئی نہین ابھی اچھی طرح آنکھین بھی مل کے نہین کھولین اور تار دیکھ رہے ہین۔ خیر خدا خدا کرکے اس سے تو نجات ملی۔ اب اپنے وہی معمولی سلامت روی کی چال والے تار اور خبرین جیتی رہینگی آگے نہ انسان کے کشت و خون کا جھگڑا۔ نہ مار دھاڑ کا بکھیڑا۔ دنیا مزے مین بے کھٹکے عیش و عشرت منالے اپنی نیند سولے اپنی بھوک کھالے۔ چوہے کا کلکانہ بلی کا غم لول لے مرغے ککڑون کون

(دو ہفتہ) جذبۂ ہند

(۱) اس نام کا ایک اردو رسالہ ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۲ع سے جاری کرنے کا ہمارا ارادہ ہے جسمین ہر طرح کے ایسے مضامین شائع ہوا کرینگے جس سے ہندو مسلمانون مین نیک و شستگی پیدا ہو اور ادب کا دائرہ وسیع ہو۔

(۲) اس رسالے کا حجم ڈیمی کاغذ ۲۶×۲۹ تقطیع کے ۴۸ صفحہ پر ہوگا جسمین ۱۲ صفحہ پر عمدہ عمدہ نظمین مختلف شاعرون کی اور آٹھ صفحہ پر اعلیٰ درجہ کے مذاق ہونگے باقی ۲۸ صفحون پر انگریزی عربی ترکی زبان کی نایاب کتابون اخبارون اور رسالون سے مفید و دلچسپ مضامین ترجمہ کیے جاینگے۔

(۳) ملک کے مشہور مضمون نگارون کی خدمت مین یہ سوال ہے مفت بشرطیکہ وہ اپنا اپنا مضمون ۱۵ جولائی تک رسالہ کے جاری ہونے کے پیشتر ہمارے پاس بھیجدین جسمین انکا مضمون پہلے نمبر مین شائع کیا جاوے۔

(۴) اس رسالہ کی قیمت سالانہ عام خریدارون سے ۲ روپیہ معہ محصول ڈاک ہے والیان ملک و رؤسا سے انکی ہمت پر طلبہ اور غربا سے بعد تصدیق ۱ روپیہ اور بہر پیشگی دینے والے اصحاب کو ایک عجیب و غریب کتاب انعام دیجاویگی۔

(۵) ۶۰۰ سو درخواست ویلیو پی ایبل کی آجانے پر ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۰۲ع یہ رسالہ جاری ہو جائیگا اور ہر خریدار کو یکم جذبۂ ہند کا پہلا پرچہ ویلیو پی ایبل بھیجا جائیگا ۱۵ جولائی تک خریداری کی درخواستین آجانی چاہیین۔

تمام درخواستین ویلیو پی ایبل یا ارسال زر بنام منشی محمد امانت اللہ آبرو و غازیپوری مہتمم جذبۂ ہند جونپور۔ قریب کچہری دیوانی جونپور کے پتہ پر ہونی چاہیے فقط

محمد امانت اللہ بقلم ولی محمد منیجر جذبۂ ہند

(۴) اشتہار کتاب ثمرات باغبانی

یہ تحفہ کتاب جسمین مخفی نسخے اور وہ مجرب قواعد اور ہدایت باغبانی کے مندرج ہین جنکو آجکل کے مالی نہین جانتے ہین مصنف کو ایک ہیڈ مالی سے جو زمانہ سابقہ مین باغات شاہی ملکھنؤ مین ملازم تھا اور مسٹر فلپ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ باغ خسرو الہ آباد سے اور ۲۲ برس کے ذاتی تجربے سے حاصل ہوے ہین واسطے شائقین باغ اور امرا کے جو اس کے قدردان ہین شائع کیے گئے ہین اور اپنی باغات کو نمونہ بہشت کا بنا سکتے ہین اور دولتمند باغ لگا کر آمدنی بڑھا سکتے ہین یعنی قلمی آم (فضلی لنگڑا) کٹھل لیچی امرود کا باغ لگانے مین بدرجہا نفع دکھلایا ہے چار بیگھے کے باغ مین آٹھ سو روپیہ سالیانہ کی آمدنی بعد چند سے ہوگی اور پھر سال بسال ترقی ہوگی اور بہت سی ترکیبین لکھی ہین جنگل اور افتادہ زمین مین علی ہذا طیار کرا کے مثل خودرو درختان کے بغیر آبپاشی کے قلیل خرچ مین باغ لگا کر آمدنی بڑھانا اور قلمی اور تخمی آم کی پیوند کی ترکیب عطریات اور خوشبو سے اصلاح کرکے خوشبودار آم پیدا کرنا جسمین کیوڑہ گلاب وغیرہ کی خوشبو آوے بارہ ماہی آم کا درخت تیار کرنا ترکیب تخم ریزی حفاظت آبپاشی

بلمین دیہیڑ لگانے اور پیوند باندھنے کے دو طریق جیسے آم شیرین خوشبودار، تلمین کلان تخم چھوٹا درشتہ امرود انار انگور بیدانہ ہوگا جملہ طریق قلم باندھنے کے معہ نقشہ جات۔ کل مشہور میوہ خوشنما بیلنے کروٹن وغیرہ اور فصلی اور دوامی پھول کے درختان یہان گلاب گلاب گل داؤدی کا بہت بڑا نمائشی پھول پیدا کرنا فہرست ہائے چیدہ اقسام گلاب گل داؤدی اور فصلی انگریزی اور دیسی پھول کے درختان کی تمام نخبا انگریزی اردو بیان زراعت دوب گھاس جسمین نفع کثیر اور جس کے کھانے سے گھوڑے اور مولیشی فربہ ہوتے ہین اور وہ طریقہ کاشت سبزی ترکاری آلو گوبھی کرم کلا شلجم وغیرہ کا جسکے پھل پھول کلان لذیذ اور بیدا ور بکثرت ہوتے ہین۔ خربزہ شیرین شل لکھنؤ کے ہوتا ہے علاج دفعیہ دیمک کیڑا وان وغیرہ کا یہ کتاب ۱۳ صفحہ ۲۶ ×۲۰ اسکا کاغذ سفید پر خوشخط چھپی ہے قیمت فی جلد ایک روپیہ محصول ڈاک ذمہ خریدار پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت قدر دانون کے نزدیک یہ دس روپیہ کو بھی ارزان ہے یہ کتاب مصدقہ اور سیر خسرو باغ کی ہے جو اس فن مین کمال رکھتے ہین اسکو مثل

دیگر کتب کے نہ تصور کرین لوگ دھوکا کھائے ہین اسکو ضرور منگوائین اور اپنا مقصد دلی پورا کرین بارش آگئی جلد منگوائین اور باغ مطابق اوس کے لگا تو جلد تیار ہوگا۔

دیگر وزیر جنتری برآور دتنخواہ ہے دو ہزار روپیہ تک جسمین جنتری انکم ٹکس سود برآورد مزدوری اور ایک سالانہ جنتری دوامی دو سو سے دو سو برس کی شامل ہے یہ جنتری واسطے آسانی حساب باب تنخواہ نظر بخشیان افواج وغیرہ کے جو تنخواہ کا بل بنانے اور بانٹتے ہین نہایت کار آمد ہے

المشتہر منشی شمشاد علی ولد منشی وزیر علی از الٰہ آباد

(محلہ بخشی بازار)

معلم الشطرنج المعروف بہ یار شاطر

ضخامت ۵۷۲ صفحے تقطیع ۲۹ قیمت فی جلد عہ

(علاوہ محصول ڈاک)

جسکو لالہ راجہ بابو صاحب ماتھر صاحب حضور مہاراجہ صاحب بہادر والی پٹیالہ سپرنٹنڈنٹ پلیس گیمز ڈپارٹمنٹ خلف الصدق جناب ماسٹر چھوٹی لال صاحب مرحوم وائرکٹر سررشتہ تعلیم پٹیالہ نے نہایت محنت و ذاتی تجربہ اکثریت سی کتب انگریزی کے معائنہ کے بعد بامحاورہ اُردو مین تیار کیا ہی جسمین علاوہ تاریخ و روایات ایجاد شطرنج و قواعد و فوائد کھیل و مختلف اقسام شطرنج مثلاً رومی سناتب ولوانہ شاہ دسمن طرق بچانے بازی دچال و مات جملہ مہرہا و دو عدد نادر نقشہ جات (معہ حل) دو دیگر بیشمار واقعات و حالات دلچسپ کے جنکی تشریح کی اس مختصر مین گنجائش نہیں ایسے مفید نوٹس وغیرہ دیئے ہین کہ اونکی تقلید سے معمولی کھلاڑی بھی اوستاد کامل بن سکتا ہی گو دنیا بھر کے شاطران قدیم و حال کی معلومات کا ایک نادر ذخیرہ یا مخزن ہی ایسی مکمل مستند و دلچسپ او رلاجواب کتاب اس فن کی آج تک کسی زبان مین شائع نہیں ہوئی ہے کتاب کے پیش کرنے اور جیبس لوٹمنٹ شملہ کے جیتنے کے موقعہ پر مصنف صاحب کو پیشگاہ حضور مہاراجہ صاحب بہادر سے گیاشی سے ایک معقول انعام اور عمدہ خوبصورت گھڑی طلائی عطا ہو چکی ہی اور امسال اسی ٹورنمنٹ کے خاتمہ پر تین سال متواتر کامیابی کے بعد کپ جیتکر مصنف صاحب غالب شطرنج کے کھیلنے مین کمال رکھتے ہین۔ اخبار سول ملٹری۔ پاینیر و ٹریبون وغیرہ جملہ معزز اخبارات نے اس کتاب و ٹورنمنٹ کی نہایت تعریف لکھی ہے۔

نوٹ۔ ایجنٹیان کتب و کمیشن زیادہ جلدون کے خریدارون کے ساتھ رعایت کیجاویگی۔

درخواستہائے جلد دفتر اخبار ہذا مین آنا چاہیئے۔

The Greatest Cure.

اکسیر اعظم

عصبی ضعف جس سے مادہ حیوانی ضعیف ہوتا ہی قوت مردانگی جاتی رہتی ہے۔ شباب کی بے عنوانیان۔ عام ضعف قبل از وقت انحطاط جسمی کا کم ہونا ضعف بصر۔ چہرہ پر مہاسون و دوڑون کا نکلنا بدخوابی درد کمر طرح طرح کے وسواس کا پیدا ہونا پھرتی کی کمی خیالات کی ژولیدگی ضعف حافظہ۔ جریان۔ رگون کا پھول جانا۔ اضمحلال خاطر۔ سانس کا پھولنا اختلاج قلب چہرے کی اوداسی گردے اور مثانے کے تمام عوارض غرضکہ آلات تناسل کی تمام شکایات مرقومہ بالا وغیرہ وغیرہ سب رفع ہوجاتی ہین حال مین یہ نایاب نسخہ ایجاد ہوا ہے۔ مریضون کو کبھی ناکامی نہین ہوتی مفصل حال ٹکٹ زدہ لفافہ وصول ہونے پر لکھا جاتا ہے۔

المشتہر پادری جان ولسن نمبر ۱۸ مور ریلو ڈیل (کنٹ انگلینڈ)

اخبار کا نام بھی لکھنا چاہیے۔

۱۳ قوت از دست رفتہ

اگر مردانہ قوت کی کمی ہے تو وہ رسالہ منگالو جسمین ام ڈی سی ایچ ام نے انحطاط اور رگون کے موٹے پڑ جانے کا بہترین اور مذرونی طاقتون سے متعلق مخصوص ابواب سستی کمزوری کا تیر بہدف علاج لکھا ہے یہ رسالہ ایسے ہی اشد ضروری معالجات مین بے نظیر ہوئی ہے۔ طویل تجربہ کے بعد تحریر ہوا ہی۔ یقیناً حکیم حاذق کی خدمت انجام دیگا۔ مختصر یہ کہ اگر مطابق ہدایات عمل ہو تو مردانگی کے جاتے رہنے رقت۔ فقدان طاقت شباب کی بے پرہیزیون کے خراب نتایج قبل از وقت بڑھاپے۔ رگون کے پھول جانے۔ کانونکی سنسناہٹ۔ آنکھونکی روشنی کی کمی۔ دل کی اوداسی جسمی پھرتی کی کمی۔ عام کمزوری۔ سر گرانی۔ رعشہ۔ جلد پر دو ورڑے۔ حافظے کا ضعف۔ مالیخولیا عصبی کمزوری کی شکایتون۔ جگر۔ گردے۔ مثانے او رآلات ادرار کی تمام خرابیون کو حتمی طور سے دفع کردے صرف طلبی کی درخواست موصول ہونے پر رسالہ بلاقیمت مفت روانہ کردیا جائیگا۔

پتہ۔ "سرحن" برسٹل گارڈن۔ مقام برائٹن صوبہ سسکس انگلستان کافی ہوگا۔

(اس اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے)

ممیرے کا سرمہ
پانچ ہزار روپیہ انعام
پانچ ہزار روپیہ انعام
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل انگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی
تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ -
پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت
بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے
فائدہ اٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ عکار ممیرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ
فی تولہ ... خرچ بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے -
المشتہر - پروفیسر میا سنگھ ... مقام بٹالہ ضلع گورداسپور - پنجاب
تازہ سندات
ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے
تازہ سندات
(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ ... نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت
اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے
آنکھوں سے پانی کا بہت جانا دھند - سوزش ہر قسم
جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین - جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور
اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین
کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اس لیے ہر کسی کے لیے اسکا
استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹروں کا
ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے
اس لیے مین بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا
امراض کے لیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے -
راقم ڈاکٹر ایم - بی - سانگی صاحب بہادر ایم - ڈی -
ایم - ایس ... یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر
(۲) ... خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے ...
کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب ...
نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ
اتم دیوی عمر ۴۵ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی
پلکوں مین خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پلکوں پر بال پڑتے تھے
اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھین ... مواد ...
تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین
پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی
تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے ... روز
تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ
سے کلی صحت پائی - راقم خان بہادر محمد حسین خان - ایل - ایم -
ایس - اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور
سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -
(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے ... کیا ہے
ان مریضوں پر جنکی آنکھوں ... پانی جاری رہتا ہے ... دھند اور کمزوری
نظر ... سرمہ ... مفید ہے -
راقم - ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ایل - ایم - ایس
اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال
آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -
(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے
ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ ... نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک
قسم کے مریضوں پر استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے
اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال
... مفید ہے - راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ - ایل - ایم -
ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -
پانچہزار روپیہ کا انعام
اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے
جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی
ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام
دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی
... سنہ ۱۹۰ ... مین
جمع کیا گیا ہے

منم و دل پریشان بکسے سپارم اورا
چہ کنم نمی توانم کہ نگاہدارم اورا

پنچ بہادر۔ تم نے تو سیکڑون قسم کے مست میڈیکل ہال سے لیکر ہندوستانی اور لاہوری دوا فروشون تک کی نمائش دیکھی ہونگی۔ مگر آج ابدولت مع الرت یک پیشہ قدر امیکاسست پیش کرتے ہین جو کمال حکمت عملی سے بہت دنون کی کوشش اور سعی کے ساتھ انگریزی قسم کے آلات جراحی کے ذریعہ سے نکالا گیا ہے۔

فی الحال تو یہ بکھرے ہوے دلون کے واسطے معجون مفرح قلب کا کام دیگا۔ اور اکسیر اعظم سے زیادہ قوی اثر دلون مین پیدا کر دیگا۔ جسکی وجہ سے جدائی کے صدمہ اور فراق کی گھڑیان نہایت استقلال کے ساتھ کٹ جائینگی اس کے بعد کا اثر ہمکو نہین معلوم کیا ہو اور کیسا ہو۔

(اصلی نے ڈراما ملاحظہ ہو)

(باب اول)

پردہ اول۔ صبیح ملیح۔ پری وش۔ پری چہرہ۔ دیسی مگر روغن کی ہوئی خاص ساحرس کے ہاتھ کی ولایتی شمع چینی گلٹ کی سنہری تھی۔ انگوٹھی پیاری۔ بال بڑی شیشی حسن کی دکان پر خریدارون کا جمگھٹا۔ بٹ کرنیوالون کا جماؤ۔ فہرست عاشقان مین نام لکھانے والون کی ریل پیل لوگ لاٹ

دنیا کی پڑ رہی ہین نگاہین ۔۔۔ پر
کس لوک کا جہان ہے کس آن بان کا

پردۂ دوم

جہرامت سے عاشقون کے وہ گھبرائے اسقدر
قرآن اٹھا رہے ہین کہ بندہ حسین نہین

پردۂ اول افتادہ۔ دید بازسے لگاوٹ۔ عشق بازی۔ یاری آشنائی۔ زر خیز کارروائی۔ شراب وصل سے مالامال۔ دوسرا آتش رقابت سے سوختہ۔ ایک کے حوصلہ بہت سے زیادہ مسرور دوسرے کا شوق بلند ہی اور افسوس سے زیادہ تیز۔ ایک کے زخم جگر پر شکر اللہ ہن۔ دوسرے کے ناسور دل پر کاسٹک لوشن۔ ایک کو نوید روا اثر۔ دوسرے کو

کلوروفارم۔

دامن یار خدا ڈھانک لے پردہ تیرا

پردہ سوم

وہ کہتے ہین نکلنا اب تو دروازے پہ مشکل ہے
قدم کوئی کہان رکھے جدھر دیکھو ادھر دل ہے

اون۔ آون۔ خدا غارت کرے۔ کہین س ع۔

زبان کے مانند آن زمانہ کہ زو ساز ند محفلہا

نہ ہو جاے۔ سلام و پیام۔ شکوہ و شکایت۔ رگ پٹ گٹو یا غٹ پٹ۔ ہ

وصال یار سے دونا ہوا عشق
مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی

پھر وہی بکار۔ وہی ہاے واے۔ وہی کرب۔ وہی بیچینی
جو نگاہ کی تھی ظالم تو پھر آنکھ کیون چرائی
وہی تیر کیون نہ مارا جو جگر کے پار ہوتا۔

پردۂ چہارم۔ ع۔

بڑے پاک طینت بڑے صاف باطن

چپڑی اور دو دو۔ دن عید۔ رات شب برات۔ جو پیرے سو راہ کے نہین۔ عاشقان ہمتی حال کا پتلا حال۔ انتظار خلفشار۔ خاطر مضطر۔ دل بیقرار۔ اکثر مرنے پر طیار۔ مگر۔

تیرے تیر کی خطا کیا مری حسرتون نے روکا
یہ پشیتین یہ بلا ئین جو جگر کے پار ہوتا۔

ایک انار سو بیمار۔ زر علیہ السلام وسیلہ رسائی البقیۃ السیف مفلس۔ نادار۔

رہین اشتیاق ہی مین گوپال ٹھن ٹھن

دوسرا باب

(پردۂ اول)

پیش ازان بودم کہ بدخامہ بہ مشق استاد
الف قامت او مشق قیامت میکرد

ڈبلوائی۔ وی۔ وی بھنے ہلوگ۔ آئی گو۔ مین جاؤن لی سو۔ ہوا ایسا۔ گھبراہٹ۔ نئے نئے قفس مین پھنسنے سے پریشانی۔ گھر کی یاد۔ پابندی اوقات۔ وبال جان نیا دانہ نیا پانی۔ نئے لوگ۔ نئی صحبت۔

رنج سے خوگر ہوا انسان تو مٹ جاتا ہے رنج

مشکلین مجھپر پڑین اتنی کہ آسان ہو گئین

پردۂ دوم

شاگرد۔ اوستاد۔ گل۔ بلبل۔

من تو شدم تو من شدی تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم

تو دیگری۔ پیار۔ اخلاص۔ نہ پوچھے کا کھٹکا نہ بلی کا غم۔ واہ پیچھے۔

پردۂ سوم۔ ہ

گہہ بپائے خم افتم گہہ سبو زنم بر سر
ساقیا مرغ از من عالم جوانی ماست

جوانی دیوانی کا روز۔ ہ

سنبھالا ہوش تو مرنے لگے حسینون پر
ہمین تو موت ہی آئی شباب کے بدلے

سالت سند اسوخت۔ شاہدان بازاری سے لگاوٹ۔ گلابی پری سے ہمدوش۔ ہ

روز پیتا نہین پی لیتا ہون گاہے ماہے
وہ بھی تھوڑی سی مزہ منہ کا بدلنے کیلیے

تیسرا باب

پردۂ اول

لقا کبوتری کے پر پرزہ کے دیکھ بھال۔ دانہ پانی پر لگانیکی فکر۔ تحفہ تحائف۔ فرمائشات۔ سب سے بڑھکر دل نذر۔ جگر نذر

تمہاری نگہ کے ندیدہ کھڑے ہین
جوانی کا صدقہ ادھر دیکھ لینا

ہر ملی تون حضر۔ ذریعہ رسائی۔ دوستی۔ محبت۔ بکر کود۔ موچھون پر تاؤ۔ خوب مارا۔ ظاہر اسر پھر بلکہ ٹیپنٹ۔ قال و مقال مالے میکشم از برائے تو۔ شاباش۔ شاباش۔

لائے اس بت کو التجا کر کے
کفر توڑا خدا خدا کر کے

پردۂ دوم۔ ہ

خدا رکھے محبت نے کیے آباد دونون گھر
مین انکے دل مین رہتا ہون وہ میرے دل مین رہتے ہین

محبت سے عشق۔ عشق آیا قیامت آئی۔ سرگرانی۔ پریشانی۔ صدمۂ فراق۔ کرب۔ نگہ انتظار۔ بیچینی۔ الہلہ۔

کاش گردون از سرم بیرون برد سودائے تو
یا مرا صبرے دہد چندانکہ استغناے تو

دل مین اثر۔
اسلام کو بگڑا ہوا دیکھوں تو کھنچے ہین مجھ شرک
کعبہ میرے پیچھے ہے کلیسا مرے آگے
گھٹنا۔ پتلون۔ پیوند۔ قانونی جکڑ بندی۔ مبارک سلامت
مبارک سلامت۔

پردہ سوم
سبحان اللہ۔ من جاز لنا۔ الخ قبلت۔ قلبت۔
وارنٹ مہر۔ نکاح نامہ۔ بقول شخصے لکھی گھوڑی۔
چھوڑ رنے۔ اُدھیڑ رنے۔ بیچھوڑنے پر بحث۔
قسمت کی کم نصیبی پہ صیاد کیا کرے
سر پھوڑ کر ہین پہاڑ تو ماں باپ کیا کرے
دائی جی۔ بوا استانی۔ میان عرب۔
حسرت پہ اُس مسافر بیکس کے روئیے
جو تھک گیا ہو بیٹھ کے منزل کے سامنے

چوتھا باب
پردۂ اول
ہجر کی شب ہی بجھے جاتے ہین داغون کے چراغ
شام ہی سے آج سناٹا دیار دل مین ہے
دل۔ کس ماقک۔ آل تا نسنس۔ فلش ایکٹ۔
نظر بند۔ منزلون کی دوری۔ بے بسی۔ لاچاری۔ ہائے تقدیر
ناکامی۔
ٹٹیان چھوپی گئین روزن در بند ہوے۔ ہم نظر بند ہوے
افسوس۔
دل کی آئینہ مین ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی
اچھا۔ جو جیتے رہین گے تو مل جائینگے۔ ادھر مایوسی
ادھر حسرت۔ ادھر نگہ انتظار۔ ادھر چشم حیرت۔
آہ آہ ہائے۔ ہائے۔
آون آون کہہ گئے اور آئے نہ بارہ ماس
نینن سے ندی بہی اور ڈوبن لاگی آس
پردۂ دوم۔ ع جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے۔

یو ڈیم۔ ہم اپنا کو انٹ ان ادیر (بالکل نہین جانتا)
شالا لوگ بڑا گول مال۔ مار شالا رشالا۔ بدمعاش۔ یو
میرج۔ ری میرج۔ او بابا۔ شالا لوگ بولا نہین۔ یو ڈیم
یو لو ورڈی دل۔ اپنا بولا نہین۔ (مجھ سے کہا نہین)
کی جانے۔ بدمعاش یہ لوگ۔ آتش زبانی۔ غیظ غضب
است۔ ماتا منظور۔ ڈیم۔ فول۔ اولڈ جیکال۔

پردہ سوم ہ
اب تو جاتے ہین لکھنؤ سے کہین
پھر ملینگے اگر خدا لایا۔
پہلے ادعا پھر تکرار۔ جہان ملے رہین سہی۔ اچھا
خیال خاطر ناشاد رکھنا
ہمین دشمن سمجھ کر یاد رکھنا
راقم۔ م۔ ب۔ ن علیہ الرحمۃ۔

تازی کو چابک تتّی کو کان

بہو۔ مین دیکھتی ہون تین چار روز سے آپ مجھے سنا سنا کر اپنی بڑی صاحبزادی سے خرچ کی شکایت کیا کرتی ہین آخر اسکا کیا مطلب۔

ساس۔ مطلب کیا کچھ بھی نہین گھر کے انتظام کو جھیکا کرتی ہون عجیب بہو ہڑون سے سابقہ پڑا ہے دس کیمگہ بیس کا صرف آمدنی کم خرچ زیادہ قرض روز بروز بڑھتا جاتا ہی چھوٹی لڑکی جوان بیٹھی ہے اسکے نکاح کی فکر ضروری ہے لڑکے کا نام خدا اب چھٹا سال شروع ہوگا اسکی بسم اللہ ابھی تک نہین ہوئی اسکی فکر الگ ہی پھر تنے دن بھائی برادری کے سوکام اُسکے مصارف یہ سب کہان سے آئیگا۔

بہو۔ کچھ دنیا مین انوکھا آپ ہی کا گھر نہین ہی دیکھیے برو سس ہین آخر خوشوقت راؤ اور مانک چند بھی تو تم ہین اُنکے یہان بھی تو ماشاء اللہ آئے دن تقریبین ہوا کرتی ہین اور پھر آمدنی کی حیثیت سے ہم وہ برابر ہین۔ اگر زیادہ بھی سہی تو اُسیقدر خرچ بھی تو زیادہ ہی پھر وہ ایک نہین شکایت کرتے۔

ساس۔ ہمارا انکا کون مقابلہ وہ کروڑ پتی مہاجن انکے یہان ہزارون کالین دین اور ہم غریب زمیندار۔

بہو۔ ہونہ کہیے اگر انکے سال مین پچیس روپیہ سیکڑا کے حساب سے آمد ہوگی تو آپ یہان اسیقدر ایک کے تین وصول ہوجاتا ہوگا مگر ہان نیت کا فرق ضرور ہے۔

ساس۔ ارے تجھ پر سات ننگل کی جھاڑو پھیرون صدقے کی زبان نگوڑی اسکو ایڑی چوٹی پروارون جو مجھے بدنیت کہے۔

بہو۔ سنا صاحب ذرا منھ مین لگام دو زبان سنبھال کر بولو کوئی تمھاری لونڈی نہین ہے۔

ساس۔ (غصہ سے دانت پیسکر) ارے تجھے زندہ تو یون موئی نکٹی جو تو کہے منھ مین لگام دو۔ اچھا رہ تو جا مال زادی ذرا بڑے بھیا کو آنے تو دے جھونٹے پکڑ کر نہ نکلوایا تو میرا نام نہین۔

بہو۔ (غصہ مین کڑک کر) ہان ادی تو خود ہوگی اور تیرا کنبہ دیکھون تو کون مجھے جھونٹے پکڑ کر نکالتا ہی اور کس کی کھوپری مین اتنے بال ہین۔

ساس۔ ارے تجھے کوئی کیا نکالیگا مین خود نکالے دیتی ہون۔ یہ کہکر غصہ مین اٹھین ادھر سے بہو ملین دو بیان دونون گتھم گتھا۔ چھوٹی بڑی صاحبزادی بیچ بچاؤ کرنے کو دوڑین مگر یہ دونون کس شمار قطار مین ان کی سنتا کون ہی بہو کے جھونٹے ساس کے ہاتھ مین ساس کے جھونٹے بہو کے ہاتھ مین خوب گتھم گتھا ہوئی ماما اصیلین کھڑی منھ دیکھ رہی ہین انکو کیا پڑی ہے جو درمیان مین پڑین تو لیکن

جبکہ دو موذیون مین ہو کھٹ پٹ
اپنی بچنے کی فکر کر جھٹ پٹ

وہ اپنی فکر مین تھین کہ اتنے مین بڑے صاحبزادے صاحب مونچھون پر تاؤ دیتے گھر مین داخل ہوے۔

بی صاحبہ نے جو شوہر سلمہ کو آتے دیکھا ساس کو چھوڑ الگ ہو کر واویلا کرنے لگین اری اللہ مین لٹ گئی گھر مین مُا ظلم کیا اگر تم نہ آگئے ہوتے تو آج مجھے اکیلا پاکر مار ہی ڈالا تھا مین کچھ مار کھانے نہین آئی ہون مجھے ابھی کہار بلا دو کہ گھر کی راہ لون تو بیوی ہون گی نہین صدقے کیا وہ گھر جہان سے آئی ہون۔

صاحبزادے۔ وہان سے کیا مانی جان آپکو تم

موٹا شکار

نہیں آتی ہو کر بیگانی لڑکی کو تنہا پاکر آپ ستاتی ہیں آخر یہ ہے کیا۔

ماں۔ ہے کیا کچھ بھی نہیں کوئی کیا اپنی زبان سی لے جب اپنا گھر ہے تو تیرہ بیس بشر ٹھہرا ہزار قسم کی باتیں کریگا دنیا میں بولنے والی کون۔

بہو۔ باتیں کرنے کو کون منع کرتا ہی مگر جب مجھکو سنا سنا کر کہو گی تب ایک بار دو بار انہ تا تین بار سنونگی آخر کہاں تک جواب نہ دونگی۔

صاحبزادے۔ آہی لو یہ آخر وہ کون بات ایسی ہے جسکے لیے اسقدر طومار باندھا گیا ہے ذرا میں بھی تو سنوں

ماں۔ بات کیا گھر کے انتظام کو جھیکتی تھی دس کا خرچ پانچ کی آمدنی کیونکر بسر ہو تمہارے چھوٹی بہن کو نکاح کی فکر الگ۔ ہر جوان لڑکی پیٹ سے لگا سے کبتک بیٹھی رہوں قرض دامہت اگر بیاہ بھی دیا تو بیاہ کا بھیجا سنبھالنا دشوار ہی پھر ادھر تمھارے چھوٹے بھائی کا بھیڑا سامان شروع ہو جائیگا اسکی بسم اللہ کر دینا ضروری ہی تمھارے ماموں کے گھر میں سلامتی اُسے امید ہے سمدھیانے کی بات ٹھہری کرتے لوٹی بھاری ہی ہونا چاہیے۔ اس قلیل آمدنی میں کیا کیا کہوں۔

صاحبزادے۔ آپکی بھی وہی مثل ہے ناچ آمر اگن ٹھہرا۔ آخر قلیل آمدنی والے کیونکر بسر کرتے ہیں دیکھیے خدا بخشے ہمارے ایک کفایت شعار مہربان تھی اولاد تو انکے باپ نے کیا بلکہ دادا کے بھی کبھی نہیں ہوئی تھی مگر ہاں انکی جورو صاحبہ جہیز میں حمل لیکر آئی تھیں بیوی صاحبہ تو کچھ دنوں زندہ رہکر ملک الموت کے ہاں گئیں لڑکا کو باپ نے پرورش کیا جب جوان ہوا فکر شادی کی ہوئی سوچے کہ کسی ایسے گھر میں نسبت ہونا چاہیے جو مجھ سا کفایت شعار ہو جوئندہ یابندہ آخر بڑے تلاش سے ایک صاحب ملے پیام سلام کے بعد منگنی کی تاریخ ٹھہری خدا خدا کر کے وہ دن بھی آیا منگنی گئی اثنائے گفتگو میں لڑکے کے باپ نے لڑکی کے باپ سے پوچھا کہ ہاں جناب یہ تو بتلاؤ آپکی صاحبزادی سلمہا کے اخراجات کیا ہیں لڑکی کے باپ نے کہا جناب اخراجات ہی کیا جسکا بیان ہو آخر بعد اصرار کہا کہ چار آنہ سالانہ کا خرچ ہو لڑکے کے باپ جو اس پر سنکر حیران ہوگئے پائجامہ تلک سے دو فیٹ نیچے کھسک آیا کہنے لگے جناب نسبت الفقط ہمارے لڑکے سے اور آپکی صاحبزادی سے نباہ نہوگا بھلا ہوا جو میں پوچھ لیا ورنہ میرا تو گھر ہی بانٹ جاتا دیوالیہ مشہور ہوتا اُنکو اسقدر فضول خرچی سے تو ہمیں کوڑی کوڑی دوکان مانگنا پڑتی۔ سمدھی نے تیج ہوکر پوچھا کہ اچھا جناب آپ تو بتلائیے آپکے صاحبزادے سلمہ کے اخراجات کیا ہیں صاحبزادے کے باپ بولے جناب اخراجات کیا جب میرے باپ نے زبردستی گلا گھونٹ کر جان دی تو اونکی جیب میں دو پیسہ گورکھپوری جیسکے سکہ کے حروف تک اوڑ گئے تھے برآمد ہوئے بس وہی سرمایہ تھا جسمیں آج تک میری اور میرے لڑکے کی بسر ہوئی۔

لڑکی کے باپ یہ سنکر بولے جناب یہ تو آپکا معجزہ ہے کسکو اسکا اعتبار آئیگا ذرا صاف صاف بیان کیجیے۔

سمدھی بولے سنئے روز صبح کو اٹھتا ہاتھ منہ دھوکر انگرکھا اپنا اور اسکا دامن پانی سے تر کر لیا پہونچا بنیے کی دکان ارے میاں سیٹھ جی دو پیسہ کا آٹا دینا سیٹھ جی نے تولا اُسی بھیگے ہوے دامن میں لیا دو قدم چلکر واپس آیا بھئی یہ آٹا بہت خراب ہی اسمیں تو چوکر کا ملاؤ ہی دوسرے موٹا ایسا ہی ہم نہ لینگے ہمارے پیسے پھیرو آٹا دیا پیسے لیلیے گیلے دامن میں جو کچھ آٹا بھر گیا تھا اوسکو جھاڑ کر الگ باندھا اسیطرح دس بارہ دکانوں کا چکر لگا کر ادھ سیر آٹا پیدا کر لیا۔

سمدھی۔ اچھا جناب آٹا تو یوں ملا مگر آخر اسکے پکانے کے لیے لکڑیاں اوپلیوں کی تو ضرورت تو ہوتی ہوگی یا میاں روٹیاں کیطرح کچا آٹا گھول کر کھاتے ہونگے۔

لڑکے کے باپ۔ آپ بھی عجب چیز ہیں ارے میاں کیا محلہ بھر میں سبکے یہاں فاقہ ہی ہوتا ہی جسکے یہاں چولہے جلے اوسی نے دو روٹیاں ڈال دیں۔

سمدھی۔ اور کھاتے کس چیز کے ہمراہ تھے۔

لڑکے کے باپ۔ کھانے کو نہ کہو اماں جان کے جہیز کی گھی ملا تھا وہ اب تک رکھا ہی جب گھی کھانے کا دل چاہا الماری کے سامنے بیٹھ گئے اور روٹی کھائی اور اگر کسی دن ایسا ہی فضول خرچی کو دل چاہا تو قفل پر روٹی رگڑ رگڑ کر نوش جان کی اور کروٹ کر سو رہی۔

سمدھی۔ واقعی جناب آپ بڑے منتظم مدبر جزرس عقلمند مستقل مزاج صاحب ہمت انسان ہیں ہم سے تو نباہ ہوگا اور نہ ہمارے آپکے نبھے گی۔

اماں جان دیکھیے کس آن بان سے انھوں نے بسر کی آخر وہ بھی آدمی تھی آپکو بھی اس سے سبق لینا چاہیے اب رہا خرچ ماہوار تو اسکی صورت یہ ہے کہ آدمی جو فضول تنخواہ پاتے ہیں انکو جواب دیجیے اپنی ٹھکانے لگیں کیونکہ گھر کا کام ہی کیا ہی صرف جھاڑو دینا برتن دھونا کھانا پکانا پانی بھرنا تو جھاڑو تو یہ (بیوی کی طرف اشارہ کر کے) دے لینگی اور برتن بھی یہی دھوئیں گی۔ روٹی آپ پکا لیا کیجیگا اب رہا پانی بھرنا تو کنواں گھر ہی میں موجود ہی چھوٹی بڑی صاحبزادی ملکر پانی بھر لیا کرینگی۔

بیوی۔ (میاں سے) اے جی سنتی ہو مجھ سے تم سے کچھ اس بات کا اقرار نہیں ہوا تھا کہ جھاڑو دونگی اور برتن دھوؤنگی اپنا آدمی نوکر رکھو یا خود کرو میں یہ روگ نہیں پالتی۔

میاں۔ (جو بیوی سے بہت ڈرتے تھے) ٹھہرو صاحب جب تمکو کام کرنا پڑے تب ہی کہنا اور اگر تم نہ کروگی تو تمہارے عیوض میں خود ہی کر لونگا بس اچھو خوش ہو۔

ماں۔ یہ تو تم نے ماہوار کی کفایت نکالی اب طرست بتلاؤ جو تمہارے چھوٹے بھائی کی بسم اللہ کیونکر کروں اور اسکا صرفہ کہاں سے آئیگا۔

صاحبزادے۔ ایک روپیہ قرض منگوا لیجیے اسی میں سب بھگت جائیگا آپ کو کرنا ہی کیا ہی لینے پانچ آنے کی مٹھائی منگا لیجیگا اب رہے حقداروں کی جوڑی تو انکو حسب ذیل دام دیدیجیگا۔ پوتے چار آنہ نائی کے لیے تین آنہ دائی کے لیے دو آنہ کے تین پیسہ میراثی کے لیے دو پیسہ دھوبی کے دھیلا کا تیل لون پیسہ خیرات مساکین کو اب بھی جو پیسے اسکو جمع رکھیے وقت بیوقت کام آئینگے۔

بیوی۔ یہ تو انتظام بہت ٹھیک ہی جائز کھونٹ برابر بیٹھے مگر یہ تو کہو کہ یہ جو لکھو کھا روپیہ تمہارے باپ اور معاوضہ میں

تم نے پیدا کیا وہ کیا ہوگا کس دن کے لیے مارے ہیں ہم تم ہوں
کچھ تمکو خدا اور اسکی مخلوق کا بھی خوف ہے۔

اس سے جا ہیں نہ ہوگا تمھارا فسانہ کیا
تمکو کوئی خلق خدا زمانہ کیا

ہوتے ہوئے اس قدر بےشت بھی خدا کی ناشکری ہے۔

میاں - بیٹھے جو اس قدر ساینہ دل فرمائی کیا رے صاحب یہ تو انتظام ہی گھر میں لا کھ بیرا ہو گیا کوئی اپنا گھر بنا سے
بیوی - نہیں صاحب چھڑی بیاہے وطرہی نہ جاسے مگر پھیر حق ہیلے نکال رہ گئے پھر جاسے آپ تنگو بھیر ین یا فاقہ کرین۔

ســــم

سخیان نا اموال برمی خورند
بخیلان غم سیم و زر می خورند

انعام بملازمان مطبع

(گھنچکر لال) مشتق من بھنگ بہ شم ہد ورہ کہا تھا افغا
بیٹے خوب چھپی کیا کہنا کاپی نویس بسا خوشخط آدمی ہیں ولیکن ذرا بھلکڑ اور سیشم پوش لکھنے والے ہیں خیر کچھ مضائقہ
نا ہیں۔ بالفعل (بالفعل) مناسب معلوم دیتا ہے کہ ملازمان مطبع ہمارے ذات قدسی صفات سے قدرے فیض یاب ہوئیں کہ مزدور خوشدل کند کار بیش لہذا آپ ذیل والا اشتہار اودھ پنچ میں طبع کرا دین اور فیس کی آمدنی تمامی ملازمان مطبع مدام تقسیم باہم کر لیا کریں کہ ازمن بسی سست

(اشتہار عالم اجرام)

مخفی مبادکہ درین ایام مصاحب اہتمام بعض اخبارون اور جنتریون میں اکثر منجمین زبان دراز مدعی دقیقہ شناس کے اشتہارات معرض ملاحظہ میں آئے جنکا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ جن حضرات کا سوالات کرنا ہوئے وہ فیس داخل کرکے سوال کرین سبحان اللہ تیری قدرت انھیا ڈھنگ کمائی کا ہے کہ علم غیب جو مخصوص ہم لوگوں یعنی ساکنان عالم بالا کیواسطے ہے اُس میں بے جانے بوجھے قابلیت بگھارت اور ڈینگ مارتے ہیں یکیوں جناب اگر جواب غلط ہوا تو روپیہ مفت گیا کہ نہیں انسان کو ایسا بھی

حق حلال کھانا اچھا ہوتا ہے چونکہ ارباب زمانہ اکثر پیشینگی حالات کے مستفسر و جویاں رہتے ہیں اسلیے روپیہ بیجا کا بہت نقصان اٹھاتے ہیں اور نتیجہ پوشیدہ طور حاصل نہیں ملتا ہے اور حال یہ ہے کہ تمام منجم گردش اور حال چلن اجرام فلکی سے بوجہ دوری بالکل محض ناواقف ہیں انکا تو خیالی نشانہ ہے لگ گیا تو تیر تا ہیں تکا - کاہے سے کہ جب ان صاحبان کو آنکھوں سے کچھ بھائی نہیں دیتا کوئی ستارہ کو پاؤں سے چلتے دیکھ سکتے ہیں تو بھلا انکا حساب ٹھیک کیونکر رہ سکتا ہے اور ہم لوگ جو معلوم کرسکتے ہیں بخلاف اونکی ہماری آنکھوں کے سامنے سارا کھیل ہوتا ہے ایک ایک قدم ہم شمار کرتے ہیں بس جیسے جواب سچی ہمارے ہوتی ہیں ایسے سوائے فرشتگان مقرب کے دیگر سے ممکن نہیں لیکن اون حضرات ملائک صفات یعنی فرشتگان موصوف کا یہ عرض جو اشتہار دین لہذا بنظر رفاہ عام یہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ جن صاحب کو جو کوئی سوال متعلق تجارت یا ہونا اولاد یا محبت یا عداوت کرنا ہو وہ اپنا سوال مع وقت سوال کے معرفت حضرت نیرنگ جی صاحب چھاپے خانہ اودھ پنچ میں چھپوا دین اگلے ہفتے جواب کافی لیلین اگر غلط نکلے ہمارا کان پکڑ لیں لیکن از انجا کہ جواب اعلی از اعلی ہوئیگے لہذا فی تنلو پانچ روپیہ لگینگے یہ روپیہ دفتر اودھ پنچ میں داخل کرین اور خوش خرم گھر بیٹھین - فقط -

المشتہر - گھنچکر لال ساکن عالم بالا -

کاشتہ اللغات

بقیہ باب الباے علی

بدر رودی - مخفف بدرالدین تخفیف نداسم نزد بعض بعض اصحاب اغلبًا کہ نا جائز باشد ولیکن آنانکہ نا جائز در کلام نوستادان و زبان دانان ندیدہ و نشنیدہ اند لا بدری پر شاد کہ از مسلم الثبوت استادان ہند ہم پلہ فردوسی و مصنف مصطلحات الکواکیتہ بود مذکر نواب جلال الدین خان رئیس بدر کہ از مضافات ملک دکن است چند اشعار ایبا موزون کردہ فردوسی و بالائی یعنی اوتا رچہ حالا زمانہ ہا بمقابلہ بدر الدین خان برادر نواب حسام الدین ولد نواب پیش نظر ارباب زمانہ ساختہ دو شعر یادداریم کہ بطور سلہ ڈاک کے میں پات ۱۲

سندری لوسیم سے
بھائی بڑے بڑزدی دوبل کی کھیتی کردی
اوسپر پڑی جو سرد ی پرسو شتاب برسو
ترسو میاں بھائی سوٹے سلف کے بانی
کرتے ہیں قلتبانی برسو شتاب برسو

چونکہ بارش علامت رحمت است لہذا بسبب مخالفت زمانہ طلب رحمت کردہ۔

برگ تیز - یعنی تیز بات کہ در غنیت معروف خوشبوا
برگ خندان سیاری گویان - این جملہ یک کہانی باسم ہنستا پان بولتی سپاری والی کہانی موسوم است در ایام طفلی وا این تقاضائی مختلف مراہنستا پان و خواہم با بولتی سپاری میگفت و اکثر این کہانی بیان میکردہ لا لہ مضحک میگویند سہ

واہ واہ دو نون خواہر و اخوان
برگ خندان سیاری گویان
(باقی آیندہ) بقلم - نیرنگ خستہ جگر -

جذبہ ہند

(۱) اس نام کا ایک دو رسالہ ماہ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء سے جاری کیا جائیگا ہمارا ارادہ ہے جسمیں ہر طرح کے ایسے مضامین شائع ہوا کرینگے جس سے ہندو مسلمان دونوں میں روشن ضمیری پیدا ہو اور رابطہ و اتحاد بڑھے
(۲) اس رسالے کا حجم ۲۰×۲۶ تقطیع کے ۴۸ صفحہ پر ہوگا جسمیں ۱۲ صفحہ پر عمدہ عمدہ نظمیں مختلف شاعرون کی اور آٹھ صفحہ پر اعلی درجہ کے مذاق ہونگی باقی ۲۸ صفحون پر انگریزی عربی ترکی زبان کی نایاب کتابون اخبارون اور رسالون سے مفید دلچسپ مضامین ترجمہ کیے جائینگے۔
(۳) ملک کے مشہور مضمون نگارون کی خدمت میں رسالہ مفت بشرطیکہ وہ اپنا اپنا مضمون ۱۵ جولائی تک رسالہ کی جاری ہونیکے پیشتر ہمارے پاس بھیجدین جسمیں انکا مضمون پہلے نمبر میں شائع کیا جاسے۔
(۴) اس رسالہ کی قیمت سالانہ ما خریداران سے بہ مع محصولڈاک ہوا البان ملک صرف دو سالہ سوا ایکی مدت پہلے یہ غربا سے بعد تصدیق چار روپیہ ہیشگی و نمونہ اصحاب کو ایک

ہیں کا ہیں بام نباتی
دل میں لاثانی ہے
مفاصل - وجع الورک
تکلو بگلٹیوں کے سوج
نے یموج آنے -
سے چھٹنے - داغ اور
یہ سب میں بے نظیر تو
ہونیکے استعمال سے
مدہ ہے - آزما دیکھو
مل سکتی ہے -

مجیب و مغرب کتاب انعام دیجائیگی۔

(۵) ۱۰۰۰ سو درخواست وظیفۂ اپیل کے آجانے پر انشاء اللہ تم جولائی سنہ ۱۹۰۲ء سے یہ رسالہ جاری ہو جائیگا اور ہر خریدار کے پاس ماہ مذکور کا پہلا پرچہ وظیفۂ اپیل بھیجا جائیگا۔ ۱۵ - جولائی تک خریداری کی درخواستیں آجانی چاہئیں۔

تمام درخواستیں وظیفۂ اپیل یا رسالہ بنام منشی محمد امانت اللہ ابر ونعانی پوری مہتمم جذبۂ ہند بجنور۔ قریب کچہری دیوانی بجنور کے پتہ پر ہونی چاہیے۔ فقط۔

محمد امانت اللہ۔ متقلم ولی محمد منیجر جذبۂ ہند بجنور

(۲) جنتری سنہ ۱۹۰۲ء مفت

سال بھر کے استعمال کیلئے جنتری اور کالا آمد یا اون سو صاف اور خوشخط جو بازار مین ہو کی دستیاب ہوگی صرف محصول ڈاک وصول ہونے پر مفت روانہ ہوگی جسقدر جنتریان مطلوب ہون اوسیقدر ٹکٹ بحساب ۔ فی جلد وصول ہونی چاہیے۔

مرقوم۔ منیجر جنرل ایجنسی دہلی۔

(۳) اشتہار کتاب دولت باغبانی

یہ تحفہ کتاب جسمین مخفی نسخے اور وہ مجرب قواعد اور ہدایت باغبانی کے مندرج ہین جنکو آجکل کوئی نہین جانتے ہین مصنف کو ایک میڈ مالی سے جو زمانہ سابقہ مین باغات شاہی لکھنؤ مین ملازم تھا اور مسٹر فلیپ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ باغ خسرو آلہ آباد سے ۱۰ ، ۲۲ برس کے ذاتی تجربہ سے حاصل ہوئے ہین اسواسطے شائقین باغ اور اُمرا کے جو اسکے قدردان ہین شایع کیے گیے ہین اور اپنے باغات کو نمونۂ بہشت کا بنا سکتے ہین یعنی قلمی آم (فضلی لنگڑا) کشمل بیجی امرود کا باغ لگانے مین بدے جہان نفع کملایا ہی چار بیگھہ کے باغ مین آٹھ سو روپیہ سالیانہ کی آمدنی یکدم نئے ہوگی اور پھر سال بسال ترقی ہوگی اور بہت سی ترکیبین کسی بن جنگل اور اوسر افتادہ زمین مین عملی تھالے طیار کرکے شل ۔ درختان کے بغیر آبپاشی کے قلیل خرچ مین باغ لگا کر آمدنی بڑھانا اور قلمی اور تخمی آم کے پودے کو تبر کیب عطریات اور خوشبو سے اصلاح کرکے خوشبودار آم پیدا کرنا جسمین کیوڑہ گلاب وغیرہ کی خوشبو آوے بارہ ماسی آم کا درخت تیار کرنا ترکیب تخم ریزی حفاظت آبپاشی بیلین (بیل) اہکانے اور پیوند باندھنے کے وہ طریق جسمین آم شیرین خوشبودار رنگین کا ثمر ہو تلابہ دیشہ انگور وغیرہ انگور بیدانہ بیگا جیکا طریق قلم باندھنے کے مع نقشہ جات کل مشہور میوہ خوشنما پلنے کروٹن وغیرہ اور فصلی اور دوامی پھول کے درختان یہان گلاب گل داؤدی کا بہت بڑا ناشتی پھول پیدا کرنا فہرست اسے چیدہ اقسام گلاب گل داؤدی اور فصلی تخم و پود اور دیسی پھول کے درختان کے تمام مجملاً انگریزی اور دیسی زراعت دوب گھاس جسمین نفع کثیر اور جسکے کھانے سے گھوڑے اور مویشی فربہ ہوتے ہین اور وہ طریقہ کاشت سبزی ترکاری آلو گوبھی کرمکلا شلجم وغیرہ کا جس کے پھل پھول کلان لذیذ اور پیداوار بکثرت ہوتے ہین خربزہ شیرین مثل لکھنؤ کے ہوتا ہی علاج وغیرہ دیمک کیڑوں وغیرہ کا یہ کتاب ۱۰ صفحہ بلہ ۲۶ × ۱۰ - انچہ کاغذ سفید پر خوشخط چھپی ہی قیمت فی جلد (عہ) روپیہ محصول ڈاک ذمہ خریدار پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت قدردانون کے نزدیک یہ دس بیس روپیہ کو بھی ارزان ہی یہ کتاب مصدقہ اور سپرنٹنڈنٹ باغ کی ہی جو اس فن مین کمال رکھتے ہین۔

اسکو مثل دیگر کتب کے نہ تصور کرین لوگ دھوکہ کھائے ہوئے ہین اسکو ضرور منگوائیں اور اپنا مقصد دلی پورا کرین رئیس آگہی جلد منگوائیں اور باغ مطابق اوسکے لگائین تو جلد تیار ہوگا۔

دیگر وزیر جنتری برآوردہ تنخواہ ۱۵ روپئے سے ہزار روپیہ تک جسمین جنتری کا عکس سود برآورد مزدوری اور ایک سالانہ جنتری دوامی دوسرے دوسو برس کی شامل ہی یہ جنتری واسطے آسانی حساب ارباب تنخواہ ناظر بخشیان افواج وغیرہ کے جو تنخواہ کا بل بناتے اور بانٹتے ہین نہایت کارآمد ہی

المشتہر منشی شمشاد علی ولد منشی وزیر علی الہ آباد۔ (محلہ بخشی بازار)

اکسیر اعظم

عصبی ضعف جس سے مادہ حیوانی ضعیف ہوتا ہی قوت مردانگی جاتی رہتی ہی۔ شباب کی بے عنوانیان - عام ضعف قبل از وقت انحطاط۔ چستی کا کم ہونا ضعف بصر چہرہ پر مہاسون دودو ڑون کا نکلنا۔ بدخوابی۔ مضطر۔ طرح طرح کے وسواس کا پیدا ہونا۔ پھرتی کی کمی خیالات کی زولیدگی ضعف حافظہ جریان۔ رگون کا پھول جانا اضمحلال فاطر سانس کا پھولنا۔ اختلاج قلب چہرے کی اوداسی گردے اور مثانے کی تمام عوارض۔ غرضکہ آلات تنسل کی تمام شکایات جگر کی بیماریان وغیرہ وغیرہ سب رفع ہو جاتی ہین حال مین یہ تازہ نسخہ ایجاد ہوا ہی مریضون کو کبھی ناکامی نہین ہوئی مفصل حال ٹکٹ زدہ لفافہ وصول ہونے پر لکھا جاتا ہی۔

المشتہر - پادری جان ولسن نمبر ۱۷ ہمیو رلیو روڈ کنٹ انگلینڈ

اخبار کا نام بھی لکھنا چاہیے۔

مفت را چہ گفت

(قوت از دست رفتہ)

اگر مردانہ قوت کی کمی ہی تو وہ رسالہ منگالو جسمین ام ڈی سی ایچ ام نے انحطاط اور رگون کے موٹے ہو جانے کا بہترین اور اندرونی طاقتون سے متعلق مخصوص الواب سستی کمزوری تیرہ ہرف علاج لکھا ہی یہ رسالہ ایسے ہی اشد ضروری معالجات مین بے نظیر ہادی ہی۔ طویل تجربہ کی بعد تحریر ہوا ہی۔ یقیناً حکیم حاذق کی خدمت انجام دیگا۔ مختصر یہ کہ اگر مطابق ہدایات عمل ہو تو مردانگی کے جانے رہنے رقت فقدان طاقت شباب کی بیہودہ بیزلون کے خراب نتائج قبل از وقت بڑھاپے ۔ رگون کی پھول جانے ٹانگون کی سنسناہٹ۔ آنکھونکی روشنی کی کمی۔ دل کی اختلاج چستی پھرتی کی کمی۔ عام کمزوری۔ سر گرانی - رعشہ۔ جلد پر دھوڑی۔ حافظے کا ضعف ۔ مالیخولیا عصبی کمزوری کی شکایتون۔ جگر۔ گردے۔ مثانہ اور آلات اور رانکی تمام خرابیون کو حتمی طور سے دفع کردے ۔ صرف طلبی کی درخواست موصول ہونے پر رسالہ بلا قیمت مفت روانہ کردیا جائیگا۔

پتہ " سرجن" برسٹل گارڈن ۔ مقام ہائٹن صوبہ سسکس انگلستان کافی ہوگا۔

(اس اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے)

(C)

ڈنکو کی جوشاندہ س ینّا چمبرلین کے توتیہ ۔ ہیچش سے متعلق۔

(۱) قولنج ہیضہ ۔ درد مین فوری صحت۔

(۲) سخت اسہال ہیچش مین کبھی بے اثر نہین رہتی۔

(۳) پرانی ہیچش کیواسطے اکسیر۔

(۴) ابتدائی ہیضہ مین بہت مفید۔

(۵) وبائی اسہال مین۔

(۶) صفراوی قولنج کو پیدا ہونے دیتی۔

(۷) امراض خون مین ۔ اور تیر بہدف۔

(۸) اثر مین بے ضرر۔

(۹) مزے مین خوش ذائقہ۔

(۱۰) دنیا کی دواؤن مین سب سے زیادہ صحت بخشتی ہی۔

یہ تعریفین ڈنکو کے جوش کو بیان ہیجانی رہی مگر اس دوا سے متعلق تمام تر معروف ہی۔ ہر گھر مین ایک بوتل رکھنا چاہیے آج منگاؤ جان کی حفاظت ہی ۔ جگھہ بکتی ہی۔

جلوۂ داغ

خلاصۂ سوانح عمری نمبر ۲

مؤلف نے ایک صفحہ مرزا صاحب کے اجداد کے مناقب میں صرف کیا ہی اور ان خیرخواہیوں کیطرف اشارہ کیا ہو جس کے عوض میں گورنمنٹ انگلشیہ سے ریاست فیروزپور عطا ہوئی مگر اسکا ذکر نہین کیا کہ نواب شمس الدین خان کا انجام کیا ہوا خیر یہ بھی تفصیل ضروری نہین مگر مرزا صاحب نے نواب شمس الدین خان کا ترکہ کیون نہین پایا کیا اوس زمانے مین لوگ واقف نہ تھے کہ مرزا صاحب کو حق فرزندی حاصل ہی۔ نواب شمس الدین خان کے عقد کا زمانہ یا کوئی جزئیہ اُس کے متعلق لکھ دیا جاتا تو بہت سی غلط فہمیان رفع ہو جاتین اگر تالیف مین تقویٰ التزام نہ تھی تو تصنیف سے کام لیا جاتا۔

(مرزا صاحب کا اپنی والدہ کے ساتھ قلعے مین آنا)

۱۲۵۲ھ مین آپکے والد کا انتقال ہوا۔ یہان مؤلف نے بہت اختصار سے کام لیا ہی اور صرف یہ لکھکر کہ مرزا صاحب کم عمر تھے اُس زمانے کی کوئی بات یاد نہین سیستے چھوٹ گئے یہ تو ظاہر ہی کہ آپکی سوانح نگاری مرزا صاحب کی زبان تک محدود ہی جو بات انھین یاد نہین وہ آپ کیونکر لکھ سکتے مین آیا تو قلم بدست کاتب ہین۔ مرزا صاحب کو بوجہ کمسنی کے اگر نواب اور امیر مرزا کی تولید کا زمانہ اور حالات یاد نہین خیر اُن لوگون سے تو کوئی بحث نہین دیکھنا صرف اس امر کا تھا کہ اِن لوگونکا برتاؤ جنکو حقوق پدری حاصل تھے مرزا صاحب کے ساتھ کیسا رہا اور مرزا صاحب کس حال مین رہی۔

مرزا صاحب کی والدہ قلعہ شاہی مین پہونچین اور شوکت محل خطاب پایا اس جگہ مؤلف کا یہ فقرہ بہت بامزہ ہی کہ مرزا صاحب کی والدہ نے مرزا فتح الملک شاہ دہلی کے دامن عاطفت مین امان لی (دامن عاطفت کیا خوب) دامن عاطفت مین امان لینے کے معنے عقد ہونے کے تو ہو نہین سکتے پھر کیا محض عطوفت ہی کا اثر تھا کہ ایک صاحب عالم تولد ہوے۔ ناظرین مؤلف کی قابلیت و تحقیق مین کچھ شک نہین یہ واقعات ہی بہت پیچیدہ ہین جہانتک ممکن ہوا اصلی واقعات سے چشم پوشی کی پھر بھی مجبوراً اس عطوفت کا ذکر کرنا ہی پڑا۔

مرزا صاحب بھی اپنی والدہ کے ساتھ قلعہ شاہی مین پہونچ گئے اور وہین آپ کی تعلیم شروع ہوئی اس جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ اس سے بیشتر رامپور مین مولوی غیاث الدین صاحب سے فارسی پڑھی تھی مگر کھلتا نہین کہ مرزا صاحب رامپور کس تقریب سے تشریف لے گئے تھے اور اس کمسنی مین اپنی والدہ ماجدہ سے جدا ہونے کی کونسی قوی ضرورت پیش آئی اور مولوی غیاث الدین صاحب کے ہتے کیونکر ہو گئے کہ انھون نے فارسی پڑھائی۔ اب قلعے مین مرزا صاحب نے فارسی پڑھی اور فنون سپہ گری حاصل کیے البتہ سوا گلستان بوستان کے عربی مین میزان منشعب پڑھنے کا بھی اتفاق نہین ہوا۔

(ابتداے شاعری)

قلعے مین شاعری کا چرچا دیکھکر آپ کو بھی شوق ہوا اور گیارھوین برس جناب ذوق کے شاگرد ہوے۔ تیرھوین برس نواب شیفتہ کے یہان مشاعرے مین شریک ہوکر یہ مطلع پڑھا ؎

شرر و برق نہین شعلہ و سیماب نہین
کس لیے پھر یہ ٹھہرتا دل بیتاب نہین

اس اعتبار سے کہ ابتداے شاعری کا یہ مطلع ہی غنیمت کہا جا سکتا ہی مگر مؤلف صاحب طرفہ ہجو ملیح کرتے ہین کہ اس مطلع کے ایک ایک حرف ایک ایک لفظ سے آمد ٹپکی پڑتی ہی بھرتی کا نام نہین یہی وہ باتین ہین کہ شاعر کو اکتساب سے نہین آسکتین۔ ع

تا نہ بخشد خداے بخشندہ

اس سے دو ہی باتین پائی جاتی ہین یا تو مؤلف ذمصنف کی انتہا درجے کا ... بنایا ہی یا خود اس کے مصداق ہین جب ایسا رسیلا مطلع تھا کہ ایک ایک حرف سے آمد رس کیطرح ٹپکی پڑتی تھی اور شاعر کے وہبی کمال کو ثابت کرتا ہی بھی کو مٹاتا ہی تو تعجب ہی کہ اس مطلع کو دیوان مین نہ رکھا۔ ٹھہرتا دل بیتاب نہین مین جو بقول ریویو نگار آزاد کے بالھر بھر کی تعقید واقع ہوئی ہی یہ بھی غالباً وہبی کمال مین داخل ہوگا۔ اس مشاعرے کے بعد ایسا شوق ہوا کہ جس مشاعرے مین دیکھیے مرزا صاحب موجود۔ ایکبار تیمور مولوی امام بخش صہبائی نے آپکے مقطع کی بڑی داد دی مگر خیریت ہوئی کہ صرف داد ہی دینے پر اکتفا کی بوسہ نہین لیا بوسے کا قصہ مؤلف نے یون لکھا ہی کہ قلعے کے مشاعرے مین مرزا صاحب نے یہ شعر پڑھا ؎

ہوے مغرور وہ جب آہ میری بے اثر دیکھی
کسیکا اسطرح یارب نہ دنیا مین بھرم نکلے

جز معترضہ تو ہوتا ہی مگر اسوقت بھرم نکلنے پر مرزا صاحب کا ایک اور شعر یاد آگیا جو آزاد مین چھپا تھا ؎

جو یہ نکلا تو گویا جان نکلی
بڑی دولت ہی دنیا مین بھرم کی

معلوم ہوا کہ بھرم کا مضمون ابتدا ہی سے آپکو پسند ہی چاہی ردیف بیکار ہو لیے سے آپکا بھرم نکل جا سے مگر آپ اس مضمون کو امکان بھر نہین چھوڑتے۔ الغرض مطلب اُس مشاعرے مین بادشاہ نے یہ شعر سنکر مرزا صاحب کو پاس بلایا اور بوسہ لیا۔ مؤلف کا یہ بھی بیان ہی کہ غالب مرحوم مرزا صاحب کے کلام اور طبیعت کے معترف رہتے تھے۔ مرزا غالب سا آزاد شخص ایک بارہ تیرہ برس کے لڑکے کا معترف و مداح ہو خدا جانے کیا معاملہ ہی۔ اس سے بڑھکر یہ لطیفہ ہی کہ مؤلف نے آگے بڑھکر اپنی داد اُستاد جناب ذوق پر بھی ہاتھ صاف کیا ہی لکھتے ہین کہ نسیم دہلوی کے مشاعرے مین مرزا صاحب کو سب اساتذہ کے بعد جب فقط ذوق باقی رہ گئے تھے غزل پڑھنے کا اتفاق ہوا (یہ اتفاق کسیطرح قیاس مین نہین آسکتا کہ غالب و مومن خان و نسیم و نواب شیفتہ کے بعد داغ کی باری آئے ورانحالیکہ خود ہی لکھتے ہین کہ اُسوقت حسب مراتب شعرا کے پڑھنے کا دستور تھا) اور آپنے اُستاد سے اجازت لیکر یہ غیر طرح غزل پڑھی

عجب اپنا حال ہوتا جو وصال یار ہوتا
کبھی جان صدقے ہوتی کبھی دل نثار ہوتا

اسپر مشاعرے کی ایسی کیفیت ہوئی کہ اُستاد ذوق بار بار یہ فرماتے تھے کہ لاحول ولاقوۃ کیا فروگزاشت ہوئی کیا فروگزاشت ہوئی اسکا یہ مطلب تھا کہ مین نے اسکو پڑھنے کی کیون اجازت دی (جسکے میرا رنگ جم نہین سکتا)

ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ کہان ذوق کی شاعری کا مرتبہ کہان
اونکی یہ باتین جو استاد ہے کی لکالت پر دال ہین - آجتک
کسی اوستاد کی نسبت نہین سنا گیا کہ اُس نے اپنے شاگرد
پر رشک کرکے ایسے ملکیک الفاظ مشاعرے مین زبان سے نکالے
ہون بالفرض اگر یہ واقعہ سچ ہی تو ذوق کے شاگرد اور شاگرد
کے شاگردون نے ذوق کے ساتھ اچھا سلوک کیا جو اس واقعہ کو
شائع کردیا - اور اصلیت تو یہ ہی کہ اس زمین مین اولاً مرزا
غالب مرحوم کی غزل تھی رام پور کے جلسۂ شعرا مین بھی
غزل کا چرچا ہوا اور وہین اونلوگون کے ساتھ مرزا داغ نے
بھی غزل کہی اسکے جاننے والے بہت سے لوگ موجود ہین اب
قیاس کرلینا چاہیے کہ سوانح عمری مین کیسے اعلیٰ درجہ کے
مصنوعی واقعات ہین -

(باقی آیندہ)

مراقم - ایک باخبر -

نئے فیشن کی غزل

خوب جلاد نے دیا چرکا — کردیا مجکو پیر نیچر کا
اک مسیحا کی سخت چھاتی نے — کردیا ہے کلیجہ پتھر کا
آبرو پر مری پھرا پانی — آشنا ہو گیا مین گوبر کا
تار پر نامہ یار کا آیا — کام اب کیا رہا کبوتر کا
ڈام فول اب ہوا سخن تکیہ — تڑسے منھ بھر گیا ہی شوہر کا
ہی بلندی مین اب ل شون — پانی گھر بن گیا سمندر کا
تاجپوشی مین اک خطاب ملا — بول بالا ہو شاہ بیتر کا
سی - الیس - آئی - گر ہوا ناز — کیون نہو پھر کلیجہ گز بھر کا
اک بندریا کے ساتھ ناچنے کو — بھر لیا روپ ہم نے بندر کا
شوق رکھتے ہین اب پیانو کا — تان دیسی ہی راگ جھر کا
سر پھراتا ہے پالکی بکہ — دھیان ہی بائیسکل کے چکر کا
عطر عنبر سے ناک مین دم ہی — لاؤ کنڈر کوئی لونڈر کا
دید دمجکو ملا ہے گنگا جل — تارد[1] الادہ پہلے نمبر کا
بوچ آلتے ہین ل کی گنڈی — کون درشن کرے شبنر کا

خاصے گڈ ڈام بن گئے طالب
کیا ٹھکانا اب اس گئے گھر کا

مراقم طالب علم بنارسی -

[1] یعنی اکسٹا منبر ون ۳ - ۵ ۶ - بنارس مین رنڈیون کا ایک محلہ

شاعری سے فائدہ پڑے کوئی السماعل
جس سے گھر مین تخت پریون کی اوتارا کیجیے

کیون صاحب آخر آپکے بلو پو نگار صاحب بلبل ہند جناب
داغ دہلوی کیون پیچھے پڑے ہین حلق کے وارد ہونے
جہان حضرت داغ کچھ بولے اور ہمارے شیر نے
دھڑاک سے اعتراض کا بھاری لنگر رکھدیا - بھلا کوئی
پوچھے کہ اگر کوئی غلط یا جھول دار شعر کہتا ہی تو آپکو کیا - آپکے
مارے کوئی شعر نہ کہے - اچھے آئے - بیکار بیکار حق ناحق
بیچارے کو داغ دیتے اور ہنستے ہین - ذرا انہین خیال
کرنے جب رفتہ رفتہ آدمی خدا تک پہونچ جاتا ہی نفس
چھوٹ جاتے ہین - اسیطرح آدمی جب شعر کہتے کہتے مشاق
ہوجاتا ہی تو محاورہ سماورہ کا لحاظ جاتا رہتا ہے -

فی الحال جناب داغ کے ایک مطلع پر -

دلبر سے جدا ہونا یا دل کو جدا کرنا
اس فکر مین بیٹھا ہون آخر مجھے کیا کرنا

یار لوگون نے بے سمجھے بوجھے اعتراض جڑدیا - اور لکھدیا - کہ کسال
باہر ہے - اور تو اور حضرت ریاض نے بھی آنکھون پر ٹھیکری
رکھکر اس مطلع کو غلط لکھدیا - واہ صاحب واہ -

ہمکو جنسے وفا کی تھی امید
حیف وہ سخت بیوفا نکلے

مین کہتا ہون کہ مطلع ہزار مین صحیح لاکھ مین صحیح اور جو اسکو
صحیح نہ جانے اُسے مین کیا کہون - ارمان کہہ بھی ڈالو کا ہیکو
لگی لپٹی رہو - ہان صاحب تو وہ شاعر نہین -
سنیے جناب داغ نے اُستاد رسی و الے پہلے شاعر کا تتبع کیا ہی
جو ہزارون برس پیشتر کہہ گیا ہی -

اُشتر صراحی گردنا آیا جہ خواہی کردنا +
گردن دراز ی ہیکنی بیہیہ بخواہی چرونا +

آخر کوئی ان شاعرون کا نام لیوا پانی دیوا رہے یا نہ رہے -
حضرت داغ اگلی شاعری کو پھر زندہ کرنا چاہتے ہین تو کیا
بھُس ملاتے ہین - اور یون جناب شعر کا نظم لینے کو تو ہمارے
ہان کے کبڑیے قصائی کہہ لیتے ہین - جیسا کبڑیے کہا کرتے ہین

لگا ڈ ہین لونڈے ڈبل پیسے پیسے

باقی با معنی اسند ورفتار - اگلے وزن کے موافق شعر کہنا مشکل ہی
بہت مشکل ہو نہ معلوم کیا کیا خون جگر کھا کے یہ شعر اگلا ہوگا -
مراقم - اگر شاگرد نہین تو پیرو داغ بقلم ... علیہ الرحمۃ -

کمان ابروسنان مژگان نگہ تیر بلا دارد
تکلف گر بدین سامان ولم گردید جا دارد

آپ جانیے باوجود ان پیر ل سامان جنگ بلکہ قتل عام کے
آجکل گرمیون انبہ خربوزون کی فصل مین حسینان لکھنؤ کے
تالو کھا کھا کر ملائی رنگ نکل آئے ہین جسکو دیکھیے بیجا ہو معلوم
ہوتا ہو - اُسپر ناز و انداز کرشمون کے تفنگ تیر کا تھے تیر نگہ کے
ناوک جگر اور دلون میں رسید کیے جاتے ہین کہ بھاگتے راہ
نہین ملتی - کوئی نگاہ ناز کا گھائل کوئی طرز خرام کا زخمی -
جسکو دیکھیے ایک نئی مصیبت مین مبتلا الاپ رہا ہے -

بپا ہنگامہ محشر ہے عاشق قتل ہوتے ہین
خدارا تم ذرا کاجل تو پونچھو چشم فتان کا

چنانچہ ہمارے ایک مہربان بھی آجکل اسی لپیٹ مین
آگئے ہین - اور ایک کا فر صورت پر ریشہ خطمی ہوگئے
ہین کہ اب سنبھلنا مشکل ہی - واقعہ یون ہوا کہ ایک روز آپ
انبہ خریدنے منڈی تشریف لے گئے - اور قتالۂ عالم کنجڑن کو
دیکھکر انبہ وانبہ تو بھول گئے بہشتم مین ہمہ تن اُسکے گاہک ہوگئے -
اب کیا تھا لگے قصیدہ بازی کرنے - چنانچہ ایک قصیدہ جو
اُنھون نے خون جگر کھا کر کہا ہمکو بھی ملگیا - ارسال خدمت ہو
خود بھی پڑھیے اور ناظرین پنچ کو بھی دکھائیے - قصیدہ

تمہارے دل کی بر لائے کنجڑن — مٹکتی بچکتی چلی آئے کنجڑن
نہ تحصیل بالجبر نے راہ بیچا — مری گھر سے جو جا ہو پیچا کنجڑن
مجھے نذر دل جو یہی ہی رکیب ہو — اگر مفت فرمائے ملوائے کنجڑن
حوالات کی جا کھین گھر شہر ہو — جو آنیون کے ... پھنس جائے کنجڑن
پھرون اسکی تفتیش مین شوق ہو — ... سامنے سے جو ملی جائے کنجڑن
تڑپ جائے دل مرغ بسمل کی صورت — اگر ابرو لینگے کوچہ کا سے کنجڑن
کہے مجھ سے جسکو کرون شہر باہر — ربیٹ بولنے کیون کہین جائے کنجڑن
مرون لال مین ہی اگر ی کیونہ بنے — گلابی نو دیٹہ جو رنگوائے کنجڑن
اگر استغاثہ کرے ایک عالم — صفائی سے آئی سبکو پسوائے کنجڑن

پیر مخنث سلاح جنگ چہ سود

گو موبھری دل کا کیا حال ہوگا　　اگر اپنی سسرال کو جا کے گڑن
قیود میں ہے ہون عیش و عشرت کی باتین　　ہنسے آپ مجکو رلوا کے گڑن
اگر بیڑی منت کی پاؤن میں پہنے　　تو ہتکڑیان عالم کو پہنا کے گڑن
تمنا ہی یہ خود بھی بجاؤن کنجڑہ
پکارا کرون کب تلک ہائے گڑن

مراقم - م - ب - علیہ الرحمۃ -

چوکھی ٹھمری

او میان اودھ پنچ - تمکو کون غرض پڑی ہے کہ مزاج پرسی کرو - آندھیان آئین - طوفان آٹھا - مغلے زلولزے آئی - شرفا کی حشمت و تجمل کی چول ڈھیلی ہوئی عزت و افتخار کی ذلت سے تبدیلی ہوئی - محلا کا محلہ صاف ہوگیا - مگر تم نے ذرا بھی سانس ڈکار نہ لی - بھلا یہی مروت ہی یہی نئی روشنی کی تہذیب ہی اسی کا نام ہمدردی ہی واب تو یہ عمر دیکھیے کیسے گٹکا سی برس رہی ہی - اداسی ہی اور سناٹا ہی - نہ وہ اگلی کا لین کانین باقی رہی اور نہ وہ چاؤن چاؤن - بس ہاتو مین ہون اور گوشۂ تنہائی - طبیعت بیٹھے بیٹھے اوبھتی ہی پھر کیا کرون - ہارمونیم لیکے اپنی طبعزاد ایک ٹھمری ہی گاتا ہون اور طبیعت بھلاتا ہون - تمھین کیا پسند آئیگی - اپنے اپنے لخت جگر سبکو بھلی معلوم ہوتے ہین - و ھو ہذا -

چوکھی ٹھمری

کیا کرون مورے گوئیان بلم پردیسا چلو گئے
پڑوت رہیون مین میان بلم پردیسا چلو گئے
ارے　　سچ تو یہ ہے کہ معطل نہ ہو دلدار کوئی
ہو نہ دشمن کے بھی پہلو سے جدا یار کوئی
ہو نہ دکھ موری نتیان[1]　　بلم پردیسا چلے گئے
مریض ہجر ہون فریاد کر رہا ہون مین
مسیح آکے خبر لو کہ مر رہا ہون مین
ہائے بڑے دن توری بتیان　　بلم پردیسا چلے گئے

[1] نتیان یعنی مثل یعنی میری طرح کسی کو تکلیف نہو ۱۲

جو چھوٹے لالہ کے اشعار پر بجی تالی
کہ نیچرل تھی وہ تشبیہ سے نہ تھی خالی
ناک تھی ماتو گہتیان (ہرکارے) بلم پردیسا چلے گئے
قسم کھلا لو اجی آؤ بھی یہ کیا ضد ہے
امام باڑہ وہ ہے دیکھ لو یہ مسجد ہے
املی کی ہے چھتیان (داسا؟) بلم پردیسا چلے گئے
وہ توند خم نہین سچ یون ہی کچھ بیچ پیٹے تھے
وہ ٹھڈی نام خدا ایڑی لیٹری ٹھونکی
آنکھین ہین دونون چٹیان　　بلم پردیسا چلے گئے
غضب ہے منہ یہ تمھارا عجب ہے توند ترا
نہ پوچھو مجھ سے اجی ہوئی رات مین تو جدا
تمری دیکھ پرچھیان (سایہ) بلم پردیسا چلے گئے
اجی او لالہ جی شعر و سخن کا ہو چرچہ
کہین یہ سوتا نہو جائے پنچ کا پرچہ
تم نیا موہے ستیان　　بلم پردیسا چلے گئے

مراقم - بہار کی چنبلی - از عظیم آباد پٹنہ -

بیمار ظرافت کو شفا ہوئے تو جانین

مریض ظرافت - مین نے حکیم صاحب سے مرض کا سب حال بیان کیا انھون نے مشورہ دیا کہ . . . .

ڈاکٹر (بات کاٹ کے) مشورہ کیا کوئی حماقت کی تدبیر بتائی ہوگی وہ لوگ جانتے کیا ہین -

مریض ظریف - جی ہان مشورہ یہی تھا - اگر بیماری سے ایسے تنگ ہو تو کسی ڈاکٹر سے رجوع کرو -

ایک لڑکے نے - ایک مولوی صاحب کی سوانح عمری مین پڑھا کہ مسمر دم خوارون نے اونکو نوش کر لیا - گھبراکر باپ سے پوچھا کیون قبلہ مولوی صاحب جنت مین جائینگے یا کہ دوزخ مین -

باپ - جنت مین جائینگے جی - اسمین شک ہی کیا ہی

لڑکا - تو مردم خوار کہان جائینگے - دوزخ مین -

باپ - اور نہین تو کیا -

لڑکا - (کچھ تامل کرکے) - یہ کیونکر ہو سکتا ہی مولوی صاحب تو مردم خوارون کے پیٹ مین اونکے جائین جنت مین - اور مردم خوار دوزخ مین -

باپ - چپ رہ نالائق کفر بکتا ہی -

لوکل علیہ الرحمۃ

گرمی شدت سے بڑھی ہی کئی روز تک پانی کے بادلون کی جگہ آسمان پر گرد و غبار کا ابر اس سرے سے اوس سرے تک چھایا رہا آفتاب ماہتاب پر چادر خاک ڈالی ہی - بعض دلگی بازون کو یہ خوف تھا اگر یونہی خاک اور پانی کا پھیر بدل آباد علوی نے روا رکھا تو سیلاب کی جگہ طوفان گرد و باد اہل زمین کو خاک مین ملفوف کریگا - اور مومن اپنی خاک کی تلاش مین صبا نے اوس کے کوچہ سے اڑا کو ۱ ۱ خدا جانے ہماری خاک کیا کی اور بھی خاک بیزی کرتے رہینگے - بارے شکر ہی کہ آسمان کے دل سے کدورت ہٹی اور دھوپ تڑاقے کی پڑنے لگی -

عیسائی پادریون کی کوشش مین بادھا لگتا نظر آتا ہی کیا معنی کہ آریا سماجیون نے ہندو مذہب مین داخل ہونیکا جو طریقہ نکالا ہی اوس سے بعض بعض لوگ جو ہندو ہونا چاہتے ہین پھر داخل ہو سکتے ہین چنانچہ اخبارات کے دیکھنے معلوم ہوا کہ ۱۵ - تاریخ کو ایک ہندو جو عیسائی ہوگیا تھا پھر ہندو ہوگیا گویا گنگا کی مچھلی پھر گنگا پہونچ گئی -

اعلان از طرف سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس علیگڑھ

محمڈن اینگلو اورنیٹل ایجوکیشنل کانفرنس کا سولھوان اجلاس دہلی مین قرار پاتا

یہ امر قطعی طور پر طے ہوگیا ہی کہ سولھوان اجلاس محمڈن اینگلو اورینٹل ایجوکیشنل کانفرنس کا دہلی مین ہوگا - لوکل کمیٹی دہلی اور سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی ہر دو کے اتفاق رائے سے جو تجویزین قرار پائی ہین وہ . . . . اطلاع کیلیے مشتہر

ذیل مطابق ہیں:

۱- کانفرنس کا اجلاس دہلی کے دربار کے موقع پر ہوگا۔

اجلاس کی تاریخین پیچھے سے مقرر اور مشتہر کیجاوینگی۔

ممبری اور وزیٹری کی فیس

۲- ممبری کی معمولی فیس پانچ روپیہ ہوگی اور فیس وزیٹری کی دو روپیہ۔

۳- اخبارکے اڈیٹر آنریری ممبر اور کالجون کے طالب علم آنریری وزیٹر سمجھے جاوینگے۔

ممبرون کے رہنے اور کھانے وغیرہ کا انتظام

(۴) کانفرنس کے ممبرون سے علاوہ پانچ روپیہ معمولی فیس کے بابت کرایہ مکان کے جسمین تمام ضروری سامان مہیا ہوگا اور بابت خرچ طعام کے جو ہندوستانی طرز کا ہوگا، پانچ روپیہ یومیہ لیجاوینگے اور یہ کرایہ مین دو ممبر ٹھہرائے جاینگے۔ اور ۲۵ دسمبر سے ۲ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء تک جتنے دن چاہین ممبرون کو ٹھہرنے کا اختیار ہوگا اور اُتنے دنون کا پیشگی کرایہ ادا کرنا پڑیگا۔ اور چونکہ یہ مکانات کانفرنس کے اجلاس کے ملحق ہونگے اسلیے ممبرون کو جلسہ مین شریک ہونے کے لیے سواری کی ضرورت نہوگی۔ البتہ جو ممبر باہر سے تشریف لاوینگے اُنکا اسٹیشن سے لانا اور پہونچانا اسی فیس مین کمیٹی اپنے ذمہ لیتی ہے، اُسکی بابت ممبرون کو کرایہ گاڑی کچھ نہ دینا پڑیگا۔ جو صاحب سیر و تفریح کے لیے اپنی قیام گاہ سے باہر جانا چاہین اُنکو سواری کا خود بندوبست کرنا ہوگا۔ جو ممبر بلا آسائش سے رہنا چاہین اُنکو ایسے کمرے جو بانس اور ٹین سے بنائے جاوینگے مل سکینگے، جنکا طول (۱۲) فٹ اور عرض (۱۰) فٹ ہوگا، اور اوسکے متعلق ایک غسل خانہ (۱) اور (۸) فٹ کا معہ ضروری سامان کے رہیگا اور اُنکو ہندوستانی قسم کا کھانا دیا جاویگا۔ ایسے کمرون کا کرایہ دس روپیہ یومیہ فی کس علاوہ چندہ ممبری کے لیا جاویگا۔

(۵) ممبرون کے ملازمون سے بابت کھانے کے آٹھ آنہ یومیہ لیا جاویگا۔

(۶) جو ممبر کانفرنس کیمپ مین نہ رہنا چاہین، اُنسے کچھ یومیہ علاوہ فیس ممبری کے لیا جاویگا۔ اور اُنکے قیام کے لیے شہر مین مکانات کا بندوبست کمیٹی کیطرف سے ہوگا، اور سواے سواری کے کھانے اور ضروری سامان کا انتظام کمیٹی کریگی۔ البتہ اسٹیشن سے لانے اور پہونچانیکا انتظام بغیر زائد صرف کے کمیٹی اپنے ذمہ لیتی ہے۔

(۷) جن ممبرون کی درخواستین آخر اگست تک معہ فیس اور اُتنے دنون کسی کرایہ کی رقم کے جتنے دن اُنکو رہنا منظور ہو آوینگے اُنکا انتظام کمیٹی اپنے ذمہ لیتی ہے۔ اُسکے بعد کمیٹی ذمہ دار نہین ہے بشرط امکان اُسکے بعد آنے والے ممبرون کی درخواست منظور ہوگی اور اگر انتظام نہ ہوسکیگا تو ایسی درخواست نامنظور کیجاویگی۔

(۸) جو ممبر زیادہ آرام سے رہنا چاہین اور زیادہ وسیع کمرہ چاہین اور انگریزی طور پر انگریزی کھانے کی خواہش کرین اُنکو دہلی کمیٹی سے خط و کتابت کرنی چاہیے، جہانتک ممکن ہوگا کمیٹی اونکی خواہش پورا کرنے کی کوشش کریگی۔

(۹) جو ممبر اپنی گاڑی اور گھوڑے کے لیے جگہ چاہین گے اُنکے لیے کانفرنس کیمپ کے قریب اُس میدان مین جو اجمیری دروازہ و ترکمان دروازہ کے بیچ مین واقع ہے غالباً جگہ ملسکیگی اور اگر کمیٹی سے اصطبل و گاڑی خانہ بنانیکی خواہش کرینگے تو اُسکا بھی انتظام کمیٹی کریگی۔ بشرطیکہ اُسکی اطلاع آخر اگست تک کمیٹی کو دیجاوے اور جو خرچ کمیٹی تجویز کرے وہ پیشگی بھیجدیا جاوے۔

(۱۰)۔ جو مکانات واسطے قیام مہمانون کے بنائے جاوینگے اُنمین ممبرون کی آسائش کا پورا خیال رکھا گیا ہے۔ ہوا اور بارش کا خوف نہوگا۔ دروازہ مین چوکھٹ اور کواڑ اور زنجیر بھی لگائی جاوینگی، تاکہ ممبر جب باہر جاوین تو اپنے کمرے کو مقفل کرسکین۔

(۱۱) ممبری کی فیس جو ہے وہ سکرٹری سنٹرل سٹینڈنگ کمیٹی علیگڈھ یا سکرٹری لوکل کمیٹی دہلی کے پاس بھیجی جاوے اور تمام درخواستین بابت مکان اور قیام وغیرہ کے اور کرایہ کا روپیہ سکرٹری لوکل کمیٹی دہلی کے نام پر بھیجا جاوے۔

(۱۲) اگر کسی ممبر نے بابت کرایہ وغیرہ کے پیشگی روپیہ بھیجدیا ہو اور اتفاق سے اُسکا آنا نہو اور ۱۵ دسمبر تک اپنے نہ آنیکی اطلاع لوکل کمیٹی دہلی کو بھیجکر اپنا بھیجا ہوا پیشگی روپیہ واپس چاہے تو اسکا روپیہ سواے فیس ممبری اور بعد وضع چار دن کے کرایہ کے باقی واپس کردیا جاویگا۔

یا جتنے دنون کا کرایہ بھیجا ہو اور اُتنے دن نہ رہے تو جتنے دن وہ نہ رہنا چاہیگا، اُتنے دنون کا کرایہ و خرچ طعام واپس کردیا جاویگا۔ لیکن چار دن کا کرایہ واپس نہ ہوگا مثلاً اگر کسی نے دس روز کا کرایہ بھیجا ہو اور صرف دو روز رہے تو چھ روز کا کرایہ واپس کردیا جاویگا۔

(۱۳) اگر کوئی ممبر جسنے کرایہ کا روپیہ پیشگی بھیجدیا ہو خود نہ آوے، اور اپنی جگہ پر دوسرے کو بھیجنا چاہے تو اوسکی جگہ پر نامزد کیے ہوے دوسرے شخص کو جگہ دیجاویگی اور سواے فیس ممبری کے اور کوئی رقم زائد اُس سے لیجاویگی۔

کانفرنس کی مدد

(۱۴) ممبران کانفرنس، کالج کے اولڈ بائز، تعلیم یافتہ نوجوانون، اور قوم کے بہی خواہون سے امید ہے کہ وہ اس قومی کام مین مدد کرینگے اور کانفرنس کے اغراض و مقاصد سمجھکر اپنے دوستون اور عزیزون کو ممبر ہونے یا کانفرنس کو اور کسی طرح سے مالی مدد پہونچانے کے لیے سعی فرماینگے۔ اس دفعہ کانفرنس دہلی کی حالت خاص ہے اور معمول سے بہت زیادہ خرچ کی ضرورت ہے۔ لوکل کمیٹی دہلی نے دس ہزار روپیہ قرض لیکر مکانات اور فرنیچر کی تیاری کا انتظام کیا ہے، اگر چندہ ممبری کی فیس وصول کرنے مین خاص کوشش کیجاویگی تو اس قرضہ کا ادا ہونا مشکل ہوگا۔

محسن الملک
آنریری سکرٹری محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس ۹ جون سنہ ۱۹۰۲ء

بحکم جناب منصف صاحب بہادر اوناؤ۔

اشتہار عدالت دیوانی۔

گنگا سیوک ولد لچھمن پرشاد قوم برہمن ساکن وت پور ... پرگنہ ... ضلع اوناؤ۔ مدعی

بنام

بھولور ولد گنگا دین پاسی ساکن حال ضلع ناگپور مقام ... متصل کنندواکو ڈیول کے گودام آبکاری مین۔ مدعا علیہ

دعوی ...

مقدمہ مندرجہ عنوان مین سمن بنام بھولور مدعا علیہ واسطے پیشی ۵ جون سنہ ۱۹۰۲ء جاری ہوا تھا بوجہ نہ لگنے پتہ مدعا علیہ سمن بلا تعمیل واپس آیا مدعی نے درخواست اجرا کارروائی ذریعہ ضمن دیوانی دی لہذا اسلیے بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دیجاتی ہے اور مشتہر کیا جاتا ہے کہ مسمی بھولور مدعا علیہ بتاریخ ۲۷ جون سنہ ۱۹۰۲ء کو حاضر عدالت ہوکر جواب دہی و پیروی مقدمہ ہذا کی کرے ورنہ اوسکی عدم حاضری مین کارروائی یکطرفہ ہوگی اور پھر کوئی عذر سماعت نہ کیا جاویگا تحریر ۱۲ جون سنہ ۱۹۰۲ء۔

دستخط حاکم

بقلم حامد حسین سمن نویس

خضاب عمدہ نایاب

یہ خضاب دو طرح کا ہی ایک کا رنگ سیاہ اور دوسرے کا رنگ سرخ حنائی جسکے استعمال سے بال بہت سیاہ و سرخ ہوجاتا ہی جیسا خضاب ہو ویسا ہوجاتا ہی اور دو تین ماہ تک اپنی آب و تاب سے قائم رہتا ہی قیمت فی شیشی ایک روپیہ اور دو رنگ کی قیمت مبلغ عہ روپیہ (۳) اور بال اُگانے کا صابون عجب تعریف کا ہی اسکو پانی میں گھولکر لگانے سے پانچ منٹ میں بال کو جڑ سے اُڑا دیتا ہی اور بدن پر کوئی طرح کا داغ خواہ تکلیف نہین ہوتی ہی اور جہان چاہو وہان دیکھو قیمت عہ (۳) اور ایک طرح کا روغن جو بہت عمدہ ہی جسکو استعمال کرنے سے بالکل نادیدی دور کرکے عالم جوانی کا دکھلاتا ہی قیمت عہ المشتہر وکٹوریہ ایجنسی نمبر ۲ حیت پور روڈ کلکتہ

(۲) جنتری سنہ ۱۹۰۲ء مفت

سال بھر کے استعمال کیلئے ضروری اور کارآمد باتون سے مملو اور خوشخط جو بازار مین ۴ کی دستیاب ہوگی صرف بمحصولڈاک وصول ہونے پر مفت روانہ ہوگی جسقدر جلدین مطلوب ہون اوسیقدر ٹکٹ بحساب ۱ فی جلد وصول ہونی چاہیے۔

راقم۔ منیجر جنرل ایجنسی دہلی۔

(۴) اشتہار کتاب دولت باغبانی

یہ تحفہ کتاب جسمین مخفی نسخے اور وہ مجرب قواعد اور ہدایت باغبانی کے مندرج ہین جنکو آجکل کے مالی نہین جانتے ہین مصنف کو ایک ہیڈ مالی سے جو زمانہ سابقہ میں باغات شاہی لکھنؤ مین ملازم تھا اور مسٹر ملیب صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ باغ خسرو الہ آباد سے اور ۲۱ برس کے ذاتی تجربہ سے حاصل ہوئے ہین واسطے شائقین باغ اور اُمرا کے جو اسکے قدردان ہین شایع کیے گیے ہین اور اپنے باغات کو نمونہ بہشت کا بنا سکتے ہین یعنی قلمی آم (فصلی لنگڑا) کشمل یعنی امرود کا باغ لگانے مین بدرجہا نفع کمایا ہی چار بیگھ کے باغ مین آٹھ سو روپیہ سالیانہ کی آمدنی بعد چند سال ہوگی اور پھر سال بسال ترقی ہوگی اور بہت سی ترکیبین کسی بین جنگل اور افتادہ زمین مین عملی تھانے لیار کرکے مثل خود رو درختان کے بغیر آبپاشی کے قلیل خرچ مین باغ لگاکر آمدنی بڑھانا اور قلمی اور تخمی آم کے پودے کو ترکیب عطریات اور خوشبو سے اصلاح کرکے خوشبودار آم پیدا کرنا جسمین کیوڑہ گلاب وغیرہ کی خوشبو آوے بارہ ماسی آم کا درخت تیار کرنا ترکیب تخم ریزی حفاظت آبپاشی بیلین (بیجرا) لگانے اور پیوند باندھنے کے دو طریق جسمین تخم غیر خوشبودار رنگین کا تخم جو تاب ریشہ امرود کا نا گھور بیدانہ ہوگا بطریق قلم باندھنے کے مع نقشہ جات کل مشہور میوہ خوشنما بیلنے گردین وغیرہ اور فصلی اور دوامی پھول کے درختان یہان گلاب گل داؤدی کا بہت بڑا اناشی پھول پیدا کرنا فہرست اسے چیدہ اقسام گلاب گل داؤدی اور فصلی انگریزی اور دیسی پھول کے درختان کے نام بخط انگریزی اردو مع زراعت و دب گھاس جسمین نفع کثیر اور جسکے کھانے سے گھوڑے اور مویشی فربہ ہوتے ہین اور وہ طریقہ کاشت سبزی ترکاری آلو گوبھی کرمکلہ شلجم وغیرہ کا جس سے پھول کلان لذیذ اور پیداوار بکثرت ہوتے ہین خربوزہ شیرین مثل لکھنؤ کے ہوتا ہی علاج دفعیہ دیمک کیڑون وغیرہ کا یہ کتاب ۱۲۸ صفحہ ۶×۱۰ انچ کاغذ سفید پر خوشخط چھپی ہی قیمت فی جلد عہ ۱ روپیہ محصولڈاک ذمہ خریدار پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت قدردانون کے نزدیک یہ دس ۱۰ روپیہ کو بھی ارزان ہی یہ کتاب مصدقہ اور سپرنٹنڈنٹ باغ کی ہی جو اس فن مین کمال رکھتے ہین۔

اسکو مثل دیگر کتب کے نہ تصور کرین لوگ دھوکا کھائی ہوئے ہین اسکو ضرور منگوائین اور اپنا مقصد دلی پورا کرین رئیس اسکی جلد منگوائین اور باغ مطابق اوسکے لگائین تو جلد تیار ہوگا

دیگر وزیر جنتری برآوردہ تنخواہ ۵ سے ہزار روپیہ تک جسمین جنتری ناکمکس سود برآورد مزدوری اور ایک سالانہ جنتری دوامی دو سو برس کی شامل ہی یہ جنتری واسطے آسانی حساب ارباب تنخواہ ناظر بخشیان افواج وغیرہ کے جو تنخواہ کا بل بناتے اور بانٹتے ہین نہایت کارآمد ہی

المشتہر منشی شمشاد علی ولد منشی وزیر علی الہ آباد۔

(محلہ بخشی بازار)

اکسیر اعظم

عصبی ضعف جس سے مادہ حیوانی ضعیف ہوتا ہی قوت مردانگی جاتی رہتی ہی۔ شباب کی بے عنوانیان۔ عام ضعف قبل از وقت انحطاط۔ چستی کا کم ہونا۔ ضعف بصر۔ چہرہ پر مہاسون و دانون کا نکلنا۔ بدخوابی۔ بدفکر۔ طرح طرح کے وسواس کا پیدا ہونا۔ پھرتی کی کمی۔ خیالات کی ژولیدگی۔ ضعف حافظہ۔ جریان۔ رگون کا پھول جانا۔ اضمحلال خاطر۔ سانس کا پھولنا۔ اختلاج قلب۔ چہرے کی اوداسی۔ گردے اور مثانے کی تمام بیماریان۔ غرضکہ آلات تناسل کی تمام شکایات جگر کی بیماریان وغیرہ وغیرہ سب رفع ہوجاتی ہین حال مین یہ تازہ نسخہ ایجاد ہوا ہی۔ مریضون کو کبھی ناکامی نہیں ہوتی مفصل حال ٹکٹ ۱ کے لفافہ وصول ہونے پر لکھا جاتا ہی۔

المشتہر پادری جان ولسن نمبر ۳ موریلو وڈ پلی کنٹ انگلینڈ

اخبار کا نام بھی لکھنا چاہیے۔

مفت را چہ گفت

(قوت از دست رفتہ)

اگر مردانہ قوت کی کمی ہی تو وہ رسالہ منگالو جسمین ام ڈی سی ایچ ام نے انحطاط اور رگون کے موٹے ہوجانے کا بہترین اور اندرونی طاقتون سے متعلق مخصوص ابواب سستی کمزوری تیر بہدف علاج لکھا ہی یہ رسالہ ایسے ہی اشد ضروری معالجات مین بے نظیر ہادی ہی۔ طویل تجربہ کی بعد تحریر ہوا ہی یقیناً حکیم حاذق کی خدمت انجام دیگا مختصر یہ کہ اگر مطابق ہدایات عمل ہو تو مردانگی کے جانے رہنے قوت فقدان طاقت شباب کی بدپرہیزیون کے خراب نتایج قبل از وقت بڑھاپے۔ رگون کی پھول جانے کانونکی سنسناہٹ۔ آنکھونکی روشنی کی کمی۔ دل کی دھڑکا چستی پھرتی کی کمی۔ عام کمزوری۔ سرگرانی۔ رعشہ۔ جلد پر دوڑا۔ حافظہ کا ضعف۔ مالیخولیا عصبی کمزوری کی شکایتون۔ جگر۔ گردے۔ مثانے اور آلات بول کی تمام خرابیون کو حتمی طور سے دفع کردے۔ صرف طلبی کی درخواست موصول ہونے پر رسالہ بلا قیمت مفت روانہ کردیا جائیگا۔

پتہ "سموحن" برسٹل گارڈن۔ مقام برائٹن نمبر سسکس انگلستان کافی ہوگا۔

(اس اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے)

(C)

[illegible] کی پوشاہ سے باتین جیمبرلین کے قولنج سے ہیضہ سے متعلق

(۱) قولنج ہیضہ دردمعدہ مین فوری صحت۔

(۲) سخت اسہال و پیچش مین کبھی بے اثر نہین رہتی۔

(۳) پرانی پیچش کے واسطے اکسیر۔

(۴) ابتدائی ہیضہ مین یقینا مفید۔

(۵) وبائی اسہال [illegible]

(۶) صفراوی قولنج کو پیدا نہ ہونے دیتی۔

(۷) امراض خون [illegible] اور [illegible]

(۸) اثر مین بے ضرر۔

(۹) مزے مین خوش ذائقہ

(۱۰) دنیا کی دواؤن مین سب سے زیادہ صحت بخشتی ہی [illegible] یہ تعریفین ذکر کے [illegible] بیان کیجاتی ہین مگر اس دوا سے متعلق جو خفیف معروف ہی۔ ہر گھر مین ایک بوتل رکھنا چاہیے آج منگاؤ [illegible] جلد کی [illegible]

پانچ ہزار روپیہ انعام
ممیرے کا سرمہ
پانچ ہزار روپیہ انعام
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
[illegible] میڈیکل کالج کے پروفیسرون، نامور ڈاکٹرون، والیان ریاست اور ولایتی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے اور ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۸ محصول بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔
المشتہر۔ پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب
تازہ سندات
ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے
تازہ سندات
(۱) مین بہ خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہی بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہی بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا نغر اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہو اس لیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہو وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔
راقم۔ ڈاکٹر ایم۔ بی۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر
(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک نیم علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۱۴ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوے تھے اور ریزہ و بال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر محمد حسین خان۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔
(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔
راقم۔ ڈاکٹر برج لال گوس رائے بہادر۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔
(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہی اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہی میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہو۔ راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔
پانچہزار روپیہ کا انعام
اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اوسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین جمع کیا گیا ہے

داغ

[illegible] ایک ہی بات نکل گئی تھی اُس سے
[illegible] کے گل کر ڈالی ہے اسی طرح پہ ہین
[illegible]
[illegible] لکھ دیا کرتا
[illegible]
[illegible] داغ نے باعتبار زبان [illegible]
[illegible]
[illegible] کے زبان بولا ہے
[illegible]
[illegible] مرتے کی بھی تم
[illegible] کوئی کسر و باقی نہی کیونکہ کن کی فصیح
زبان یہی ہے "میرے کو ہوتا" ریاض الاخبار کو کوئی
ضرورت نہین تھی کہ اُسنے کیون اپنی راے واپس لی ہمارے
خیال مین جب ریاض الاخبار نکلا ہو یہ موقع پہلا ہے
کہ اُس نے اپنی ایسی کمزوری ملک پر ظاہر کی۔ پہلا
وقت یہ تھا کہ ممکن نہین داغ سے کبھی کوئی غلطی نہو دوسرا
وقت یہ ہو کہ ایسے اہل زبان اُستاد سے الفاظیہ لغزش
کا ہونا بھی دشوار ہے۔ ہم پھر کہتے ہین کہ حضرت ریاض کا
مرتبہ شعر و سخن مین عالی ہو اور انھون نے مطلع کی نسبت
جو راے دی تھی اُس مین اختلاف کی گنجائش نہین معلوم
ہوتی۔ باوجود حق پر ہونے کے راے بدلنے مین ایسی کمزوری
سے کیون کام لیا گیا۔ ریاض الاخبار کا ناشمس یہ کہنا ہے
کہ جسکے کلام کو امیر مرحوم نے اپنے لغت مین بطور سند لیا ہو
اُس سے غلطی نہین ہو سکتی اوسکے نزدیک توبہ توبہ وہ
شخص معصوم ہوگیا ہم نہین سمجھتے کہ امیر اللغات مین چند
شعر لے جانے سے داغ کے تمام کلام کو کیونکر معراج ہوگئی
امیر اللغات نے غالباً داغ کے ابتدائی کلام (گلزار داغ)
پر نظر کی ہوگی اب جو اتنے نقصانات کثیرہ اُنکے کلام اور
زبان مین پیدا ہوے اور ملک مین شائع ہو گئے نا ممکن

[illegible]ات مین ایسا کلام کوئی لغت استناد آگے سکے ر
ریاض الاخبار لکھتا ہے کہ اگر سند مین کسی اوستاد کا شعر نہ
بھی ہو اور اہل زبان نہ بولتے ہون تو جناب داغ کا آج وہ درجہ
ہو کہ ہم اور ہمارے مثل ہزارہا اشخاص اُسکو داخل زبان
سمجھین اسی عقیدت کو ریاض الاخبار اپنی حد تک محدود
رکھے تو [illegible] اس پر [illegible] کہ جانب سے آج تک کسی اوستاد
کو یہ بات حاصل نہین ہوئی کہ وہ خلاف [illegible] زبان [illegible]
جمہور کوئی لفظ لکھ دے اور وہ قبول کر لیا گیا ہو۔ تاریخ نے
[illegible] نے اُن کو مدلل کہا۔
ذوق نے فارسی ہندی الفاظ مین فارسی ترکیب دی غالب
نے بہاٹ اضافت نون کا اعلان کیا کوئی بتادے کہ
[illegible] ترکیب مانا اور ترکیب داخل زبان کیا۔
ہماری راے مین داغ نے جو ساقطے کو ساقطے کہا ہو
قطرے گر گئے کو قطرے گر پڑے۔ اور بوند بھر پانی کو بوند
برابر پانی۔ کانپنے لگین کو کانپنے لگیا ہین اور ایسی بیسیون
باتین ہین ان سبکو ریاض الاخبار تسلیم کر کے داخل زبان
کرے زبان کی وسعت بڑھ جاےگی۔ جلوۂ داغ کے مولف
کو ریاض الاخبار نے بحیثیت ایک کامیاب مولف ہونے کے
مبارکباد دی ہی اور بہت کچھ سراہا ہی ہمارے نزدیک اس راے
مین بھی ریاض الاخبار ہی فرد نکلیگا۔ سوانح عمری کے صفحہ ۲
مین لکھنؤ دہلی۔ کا فیصلہ کرتے ہوے شعراے لکھنؤ پر خوب
چوٹین کیگئی ہین زبان کا موجد اور شاعری کا مصلح داغ
کو قرار دیا ہو اور سب کو داغ کا مقلد بنایا ہو اور صفحہ ۵ مین
یہ حملہ کیا ہو کہ تمام شعراے لکھنؤ کے کلام کی خوبیان اگر جمع
کیجائین تو شاید دلی کے کسی ایک شاعر کے برابر ہون۔
ان مضامین کو ریاض الاخبار نے نہایت وقعت کی نگاہ سے
دیکھا اور لکھا کہ جناب احسن کی محنت ولیاقت قابل ستایش
ہو اُسکا قول ہو کہ آزاد نے جو کچھ لکھا اُسکو شریف خیال انسان
نظر قبول سے نہ دیکھیگا اسکا یہ مطلب ہو کہ آزاد بھی ریاض الاخبار
کیطرح آنکھین بند کر کے آمنت باالداغ کے نعرے لگاتے
ہم جو داغ کے کلام پر ریویو کرتے ہین اور وسائل زبان دکھاتے

شاعری کے ساتھ شعر کے حسن و قبح کو کھولتے جاتے ہین اسپر
ریاض الاخبار بیچین ہو ہو کر کروٹین بدلتا ہو کبھی کچھ کہتا ہے
کبھی کچھ لکھتا ہو اکی یہ ہانک لگائی ہو کہ گویا ہمارے مباحث
علمی شریفانہ خیال کے منافی ہین اُس کی نظم مین مقبول شرافت
ایسے امور ہین کہ ایک کی شخص زبان کے متعلق استفتا کرے
اسپر بحیثیت مفتی زبان ہونے کے فتوی دیا جاے اور پھر
بغیر کسی حجت و سند کے بے سمجھے سوچے اپنے قول کو واپس لے
آخر مین ہم تبرکاً دو ایک شعر جلوۂ داغ کے ہدیہ ناظرین
کرتے ہین۔

انکا رسیکشی نے مجھے کیا مزا دیا
سینے پہ چڑھ کے اُس تخم نے پلا دیا

بوتل پلا دینا کہتے ہین یہانتک مضائقہ نہ تھا مشک کا منکا
شراب سے بھرا ہوا معشوق نے اپنے ہاتھ سے اوٹھایا اور
عاشق کو پچھاڑ کر سینے پر چڑھ بیٹھا اور سبکا سب حلق سے
اوتار دیا۔ نہ ایسا پہلوان معشوق سننے مین آیا نہ ایسا
وسیع الظرف عاشق دیکھا گیا جسنے پورا مٹکا اپنے پیٹ
مین اُتر والیا۔ اسکی داد سوا ریاض الاخبار کے کون دیگا
ہو۔ یہان یہ بات بھی قابل لحاظ ہو کہ بقول مولف سوانح عمری
داغ کی شاعری نیچرل ہوتی ہو۔

بنا ہو نہین نفس والپسین نقاہت سے
نہ آکے جانے کی طاقت نہ جاکے آنے کی

نفس والپسین آخری سانس کو کہتے ہین کہ جاکر پھر نہ آئے
اس اعتبار سے جاکر نہ آنے کی تشبیہ تو ٹھیک ہوئی مگر
آکے نہ جانیکا ثبوت کیونکر ہوگا۔ جو واپس آئے وہ نفس
والپسین نہین اور جانا اوسکا لازم ہو۔

راقم۔ ریویو نگار۔

صلح جنگ افریقہ اور مبارکباد کی جھڑتی

اس صلح سے بیشک تمام رعایاے سلطنت انگریزی
کو دنیا کے ہر گوشے مین بڑی خوشی ہوئی ہو اس مسرت

کی وجہ سے تلاش کرنے کی ضرورت نہین ہو خدا کرے اس نصیحت کا نتیجہ جانہین کے حق مین مفید اور موثر ہو۔ اس موقع پر اس شہر سے گورنمنٹ ہند اور لوکل گورنمنٹون کے پاس مختلف جوابات اور مختلف قسم کے لوگون اور سوسیٹیون سے مبارکباد کے تار اور خطوط آئے ہین لیکن جواب کا وقت پر دینا خالی از وقت نہین ہی گو وہ جواب ایک معمولی پر اسلاک مختصر مفید مطلب جواب ہی۔ آگے ایسے موقع پر دیکھا گیا ہی کہ بہت بڑے والیان یا وسیل قوم ہانا می اور قدیم سوسٹیان گورنمنٹ کیخدمت مین مبارکباد کی تار یا خط بھیجتی تہین اور اوسکا ایک معقول جواب اونکو ملجاتا تہا اب وفا شعار رعایا اور تعلیمی اخلاقی اور تعلیمی سوسیٹیون کی ایسی کثرت ہوئی ہی کہ ہر گوشہ سے اور ہر دیہات سے اور ہر انجمن سے ایک تار گیا ہی اور گورنمنٹ کو ایسے موقع پر اخلاقاً سبکو جواب دینا پڑا نہ اسکے بھیجنے مین دقت ہی اور نہ جواب کا ملنا مشکل اکثر حضرات نے اپنی طرف سے یا اپنے اہالیان خاندان کیطرف سے تار دیکر اپنے کو شہیدون مین داخل کر دیا اور بعض خاتونون کیجانب سے بھی شاید تہنیت نامہ پیش ہوا۔ ایسے موقعون پر اکثر لوگ اپنی جی کی حسرت نکال لیتے ہین اور جب اونکے تار کا جواب اخبارون مین چھپ جاتا ہی یا چھپوایا جاتا ہی تبھی اوسوقت ایسے لوگون کی غرض حاصل ہوجاتی ہی۔ ایک بڑے موثر نام کے ساتھ جب کوئی تار جائیگا جواب دینا ضروری ہوجائیگا تحقیق و تلاش کی فرصت کہان ہی بہت سے ایسے لوگ بھی تار دیدیتے اور جواب پا جاتے ہین کہ جنکو شاید لوکل گورنمنٹ بھی جواب دینے مین کسیقدر عذر کرتی اسکی واقعی بڑی ہی دریا دلی ہے ان مبارکبادی تارون کا جواب گورنمنٹ کیطرف سے دیا گیا۔ دربار کا موقع بھی ایسے ہی خوشی کا تھا کہ کسیقدر رعایت ایسے امر مین کیجاتی۔

خطابون کی بارش کی اُمید

مگر ایک یہ بھی خبر ہے کہ خطابون تمغون وغیرہ کی سخت بارش ہوگی اور شاید کوئی بدنصیب ہی بے نصیب پیاسا پرانا یا تازہ امیدوار خطاب باقی رہجائے ...

جنوری سنہ ۱۹۱۲ء کو کوئی خطاب یا تمغہ ملے۔ یہ ایسا مبارک موقع ہی کہ اسوقت شہنشاہ وقت کیطرف سے رعایا کو اس قسم کی رعایت اور حقیقی عنایت ہو رہی ہے کم ہی ہمارے ملک کی خوش قسمتی ہی کہ ہمکو ایسے موقع کا دیکھنا اور تاجپوشی کے جشن مین شریک ہونا نصیب ہوا ہی۔ بہت سے ایسے خطابی امیدوار ہین کہ انتظار نہ کیوجہ سے اونکی حقوق زنگ آلود ہوگئے ہین مگر اب وہ بھی زنگ کے اٹھانے مین جان لڑا رہی ہین اور اپنے حقوق کو چمکا کر دکھلا رہی ہین پہلے دربارون کی دوڑ دھوپ بھی قابل دیکھنے کی ہی سنا جاتا ہی کہ ۲۹ جون سنہ حال مین خطابون کی فہرست مختصر ہوگی اور نومبر کے دربار کے لیے بہت بڑی فہرست تیار ہوگی اور اوسکا حلقہ نہایت درجہ وسیع ہوگا یہ بھی خبر ہی کہ بعض ولایتی اور بعض ہندوستانی نئے خطاب بھی ایجاد ہونگے امید کیجاتی کہ جو ہندوستانی رؤسا اور والیان ملک ولایت گئے ہین اور جنکی وہان آجکل پوری خاطرداری اور عزت افزائی ہو رہی ہی ان سب کو ۲۶ جون کو خطاب ملیگا اور اوسمین اکثر خطاب ہندوستانی ہونگے اور وہ ہندوستان کے گزٹ مین ۲۶ جون کو چھپینگے گو اونکو ولایت مین اوسکی اطلاع ہوجاویگی اور اوسیروز وہان اونکا اعلان سرکاری طور پر کردیا جائیگا امید کیجاتی ہی کہ ان رؤسا مین سے اکثر حضرات کو شہنشاہ ہند کے دست مبارک سے خطاب کے سند اور تمغے ملین۔ کیا اب کی بھی سنہ ۱۹۰۳ء کے دہلی کے دربار کیطرح بے تمیزی اور بے عنوانی سے خطاب تقسیم کیے جائینگے جسطرح کہ عام طور پر ہندوستانیون کو خطاب ملا ہی اور جن ترکیبون سے کہ وہ خطاب حاصل کرتے ہین ایسے اکثر خطابون کی قدر و قیمت سنجیدہ اور معزز لوگون کی آنکھون مین گھٹ رہی ہی۔ خدا نہ کرے کہ ابکی بھی کوئی خطاب "خانصاحب" کے بھائی کی قسم کا ایجاد ہو۔ ایسے خطابون مین ضرور ہی لائق ہندوستانی لوگون سے مشورہ کیاجاے ورنہ پھر "خانصاحب" کی کوئی چھوٹے بھائی صاحب ابکی پیدا ہوکر لوگون کو دق کرینگے ایک ہر ہندوستانی خطاب جب سے مختلف مرتبہ خصلت اور حرفت کے لوگون کو ملتا ہی کیونکر یہ کہاجا سکتا ہی کہ گورنمنٹ کے اس حکم مین ربط ہو جسکا کہ ایک مستحق اور واقعی ذی عزت اور لائق لوگ کو خطاب ملے۔

الف

مراسلات

انیٹرویو

(ملاقات)

(مسیز جوہی لیڈی سپرنٹنڈنٹ مسلم زنانہ سمنری سے خاص نامہ نگار اودھ پنچ مقیم کلکتہ کو بتاریخ ۱۹ جون نہایت کامیابی کیساتھ انیٹرویو کیا)

مسیز جوہی کمرے مین داخل ہوئین اور بعد معمولی صاحب سلامت اور مزاج پرسی وغیرہ کے میرے اسٹڈی کے کمرے مین میز کے قریب ایک کرسی پر جلوہ فرما ہوگئین۔

نامہ نگار۔ آپ کیون تشریف لائی ہین۔ کیا مین آپکی کوئی خدمت کرسکتا ہون۔ اگر میرے لائق کوئی خدمت ہو تو آپ بے تکلف ارشاد کرین۔

مسیز جوہی۔ مین آپکی بہت ممنون ہوئی میرا ادب قبول فرمایے۔ نہین نہین مین آپکو کوئی تکلیف دینے نہین آئی ہون بلکہ مین ایک ایسے نیک کام کے لیے آپکی خدمت مین حاضر ہوئی ہون کہ جس سے آپ کی قوم کو بہت بڑا فائدہ آیندہ پہنچنے والا ہی اور جس کام مین آج اس شہر کے تمام روشن خیال تعلیم یافتہ اور عالی حوصلہ مسلمان دل و جان سے مشغول ہین اور جسپر واقعی آیندہ مسلمانون کی ساری ترقی موقوف ہے۔

(ن) مین واقعی آپکا بدل احسانمند ہوا کہ آپنے ایسی عمدہ ہدایت کی غرض سے غریب خانے مین قدم رنجہ فرمایا ہے اب تند جلد فرمایئے فرمائی تو کہ وہ خفیہ کام کیا ہی جسکی ایسی لمبی اور بلیغ تمہید آپنے اس لسانی کے ساتھ فرمائی ہے۔

(ج)۔ آپنے زنانہ موسلم سیمنری کا نام سنا ہوگا اور غالباً اوس کے بانیون اور حامیون سے بھی آپ واقف ہونگے

ہندوستان پر بار

اور اس قلیل عرصہ مین اوسکے ذریعہ سے مسلمانون کے تیرہ و تار اور جہالت بار محلسرا اون مین علم کی روشنی کسطرح برق روشنی کے مثل چمکی اور پھیلی ہے اسکی خبر بھی آپ کو ضرور ہوگی مین اوسی آموزش گاہ کی سپرنٹنڈنٹ ہون اور وہان مدرس بھی ہوتی ہون۔

(ن) - جی ہان بیشک شاید نام اس مدرسہ کا سنا تو ہوگا مگر اسوقت ٹھیک خیال نہین ہو کہ کب یہ نام گوش زد ہوا تھا اور کہان پر یہ مدرسہ اور کیسے جاری ہوا ہی کیونکہ آجکل بالعموم مسلمانون مین اصولات تعلیم وغیرہ کا تعلق اسقدر گرمجوشی ہو کہ آئے دن کسی نہ کسی نئے مدرسہ کا جلسہ اور سنگ بنیاد کا نام سننے مین آتا ہی اور اس قوم کے لفظ مین کیا جادو ہو کہ ہر ایسے نئے مدرسہ یا جلسہ وغیرہ کے نام کے ساتھ یہ لفظ لگا رہتا ہی - کیا آپکا یہ مدرسہ اوس مشہور اور مقبول اخبار قوم مسلم ٹائمس کے متعلق یا زیر حمایت ہے؟

(ج) (تھوڑی دیر کسیقدر بل بہ ابرو) نہین - نہین - اخبار و غیرہ سے اس مدرسہ کو کوئی تعلق نہین ہی بلکہ تمام علمائے اہل اسلام کی تائید سے یہ مدرسہ چلتا ہی اور بڑے بڑے لوگ اسکے شریک ہین جنکے نام کے اسوقت ظاہر کرنے کی ضرورت نہین ہو یہ مدرسہ چند سال سے کامیابی سے چل رہا ہی بڑے بڑے حکام اسکے سرپرست ہین بیدیکہ انتظام اعلیٰ درجہ کا ہے اور اب اوسمین اس قسم کا انتظام ہونیوالا ہی کہ ہر درجہ کی شریف زادیان اور رئیس زادیان اوسمین تعلیم پاسکین۔

(ن) - پھر آپ کیا چاہتی ہین۔

(ج) مین اس غرض سے حاضر ہوئی ہون کہ آپکے گھر مین یا آپکے اور اہالیان خاندان کے گھرون مین جو لڑکیان قابل تعلیم ہون اونکو آپ میرے مدرسہ مین داخل کرین تاکہ وہ زیور علم سے آراستہ ہوکر مسلمانون کی جماعت کی عزت زیور بنین - مین آپ کو یقین دلاتی ہون کہ ہمارا انتظام اب ہر طرح کامل ہی اور اسلیے ہم نے اب آپ صاحبون کی خدمت مین حاضر ہونے کی ہمت کی ہے۔

(ن) مجھے اور لوگون کے امور مین دخل نہین ہی آپ اون سے خود دریافت کرسکتی ہین مگر ہان (آہ سرد کھینچکر) جہان تک مین متعلق ہون اوسکی نسبت آپ کو جواب دینا ضروری ہی - مجھے نہایت افسوس ہو کہ مین آپ کی ایسی مفید اور نیک خواہش کی تعمیل کرنے سے قاصر ہون میری عمر اب پچاس کے قریب ہی میری بیوی بھی زندہ ہین اور ماشاءاللہ ایک صحیح المزاج لیڈی ہین مگر بدنصیبی سے آج تک میرے گھر مین کوئی لڑکی نہین ہے ہان اللہ کے فضل سے لڑکے اتنے ضرورت سے زیادہ مین کہ فقط میں پانچ لڑکون سے آپکا نصف اسکول بھر دیسکتا ہون

(ج) بہت افسوس کی بات ہی کہ آپکی کوئی لڑکی نہین ہوئی

(ن) - جی ہان - میری بدقسمتی اور کچھ ہمارے بیگم صاحبہ کی . . . . -

(ج) یہ کیا بیگم صاحبہ کی - یہ کیا کہنے کو تھے کہ رک گئے۔

(ن) کیا عرض کرون وہ بات قابل بیان کرنے کی نہین ہے۔

(ج) آخر اگر کوئی مضائقہ نہو تو مین بھی سن سکتی ہون کہ یہ کیا معاملہ ہے۔

(ن) - بیگم صاحبہ کو لڑکی کے نام سے نفرت ہی اور خدا جانے لڑکی کے نہونے کے لیے اونھون نے کتنے گنڈے کیا لی ہوگی ملا اور درویشون سے خفیہ طور پر مدد لی ہی اور شاید بعض اطبانے بھی اس مین انکا بہت کچھ خرچ کروایا ہی خلاصہ یہ سبکا نتیجہ ہوا کہ ۳۶ برس سے وہ یقینی طور پر ہر سال ایک موٹا تازہ صحیح المزاج نرینہ بچہ جنتی ہین اور کبھی آجتک غلطی سے بھی وہ لڑکی نہین جنین مجھے اسکا بہت افسوس ہے۔

(ج) کیا آپکے ایسے تعلیم یافتہ آدمی کو اسکا یقین ہی کہ دعا تعویذ اور دوا کی مدد سے نیچرل امور مین بھی دخل دیا جاسکتا ہے۔

(ن) - البتہ آپکا فرمانا بجا ہی مگر تجربہ بھی تو آخر کوئی چیز ہے مین اپنی حسرت کیا کہون کاش آج میرے گھر مین لڑکیان ہوتین تو واللہ میٹرک کا ایک کیطرح مین ایک گاڑی بھر دیتا اور بہت خوش ہوکے آپکو رخصت کرتا مگر کیا کرون بیگم صاحبہ کی جہالت نے اس بڑی نعمت سے مجھے محروم رکھا

(ج) آپ مایوس نہون خدا اگر چاہی تو اب بھی آپکو لڑکی دیسکتا ہے۔

(ن) جی نہین اگر فرشتہ بھی مجھ سے آنکر یہ کہے تو مین ہرگز یقین نہین کرسکتا ہان بعض اور شکلین ہین کہ میری یہ تمنا پوری ہوسکتی ہی اور اوسمین آپ شاید مدد دیسکتی ہین۔

(ج) وہ کیا فرمایئے۔

(ن) - آپکی رسائی کا حلقہ چونکہ معزز مسلمان بیگمات مین وسیع ہی اور پھر آپ ایک زمانہ دیدہ اور سنجیدہ لیڈی ہین اسلیے مجھے آپ سے اپنی دلی خواہش کے بطور راز کے ظاہر کرنے مین کوئی عذر نہین دیکھتا ہون -

(ج) - آپ بے تکلف ارشاد کرین۔

(ن) - آپکی نظر مین اگر کوئی مالدار دطرحدار دوہرو اور تعلیم یافتہ روشن خیال اور عالی مرتبہ بیوہ بیگم ایسی ہو جسکا میلان نکاح ثانی کیطرف ہو تو اگر آپ دوستانہ اس نیک کام کے میرے ساتھ انجام دینے مین کوشش فرما دین تو جانبین کے لیے اسمین بہتری ہی اور علاوہ برین میری وہ پرانی تمنا بھی پوری ہوسکتی ہی یعنے انسے خدا شاید مجھے لڑکی دیدے اور پھر پیدا ہونے کی تاریخ سے مین اوس بچی کا نام آپکے ہان رجسٹر کروا دونگا اور زمان حمل سے تیمنا اور تبرکا اوسکی فیس بھی آپکے اسکول مین داخل کرتا جاؤنگا۔

(ج) معاذ اللہ! استغفر اللہ! (مسیز ج کا چہرہ غصہ سے لال ہے) یہ کیا احمقانہ خواہش آپنے ظاہر کی تعجب ہی کہ آپکے ایسے تعلیم یافتہ اور شریف آدمی کا ایسا طفلانہ اور جاہلانہ خیال ہے - میرے دل کو سخت صدمہ پہونچا کہ ایسی ذلیل آزردہ آواز میرے کانون مین آئی - خدا اس زبان کو دوامی طور پر بند کردے جس سے یہ آواز نکلتی ہو - مین اولاً کیا ستائی ہوئی ہون اور مین کیا ایسے نجس کام مین شرکت کرسکتی ہون۔

ممیرے کا سرمہ
پانچ ہزار روپیہ انعام
پانچ ہزار روپیہ انعام
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اکزمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
معزز انگریزوں میڈیکل پروفیسروں ڈاکٹروں والیان ریاست اور اہل سند نے اور دیگر ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی
تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ
پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت
بڑھ جاتی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے
فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرا فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ
فی تولہ سہ روپیہ خرچ بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔
المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب
تازہ سندات
ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے
تازہ سندات
(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عام آنکھ آنا کہتے ہیں جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔
راقم ڈاکٹر ایم بی سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی ایم ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرت سر
(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مساۃ اتم دیوی عمر ۴۰ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوے تھے اور بلا دبال پڑتے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھیں انمیں کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی علاوہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و انریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔
(۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔
راقم ڈاکٹر برج لال گوسں راے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال انریری سرجن گورنر جنرل ہند۔
(۴) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا ہے میری راے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔
پانچ ہزار روپیہ کا انعام
اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اوسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء میں جمع کیا گیا ہے

دعا کے نتیجوں کے دریافت کرنیکا بندوبست

اس وقت سے اب خاص اور عام دعا کا مشغلہ جاری ہو کہ شاید ہی کوئی دن ہو کہ اس قسم کی اخبارون مین ضرور نظر آتی ہو کہ فلان جنت مکان - فلان رئیس صاحب اور انکی بیگم صاحبہ کے واسطے یا بادشاہ کی مغفرت - جنگ افریقہ کی فتح یابی اور فلان شہزادے یا شاہنشاہ کی صحت کیلیے دعا ہوئی اور تمام حاضرین نے نہایت صدق دل اور خلوص کیساتھ دعا مانگی - مندرون اور گرجون اور آتشکدون مین بھی اسی قسم کی دعائین اب مختلف ضرورت اور غرض سے آئے دن ہوتی رہتی ہین طاعون کے بھگانے زلزلہ اور طوفان کے روکنے کی دعا بھی اسی فہرست مین داخل ہو - اسمین سے بعض قسم کی دعا پولیٹیکل دعا بھی ہو جسکا تعلق گورنمنٹ سے ہو اور جسکے نتیجہ کا گورنمنٹ کو جاننا ضروری ہو - ہر آدمی یا ریاست یا سلطنت جسکی نسبت کسی قسم کی دعا ہوتی ہو اوسکے نتیجے سے وہ متعلق رہتا ہو - یہ بھی معلوم ہوا ہو کہ عالم بالا مین دعا کا ایک خاص سرشتہ ہو تمام قسم کی دعائین رجسٹر ہوتی ہین - اور جہان سے دعاؤن کی اجابت اور عدم اجابت کے متعلق حکم صادر ہوتا ہو اور یہ دفتر خاص کرکے وہان بہت انتظام کے ساتھ ہو اب ہماری گورنمنٹ ضرور اسکا بندوبست کریگی کہ کشفی اور روحانی وسائل سے اوس سرشتہ سے دعاؤن کے نتیجون کی نسبت کے اسباب ہاتھ آئین جو دعائین مقبول باجابت ہون گی اونسے معلوم ہو جائے کہ دعا کرنیوالے حضرات نیک نیت تھے اور انھون نے خلوص دل سے دعا کی - جہان دعا مقرون باجابت نہوگی وہان بھانڈا پھوٹ جائیگا یہ دعا فقط نمائش کے لیے اور لہو لگا کر شہیدون مین ملنے کیلیے تھی تعجب نہین کہ ایسے منافق اور مکار لوگون سے باز پرست بھی کیجائے کہ جو فقط نمائش کے لیے پولیٹیکل طور پر دعا مانگتے اور اکثر دوسرے ہی روز اخبارون کے ذریعہ سے تمام دنیا مین اپنی دعا کو مشتہر کرتے ہین ہم تو کہتے ہین کہ ایسے مکارون کی گورنمنٹ کیطرف سے کوئی سزا مقرر کیجائے تاکہ اونکو منافقین کو جرت حاصل ہو اور پھر کوئی نمود اور منافقانہ طور پر دعا مانگنے کی جرات نہ کرے -

اگر یہ سرشتہ ایک عمدہ بنیاد پر گورنمنٹ قائم کریگی تو اسکی رعایا اور خاص کر ذی مقدور رعایا کا مال لوٹن بہت بچ جائیگا اور اسکے سوا اوسکی رعایا کو بھی بہت فائدہ پہنچ سکتا ہو کیونکہ ایسا کون شخص ہوگا کہ جسکو دعا کے نتیجہ کے جاننے کی خواہش نہوگی گورنمنٹ ایک معقول رقم فیس مقرر کرکے ہر ایسے شخص کو جو فیس داخل کردے اوسکے اوپر دعا کے نتیجہ سے واقف ہونیکا موقع دے ہمارا گمان ہو لاکھون عرضیان گزرینگی اور ہزارون روپے کا بعد وضع اخراجات نفع ہوگا - دہین عمال جو سرکاری دعا کے نتیجون کے دریافت کے متعلق مقرر ہونگین اسکا م کو بھی کرینگے کیونکہ سرکاری کام زیادہ بھاری ہوگا اور پھر اگر رفتہ رفتہ یہ کام بہت پھیلا جیسا کہ گمان ہو تو اسوقت گورنمنٹ بہت سے دعائی سب رجسٹرار مقرر کرسکتی ہے - یہ لوگ جتنی دعا کے نتیجے روزانہ یا ماہانہ رجسٹر کرینگے اونپر ایک رقم فیس کی پائینگے اور اوس اجلاس کی نقل جو لوگون کو دینگے اوسپر بھی ایک فیس لگائی جائیگی امید قوی ہو کہ عرصہ قلیل مین یہ سرشتہ سرشتہ رجسٹری دستاویزات سے کہین بڑھ جائیگا اور اسوقت انسپکٹر جنرل وغیرہ کی مقرر کرنے کی نوبت آئیگی مختلف زبانون مین رجسٹر رکھنا پڑیگا کیونکہ مختلف قوم کے لوگ اپنی دعاؤن کے نتیجہ کی نقل پانے کے لیے درخواست دینگے -

اسکا بھی خوف ہو کہ بہت سے لوگ شاید بعد دریافت نتیجہ دعا اپنے مرشدون - ملاؤن - پنڈتون - پیشن ماسٹرون اور پادریون سے بدعقیدہ اور بدظن ہو جائین اور انکی آمدنی مین بہت نقصان عظیم واقع ہو اگر ایسا ہوا تو ہم بہت خوش ہونگے کیونکہ اس قسم کے لوگ دعا کے بہانے زیادہ عورتون جاہلون اور سست عقیدہ امیرون اور ضعیف العقل لوگون کو بہکاتے اور لوٹتے ہین - ہم امید کرتے ہین گورنمنٹ جلد اس سرشتہ کے جاری کرنیکا بندوبست کریگی سکیا کشفی اور روحانی وسائل ان خبرون کے منگوانے مین کام مین آئینگے اونکے ظاہر کرنے کی ابھی ضرورت نہین ہے

سن افہم - دعاگو -

جلوۂ داغ

خلاصہ سوانح عمری مع شرح ضروری نمبر ۳

غدر سے کچھ دنون پہلے مرزا داغ کے مربی آقا سے نامدار مرزا فتح الملک ولیعہد بہادر نے انتقال کیا اس واقعے سے جسقدر صدمہ ہوا اونکو تھوڑا ہو اور یکسان اونکا یہاں کہ اپنی زندگی مین سب سے بڑا جو صدمہ اوٹھایا ہو وہ ولیعہد بہادر کا انتقال تھا اس لیے کہ اسوقت تک اشفاق پدری کا لطف اوٹھنے پڑھکر اور کسی سے حاصل نہوا تھا - باپ کا سایہ سر سے اٹھ جانیکا ہر شخص کو جو رنج ہوتا ہو وہ محتاج بیان نہین اور آپکو تو پے در پے ایسی صدمات کا سامنا رہا - ادھر ولیعہد بہادر کے بعد بے خانمانی کیجا ادھر غدر سے ہنگامہ قیامت مرزا صاحب عجب کشاکش کی حالت مین رہے مگر جو بندہ یا بندہ پناہ گزین ہونے کے لیے رامپور پر نظر پڑی جہان فردوس مکان نواب یوسف علیخان رئیس رامپور تھے - اس جگہ بھی مولف نے انھین حقوق کیطرف اشارہ کیا ہے جو ولیعہد بہادر کی ذات سے وابستہ تھے اگرچہ تفصیل نہین کی مگر اس فقرے نے مطلب ادا کر دیا کہ مرزا صاحب (اپنی والدہ کیساتھ) ریاست رامپور کو تشریف لے گیے اور نواب فردوس مکان کے سایہ عاطفت مین پناہ گزین ہوئے یہان اتنی تفصیل ضرور ہے کہ رئیس رامپور سے سابقہ معرفت کیا تھی جو کشان کشان رامپور لیگئی واقعہ واقعی یہ ہو کہ نواب یوسف علیخان قبل رئیس ہونے کے جب انکا شباب تھا ایک مدت تک دہلی مین رہے وہین انکو اس گھر سے سابقہ پڑ چکا تھا اب جو یہ لوگ رامپور پہونچے تو ویسا ہی اونکی شفقت کا برتاو کیا جو ولیعہد بہادر دہلی نے کیا تھا مولف صاحب لکھتے ہین کہ نواب یوسف علیخان کے بعد نواب کلب علیخان نے مرزا صاحب کو باقاعدہ ملازم ریاست کیا یہ تو مسلم ہو کہ ابتک کا رنگ

[illegible] صندوق [illegible]
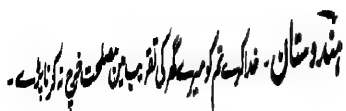
لندن کے جشن تخت نشینی کی جہان لوگون کو آرائش زیبائش اہتمام انتظام کی فکر تھی جہان لوگون کے بیٹھنے کو جگہ میسر ہونے کی بھی بہت کچھ تشویش تھی خصوصاً ہوس آف لارڈز کے ممبر جو خود یا انکی لیڈی صاحبہ اہل ڈبل تھے اس انتظام سے بہت گھبرائے ہوئے تھے کہ ڈیوک کی بیگم کے واسطے اٹھارہ یا پندرہ انچ جگہ رکھی گئی اگر ایسا تنگ جا ہے مقررہ میں نہ سما سکین تو اپنے پروسی کی جگہ دبا لے سکتے ہین۔

آپ جانتے مختلف انسانون کے مختلف خیالات ہین اکثر لوگون کو اسپر بھی اطمینان نہ تھا - اپنی جگہ سمجھ بیٹھنگے کہ اگر بفرض محال مانگے جانے سے جگہ بھی ملگئی تو بھاری بھرکم ہونیکا نفیصہ کیا کم ہوگا اگر پروسی بھی سلامتی سے اٹھ بل سکینگے - اونچ جھر بھی جگہ ملنے مین کسر مسر ہوئی تو پوا اجماع ساکنیس ہوگیا اور اگر گھس پلکے تاجرانہ مال کیطرح ٹھسا ٹھس بھر دیے گئے تو سارے کشمکش کے دم خفا ہو افراغت خاطر سے دم لینا دشوار ہو الغرض دربار کس دل سے اٹھا ئینگے اور اگر اسطرح اس فشار دربار سے نجات ملی تو اٹھنے کیوقت جدا وقت پڑیگی - کیا دیکھ جن لوگون نے سوداگری مال صندوقون اور بکسون مین رکھا ہو انکا لاہی وہ اندازہ کر سکتے ہین کہ سلیقہ اور ترکیب سے بھاری چیزین کس مشکل سے نکل سکتی ہین-

الغرض بیچارے اہل ڈبل اور انکی مساۃ بیگم صاحبہ لیڈی صاحبہ فکر میں سوکھی سہمی جاتی ہونگی - کہ اتنے مین ہمارے ملک معظم کی بیماری اور جشن دربار کے التوا نے عموماً ہوا خواہان و خیر خواہان سلطنت کو ایسا مایوس اور مشوش کیا کہ اب غالباً بہت کچھ لوگ دبلے اور نحیف ہوگئے ہونگے - اٹھارہ یا پندرہ کیا انکے واسطے آٹھ یا پانچ انچ مین بھی پھیل کے بیٹھنے کیواسطے کافی سے زیادہ وسعت ہوگی اور اگر اسپر بھی بعض جنٹلمین اور لیڈی صاحبہ خواہ مخواہ مرد آدمی اور اہل ڈبل باقی رہ ہونگے تو انکو فیٹ اور دستیقال کرنے کی مہلت پائینگے -

یہ تو مبلد باز انگلستانیون کی مہلت کا حال ہوا ہمارے ہندوستان مین جشن دہلی کیواسطے چھ مہینے باقی ہین اہل عرصہ مین انقلاب زمانہ بہت سی خس پوش جھونپڑیون کو بھاری بھرکم قصر اور ایوان اور وسیع عظیم الشان عمارات کو ہلکی پھلکی مختصر عمارت بنا سکتا ہے - چہ جائیکہ انسان اسکا بھی یہ حال کہ مسلمان رعایا تو یقیناً رمضان کی برکت سے بہت کچھ سبک اور تحت اللفظ تلی صین ہو رہیگی - رہی پوری کچوری مرغن پرچرب غذا کھانیوالے وہ اس مہلت مین چربی گوشت بنانیوالی غذائین ناپ تول کے استعمال کر سکینگے اگر خدانخواستہ یہان کے دربار مین بھی ریل یا جہاز کے مسافرون کیطرح جگہ نپی تلی ملی تو خدا نے چاہا کوئی دقت نہ پڑیگی - ہان اگر موقع اور نمائش اور مسرت کی وجہ سے پوشاک اور خوشی سے جامے مین پھولے نہ سمائینگے - تو غالباً اسکی گنجائش بھی منتظمان دربار کیجانب سے بخوبی ہو جائیگی -

مراقمہ - الفربہ خواہ مخواہ مرد آدمی -

اعلان طاعون بنام اہل ہند

آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند
در جہل مرکب ابدالدہر بماند

مجھے ہندوستان مین تنزول اجلال باجاہ وجلال فرمائے ہوئے اور یہان کی نشیب و فراز دیکھے سرد گرم چکھے زمانہ کافی و مدت وافی ہو چکی بہت سے آباد شہر گنجان آبادیان دیکھین سیکڑون گاؤن اور قریے ٹٹولے تنگ و تاریک چیاون کیطرح ایک ایک گھر محلہ گھرون کا کونہ کونہ صندوق پیٹارے صندوقچون کے خانے کریدڈالے بچے بوڑھے سبھی معائنہ کیے مگر حضرت انسان باوجود دعوئی ہمہ دانی و بلند پردازی و تحقیق انیق میرا کچھ بھی نہ کرسکے کو دن طالب العلم کیطرح جیسے مدت سے گاؤ گھراتی تھے ویسے ہی بنے رہے اگرچہ میرے حالات کی تحقیق اور تفتیش مین کوئی بین بالنس و ریاؤن مین بکیان کو لین بلکہ آگ تک مین بہا ندے بہت سے کلیات سے تیز تیز سیکڑون جزیئون سے کلیے نکالے مگر ابجد خوانی سے آگے نہ بڑھے ایک صاحب نے بڑی چھان بنان و دیدہ ریزی سے خوردبین لگاکے بجز کیڑون اور انکی رفتار اور اغراض کے ساتھ پیدائش کے کچھ نہ پایا اور اس بنا پر بڑی بلند و بالا عمارتین قائم کرلین - ع -

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

اگر بفرض محال اس خیال کو صحیح مانا جاوین تو مشکلات ماری اچھا صاحب کیڑے پیدا ہوتے ہین اور جہان پیدا ہوگئے آناً فاناً بڑھتے چلے جاتے ہین خیر صاحب یہ تو حیز اور آوان کی باتین ہین اعراض کیواسطے صرف انکی وجیتی تو کافی نہین کم و کیف - مضاف - وضع - فعل و انفعال ملک بھی تو ہے -

خیر لعنت بر ہیچ اس شیخ چلی کے منصوبے پر معدوم یا متغیر کرنیکا دم دیکھو بنا فاسد علی الفاسد تھی -

کوئی صاحب کہتے ہین جہاز پر چوہے آئے اور چوہے طاعون کے کیڑے لائے - اور وہ کیڑے کھٹمل پسو وغیرہ کیطرح زمین پر پھیل گئے اب انسے بچنے کیواسطے آگ جلاؤ یہ کیڑے آپ ہی جل جائینگے اور کیڑے بھی کون زمین سے اچک کے جوتون اور پاؤن مین چمٹنے والے پاؤن سے چوہڑ چڑھ سرکی خبر لاتے ہین - مختصر یہ سارا دار و مدار زندہ لوگون پر آرہا اور اس جانب کسی نے غور کیا کہ میرا اصلی اور صحیح صحیح حال بدون اسکے کہ کوئی محقق صاحب طاعونی کیڑے ہون کیونکر معلوم کر سکتے ہین جو قاعدہ اور ضابطہ نیچر نے میرے پھیلنے پھولنے کا رکھا ہے اوس سے کیونکر واقف ہو سکتے ہین بڑی بڑائی کیڑے بنا لیے مگر یہ نہین معلوم ان کے کھانے پینے کا کیا قاعدہ ہے مرنے جینے شادی بیاہ کی کیا رسم ہے طلاق و نکاح کا کیا دستور ہے جو رو کیونکر بیاہ لاتے اور وہ

کیونکر گھر گرستی کرتی ہے جنتی اور بچے کیونکر کھانے پینے کو مانگتے ہیں فوجداری دیوانی مطالبہ خفیفہ کا کیا قانون برتا جاتا ہے چوری چکاری سے ماری بے ایمانی کے انسداد کا کیا قانون ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ انتقال مکانی کے کون کون ذریعے اور اوقات ہیں۔ موت و حیات کس ضابطہ سے ہوتی ہے غرضکہ سزا و جزا کا کیا دستور ہے۔ حاکمی محکومی خوردی بزرگی باہمی بہتری کا کیا قاعدہ ہے۔ خوشی و ناخوشی خیر و شر نفع نقصان کا کیا معیار ہے۔ کس انداز اور ذریعے سے ایک دوسرے پر لطف کمنون کر سکتے ہیں نئی جگہ پر حملہ کرنے اور اپنا سکہ بٹھانے کے واسطے کون پالیسی کسطرح کی ڈپلومیسی صرف کرتے ہیں۔ کس عنوان اور نہج سے اطاعت اور انقیاد کو برتتے ہیں۔ کمانے کھانے کے ذریعے کیا ہیں آیا کوئی انکا بھی بادشاہ ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کیا اور کس شکل سے اوسکا عکس ادا کرتے ہیں اور اوسکی حفاظت اور پرورش کسطرح وہ بادشاہ کرتا ہے۔

مختصر یہ کہ کسی کی ترقی یا تنزل کے ذریعے بدون ان جزئیات اور کلیات کے جانے ہوئے کیونکر حضرت انسان۔ حاکم ہوں حکیم ہوں۔ ڈاکٹر ہوں۔ تشخیص یا تجویز کر سکتے ہیں اصلاح کی تدبیر میں جیسی فی الحال کی جاتی ہیں محض اندھیرے میں تیر چلانا یا بیکاری کا مشغلہ بڑے موٹے لڑھوتے کی مثل ہیں ابھی ایک ... ہی جب جی بھر کے میرا سیر سپاٹا ہو چکیگا وہ ختم اور سفر تمام ہو جائیگا میرے اہالی موالی کسی اور سمت سبزہ زار شادابی ملک کیجانب پر واہ راہ داری لینگے یا ایسی جگہ ہے جہتے رہتے۔ شعر

دگر نماند کسے تا بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

کی حالت پیدا ہوگی اور میں کسی پہاڑ کی چوٹی یا کونے کھدرے میں جو ہونگا پل افاقت کے لیے تلاش کرونگا تب البتہ اس بیکار اور بے سود شغل میں تضیع اوقات فرمانے والے ڈینگ مارینگے اور یہ کہتے بغلیں بجاتے پھرینگے کہ ہم نے اُن تدبیروں سے ملک پاک کیا۔

مزا تو عجب تھا کہ یہ لوگ باینہمہ دعوے معلومات و تحقیق میرے جیسے ہوے یا تون کسی ترکیب سے گھر دیے ہوتے۔ گرہ ورنہ لو گیا۔ انصاف شرط ہے میرا استقلال اور دہریہ دشمنوں کی ناکامی دونوں تاریخ میں لکھنے کے قابل ہیں اب سوا اسکے اور کچھ تدبیر نہیں کہ حضرت انسان۔ شعر

شکست و فتح نصیبون سے ہو ولے اے میر
مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا

کا ترانہ گائیں اور میں۔ ع۔

ان سازون سے کند و کب ہوئی ہو

کہکے انکو خجل اور شرمندہ کروں۔

المشتہر۔ بندۂ ابو الکرم طاعون علیہ ماعلیہ۔

چہ نسبت

نگون میں انریری مجسٹریٹ کے اجلاس پر ایک پاگل جناب جاکے اجلاس فرمانے لگے دربان نے جبر او وہان سے نکالدیا پوچھا گیا یہان کیون آئے۔ فرمانے لگے سرکار نے میری قدردانی کی جو یہ عہدہ مرحمت فرمایا میں لفٹنٹ گورنر سے ملاقات کرونگا۔ خیر یہ باتین تو انکو زیبا ہی تھیں مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کس لگاؤ سے خدائی پیغمبری۔ بادشاہی۔ سبکو چھوڑ کے آنریری مجسٹریٹی پر آپکی طبیعت آئی۔

روباہ بازی

اودھ پنچ اور آزاد کے مضمون نگارون کے اعتراضات پر ہواخواہان داغ عرصہ دراز سے نعل در آتش ہیں ہمارے دوست حضرت ریاض تو۔

دلبر سے جدا ہونا یا دل کو جدا کرنا
اس فکر میں بیٹھا ہوں آخر مجھے کیا کرنا

کے داغی مطلع پر خوب خوب قلابازیاں کھا رہے ہیں اور مثل غنچہ زبان تہ زبان کا ثبوت دے رہے ہیں۔

رو ہیلکھنڈ گزٹ کے معاصر بھی یہ بحث لاحول کا اثر پیدا کر رہی ہے آپ فرماتے ہیں بعض وقت ہمارے اُردو اخبارون میں ایشیائی شاعری پر نکتہ چینیاں کرتی ہیں اڈیٹرونکی بجاے اپنی پولٹکل معاملات یا دیگر مفید مضامین کے فضول باتوں میں صرف ہوتی ہے۔ ... اکثر ہمعصر آزاد نے ... حضرت داغ دہلوی کے خلاف اپنی مشہور طولانی بحث نکالا ... بلکہ ہیچ تحسین حاصل نہیں کی۔

افسوس ہے اس بحث کو پولٹیکل معاملہ تو ہم کہہ نہیں سکتے اور نہ اُردو اخبارونکی حالت کے اعتبار سے امید کرتے ہیں کہ اگر بالکل پولٹیکل ہی معاملات سے بحث رکھیں تو طرح طرح کے آفات سے اطمینان کی حالت میں بسر کر سکیں یا ممکن ہے کہ ہمارے ہمعصر کیطرح عدالتی کشمکش میں اکثر پھنسے رہیں ہاں دیگر مضامین کے وسیع میدان میں داغ سے مشہور اور معروف کے کلام پر مدح یا قدح ایشیائی شاعری انشا پردازی زبان اور فن کے حق میں ضرور مفید ہو سکتی ہے۔ اور اگر اسطرح کے مضامین نہ ہوتے تو اسی ۱۶ جون کے پرچہ میں ہمعصر احمد علیخان صاحب آسی کا قطعہ لکھکے نظم کی چہل پہل اور نثر کی شوخی "تاریخ گوئی کا بیساختہ پن" خود دکھاتے

توکل علیہ الرحمۃ

گرمی اس زمانے میں بڑے زور ون پر تھی۔ ایسی کہ بعض لوگونکو اندیشہ ہو چلا تھا کہ اس دفعہ پھر آسمان سوکھی نہ سنائے یا رینگل کو اچھا خاصہ چھینکا ہو گیا۔ برسات کے سامان تو قدرتی تھا سے موجود ہی تھے ہوا میں بھی رطوبت اتنی سوکھے دھانون پانی پڑا۔ خلقت خدا کا شکر کرتی ہے کہ بظاہر اسباب تو زندگی کے سامان ہو گئے۔

ادھر آمون کی افراط اور گرمی کی شدت نے ہل چل کے بہت کچھ خلق خدا کو مار لیا۔ شہر میں قرب و جوار سے افراط کے ساتھ آم آتا اور آندھی کے آمون کیطرح سستے داموں بکتا تھا۔ سیکڑوں بندگان خدا نے اسی کو غذا بنا لیا شکم پری کے علاوہ زبان کی لذت کھانے میں حاصل کی بقول شخصے آم کے آم گٹھلی کے دام۔

گرم خبر ہے ۱۳ اگست کو مہاراجہ بالسنگھ کی تصویر جسکی نصب کرنیکی عرصہ سے کوشش تھی قیصر باغ میں رکھی جائیگی چنانچہ انجمن تعلقہ داران کیطرف سے تعلقدارونکو نیوتہ بھیجا گیا ہے۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

ممیرے کا

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کر یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے اور دوسری دواؤں کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روزکے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ سرمہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرے والا عبس روپیہ جھری سرمہ فی تولہ سے خرچ بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ۔ اہلووالیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات — ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے — تازہ سندات

(۱) میں خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہنا جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جنکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا نغز اور اس سے بیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہو وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر ایم۔ ایل۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش ہونے کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی عمر ۲۴ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور بال گرتے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں اکثر مواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم۔ خان بہادر محمد حسین خان۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر وانریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھوں سے پانی جاتا تھا اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر برج لال گوس راے بہادر۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال انریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا ہے میری راے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اوسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء میں جمع کیا گیا ہے

بات کو خوب جانتے ہین کہ اُنکا پاس بلحاظ ہم لوگون کو بہت ہی مگر جب معاملہ نصاف کا آجاتا ہی اُسوقت سچ ہی کہنا پڑتا ہی اسواسطے حضرت ریاض کو چاہئے کہ وہ تہذیب کے دائرے سے نہ نکلین - آزاد - اور صحیح گو اوکھیان نہ سنائین - اونکا قلم ہمیشہ پرجوش رہا ہی مگر شوخی کے ساتھ کبھی اونھون نے غیر مہذب طریق کو پسند نہین کیا - اب وہ کیون ایسا طریقہ اختیار کرتے ہین جس سے اونکی عادت مین کمی آنے کا اندیشہ ہی -

اصل داغ مین قسمت والا دتی کا کوئی شخص نکا طرفدار نہین ہی نہ کوئی شاگرد ایسی لیاقت رکھتا ہی جو اونکی طرفداری کرکے چار سطر بھی [illegible] لکھنے کے لائق لکھ سکے خدا نے ریاض کو ہمدرد بنا دیا - اگر ہم ریاض پر حلف رکھدین تو پھر ساری قلعی فصیح الملک کی کھل جائے ابھی وہ کاغذ پرانے نہین ہوئے ہین جنکو ہم حافظہ مین رکھے ہوئے ہین - مگر ہم یہ نہین چاہتے کہ حضرت داغ کے معاملات کو محفل مین لائین ریاض نے حد سے زیادہ سوانح عمری کی تعریف کی ہی دراصل یہ تعریف نہین ہی بلکہ ہجو ہے - اسواسطے کہ جس کتاب مین کوئی بات ہی نہو اور جسکا لٹریچر پلے سرے کا بھدا ہو اوسکی مدح و ثنا کرنا ہجو مین داخل ہے - لوگ تو اسکو خوشامد کہتے ہین مگر ہم ایسی جرأت نہین کرسکتے اسلیے کہ ہم خوشامد کی کوئی وجہ نہین دیکھتے جب ریاض حیدرآباد گئے تھے اوسوقت کی بھی کوئی ایسی بات ہمکو نہین معلوم ہی کہ ریاض احسانمند ہوکر آئے ہون البتہ بھری محفل مین داغ نے ریاض کی بیحد تعریف کی اور اونکے کلام کو استادانہ کہا بھی سہ ع -

من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو

کیا ریاض کو اس بات کی کچھ شرم نہین ہی کہ جلوۂ داغ مین تمام شعرا کو داغ کا مقلد کہا گیا ہی - ایک لاعلم غیر مستند شخص کو ملک کیونکر ریاض کے خاطر سے مسلم الثبوت اوستاد مان لیگا -

جو فن شاعری کے اصول سے بھی ناواقف ہی اور جسکی شاعری معشوقون کی ہوائین پیدا کرتی رہتی ہو ایسی شاعری کا نام اگر ہرجائی شاعری رکھا جائے تو زیادہ مناسب ہے -

ہمکو امید ہی کہ ہمارے دوست حضرت ریاض برہم نہونگے اور ٹھنڈے دل سے ہماری بات مان لینگے - اُنکی خیریت اسی مین ہی دنیا سازی کا مادہ نہین ہی - اسواسطے اونکو صلاح دینا چاہئے کہ ایسی شاعری کو اونکے محب قدیم جناب دل مستغفر الدین اور رفقاء اونکو بہت کچھ دیا ہی گھر مین بیٹھکر الله الله کرین ملک کی زبان پر داغ لگانے سے کیا حاصل ہوگا اگر یہ بات زیادہ بڑھی تو اُن معاملات کا سامنے آجانا مشکل نہوگا جس سے ساری اوستادی کی قلعی کھل جائیگی ہمنے یہ ریویو کا آغاز کیا ہی اسمین اُن معاملات کو الگ رکھا ہی صرف صرف اسیقدر ہمارا لکھدینا کافی ہی کہ جناب داغ کا تغزل اچھا ہی بعض بعض شعر اونکے بہت مزا دیتے ہین وہ شوخ طبیعت شخص ہین - یہ کیا کم تعریف ہی کہ ہم لوگ انصاف کرکے داد سخن دیدیتے ہین - اب اسکی کیا ضرورت ہی کہ آپ خواہ مخواہ اونکو خاتم الشعرا . . . تمام جہان کا اوستاد ہی منوادین سہ

ہم مناتے ہین وہ نہین منتی
بات بگڑی ہوئی نہین بنتی

راقم - نیازمند قدیم - وسط ہند -

جلوۂ داغ

نمبر ۲

شاگرد رشید اوستاد کی داد سخن دینے مین ارشاد فرماتے ہین ہمنے بعض ناواقفون کے ایسے خیالات فاسد بھی سنے ہین کہ مرزا صاحب نے رامپور مین رہکر اور شعرا لکھنو کی صحبت پاکر اپنے اسلاف اور اپنے شہر کی طرز چھوڑ دی ہی - اور بالکل اہل لکھنو کے مقلد ہوکر وہین کی بندشین ہین کے جو چلے وہین کی استعارے غرضکہ وہین کی روش اختیار کرلی ہی - حیرت ہی کہ ایسی اُلٹی گنگا بہانیوالی بھی ابھی تک دنیا مین موجود ہین اس خیال کے موید اگرچہ اب بہت کم نظر آتے ہین اور جو ہین وہ کبھی کبھی دلی زبان سے اسطرح سے کہہ جاتے ہین جس سے اونکا مطلب صاف ظاہر نہین ہوتا مگر ہم اس موقع پر مجبور ہین اور جو کچھ جواب ہماری رائے ناقص مین اِن لچر اور پوچ خیالات کی بابت آیا ہی اوسکو بغیر ظاہر کیے نہین رہسکتے بجا ارشاد و مستند - آدُر پروس لڑین - سوانح عمری کیا لکھنے بیٹھے ہین سارے ہندوستان کو جنگ و جدل کا اعلان دیتے ہین - معلوم ہوا کہ اس سوانح عمری کی لکھنے کی صرف یہ علت غائی تھی کہ اوستاد پر جو حریفون نے داغ لگایا ہی وہ مٹایا جائے اسی وجہ سے آپنے اس بحث مین کئی ورق سیاہ کیے ہین جنمین سوائے اسکے کہ اوستاد کی مدح اور زمانہ گزشتہ و موجودہ و آیندہ کی شعرا پر فضیلت دیجائے اور کچھ نہین ہی - اگر یہ بحث چھیڑنا مقصود تھی تو یہ بھی لکھنا تھا کہ وہ کون ناواقف ہین جنھون نے آپکو ایسا چھیڑا ایسا اُبھارا کہ آپ اوستاد کے بزرگون کا فاتحہ دیتے دیتے کشمیر اور بھانڈ بنگئے صنعت تضاد اور مسئلہ اجتماع ضدین مین تو آپکو کمال حاصل ہی دعوے یہ ہی کہ ہم نے ناواقفون سے ایسا سنا ہی اور پھر دو سطر کے بعد کچھ سوچ سمجھکر یہ بھی ارشاد ہی کہ گو آپ ایسے خیال کے مولد کم نظر آتے ہین - پھر طرہ یہ ہی کہ دلی زبان سے اسطرح کہہ جاتے ہین جس سے اونکا مطلب صاف ظاہر نہین ہوتا - چہ خوش و خشک - ارے میان پہلے داب مناظرہ و مکالمہ کی کوئی کتاب پڑھ لی ہوتی پھر اس قسم کی بحث چھیڑی ہوتی اول تو ناواقفون کی بات کا جواب دینا یا بُرا ماننا حماقت ہی اور جب ایسے ناواقف کم رہ گئے ہین تو پھر دعا کرنا چاہیے کہ یہ بھی نہ رہین اور دلی زبان کہہ جانے پر آپ گوش شنوا کو کیون اُدھر متوجہ فرماتے ہین خوبی یہ کہ لچر اور پوچ خیالات پر رائے صائب دینا بڑی عقلمندی ہی مگر آپکی رائے بھی تو ناقص ہی وہی ہے (جیسا دعویٰ ہی) ہمکو بھی آپ کی اس رائے ناقص پر کچھ موقع اعتراض کا نہین ہی مگر آپنے کئی ورق خواہ اس فضول بحث مین داغدار کیے ہین اسواسطے مناسب یہ معلوم ہوا کہ ہم بہت اختصار کے ساتھ آپ کی ناقص رائے پر صحیح رائے قائم کردین تاکہ آپ اپنی رائے ناقص کی گوشمالی کرسکین -

تشبیہ لالُف کے اصول کے خلاف مدح سرائی کا آپ کو کوئی

ساحل مراد قریب

حق حاصل نہین ہی اگر کوئی بزعم مہربانی آپ کرینگے تو یہی ملک سمجھیگا کہ حق شاگردی خوب ادا کیا اور چونکہ اوستاد بیاد سلطان بھی ... سے اوستاد کا کام خود انجام دیا - یہ کونسی عقلمندی ہے نہ آپ جو فوقین کی بات پر اوجھے ہین شیطان اگر اوڑنگی دکھاوے تو کیا فرض ہو کہ انسان اُچھل پڑے لا حول پڑھ دینا چاہیے تھا معلوم ہوا کہ یہ بات کسی ... کی آمدی تھی جسپر آپ کو سوانح عمری کو ترتیب کی ضرورت لاحق ہوئی - کیا اچھا نا واقف تھا جسنے ایک ذرا سی بات کہکر آپ کو اتنا پریشان کیا کہ آپ جامے سے باہر ہوگئے ہیچ پُچر باتون کا جواب دینا کسی صحیح دماغ کا کام نہین ہی مدتون سے ہم سنتے آئے ہین -

جواب جاہلان باشد خموشی

خیر آگے چلیے - بیچ کیجیے -

دو خیال کرنے کی بات ہی کہ جس اہل زبان و زبان دان نے ابتدائے عمر سے ۲۰ - ۲۲ - برس تک اپنی جگہہ پر مشق سخن کی ہو وہ دوسری جگہہ جا کر یکایک اپنی مادری زبان ایسا نا آشنا ہوجائے کہ اپنے مقلدون کی تقلید کرنے لگے اور حافظہ نباشد مگر ہم بھی تا بخانہ ہونچا کر رہینگے "

برخوردار اپنی مجازی پدر بزرگوار پیا گرجان نثار کرین تو زیبا ہی اسواسطے اگر مورث اعلی کی بڑائی ثابت کرنے مین قلم دوات کاغذ ہی کو تکلیف دی گئی تو کوئی اچنبھے کی بات نہین ہی -

ذرا ۲۲ - برس کو ملاحظہ فرمائیے - بقول آپکے ذیحجہ سنہ ۱۲۴۶ھ مین تو داغ صاحب تولد ہوئے اب سنہ ۱۲۴۷ھ سے آپکے عمر کا پہلا سال شروع ہوتا ہی سنہ ۱۲۵۱ھ مین قلعے کا داخلہ ہی اور سنہ ۱۲۷۲ ہجری قلعے سے اخراج ہوا اس حساب سے بیس سال کی عمر آپ کی ہوئی - گویا بیسوین سال جناب داغ صاحب رامپور آئے اور ذوق کی وفات کا سنہ تذکرہ مین ملاحظہ فرمایا جائے تو ثابت ہوجائیگا کہ کے سال کی عمر آپ کی تھی جب ذوق کا انتقال ہوا ہی یعنی آپکی

عمر صرف ۱۴ سال کی ہوگی جب استاد خاقانی ہند نے وفات پائی - اسپر طرہ یہ ہے آپنے یہ تحریر کیا ہی کہ بجائے خود مشق سخن کی ورنہ فرمائیے کہ اوستاد کے سامنے زانوے ادب تہ کیا اوستاد تھا کہان اور تھا کون اب فرمایئے کہ ۲۲ سال کی عمر کسکی تھی داغ صاحب کی ہوگی بلکہ داغ صاحب کے ہمزاد اگر کوئی آیا ہوگا تو اوسکی ہوگی -

اپنی جگہہ پر مشق سخن کی بھی ایک ہی کہی ایسا بھی ممکن ہی کہ خود ہی کوزہ خود ہی گل کوزہ اور شاید یہی سبب ہی کہ آزاد نے آپکے وجود باجود کو اوستاد کے سامنے زانوے ادب تہ کرتے نہین دیکھا - اور اسپر یہ قوی دلیل ہی کہ ذوق کی وفات کے وقت آپکے اوستاد کی عمر صرف پانچ چھ سال کی تھی ورنہ کیا ممکن تھا کہ وہ ذوق کے شاگرد ہوتے اور آزاد اونکو ایسا بھول جاتے جیسا لوگ . . . بچون کو بھول جاتے ہین -

مادری زبان کی نسبت تو کوئی حجت آپ پیش ہی نہین کر سکتے اسواسطے کہ مان غریب کا جینک نسب و حسب نہ معلوم ہو یا یہ نہ معلوم ہو کہ وہ دہلی کی رہنے والی تھین یا پالودہی کی جہجر کی پیدائش تھی کہ پانی پت کرنال کی اُسوقت تک یہ ثابت ہونا محال ہی کہ مادری زبان کی سند داغ صاحب کو ملگئی تھی مان کے زمانۂ زندگی کا حال تو آپنے عجب طلسمی فانوس بنایا ہی یہ بات شاید آپکو نہین معلوم ہی کہ دہلی لکھنؤ مین کس طبقہ کی زبان مستند مانی جاتی ہی اگر اس بات کا علم ہوتا تو اتنی بڑھ بڑھکر باتین نہ بناتے اور گریبان مین سر ڈالتے - محرم راز اور واقف اسرار نہانی کے سامنے ایسی بے تکلفی مناسب نہین ورنہ چوری چھپی کی باتون کا بھنڈا پھوڑ کروانا ہی اور ہم نہین چاہتے کہ اُن باتون کو ملک کے سامنے پیش کرین جسکو گرامی شاعر نے بڑی خوش اسلوبی سے نظم کیا ہے -

ہان صاحب اہل زبان و زبان دان کی سرگزشت بھی عجیب گورکھ دہندا ہی تو آپنے بیس برس کی عمر مین رامپور کو رشک گلزار ارم بنایا اب ذرا حساب کے قاعدہ

بر آئے چھٹے سال تو قلعے مین آپ داخل ہوئے مگر درسی کتابین صاحب غیاث اللغات سے پڑھکر آئے تھے (یعنی رامپور ہو آئے تھے) اور چودہ سال تک قلعے مین رہی وہان ہر قسم کی تعلم و تعلیم سے بہرہ یاب ہوئے - اور مادری زبان مین پختہ کار ہو کر رامپور آئے تو پھر آپ پر کیا اثر لکھنؤ والون کا ہو سکتا تھا بلکہ وہ سب گرگ باران دیدہ آپ کی تقلید کرنے لگے اور آپ سبکے پیش امام ہوگئے کیونکہ آپ نو عمر تھے اور رامپور مین ایسے وقت مین بڑی قدر و منزلت ہوا کرتی ہی اس لیے آپ کی بھی پوری پوری قدر کی گئی - (باقی آئندہ)

راقم - شوکت جنگ -

وضعداری بھی عجب چیز ہی

استقلال عجیب چیز ہی - ایک لکچرر صاحبنے شاید نائنٹینتھ سنچری مین اپنی لکچر مین بیان کیا تھا کہ اگر چھوٹی بات پر بھی قائم رہو اور استقلال کو ہاتھ سے نہ دو تو آخر کو تمہارا جھوٹ بھی سچ ہوجائیگا جسدن سے مینے یہ سنا تھا اسی چکر مین پڑا تھا حتی کہ امتداد زمانہ نے مایوسی پیدا کرنی شروع کی تھی کہ کبھی دیکھنا چاہیے مدت العمر مین کبھی اسکی نوبت آئیگی یا نہین - الحمد اللہ خدا کا کرنا کیا ہوتا ہی کہ فی الحال یہ شاہانہ تقریب کی بدولت یہ عقدہ بھی حل ہوگیا - ایک تو خوش قسمتی یہ کہ باوجود ہیضہ و طاعون و دیگر حادثات ارضی و سماوی بغلیان ڈوب ڈوب کے مین جان بچاتا رہا اور وہ زمانہ آگیا کہ اپنے شہنشاہ وقت کی تخت نشینی کی خوشیون کا سامنا ہوسکا اور دوسرے دعاؤن نے یہ خاطر خواہ اثر پیدا کیا کہ ہمارے شہنشاہ اچھے ہوگئے اور مسرت اور خوشی کا لہلہاتا درخت جو مُرجھا سا گیا تھا پھر سرسبز ہوا -

بات کو کون بڑھائے جن لوگون نے اس جشن کے صدقے مین کسیطرح کا نفع اوٹھانا چاہا تھا وہ بہرحال مزے مین رہے بہت سے اخبارون نے لندن کے جشن تاجپوشی کی خوشی مین تعطیلین منانے کا منصوبہ

چھیکے زر دینار کی نسبت
کہین زیادہ آدمی ہیضہ
ضائع ہوتے ہین فوج
معرکۂ جنگ سے زیادہ خطرناک
سمجھا جاتا ہی اسمین مستند
اور بالآخر علاج کی فہرست
ہی ہیضہ لین کے قبل
اور اسہال کی دوا
متحدہ مین ... ادویہ
کامیابی سے ...
ہی بچون اور جوانون
بعض مین ...
رہی تھی ...
ہر گھر مین ایک ...
رہنا چاہیے - آج ہی
محافظ جان ...
بنتی ہی -

باندھا تھا انھون نے باوجود جشن ملتوی ہونے کے پھر بھی تعطیل منائی چترال والون نے توکمال ہی کیا یعنی جن باتون کا پروگرام سوچا گیا تھا مین جشن کی تاریخ اور وقت پر سبھی پوری کین بہت سے سوداگرون نے جشن کی خوشی مین اپنی چیزون کی قیمت کم کردی تھی وہ سب ابتک کم کیے ہوے ہین آخراس ضمیر قبل الذکر کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے بادشاہ سلامت جشن کیواسطے صحیح ہو گئے خدا نے چاہا بعد چندروز کے تمام رسمین خوشی اور مسرت کی ادا ہونگی اور جن باتون کو ناسازی مزاج نے چندروز کے واسطے روک لیا تھا حرف بحرف بلکہ کسیقدر زیادہ جوش و خروش کے ساتھ برتی جاینگی۔ الغرض ہم تو سمجھتے ہین۔ استقلال ہی ہر صحت عاجل کا باعث ہوا۔

راقم۔ خیرخواہ۔

جناب بندہ کو کم فرصتی

کیون حضرت خیر تو ہی خدانخواستہ آپ کو کم فرصتی کیا معنی آپ کسی کے نوکر نہین۔ چاکر نہین۔ مزے سے کھانا اور سونا اور رونده ناما۔ خدا نے رزق کا وعدہ بھی کیا ہو۔ مسلمان بناکے قناعت بھی سکھائی ہو۔ آپکو فکروغم کیا بقول شخصے جو ہے کاٹھکا نہ بلی کا غم بول بے مرغے گگڑون کون

اسے بھئی تم کیا کہتے ہو وہ دن لدگئے۔ سالہا سال ہوے اگلے قصے دنتان مین یہ نعمتین تھین ایکمائی کھائی نوکری چاکری کی فکر ہی نھین۔ نہ سہی مگر یہ کیا کم ہو کہ آجکل اتنے کام میرے سر پڑگئے ہین لوگون نے بیکار سمجھ کے ہربات مین مجھی کو گھیرنا شروع کیا ہو اور خود مجھے بھی سرمنشا بننے کی ایسی خوشی ہو کہ کسیطرح انکار نہین کرسکتا۔ اوسکا نتیجہ یہ ہوتا ہو کہ حضرت خدا آمزیری خدمتین میرے سپرد ہین۔ آئے دن بیگار مین پکڑا جاتا ہون۔ یعنی تم جالو اور دن کی دیکھا دیکھی مسلمانون مین بھی چہل پہل کی کچھ رنگ رنگاہٹ پیدا ہو چلی ہے۔ بس اب کچھ نہ پوچھو کمیٹیون جلسون کی وہ بھرمار ہے کہ دم لینا دشوار ہو گیا ہے کہین تو پولٹیکل معاملات کی انجمن صاحبہ سر نکالے ہوے ہین کہین سوشل اصلاحین زور کر رہی ہین۔ کسی جگہہ تعلیم نسوان اور پردۂ نسوان بے نقاب چلی آتی ہین ایک طرف یتیمون کی پرورش کا غوغا ہو تو دوسری جگہہ نکاح ثانی کا جھگڑا ہے ایسی ہنگامہ مین حجاز ریلوے صاحبہ حاجیون کیواسطے سیٹی دے رہی ہین۔ اونکو لیے پانی اسٹیشن لالٹین۔ ریل کی پٹری۔ سلیپرون کے بچھانے جانے کے لیے مجھ دھان پان کی کیطرح چندے کی ہانک پکار ہو آپ فرمایے ایک متنفس کس کس کام کو سنبھالون اوسپر دلگی باز دن کو دیکھیے مسلمانون کے نکاح اور طلاق کے قاعدون کا جھگڑا نکال دیا۔ اول تو اتنی باتین میرے مجنون بنانے کو کافی تھین۔ مرنے تک کی مجھکو مہلت نہین ملتی۔ اوسپر مرے پر سو درے یہ ہو اب فرمایے یہ باتین جوابس درست رکھنے کی ہین مین تو لالکہ چاہتا ہون اپنی کاہلی کا اظہار چڑھاے بیکاری کی پینک مین عین پڑا رہون۔ مگر سبب ان بادم آفت مضامین سے جان بچے۔

اب آپ فرمائیے دنیا مین مجھ سے بڑھ کے کم فرصت کون ہوسکتا ہے۔ راقم مسلمان۔

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

جناب پنچ صاحب۔ یون تو اپنے شہنشاہ کی تخت نشینی کی خوشی سبکو تھی مگر یہ بندۂ گنہگار تو اس مژدہ روح افزا پر پھولے نہ سماتا تھا کہ خطابون کا جب موسلا دھار مینہ برسیگا تو ممکن ہو اس فیاضی کی بوچھار مجھ سے تہی کیسہ لوگون تک بھی پہنچ جائے مقیدی جو۔ ہائی اینگلے کیا عجب وہ بیچارے جو ظفر لڑکی کی قید مین مدت سے ہین مجھے بیزبان ہین اونکو بھی رہائی ملے۔ مگر افسوس ہوا اس ہنگام باریخ نے سب کچھ بند کردیا خیر خطاب پانے والون کی آنسو تو حسرو ماہیتا سے پونچھ لیے یعنی خطاب بٹ گئی سا گرچہ ہم مایوس ہی رہے۔ لیکن قیدی ابھی تک بیم رجا مین معلق ہین بقول شخصے ادھر کی نہ اودھر کی یہ بلا کدھر کی خیر اب اور کچھ نہین ہے امیدوار اسی قیدسے چھوٹے تو اپنی محرومی کی اشک شوئی ہوجائے

راقم۔ چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد۔

نمبر ۲۵۲۔ بحکم جناب منصف صاحب بہادر باونواؤ۔ عدالت خفیفہ۔

بچو ساہ ولد گوپال ساہ قوم بقال ساکن قصبہ نوابگنج خاص۔ مدعی

بنام

پربھو ولد ستیل قوم برزی ساکن شہر کانپور محلہ سفلی محال۔ مدعاعلیہ

دعوے ... روپیہ

اشتہار

بمقدمہ مندرجہ عنوان سمن قطعی بنام مدعاعلیہ واسطے حاضری ۱۴ مئی سنہ ۱۹۰۲ء جاری ہوکر بوجہ عدم پتہ واپس آیا بعدہ واسطے ۱۳ مئی سنہ ۱۹۰۲ء جاری ہوا بلا تعمیل واپس آیا سوم مرتبہ سمن جاری ہوا کچھ پتہ نہین ملا۔ بلا تعمیل واپس آیا اب مدعی درخواست دیتا ہو کہ بموجب دفعہ ۸۲ ضابطہ دیوانی کارروائی کیجائے تعمیل معمولی طریقہ سے مدعاعلیہ پر غیر ممکن ہے کیونکہ مدعاعلیہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے۔ پس حسب دفعہ ۹۲ ضابطہ دیوانی یہ اشتہار دیا جاتا ہو کہ مسمی پربھو مدعاعلیہ بتاریخ ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء وقت ۱۱ بجے دن کے اصالتاً خواہ مختارتاً حاضر عدالت مین ہوکر پیروی وجوابدہی مقدمہ کی کرے درصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ کیجایگی اور پھر کوئی عذر سماعت نہوگا فقط تحریر تاریخ ۵ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء۔

دستخط حاکم۔

بقلم ابوالحسن سمن نویس۔

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی
تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دہند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ -
پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت
بڑھجاتی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے
فائدہ اٹھا سکین - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ
فی تولہ - محصول بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -
المشتہر - پروفیسر میا سنگھ - الوالیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب
تازہ سندات
ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے
تازہ سندات
(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ
جو سردار میا سنگھ - الوالیہ نے ایجاد کیا ہی بڑی بیش قیمت
اور مفید دوا ہو بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے
آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دہند - سوزش ہر قسم
جو آنکھون سے ٹپکتی ہین - جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور
اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین
کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہو اس لیے ہر کسی کے لیے اسکا
استعمال مفید ہے - مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا
ملنا مشکل ہی وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے
اس لیے مین بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا
امراض کے لیے میرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے -
راقم - ڈاکٹر ایم - بی - سانگی صاحب بہادر ایم - ڈی -
ایم - ایس - سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر
(۲) مین بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش ہونے
کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب الوالیہ
نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مساۃ
اتم دیوی بعمر ۱۴ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھونکی
پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پلکون کے بال گرتے تھے
اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا
تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین
پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی
تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین روز
تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض کو ان
سے کلی صحت پائی - راقم - خان بہادر محمد حسین خان - ایل - ایم -
ایس - اسسٹنٹ سرجن پنشنر و انریری مجسٹریٹ لاہور
سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -
(۳) مین نے میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے
ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہو اور دہند اور کمزوری
نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -
راقم - ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر - ایل - ایم - ایس
اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - حال
انریری سرجن گورنر جنرل ہند -
(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے
میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ الوالیہ نے تیار کیا ہی اپنے زیر علاج کئی ایک
قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہی میری راے مین بینائی قائم رکھنے
اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سرمہ کا استعمال
بہت مفید ہو - راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ - ایل - ایم -
ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -
پانچہزار روپیہ کا انعام
اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے
جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی
ثابت کر دے تو اوسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام
دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی
مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مین
جمع کیا گیا ہے

برساتی تحفہ

مقرر کیون مرتے تھیں نہ مبارک ہو — مبارک ہو نہایت یہ مقیّد مبارک ہو
ہر کو ہر گھر والون نے مجکو اتنا آج کہدینا — ہوا مین ٹھنڈی ٹھنڈی یہ کو لہا مبارک ہو
کہان ہو ملنے والین کسیتیان تکو ستا — نہایا ہو کہ بوندون کو اتھکو مبارک ہو
یہیں تو نادر کے بیت سے خلق کام ستا — میرو مرو مہکا تمہین جہان مبارک ہو
ہوا ٹھنڈی چلی برسات کی دیکھ مستانہ — حسینو تکو دھانی رنگ کا جوڑا مبارک ہو
ملین کی گرمیان مستی بہت اپنا مگر — جہین تمہیں یہان مل کے ساون مبارک ہو
ہوا مین جھمیان برسات کی زندہ صحبت
یہیں اسے … کہ بردزون یہ گھر مبارک ہو

(یار زندہ صحبت باقی)

راقم - عرش از گیا

کوٹھے سے گرا ہون تو کوئی دم سے نہ ہوگا
جو کام کیا ہم نے وہ رستم سے نہ ہوگا

مسٹر اودھ پنچ بہادر - گوڈ نا یٹ -

یورپیون کے نقش قدم پر چلنے والے انگریزی مسلمانون تمہین احکام شرعی کے ماننے مین تو عذر ہی ہے - تم تو اپنی بات پر ہو کر مین اوسی بات کو مانونگا جو اپنی عینک والی آنکھون سے دیکھونگا شراب خانہ خراب - جس نے ہزارون گھرانے ہزارون رئیسو کو خراب کر ڈالا آج بھی تمہارے سامنے دھری ہو اور تم پیو کہ - ع

اب یار یا غفور کہا اور چڑھا گیا

اگرچہ خداوند عالم نے قرآن کے اندر نشہ کی خرابیون کو فرما دیا - مگر کب سمجھتے ہو - تمہارا تو یہ دعوی ہے کہ اگر یہ بری چیز ہوتی تو اسکو خالق حقیقی خلد بریں مین جگہ نہ دیتا یا صریحاً اسکا نام لیکر برائیان اپنی زبان سے بیان کر دیتا -

بہرکیف اپنی عینک والی آنکھون سے آپ کے ایک عبرت ناک واقعہ دیکھو جو ابھی ہوا ہے -

رات کا وقت ہو سواری مقررہ ٹرینین اسٹیشن سے گزر چکی ہین - دو چار بگڑے سے کرانی دو چار کالے چمڑے والے یوروپین رڈ منہ مین سگار لگائے پلیٹ فارم پر ٹہل رہے ہین انکے ہاتھ تھیلون کے جیب مین ہین اور اوسی جیب مین کچھ روپے ہین جو ابھی تنخواہ ملے ہین - کچھ گول گول کچھ لاتی اور ننگی باتین ہو رہی ہین جنکا آخری نتیجہ یہ ہے کہ اسوقت اگر مونے والی بھی ملجائے تو ضرور پیجیے - اتنے ہی عرصہ مین ایک خانساماں بوندکی طرح برس پڑا اور خبر دی کہ آپکے دوست مسٹر … نے سلام دیا ہے اور بلایا ہے - خیمہ مسنت اترنے اون کو تھیلون سے باہر کر دیا مسٹر … کی کوٹھی تک لایا جہان دیر تک مزے مزے کی باتین ہوئین اور شراب چلتی رہی - منجملہ صاحبون کے ایک صاحب کچھ ایسے ایتلون سے باہر ہوئے کہ کمرے سے کھلی چھت پر آنکلے اور مزے مزے مین بہتر کہنے لگے بعض کا بیان ہے کہ دو دن شاشے مین بہدک رہے تھے کہ چھتے سے نیچے آرہے اور دم بھر مین نشہ نے آسمان دکھلا دیا - اب غین ہوگئے سلو صاحب اور خفیف بادش کے لوگونکا گمان یہ ہوا دیوار گر پڑی مگر ساتھ ہی ساتھ اوس کے اوگوڈ - اور گوڈ کے گونجنے والی صدا نے لوگون کو یاد تخاطب کر دیا اب جو دیکھا جاتا ہے تو ایک صاحب نظر آتے ہین اور بالکل بگڑ رہے ہین - بقیہ رند مشرب صاحبون نے مکان کے کواڑ ون کو اندر سے بند کر دیا کہ جو ہونا ہو ہی بجرم اکرائی گر پڑا ہے اور ناحق الزام ہمارے سر آئیگا کہ کوٹھے سے شاید اسکو ڈھکیل دیا - اب وہ تہمتر کو از ہم بیٹ کرے وا ستغنے ہین کہ صاحب کو الکحول صاحب گرا اور صاحب گرا مگر جواب کیسا دوسرے وہان تو انگ سرور تھی اور یہان بھی دیکھنا سر پر سوار رہی - آخر بیکس اور غریب صاحب صبح تک وہین پڑا رہتا اور کوئی اوس کے قریب نہ آیا - صبح کو آفتاب نے اپنا جلوہ دکھلایا اور محلہ والے بیدار ہوئے تو صاحب کے حالات پر بڑا افسوس ظاہر کیا - مگر رنبنکا مجبور ناچار ہو کر چار فقیرون نے کچھ پیسے لیکر اوٹھی چارپائی پر اوسکو لٹایا اور ڈسٹرکٹ ہسپتال تک مشکل سے پہونچایا ڈاکٹر کے ملاحظہ سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ پاؤن کی ہڈیان بالکل چر مر ہو کر ٹوٹ گئین - اس پردیسی کا کوئی خدمت کرنے والا بھی نہ تھا نہ کوئی یگانہ یہان تھا نہ دوستون نے اسوقت کچھ ہمدردی کی اور گیا - مرتے دم گرنے کے باعث تمام جسم چھالون سے بھر گیا تھا - آخر ہسپتالی عنوان پر کس مین بے غسل جنازے کے دفن کر دیا گیا - اور شہر والون کا بیان ہے کہ جبر سڑک سے لاش جا رہی تھی وہان اسقدر بدبو تھی کہ توبہ ہی توبہ ہے -

افسوس یہ تو کیفیت شراب خوارون کی ہے - اور یہ انجام شراب خوری کا ہے - مگر میری قوم بھی اسوقت اسپر فخر کرتی ہے - اور جو اسمین نہین ہی خیال سے باہر سمجھا جاتا ہے - قدرت خدا کی ہے -

راقم - قدیم نثار ہجوان - عرش از گیا -

جلوۂ داغ

نمبر ۲ (بقیہ)

مذاق کی باتون سے الگ ہو کر ناظرین نکتہ رس اس بات کو بخوبی سمجھ گئے ہون گے کہ داغ صاحب کی سوانح عمری بالکل فرضی تصنیف کی گئی یا دین وجوہ -

(۱) داغ اگر ذوق کے شاگرد ہوتے تو ضرور آزاد انکا ذکر کرتے -

(۲) داغ اگر ذوق کی حیات مین سن رشد کو پہونچے اور مشاعرون مین آتے تو ضرور آزاد انکا ذکر کرتے -

(۳) داغ کی والدہ مکرمہ اگر دہلی کے طبقہ اعلیٰ یا کسی معزز خاندان کی ہوتین تو ضرور انکا نسب نامہ حسب نسب تحریر کیا جاتا معلوم ہوا کہ بیرونجات کے کسی شریف گھرانے کی ہونگی اور قصبات کی زبان خواہ کتنا ہی بڑا کوئی شریف ہو تسلیم نہین کیجاتی -

(۴) چھ سال کا بچہ درسی کتابون مین کامیاب نہین ہو سکتا چاہیے کتنا ہی ذکی ذہین ہو -

(۵) داغ علوم و فنون ۲۰ برس مین رامپور آنے تک کامل تھے اور تحصیل علم عربی کی بالکل نہین کی صرف و نحو معانی و بیان فصاحت و بلاغت سے ناآشنا تھے -

مؤلف نے خود اقرار کیا ہے کہ فارسی صاحب غیاث سے پڑھی اور پھر دہلی آکر مولوی احمد بخش سے فارسی کی تکمیل کی -

ان اصول کے بعد اب یہ دیکھنا چاہیے کہ جو شخص ۱۲ سال تک قلعے مین رہا ہو اور فارسی کے سوا دوسرا علم نہ پڑھا ہو وہ کیسی صحبت مین جیسے رامپور مین تھی شریک ہو کر کیسا گھبرایا ہوگا اور واقعی یہی ہوا کہ جب داغ صاحب آئے ہین اسوقت انکی عمر ۱۴ - ۱۵ سال کی تھی اور بالکل الہڑ ہوا نیلے زور لیوالیا زبردست تھا کہ سب لوگ انکو چشم و ابرو پر جگہ دیتے تھے -

عربی زبان سے چونکہ ناآشنا تھے اسواسطے علمی صحبتون مین آتے ہوئے جھپتے تھے اسواسطے کہ رامپور مین ہر علم و فضل کے صاحب اسوقت موجود تھے اور ان سبکا رنگ صحبت عجب لطیف و پاکیزہ تھا - نواب خلد آشیان کے زمانہ حکومت مین داغ صاحب بھی کیسی کیسی غزل پڑھا کرتے تھے مگر سیکڑون ٹھوکرین عروض و قافیہ کی ناواقفیت کے باعث کھاتے تھے جسکو مہذب و متین شعرا سنجیدگی کے ساتھ اشارون اور باتون باتون مین بتا دیا کرتے تھے چونکہ آدمی تھے طبیعت دار تھوڑے زمانہ مین راہ پر آگئے اور شعر کہنے لگے مگر گلزار داغ ساتھ ہی اپنے رنگ کو دیکھ دکھا کے گلفشانیان ہونے لگین مگر وہ بات کہان سے آتی اسیوجہ سے گلزار داغ مین جو غزلین انھون نے رامپور مین لکھی ہین انکا رنگ بالکل پھیکا اور مدھم ہے -

شاگرد رشید فرماتے ہین -

اگر بفرض محال یہ مان بھی لیا جائے تو ہمکو بتانا چاہیے کہ داغ نے کیا تقلید اہل لکھنو کی کی ہے - کون محاورے کون بندشین انسے لی ہین -

یہ دعویٰ تو کسی لکھنو والے نے آجتک نہین کیا کہ نواب مرزا خان صاحب بہادر نے لکھنو کے محاورات اور زبان کو استعمال کیا ہے اگر ایسے ہی سمجھدار ہوتے تو پھر استاد آپ سے سوانح عمری نہ لکھواتے - کہا تو یہ جاتا ہے کہ داغ صاحب نے جو کچھ حاصل کیا ہے لکھنو والون کی صحبت کی برکت سے حاصل کیا ہے اگر دہلی اور اہل دہلی یا ذوق مرحوم کی صحبت سے فیضیاب ہوتے تو گلزار داغ کی جو شاعری ہے وہ انکے ہر دیوان مین ہوتی اور چونکہ رامپور مین وہ نہایت ناتجربہ کاری اور خامی کی حالت مین آئے تھے -

اوسے تاوان جنگ پر بچانا!

اپنے دوروہ مستقیم کے دل مین یہ بات ڈالدی ہے کہ حضرت جنید کی دعا قبول فرمائیگی مشفق مین ان دعاؤن کی حسرت سے گویا عالم مین بھی جشن باصورتی ولیکن ہوا ہے جو بھی دیر کی نقطہ

سراقم گھنچگر لال - بقلم خستہ جگر -

باب الباے فارسی

پائخانہ - ہرانکہ عوام این لفظ بمعنی بیت الخلا استعمال کنند این غلط صحیح است زیرا کہ بیت الخلا را پاخانہ یا پاسنا سبک مقصد موزہ یا پاپوش را پایخانہ یا بمعانات محل بستہ اند پایکان بحث افسوس کہ چند یاران باسبب چنین ناتفی در مورد اشتہار میفرمایند - کفش دوز میگوید ؎

جبکہ نکلے یہ چلو صاحب کے
پایخانہ تو بہنکر جا ؤ

اینجا پایخانہ بمعنی موزہ است -

باب التاے

تی تی - بہر دو تاے فوقانی مکسور آوازے کہ براے طلب مکیان می کنند خروس تدر باعی خود میگوید ؎

تسخیر کا منتر ہے یہی اے جیجی
میٹھی لبلی سے سبکا خوش رکھے جی
بنگر لطف کلام من - مرغی من - آمد بیشم چو گفتمش تی تی تی

تدبیر - لفظ معروف بمعنی چارہ کار رو کا ہے بمعنی کیا ہے کہ بستو رااکنون ہند نیز می آید بہندی چارہ گویند یا کش گوید ؎

اسپ مطلق عنان نہ آئیگا ہاتھ
ابتو تدبیری سے کام چلے

باب جیم عربی و فارسی

جاگیر - مجازاً بمعنی ازلی واسب گشتن جا بکسو آرے میگوید ؎

اسپ من باد ہست یا شعلہ ہست یا برق جہان
نیکہ از دے دور گرد عادت جاگیرا د

جد طاہر - بمعنے پدر جد کہ بہندی پرداد گویند و ہمچنین جدۂ طاہرہ بمعنی پرداد ی -

جاے ضرورت - این لفظ در عوام بمعنے بیت الخلا مشہور است حالانکہ خلاف دلیل و خلاف معنی است جاے ضرور بمعنی جابکہ دران رفتن ضروری و لابدی است مثلاً کچہری و مدرسہ وغیرہ و قیاس ہم مقتضی ہمینست کہ بیت الخلا را جاے ضرور نباید گفت چہ ریدن ہر جا ممکن است ہم اگر صحرا و کوہ و دشت و جنگل باشد یا تخت و چوکی و چارپائی باشد مضائقہ ندارد - مشہور است ؎

چہ بر تخت ریدن چہ بر روے خاک

ازینجا تخت مزاوار چوکی است چنانچہ گوید ؎

بلیب خاموز دوکے بردم سوے کو کئی مر در تہ شد
کہ ما را بر دو بجاے فرود -

جمعۃ اللیل - یوم پنجشنبہ کہ بہندی جمعرات گویند - ہندیان بمطابق مقام از بعض ترکیبات غیر مرابط خود بالم مستند چنانچہ در ہمین لفظ کہ جمعہ عربی و رات ہندی است بہ ترکیب است بیدار بخت گوید ؎

پنجشنبہ جمعۃ اللیل است قائم کن صلواۃ
در ہندگی میتوان گفتن شب لیل و رات

جگادری - بضم جیم و کاف فارسی بمعنی بزرگ کہنہ سال اگرچہ این لفظ فارسی قدیم ندیدہ شد فاما درین زمانہ مستعمل است از استاد گوید ؎

ریش ہمارا آن شہ پیران یادری
پرسی کردید گفت کہ بابا جگادری

چشم کشادہ - بفتحین وسکون میم رؤید کی کہ بعد باز تخم از زمین بر آید بہندی انکھوا گویند -

چارجامہ - عبارت از تمام و کمال لباس کچہری کہ مراد از عمامہ و عبا کمر بند و جراب است کاہل میگوید ؎

پھر بلا بھیجا ہے صاحب نے
چارجامہ ابھی تو اوترا ہے

چلم - این لفظ متنازعہ فیہ است درمیان فارسیان و ترکیان کہ و ہندیان مخدومی گلپوش گوید ؎

اگر ہوتے مسلمان ہم بھی حقہ دم بدم پیتے
رذیلون کیطرح کیون ہاتھ مین لیکر چلم پیتے

چیپید - آلہ آتش گیر کہ بہندی چمٹا گویند -

باب حای مہملہ

حرقۃ الکنجد - نام مرضی معروف کہ بہندی تاب تلی گویند محرور گوید ؎

مرض دیگر ندارم لیک تب روزانہ می آید
دواے حرقۃ الکنجد اگر دانی بمن تو بی

حسن زری - بجاے مہملہ مضموم نمکی است کہ از خوردنش دست بکثرت آید بہندی جمال گوٹہ گویند عیاش گوید ؎

بخور بس زری ایجان چو دفع آتشک خواہی
مجرب اینچنین دیدہ نشد از ماہ تا ماہی

باب الخای معجمہ

خواجہ سرا - بمعنی مالک و سردار خانہ و کھٹکیدار کسرا و ہجاز ا بمعنی ہٹیارہ نیز می آید آنکہ مرد خصی را گویند بمعنی

محض است سالمین کچوری و اس گوید

از خواجی بیار لوبک نانیارہ
عمرت دراز باد میان خواجہ سرا

(باقی آیندہ)

سراقم گھنچگر لال - بقلم نیرنگ خستہ جگر -

انچہ دانا کند کند نادان
لیک بعد از خرابی بسیار

اگرچہ سیکڑون برس سے لوگ آزمودہ را آزمودن جہل است کہ گئے ہین پھر بھی بعض لوگ ایسے شکی مزاج کے ہوتے ہین کہ جبتک اونکو ذاتی تجربہ نہین ہوتا راہ راست پر نہین آتے - انھین مین ہمارے امیر حبیب اللہ خان والی کابل ہین - اپنے والد کا انتظام سوت لا کھ دیکھ چکے نصیحتین سن چکے تھے مگر پھر بھی کابل والون کے ساتھ نرمی کی - شیخ سعدی کہتے ہین ؎

نکوئی با بدان کردن چنان است
کہ بد کردن بجاے نیک مردان

آخر نتیجہ اوسکا یہ ہوا کہ آپنے راے قائم کر دی کہ افغانیون کے ساتھ جو سلوک مرحوم نے کیا تھا اوس سے بڑھکر عمدہ سلوک کے قابل نہین ہین -

(امیر حبیب اللہ خان اور عبدالرحمن خان کی روح)

روح عبدالرحمن خان - جان پدر چہ حالت داری ملک چہ طور ست - افغانان چہ گونہ اطاعت میکنند

حبیب اللہ خان - آہ آہ چہ گویم از گستاخی و سرکشی افغانان چہا خون در جگر افتادست - خیلے شرمندہ ام ازین ناکسان رعایت و مراعات روا داشتم - بقول اہل ہند ؎

دم سگ بعد دوازدہ سال ہم کج بر می آید

روح امیر - اے باد صبا اینہمہ آوردۂ تست مگر این شعر نشنیدۂ ؎

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

افسوس تجربۂ از بابت نہ برداشتی و نرد غلط باختی - میگفتی برین نرمی و معقولیت کہ بجاے خود میکنی ہیچ سود ندارد طریقہ آسان و محفوظ ہمین بود کہ من کردم - ہندیان میگویند روغن زرد از انگشت راست برنمی آید -

حبیب اللہ خان - من نہ فہمیدہ بودم - در دنیا برای تحکم دا لقیاد چنین جبر و ظلم می شاید - کنون توبہ میکنم و برای آینہ گوش خود می مالم و بر نفس ر طمانچہ می زنم - من و خدا من ہرگز نرمی و ترحم اختیار نخواہم کرد - بقول ہندیان اکنون آمدم دار خانۂ آدم (اب گھر سے آئے)

نوٹ: (روشن الدولہ) کیا

بھاری کیوں یا آپنے فلاک بہت اترائی گر شاگردی کا داغ
چاندنی طرح چمکتا ہی رہا سدا

بیٹھا یان دل میں وہ نہ بیٹھے سے کرین تو انکار
داغ کچھ درد نہیں کہ دکھا بھی نہ سکون

مؤلف کا فیصلہ دیکھ کر واقعہ ہنسی آتی ہے نہ معلوم کیا کبھی تو کام ہوا ہے آپ اس نے ناقص کا اظہار۔ آپنے دلی لکھنؤ کا فیصلہ۔ یہ کچھ محاورے کے معنی تو سمجھتے نہیں کہ قول نثر والا جیسا کر اپنے ذہن میں سمجھے کہ ہم نے شہید کہ آفتاب و مہتاب اعتراض کا جواب دیدیا۔ ہم ساحبی وہ بہت آزاد کہ بچے ہیں آپ کی دانشمندی کا کیا کہنا سع

وہ کام ہوا تم سے جو رستم سے نہوتا

آپ اپنی سکونت کے متعلق لکھتے ہیں کہ آدمی دلی کا ہندوال نہ الحمدللہ لکھنؤ کا اسکی صراحت کی کیا ضرورت تھی آپکی قابلیت خود پکار رہی ہے کہ ایسا شخص لکھنؤ کا رہنے والا ہو نہیں سکتا۔ ہم اسپر الحمدللہ کہتے ہیں کہ لکھنؤ ایسے دماغ والون سے پاک ہے۔ آپنے الحمدللہ لکھکر لکھنؤ سے جو اپنا تنفر ظاہر کیا ہے اس نے ثابت کر دیا کہ آپنے زبان کی بحث حاسدانہ کی ہے اب ایک حرف بھی آپکا دلی لکھنؤ کے متعلق قابل سماعت نہ رہا شکر ہے کہ آپکا حسد آپ ہی کے منھ سے ظاہر ہوا۔ سه

کیا لطف جو پردہ غیر کھولے
جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے

بحث زبان کے خاتمے پر لکھا گیا ہے کہ
یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی کہ فصیح الملک بہادر نے جو کچھ فرمایا وہ اپنی ہی زبان ہے اور جو الفاظ و محاورات متروک کیے وہ اپنے ہی اجتہاد سے نہ باہر والون کی تقلید سے اور اگر وہ ایسا نہ کرتے تو کون کرتا سه

غیرون کا اختراع و تصرف غلط ہے داغ
اردو ہی وہ نہیں جو اپنی زبان نہیں

بیشک کیا شک ہے مرزا صاحب کی مادری زبان کے سکے دلی رامپور کے نواب شہزادے اور فقیر و انگریز سبھی پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ غیرون کے اختراع اور تصرف سے جو نتائج پیدا ہوے اسکے غلط اور ناجائز ہونے کے ہم بھی قائل ہیں اجتہاد کے لغوی معنی کوشش کرنے کے ہیں مرزا صاحب نے بچپن ہی سے زبان مادری کی اشاعت میں کوشش کی تھی اور اسی کوشش کا نتیجہ ہے کہ بلبل ہند خطاب پایا۔ آپ مجتہد ہونے تو کون کرتا۔ سیفرت مؤلف کا ایسا کہ وہ ایسا نہ کرتے تو کون کرتا۔ کاش مؤلف اسکی تفتیش کرتے کہ داغ نے جو الفاظ و محاورے ترک کیے ہیں وہ لوگ کون سے ہیں تاکہ جو بقول مؤلف انکی مادری زبان ہے ... کسی کو اختیار کیا سکتے بھلا کسکو داخل کیا۔ (باقی آئندہ)

راقم۔ ایک باخبر

ہوائی کمیشن

چونکہ قدیم الایام سے ابتک اس عنصر کا دور دورہ رہا ہے بلکہ ذراکت خیال کو اگر دخل دیا جائے تو قدیم سے پہلے بھی کسی نہ کسی رنگ ڈھنگ سے اسکے زور شور کا پتہ چلتا ہے یہ کائنات جو آج نظر آتی ہے تو بدون اس کے کچھ بھی نہیں نظر آتی۔ جہان دیکھئے اسکی ہوا بندھی ہے۔ حد ہوگئی کہ جہان کچھ نہیں وہان انھیں ہوا صاحب کا راج پاٹ ہے۔

پس یہ کوئی سی بات کیواسطے تو کمیشن آئے دن بیٹھیں اور اتنی بڑی مہتم بالشان یونہی باد ہوائی رہے یہ سراسر حرام ہمسے نہ دیکھا گیا۔ ہمارے نزدیک بہت پہلے اسیکا کمیشن بیٹھنا چاہیئے تھا۔ خیر دیر آید درست آید اپنے گھر سے آئے۔ آئندہ کے واسطے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ جب تک اس ہوائی کمیشن کی رپورٹ جدید عالم پر زمین و آسمان پلپٹنگ ہوس سے چھپکے شایع نہولے تب تک تمام رپورٹین ملتوی رکھی جائین۔ اور جو عمار ملید بازی کے شایع ہوگئی ہین وہ ملتوی سمجھی جائین۔ اس کمیشن میں حسب ذیل امور پر شہادتین لیجاینگی۔

(۱) ہوا اس کرہ زمین میں کب سے ہے اسکی ابتدائی تاریخ مختلف اقالیم اور زمانے اور فصل میں مختلف تغیرات جو مختلف اثر پیدا کرتے ہیں اونکے اقسام نمبروار مع تمام کیفیات کے۔ اور تصریح اس امر کی کہ آیا دنیا کے واسطے کافی مقدار سے ہوا رہتی ہے اور اعتدال مزاجی پیدا کرنے کے واسطے کسقدر مقدار رہنا چاہیے۔

(۲) کون فائدے یا نقصان موجودہ ہوا کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اونکی تلافی اور عوض کیونکر ہوا کی کمی بیشی سے ہو سکتی ہے۔

(۳) آیا ہوا کن کن بیماریون کی کمی بیشی کا ذریعہ قرار پا سکتی ہے۔ اسپر کس قسم کے ذی حیات انتقالی مکانی و زمانی و صوری قبول کر سکتے ہیں۔

(۴) اگر موجودہ ہوا اپنے مقام سے نکالڈالی جائے تو کون کون سے نفع و نقصان ہوسکتے ہیں اور اگر اسکی جگہ دوسری ہوا بھری کیجائے تو اوسکو کیسا ہونا چاہیے۔ تاکہ وہ خدمتین جو ہواسے لیجاتی ہین باحسن وجوہ انجام پائین۔ اور کسی طرح کا کوئی نقصان پیدا نہو سکے۔

(۵) کس طریقے سے ہوا اسطرح پاک ہوسکتی ہے کہ بلحاظ قلت و کثرت کے فائدہ ہی فائدہ پیدا ہو اور کوئی نقصان کی صورت نہو۔

(۶) کون ترکیب ہوا کی چال میں ایسی ملحوظ رکھنا چاہیے جو کسی جگہ کسی وقت میں طوفان یا حبس نہ پیدا کرسکے اور غبارے سے لے کے قمقے۔ شیری روشنیان۔ بمنش کی قفلیان۔ ہوائی ترابین۔ کنکوے بازی۔ غرضکہ اسیطرح کی سبک اور ثقیل چیزون میں کسی قسم کا خلل نہ پڑنے پائے۔ اور نہ نفع فراق کسی کو ہوا بہادے سکے دریا ہین۔ آندھیان آئین۔ پنکھیان چلین۔ مگر دو جھونکا کا گیا گرد و غبار کا اڑنا مکلف نہو۔

(۷) ملحوظ رہے کسی خرق العادت تجویز یا تحقیقات کو مطلق اشارتاً یا کنایتاً دخل نہ دیا جائے۔

(۸) آیا کسی ترکیب سے ممکن ہے کہ جی چاہے تو ہوا کو تھیلی روڑا بناکے چلتی گاڑی میں اُڑا سکے یا بنڈلہا بنکر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچا سکے اور ہوا میں کوئی ظاہری باطنی وصوری و معنوی تغیر یا پھیر بدل نہونے پائے۔

راقم۔ ہواخواہ گورنمنٹ۔

جلوۂ داغ

(خلاصۂ سوانح عمری مع تشریح ضروری نظم و نثر)

(مرزا صاحب کے سفر)

ایک مرتبہ بضرورت خاص کلکتے تشریف لیگئے تھے وہان تین مہینے قیام ہوا۔ اس ضرورت خاص کو مؤلف نے ظاہر نہیں کیا حالانکہ اون کے ذکر کا باعث تھا۔ ہمین شرمانے کی کیا بات تھی۔ استاد اگر کسی طوائف کے لیے جسکا تخلص حجاب ہے رامپور سے کلکتے گئے تھے تو انھون نے کیا برا کیا۔ مثنوی میں خود ہی انھون نے اپنا سال کچا چٹھا کھولکر رکھدیا ہے۔ اگرچہ استاد کا رتبہ بالکل منفی ہوتا ہے اس نظر سے آپ کو چھپانے کا موقع ضرور ہے لیکن آپ اسپر نظر نہ کیجیے۔ کل شئی یرجع الی اصلہ شاید آپ کو حجاب اسوجہ سے ہوا ہو کہ آگے چلکر آپنے مرزا داغ کی نیچرنگاری رالقانہ و رشور کے ساتھ بیان کیا ہے اب اس جگہ آپ انکی عیاشی وہ بھی بزمانہ کہنسالی کیونکر ظاہر کرتے۔

(پٹنے کا مشاعرہ)

غیر اثنائے سفر میں مرزا صاحب نے پٹنے میں قیام کیا۔ اس جگہ بھی مؤلف نے اپنے استاد کا خاکہ اڑانے میں کمی نہیں کی کہ بڑے بڑے عمائد و رؤسا مرزا صاحب کے قیام گاہ پر آئے اور مشاعرے ہیں ... مرزا صاحب نے مشاعرے کے وقت بڑی زبردست غزل کہہ لی اور

محبت مین سبھی یکسان ہین جسکی جس سے بن آئی

دو بھی ولایت کے بادشاہ کی تاج پوشی کا جشن حساب
تو لگاؤ ۔ کچھ دن جشن کو آتے آتے ۔ جنوری تک تو بیٹھنے
لگین گے ۔ واللہ باللہ اگر میں کسر کی تو میں ابھی تو خدا
بچا لے ہون کہ صاحب دیکھیے یہان کے مردوے بڑے
اٹکل کہ یہ بڑے لاٹ صاحب سے کہ جشن کے اپنے واسطے تو
ہر طرح کا انتظام [illegible] کرا رہے ہیں ۔ یہان عورتون کا
بندوبست [illegible]
سکے واسطے ۔ یا اللہ کیا مردوے ہی سرکار بہادر کی رعایا ہیں
ہم بیچاری عورتین کسی شمار قطار مین نہین اور یہان یہ حال
کہ عورت مردوے سبھی جان و تن سے حاضر ہیں ۔ تہنیت
نامے بھیجے ۔ مبارکباد دیتے صحت اور سلامتی کی دعا مانگتے
گو سر آنکھون سے موجود ملکہ صاحبہ [illegible] کی مہمان تو
تحفہ تحائف ۔ زیور ۔ جواہرات کی کشتیان نذر گزرانے کو
ہماری بیگمین رانیان مہارانیان سبھی خوشی خاطر [illegible]
کی بابت پہلے کہین بچپن مین سنتے تھے "جنکا ماموں وہ رہے
بڑے لکھا نہین پورکے" اب وہ اونکی خاطر مدارت ہوتی ہے
کہ جیسا [illegible] بالکل نزدیک ۔ تو بھی حقیقی ماموں
ہوتے ۔ جب دیکھو مہمان پھر اونکی خاطر مدارت الگ ۔ آخر
وجہ کیا کہ اب بھی ہم محروم رہین جسطرح سے تین شاہ
ایڈورڈ کی تخت نشینی کے واسطے یادگار رہیگا اوسیطرح
ہندوستانی عورتون کے پردے سے باہر نکلنے پر بھی مشہور
رہیگا ۔

میان ۔ اجی یہ جو کہتی ہو ٹھیک ہے ۔ مگر تم کیونکر
جا سکتی ہو ۔

بیوی ۔ جا کیون نہین سکتے ۔ اب آخر جانے کیواسطے
اور کیا چاہیے سامان کرو چلے جائین ابھی سے ۔ ابھی
مکان کا کرایہ بھی سستا ہوگا ۔ بگھیان بھی پہلے سے ٹھیک
کر لین ۔

میان ۔ یہ میرا مطلب نہین ۔ یعنی کوئی گھر مین یہان نہین

بیوی ۔ گھر مین مامائین ۔ بیشک خدمتین انا سلامتی سے
سبھی رہین گے ۔

میان ۔ اور بچون کی نگرانی کے واسطے کون رہیگا ۔

بیوی ۔ اول تو اسکی ضرورت نہین ۔ دوسرے تمہارے
لیے کہ ۔ یہ نہین ماری جاتی ۔ اب تو جوتی نہین کہ اتنا
بڑا جشن دربار بچون کے سبب سے چھوڑ دیا جائے ۔ اگر
تم کو اتنا خیال ہے تو خود بچون کو لیکر رہو ۔ کچھ اکیلے
میرے ہی تو ہین نہین ۔ تم پر بھی اونکی نگرانی فرض ہے

میان ۔ یعنی تو تمہارے ساتھ [illegible] دلی نہ جاؤن ۔ مگر تم
ضرور جاؤ ۔ مین گھر مین رہون ۔

بیوی ۔ یہ تم جانو تمہارا کام جانے ۔ ہم یہان کیون
پڑے رہنے لگے ۔ [illegible] بہت دنون دربار دلی کی
سیر کی ہے ہم ہنڈیا چولہے مین پھنسے رہے ہین اب تو
ہماری باری ہے ۔

میان ۔ صاحب مین خود سمجھتا ہون ۔ اور جو
نہین سمجھتا ۔ آجکل زمانہ سمجھائے دیتا ہے ۔ رسالے
اخبار دار سمجھاتے رہتے ہین ۔ مگر تمہاری غیر موجودگی
مین گھر کے سب کام مجھ سے کیونکر ہو سکینگے ۔ اور بڑا
خیال یہ ہے کہ صاحب [illegible] کہ آیا ہون ضرور جاؤنگا ۔
بلکہ انھون نے میرا نام بھی لکھ لیا ہے تعلیمی کانفرنس کو اپنے
ارادے سے اطلاع بھی دیچکا ہون ۔

بیوی ۔ تمہارا ہی [illegible] نہ جانے تو ہزار باتین ہین یہ
ہوا ایسے نہین جنکا علاج نہو سکے ۔ کوئی مشکل نہین
[illegible] تمہاری جگہ ہم گئے تو کوئی شخص ایسا
نہین [illegible] بلکہ [illegible] نعم البدل یہ لوگ
[illegible] زیادہ ہی خوش ہونگے ۔ فرض کرو جن
لوگون [illegible] ریل کے سفر مین ساتھ ہوا تو ہماری موٹی
مونے دار ہی یا تمہاری ۔ ان لوگون کا جی تم سے زیادہ
بہلیگا یا ہم سے ۔ اسیدن کے واسطے تو یہ کوششین
ہو رہی ہین ۔ کانفرنس مین تمہاری جگہ مین موجود ہونگی
مسلمانون کی کانفرنس کا جوڑا اسی بات مین کانگریس
سے کم ہے کہ اونکے ہان کبھی کبھی برہمو اور پارسیان
لیڈیان بھی ہوتی ہین اور تمہاری کانفرنس مین وہی
ڈرھیاے موچھالے ترکی ٹوپی باز ۔ ہائے نہوئے اس جگہ
مولوی شرر صاحب پردہ شکن والے وہ تم کو سمجھاتے
اور ساری مصلحتین اور خرابیان ذہن نشین کرا دیتے ۔
رہا صاحب کا جھگڑا وہ مجھے خوب یقین ہے حاکم اسکو
برا نہ کہین گے روشن خیال شائستہ سمجھین گے اور جانین گے
کہ خالی خولی کوٹ پتلون ہی تک مہذب نہین ہو بلکہ
تمہارا گھر اندر باہر سب مہذب ہو گیا ہے ۔ بچے تک
مہذب ہی ہونگے اور کوئی تعجب نہین کہ ہمارے واسطے
تمہاری قائم مقامی کی سفارش کر دین ۔
گھر بار رہا ۔ اوسکا انتظام مین خود کیے جاؤنگی ۔ حلوائی
سے کھانا پکوا لینا ۔ اور جو اسمین دقت ہو ہوٹل سے
منگا لینا بازار تو کہین نہین گیا چندروزہ کو یہی سہی
لڑکون کو بہلایا کرنا ۔ [illegible] بھائی تو تمکو یاد ہوگا ۔ اور اس سے
کام نہ چلے تو [illegible] کھیٹ نیٹ کے دونون یا بچا
جھولا [illegible] کے جھلاتے رہنا اور
[illegible] ماسی کر پڑا پھولے
پھول پھول کی بالیان ۔ [illegible] دلی [illegible]
کٹوریان ۔ ایک کٹوری پھوٹ گئی ۔ بنوے کی ٹانگ
ٹوٹ گئی ۔ کمانڈر الو کہ جھڑی
لگا [illegible] اسمین [illegible] تمکو سیر کی ضرورت بھی نہ ہوگی
نا تجربون کی مشق بھی ہو جائیگی اور گھر مین جی بھی بہلیگا
بس آگئین سب باتین ۔

میان ۔ اچھا غور کرونگا ۔ کیا [illegible] سبب ہے ۔

لوکل علیہ الرحمۃ

اب ہمارے شہر کے علیہ الرحمۃ ہونے مین کس کو کلام
ہو سکتا ہے ۔ تیا معنی کہ برسات کی فصل بارش کا سلسلہ
ایسی نیک ساعت سے جھڑا ہے کہ کوئی کم بخت دن ایسا ہو
جب پانی نہ برستا ہو ۔ ممکن نہین دن رات مین دو ایک
دفعہ موسلادھار یا تو نہین چھینٹے نہ پڑ جاتے ہون ۔
آم اس دفعہ اس کثرت سے ہوا کہ بقول شخصے رکھنے
اٹھانے کو جگہ نہ رہی معلوم ہوتا تھا زمین کی ساری
پیداوار آم ہو کے نکل پڑی ۔
برسات کے حشرات الارض مات ہو گئے ۔ مولوی لوگ اگر
استنجے کو ڈھیلا اوٹھا لیتے تو آم ہی پڑتا ۔
بالفعل ۱۹ ۔ ۲۰ سال کی ایک لاش پنڈا سی باغ مین
ملی صورت سے معلوم ہوتا تھا نوجوان مسلمان ہے ۔
سینے اور پہلو مین چھریون کے زخم لگے تھے ۔ قاتلون کی
تلاش تحقیقات ہو رہی ہے صرف ابھی اتنا کھلا کہ مقتول
صدر بازار کا سقہ تھا ۔ اور [illegible] چار بدمعاشون کے ساتھ
مقتول کنج گیا تھا ۔
آجکل ایک مقدمہ زیر تحقیقات ہے یعنی دراز پولیس چوکی
کے بجیس مین ایک صاحب بافراغ وعظ کرتے گرفتار
ہوئے ہین تحقیقات سے اتنا معلوم ہوا کہ آپ ہی بچہ
بینی مادھو شنکر پور والے ہین ان حضرت نے غدر مین
سر کا کتا بڑھیا تھا ۔ چند روز ہوئے اندور مین گرفتار بھی
ہوئے تھے لیکن پہچاننے والا نہ تھا رہا ہو گئے ۔ یہان
چھاؤنی کے مجسٹریٹ کے اجلاس پر جو کچھ پوچھا گیا آپ نے
ایک [illegible] کیا ۔ اور جو کچھ جواب دیے
بڑے پن سے ۔ اب یہ حضرت شنکر پور بھیجے گئے ۔
وہان بھی ٹائین ٹائین فش ۔ اب اندور کے جواب کے
انتظار مین لکھنؤ کے جیل خانے مین قید ہین ۔
آپ ایک کھوپڑی آدمی کی ساتھ رکھتے تھے ۔ چند سال ہوئے
بینی مادھو کے بیٹے کو مہاراجہ بلرامپور کی شناخت پر سزائے
موت دیگئی تھی ۔ نیپال سے اسقدر سراغ چلا کہ لوگون کو
انکا حال معلوم تھا ۔ مگر یہ عمر [illegible] نیپال ہی مین رہا
کرتے تھے ۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

میرے کا سرمہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دہند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر او حکیم صاحبان اور دوا دینے کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روزکے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ عکارمیرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص میرو فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۱۲ محصول بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ الہووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات | ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے | تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ الہووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا۔ دہند۔ سوزش ہر قسم جسکو عام آنکھ آنا کہتے ہین۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہو اس لیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہو وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے میرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر ایم۔ بی۔ سانگل صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش ترہ کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب الہووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی لیعمر ۲۴ سالہ سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ کہ کی آنکھونکی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوے تھے اور بڑا دبال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر محمد حسین خان۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور۔ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) مین نے میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہو اور دہند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مینے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ الہووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اوسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے

کے واسطے بادشاہ کو ولیعہد کو اپنی اور شاگردون کی غالب کے طرح غزلیات صبیہ غزلین کرکر دیدیا کرتے تھے۔

اگر یہ بات نہین ہو تو مشاعرہ مین جا نا غزل کا جو مناسب نہ ہو بلکہ وہی بات ہو کہ صاحب عالم کا نام تک بھی ملا جسکے نام روشن کر دیا اور یہی سچ بھی ہے اس لیے کہ مطلع [illegible] جسپر اساتذہ لوٹ جائین [illegible] [illegible] استاد ذوق سرہندہ ہون اپنے کیے پر لیشیمان ہون۔

صاحب عالم کی وفات کی تاریخ

غم فیض ملک سلطان پہ بلاسے جان و دل شد
دم شش مقام جنت زکرم کریم غفار
چو زدا... سال رحلت دل درد ملا سر سید
بکشید آہ حسرت دو صد و دوازدہ بار

سبحان اللہ کیا تاریخ ہے کیا قطعہ آفرین باد مرحبا جزاک اللہ اس تاریخ کے واسطے حاشیہ یا شرح ضرور چاہیے ورنہ کوئی بڑا شاعر ابھی سن رحلت اس تاریخ سے نہین نکال سکتا۔

دو سو بارہ مرتبہ آہ حسرت بھی اگر مصرع سے نکالدی جاے تو کیا باقی رہیگا ۔ اور اگر حسب فرمان واجب الاذعان شاگرد رشید صاحب دو سو بارہ مین آہ کے اعداد کو ضرب دینا پسند کرتے ہین تو ایک بڑا نقص رہتا ہی وہ یہ ہے کہ آہ حسرت کے اعداد کو ضرب دینا لازم آئیگا اگر صرف آہ ہی ہوتی تو بیچاری کو بیوہ رانڈ سمجھکر کہین نہ کہین کھپا دیا جاتا۔ اب اس آہ حسرت کو کون کہان کھپاتا پھرے اور طرہ یہ ہے کہ لفظ کشید کے معانی آپ ضرب دینا قرار دیتے ہین جو کسیطرح سیاق کلام سے مفہوم نہین ہوتے۔ ہان ایک صورت ہی کہ جہان کہین یہ تاریخ لکھی جاے اوسکے نیچے یہ حاشیہ یا خانہ ساز معنی بھی لکھدیے جایا کرین یہ تاریخ بالکل شیخ چلی کی موضوعات و مخترعات کی ایک مثال ہے۔

اگر کوئی مصرع کم ہو جاتا تھا تو وہ مرحوم لمبی تان سے برابر کرلیا کرتا تھا یا دو لو مصرعون کو پرکار سے ناپ لیتا تھا یا تاریخی اعداد کی بیشی کو سہ

کچھ گھٹا کچھ بڑھا کے ہاتف نے کہا
کچھ ادھر کچھ جوڑ لے کچھ اودھر کے جوڑ لے

پورا کر دیا کرتا تھا ۔ کوئی شاعر تو سہ

بکشید آہ حسرت دو صد و دوازدہ بار

سے کبھی یہ خیال نہین کر سکتا کہ ۱۲۷۲ ہجری مین وفات پائی ہے۔

نہ کوئی قرینہ قیاس ایسا پایا جاتا ہی جو سہل اور آسان طریق سے موصل الی المقصود ہو ایسی حالت [illegible]

کہا جاتا کہ کہین کی تاریخ ہی جب بچہ نا سمجھ تھا یا غم و حزن مفرط کی باعث غلطی ہوگئی تو مان لیا جاتا اسواسطے کہ مرزا صاحب اگر فرمایا کرتے ہین کہ میرے واقعات زندگی مین یہ غم میرے واسطے جتنا گرہ تھا اور یہ سچ کہتے ہین۔

صاحب عالم کی مہربانیان نثر و نظم مین رکھنا باوجود کے کون ایسا شقی ہے جو افسوس نہ کریگا ۔ مگر یہ غم بیکار ہے داغ صاحب کی قسمت مین ایسے کئی غم اٹھانا بدے تھے ۔ نواب شمس الدین خان ۔ صاحب عالم ۔ یوسف علی خان و کلب علیخان کے غم والم کو تو دنیا جانتی ہے اور ان لوگون نے سوا فہرست لکھنا طول کلام ہو سہ

بھولے بھٹکے جو ترے گھر مین چلے آتے ہین
اپنی تقدیر کے چکر مین چلے آتے ہین

اس مطلع کو شاگرد رشید نے زامپور کے پہلے مشاعرہ مین درج کیا ہے ۔ معلوم ہوتا ہی اس مطلع پر استاد کو بہت ناز ہے ۔ یہ مطلع سوائے اسکے کہ صاف زبان مین ہے اسواسطے جاہل شعرا کے پسند ہو اور کوئی بات نہین ہے ۔ اسکو ذرا ہم وضاحت سے بیان کرنا چاہتے ہین۔

شاعر کا مطلب یہ ہی کہ تیرے (معشوق) گھر مین ہم جو بھولے بھٹکے آجاتے ہین گویا اپنی تقدیر کے چکر مین آجاتے ہین۔

تقدیر کے چکر کے معانی اگر داغ صاحب سمجھے ہوتے تو شاید معشوق کے گھر کو ایسا نہ سمجھتے ۔ یہ محاورہ اُس جگہ بولا جاتا ہی جہان یہ کہنا اور دکھانا منظور ہوتا ہے کہ ہم مصیبت مین ہین تکلیف مین ہین تقدیر کے چکر مین پھنسے ہوے ہین جس سے کسیطرح نکلنا نہین ہوتا ۔

آپ معشوق کے گھر کو تقدیر کے چکر سے تشبیہ یا مثال دیتے ہین ۔ یعنی تیرے گھر ہم کیا آتے ہین ہم پر بلا نازل ہو جاتی ہی سبحان اللہ معلوم شناسائی کیون نہین استاد و اہل جہان اوستاد ہین ۔ مگلدم ستد (بلبل ہند) ہین خدا جانے وہ کون معشوق مزاج تھا جسکے گھر کو آپ تقدیر کا چکر سمجھتے تھے ۔ اگر کسی کمہارنی کے گھر کی تعریف مین یہ مطلع ہوتا تو زیادہ مناسب تھا۔

صفحہ ۲۸ سطر ۷

۴ ۔ اصولون مین ترمیم ہوکر آسانیان ہوگئین ۔ اسی لیاقت پر آپ عزا کرتے ہین اور استاد کو معراج کمال پر پہونچاتے ہین یہ اصولون رباعون کو اغذات امورات سے کم درجہ نہین رکھتا ۔

اجی اصول خود ہی اصل کی جمع ہے اور جمع الجمع اسکی جو نہیں سکتی نہ منتہی الجموع کا یہ قاعدہ ہی ذرا [illegible]

صرف نحو تو پڑھ لیجیے استاد کی طرح صرف فارسی دانی پر ناز نہ کیجیے آجکل کی نشنا یہ دانی بجون کا کھیل نہین ہے۔

سائل ۔ شوکت جنگ ۔

داغ

مان لیا کہ داغ کا کلام اغلاط سے بھرا ہوا ہے ۔ پہلے دیوان تک اونکی شاعری ہو چکی ۔ اب تو جو شعر اونکی زبان سے صاف نکلجاے تو جانیے کہ اونکی خوش نصیبی ہے ۔ انکو نہ اتنی نگاہ ہتی نہ ہے کہ وہ اپنے کلام کے سقم کو سمجھ سکین اور نہ کوئی شاگرد اونکا ایسا نظر آتا ہی جو اونکو ٹوک سکے ۔ بڑا افسوس اونکے تلامذہ پر ہے جب کہ اپنی گویائی اونکا یہ حال ہی تو اصلاح طلب کلام کی مٹی کہانتک نہ خراب ہوتی ہوگی۔

(از جلوۂ داغ)

جو دل دکھا رہا ہے مزہ ہر گھڑی تجھے
آنکھون سے سو برس بھی دکھایا نہ جائیگا

سو برس مین بھی کہنا چاہیے تھا فقط سو برس بھی دکھایا نہ جائیگا کافی نہین ہے ۔

خلق کے اعمالنامے چھین لوبگا حشر مین
گم ہوا ہے ہاتھ سے قاصد کے دلبر کا جواب

دلبر کا جواب کچھ معنی نہین رکھتا مگر ہان یہ آسکتی ہے کہ میرے خط کا جواب جو دلبر نے لکھا تھا وہ گم ہوگیا ہی ۔ وہ اعمالنامہ لوگون سے کیون چھین لینگے اس سے کیا فائدہ ہوگا کچھ سمجھ مین نہین آتا کہ کیا مضمون ہے جواب خط اور اعمالنامون سے کیا علاقہ ۔

آرام کے لیے ہے تمھین آرزوے مرگ
اے داغ اور چین نہ پایا فنا کے بعد

اور کے بعد اگر جا ہے یعنی اور اگر چین نہ پایا ۔ (اچھا جملہ ناتمام) اور بالکل غلط ہی ۔ زبان ہرگز قبول نہین کر سکتی ۔

آئین گے بیشمار فرشتے عذاب کے
میدان حشر غیر کی تربت مین چاہیے

تربت مین میدان کا ہونا کیا سن مع الفارق ہے۔

عرصۂ حشر مین اللہ کرے گم مجھکو
اور پھر ڈھونڈتے گھبراے ہوے ستم مجھکو

عاشق کے گم ہو جانے پر معشوق گھبرایا ہوا ڈھونڈتا پھرے اسکی کیا وجہ ہے ۔

کوئی تو جنت مین مجھے صبر ذرا دے
تیری تو شکل وہ ہے نہ مین دران نہ خدا دے

کوئی صبر دے یہ زبان نہین ہے صبر دینا مخصوص ہی خدا

سکتے ہیں۔ آپ نے خطاب معشوق سے کیا ہی اور تسکین
دینے کی جگہ صبر دینے کی درخواست کی ہی۔ یہ کہان کی زبان
ہے۔ کس ملک کی بولی ہے۔

چبانے لگے ہونٹ وہ بوسہ دیکر
یہ تھوڑے کو ابھی سزا مل رہی ہے

ہونٹ چبانا تو غصے یا رنج و افسوس کی حالت میں ہوتا ہی
معشوق نے خود ہی بوسہ دیا پھر ہونٹ چبانا کیسا یہ کیا
ادا ہے۔

دو ہاتھ کر دست دعا سنا پھر دعا کے جانے
ہائے پیدا نہوئے پاؤن مرے ہاتھون مین

ہاتھون مین پاؤن پیدا ہونا کیا امکان مین ہے جو مصنف
کو افسوس ہوا ایسی شاعری جسکو نیچر کسیطرح تسلیم
نہین کر سکتا آپ ہی کا حصہ ہے اور پھر مضمون کا حاصل
کیا ہے کہ ہاتھون مین پاؤن ہوتے تو دعا کے ساتھ دوڑ کر
چلے جاتے۔
آخر مین دو شعر آپکے اور ملاحظہ ہون جنکے اوصاف قابل
بیان نہین۔

شکایت دوست کر سکتے مین تیری کر نہین سکتے
نہین ایسا بھی ہو سکتا ہے ایسا ہو نہین سکتا
کب تک کھنچے رہوگے کب تک تنی رہیگی
کس کی بنی رہی ہے کس کی بنی رہیگی

مرزا قہم۔ ریویو نگار۔

دورہ جناب حماقت انتساب نواب گول دو ہیو صاحب ام اقبالہٗ

پیچھے کی آٹھوین دین ماہ رمان رمان کی بتیس تاریخ اندھیر
پکر مین جبکہ ظلمت و جہل سفاہت و نادانی کی رعایت سے
خفاش بغلین بجاتے پر پھیلائے درباری لوگون کیطرح
سیاہ ہوا مین پھیرا لگاتے پھرتے تھے۔ بلی کی نسل
کے سباع جنگلون مین اردلی کے چپراسیون کی چال دبے
پاؤن مرغ گشت کرتے تھے۔ بیل تیتری کی چڑیلین تلی گلا
کا جلسہ جمائے تھین مرگھٹ اور قبرستان مین چڑیلون
کے کانسفورنس اور جگنو مشعلین اور لیمپ روشن کر رکھے
تھے تو ہمارے محتشم الیہ طبعی رجحان کی کشش سے
سیاٹ نگر عرف احمق آباد مین جا پہونچے۔ معمولی استقبال
آؤ بھگت۔ حضور یدن (یعنی تحمیق گری) خداوندیدن
(یعنی لاحول چاپلوسی) کے دستور اور وضع زمانہ کے
مطابق نہایت فصاحت بلاغت حماقت کے ساتھ
جس سے کوئی نتیجہ معقول مشکل سے نکل سکتا تھا۔
ملا ملاؤ الدین عرف اُلّو نے بچون کے دل دہلانے والی

آواز سے ایڈریس پڑھکر سنایا۔

نقل ایڈریس

حضور والا ہم ممبران مقام وحشت آباد کے ستارۂ قسمت کی
بدشگونی کا ادرج کمال اور کلاہ عزت کا تا بفلک الافلاک
پہنچکر لٹو کی طرح رقص طاؤس مین ہی حضور پر لور کا نشیمن
برائے چند روز اس خرابہ مین ہوا۔ فرحت اور انبساط
بجائے انتہا کے ہر خلا اور ملا مین مثل ادوادہ ریاح کے
جاری و ساری ہوکر باعث قیام روح رواں۔ بمصداق چون
زر و سیم و دم حیات وجوی ہے آید مفرح ذات ہی۔
ہکو بینش نگاہ آن حماقت مآب مثل آنکھ کے آگے ناک
سوجھے کیا خاک: نگاہ کے اندر بصیر۔ سراسر خانہ خراب ہیں
موقع دامن مراد مین متمکن اور گوشہ نشین بصد ہزار
عزت ہوا۔ جسکا اظہار صحیح یا غلط الفاظ مسلسل و
گسستہ فقرات مین مثل دیوانے کی رٹنل طول امل۔
ایکا انسی یا ہیر عرفی اور بدرجہا جی سے بڑھکے ژولیدہ استعارہ یا
بعید الفہم کنایون سے بھی مشکل اور ناممکن ہے۔ قلم مین
طاقت نہ زبان مین قدرت یہان کس الو کے پٹھے ہین ہی
صرف مشتے نمونہ از خروار۔ و دا لگا از انبار۔ محض خاطرا
اور رسماً کیا جاتا ہے۔ جب برسات مین پانی دریاؤنکی
طغیانی میکانون کا دھما دھم گرنا۔ پختہ عمارتون کا سر بلند
کرنا۔ قحط مین گرانی۔ بھوکے کوان۔ نہ پیاسے کو پانی۔
اپنے اختیار سے باہر ہے تو آپکا لون پر افشان بجنان
سفاہت پہونچنا۔ شعر

نواحی مین یہان کوچون کی سودا کی یہ حالت ہی
کہ جون عنقا آشیان گم کردہ لستی مین پھر بھٹکا

اب برکتون کا شمار کشور اعتبار سے اور وہ بھی غیر متناہی کے
محدود احاطے سے باہر اور دل کی ہوسون کے تق و دق
سپاٹ صفاچٹ ناپیدا کنار دائرے سے خارج ہے
اوس کے اثر سے ہم بلاشک آج نہین کل نہین
پرسون۔ اور اگر پرسون نہین تو قیامت تک کسی
نہ کسی دن باوجود فرصت اور فراغ خاطر کے عنقا ہونے
کے کسی نہ کسی طرح رضامند اور بہرہ مند ہونگے۔
جسوقت سے نیچر کی ضروریات اور انتظام فطرت کے دوامی
ایکٹ کی رو سے چند چیزون کو ایسا قرار دیا گیا ہی جنکو
موت حیات نفع نقصان۔ سود و زیان خیر و شر۔
خوشبو و بدبو ہر رنگی۔ دو رنگی باتون کیطرح منفی۔
یا غیر مفید نہین قرار دیا جا سکتا اوسوقت سے رہی
سہی عقل اور بھی تنکر ہو رہی ہے۔ اور یقین کامل ہی
کہ یہی ہے آس گلستان کی ہوا
شاخ گل وہ ایک روز بھٹکا کھائیگی
جسکو دوسرے الفاظ مین کہہ سکتے ہین اور شاعرانہ

استعارے کی دم بچھڑ کے اس دریا سے غیر محاط سے کود کر
تیرتے ڈبکیان کھاتے۔ بیٹے پار ہو سکتے ہین۔ کہ باغ
کے پتے ایکدن موسم خزان مین گلخن مین جھونکے جائینگے
اور وہ بھی راکھ زنگار رنگ پھولون کی پنکھڑیون کے ساتھ
ملکے کھاد بنیگی۔ اور عمر خیام کی رباعی۔

هر سبزه که برکنار جوئی رسته است | گویا ز لب فرشته خوئی رسته است
پا بر سر سبزه تا بخواری ننهی | کان سبزه ز خاک لاله روئی رسته است

اور غالب کے شعر

سب کہان کچھ لالہ و گل مین نمایان ہوگئین
خاک مین کیا صورتین ہونگی کہ پنہان ہوگئین

کے مصداق پھر وہی دور تسلسل شروع ہوگا۔ اسوجہ سے
ہم رغبت اور خاطر سے اس مرحلے پہ لوٹ پڑے ہین
جب سے یہ خیال پیدا ہوا ہی ہم مین روح تازہ گویا
پھونک دی گئی ہے۔ اب ہمارے خفقان صحت کا
کیا پوچھنا۔ سب کچھ ہمارے اختیار مین ہے ہزارون
چیل کوے۔ گیدڑ۔ لومڑی۔ ہمارے مہمان ہو سکتے
ہین۔ اب اگر خواہش ہے تو اسقدر کہ چند ملک دنیا کا
بجائے بیچے جھاڑ دو۔ اور لوکرے کے مل جائین۔ تاکہ
لوگ اونکو تھیل ٹھیل کے دنیائے سرد کو یا بنا شروع
کرین۔ اور سیارۂ زمین کا کرہ اسطرح سے بڑھائین
کہ کشش ثقل کو بھی کھینچے لیے پھرنے مین لوکر
لگ جائین۔ اور اگر اپنی سخت جانی سے کسیقدر کھینچ
بھی بیجائے تو بجز چند موت کے حلوؤن کے خاک
پھر نصیب نہو۔ بلکہ النا خفت اور بدنامی کا ٹوکرا
سر پر رہے۔ الغرض۔

عجب ڈھب کی بتعمیر خراب آبادیستی ہی
کہ پستی یان بلندی ہے بلندی یان کی پستی ہی

یہ نقص زمین کھودنے والونکا پیدا کیا ہوا ہی کیا وجہ جہان
لوگ کہی کو ملک کے بہنسا بنانے کے شائق ہین وہان
پہاڑون کو بھی غار اور گڑھے بنانے مین بھی بڑے
انجینیر ہین۔ پس ان سب کو بیلن چلا کے مسطح بنانا
چاہیے۔ لہذا ہم لوگ عاجزانہ عرض معروض کرتے ہین۔
اول۔ ہوا کی روک ٹوک نہو۔
دوسرے۔ پانی کے تلوار کے کاٹ مین رتی بھر فرق
نہ آئے۔
تیسرے۔ آگ کی حرارت پانی یا اولے یا برف سے
کم نہو۔
چوتھے۔ خاک جتنی بھاری ہے ہلکی نہو۔
جو واجب نہ تھا عرض کیا۔ جو فرض تھا بطور سنت ادا
کیا

تاڑی کی تاڑی ہو اور [illegible] ہو

پاس ہیت پاسن ہو تو بولی تاڑنین ہستا ہیز

سرمست ساغر ظرافت اودھ پنچ صاحب - بعد از کورنش بسیار معلوم گشتہ کہ شعر سرقی تحریر از تصنیف لطیف مرزا چنڈول بیگ عرف پوٹ میٹواست بلا پیس پر حکم والا مطلع گشتند لازمی نیست بلکہ ملزوم

گود ریں شعر انفاظ قاموس نما بسیار ہست مگر وکا تپہ اتفاق مصنف لا دکشنر لال صاحب ہندوستانی ملاحظہ کردند کہ مندرج ہست -" واللہ جو ایک حرف بھی سمجھ مین آیا ہو بالکل دائرہ ادراک سے باہر ہے - آمدم بر سر مطلب "یہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا - یہ کالی کالی گھٹا - کہئے کیون نہ بوڑھے دل کو جوان کردے - گرچہ فکر دنیاوی نے تو پانی پانی کرڈالا ہے مگر عادت کو کیا کیجیے خواہ مخواہ تاڑی اور رسیلے تاڑ پر جب برسات مین نظر پڑجاتی ہے تو منہ مین پانی بھر آتا ہو آپ جانتی ہین کہ دختر رز ہم تک کہان پہونچ سکتی ہے اوسکو جب سے لوگون نے - نہین استغفر اللہ انگریزی رئیسون نے سر آنکھون پر بیٹھکے جھلایا ہو وہین ٹھکانا کرلی ہے - رہی تاڑی خانم یہ کبھی کبھی ٹھلیاؤن کی ڈولی مین بیٹھکر ہم کم مایہ تک آجاتی ہین اور کانچ کے گلاس والے شیش محل سے ابر و بہار کا مزہ دیکھکر غٹ سے پیٹ کے تو بڑے مین جاکر چھپ جاتی ہین - اور وہان آنتون کی بھول بھولیان مین پھیر پھار گھوم گھام کر سٹاک سے راہ خاص ہو کر باہر -

آج تو اعانت توبہ کرینگے رہو سے
کی فرشتون کی راہ ابر نے بند
جو گنہ کیجیے ثواب ہے آج

خاص بیگم کے توشہ خانہ سے ایک قطعہ کرایہ طلائی لے اوڑا ہون اور رہنکر ٹھوری سے گھنگھنان اور تھوڑ کیسی وہ سمجھ گئے نا؟ لے آیا ہون آپ تو رنگیلے چھبیلے دوست ٹھہرے - آئیے اور شراب سے شرابور ہو جائیے - کہ شرکت کا مزہ آئے کل کا خدا ہی - اور لیجیے گے ہاتھون یہ پاسی نامہ بھی ملاحظہ کریجیے ساقی نامہ لکھنے والے بھی جہین تہر کنے لگین - یہ جدید عنوان ہے - داد نہ دو تو خدا سمجھے -

بگل جدیدن - لذیذن - بوشکل مزیدارن - فرخوش سمجھ گئے نا -

پاسی نامہ برسات

ایک ٹھلیان مجھے بھر خدا دے پاسن
اپنے جلوہی سے یا مجکو پلادے پاسن
لال رساری سے ترے حسن کا شعلہ جو بجھ
تاڑ مین ایسا نہو آگ لگادے پاسن
پی چکے اب تو جھے بوڑھون کو گوشہ مین چلکر
کس طرف گھر ہے ذرا آکے بتادے پاسن
لطف تاڑی مین نہین ملتا جو چکھنا ہی نہین
ایک بوسہ مجھے چکھنے سے ذرا دے پاسن
پی کے تاڑی یہ ارادہ ہے ذرا چھید کین ہم
تھالی لوٹے کو ذرا اپنے ہٹادے پاسن
آبرو ہے تاڑی بھی سیٹھ بھی نہین لطف کی بات
تو ہے بڑھیا کوئی الکسن سی بلادے پاسن
مژدہ ہو مژدہ کہ واعظ نے قبا بیچی ہے
انگلیون پر ایسے ٹھوتے کو نچادے پاسن
چاشنی بات کی یاد آئی ہے اوسکی اسندم
چٹنی املی کی جو ہو مجکو چٹادے پاسن
پاسی خانہ مین اگر شیخ جی آجاتے ہین آپ
دیکھے کوئی نہین - ٹھلیا نہین چھپادیا ہی
سنتے ہین تاڑی مین پانی بھی ملادیتی ہے
پیسے لے کر کہین مجکو نہ جھکادے پاسن
آئی برسات امیرن سے ہے میخانہ بھرا
پاسی خانہ مین جگہ مجکو ذرا دے پاسن
پاسی خانہ کے لیے ..... دعا کرتا ہے
داد ان شعرون کی فدذرا دے پاسن

(یار زندہ صحبت باقی)

راقم - قدیم نثار ہیچران عرش آزگیا -

نیکی کن و بدریا انداز

مسٹر گیلوے کی تجویز ہے کلکتہ کے قریب دریا مین جال بچھایا جائے اس نقش بر آب پر صاحب وزیر ہند نے تخمینہ بھی لگایا ہے کہ ایک کرور روپیہ خرچ پڑجائیگا - ایسا ہوا تو سمجھ لیجیے جہان حکیم حاکم کے اور احسانات ہین وہان یہ نیکی کن و بدریا انداز پر بھی عمل ہے - انسان کی عالی ہمتی الوالعزمی کچھ خشکی ہی پر محدود نہین چاہیے جبتک خشک و تر دونون سکی حکمرانی سے متاثر نہولین اوسوقت تک حاکم بحر و بر کیونکر کہا جا سکتا ہے

حیات تسلیم

حیات تسلیم - جناب منشی شیخ امیر اللہ صاحب تسلیم مرحوم لکھنوی کی شاعری سے غالبًا پبلک مدت سے آگاہ ہوگی آپکی غزلین قصیدے مثنویان وغیرہ شائع ہوچکی ہین آپکی شہرت اور اوستادی محتاج بیان کی نہین ہندوستان مین ہزارہا شاگرد موجود ہین جو آپسے فیضیاب ہوچکے ہین اس کتاب مین جناب شیخ صاحب کے شاگرد رشید منشی منیر الدین احمد صاحب عرش تعلقدار ورلیس گیانے جو خود بھی ایک لائق فائق شاعر اور صاحب تصانیف ہین آپکی سوانح عمری نہایت دیانت اور لیاقت سے تحریر فرمائی ہین اور زمانے کو دکھا دیا ہے کہ اگر مشاہیر کی سوانح عمری کوئی لکھے تو اوسکو اسطرح لکھنا چاہیے جناب عرش کا طرز تحریر اور بیان اسقدر دلچسپ اور دلنشین ہے کہ کتاب بغیر ختم کیے ہاتھ سے رکھنے کو دل نہین چاہتا - بعض مقامات پر تو یہ رسالہ تذکرہ آزاد کا ایک جزو معلوم ہوتا ہے - واقعی مصنف صاحب نے اردو خوان پبلک پر بڑا احسان کیا ہے

ہم نے کمال افسوس کے ساتھ البنچ پٹنہ مطبوعہ ۱۹ و ۲۶ - جولائی سنہ حال مین دیکھا کہ ہمارے دوست مولوی سید رحیم الدین صاحب مالک و اڈیٹر البنچ نے ۴۵ سال کی عمر مین - بعارضہ ضیق النفس دفلیج بمقام پٹنہ انتقال فرمایا - انا للہ و انا الیہ راجعون - سنا ہے مرحوم کو ضیق النفس کی اکثر شکایت رہتی تھی - مگر ۱۰ سال تک اس دم سے پنچ چلانا تعریف کے قابل ہمت ہی -

توکل علیہ الرحمۃ

پانی قریب قریب روز ہی برستا ہے وہ تو کہیے خیریت یہ ہی خلقت کاہل کام کاج کیطرف کم راغب محنت مشقت سے متنفر ہے اسوجہ سے گھر حوالات مکان جیلخانہ کہین آنا نہ جانا کھلتا نہین ورنہ بڑی دقت ہوتی - عیش باغ کے میلے ہوتے ہین اگر سیر تماشے کی ذرافت خاطر اور مقدرت شہر مین بہت کم رہی ہے مگر رسم کی پابندی تو آپ جانتے ہین عجب چیز ہے اوسکی برکت سے کچھ چہل پہل ہو جاتی ہے

[illegible]

لیک ماسٹر جو کم سے کم میٹرک پاس ہو اور فارسی اچھی جانتا ہو دو طالبعلمون کے پڑھانے کے واسطے مشاہرہ [illegible] حالی حیدر آباد و مقام در [illegible] رہے تجربہ کار کو ترجیح دیجائیگی المشتہر - حافظ - [illegible] علی [illegible] آباد -

پانچ ہزار روپیہ انعام

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز ڈاکٹرون میڈیکل کالج کے پروفیسران معزز ڈاکٹرون - رئیسان و ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ معزز ڈاکٹرون اور حکیم صاحبان اور واسطے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین - قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ - ممیرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرے فی ماشہ مبلغ پانچ روپیہ مصری سرمہ فی تولہ سم پانچ - خرچ بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -

المشتہر - وفیسر میا سنگھ اہلووالیہ - مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات | ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے | تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہو بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہو بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا - دھند - سوزش ہر قسم جسکو عموما آنکھ آنا کہتے ہین - جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا نرم اور ان سے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیادی شے نہین ہو اس لیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہو وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر ایم - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی - ایم - ایس - سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مساۃ اتم دیوی بعمر ۶۰ سالہ ساکن لاہور پر کیا ہے مریضہ کی آنکھونکی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوے تھے اور بال گرتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھین ان مین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی، ورنہ ان اشیا کو جو اسکے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی - مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی - راقم - خان بہادر محمد حسین خان - ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی بہا کرتا ہو اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے -

راقم - ڈاکٹر برج لال گوس رائے بہادر - ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند -

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہے میری راے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے - راقم - خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ - ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اوسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ع مین جمع کیا گیا ہے

ڈپٹی صاحب کو کلکٹری مبارک

[illegible] خوشی کے ڈپٹی صاحب پھولے [illegible] کلکٹر صاحب کو [illegible] بدولت یہ دن تو دیکھنا نصیب [illegible] بیگم صاحبہ ایک [illegible] ڈپٹی صاحب جاتے ہی گلے میں باہیں ڈالکر اپنی بیوی کو مبارکباد دینے لگے۔

بیگم ۔ کچھ خیر تو ہے یہ آج اترائے کیوں جاتے ہو

ڈپٹی صاحب ۔ پیاری بیگم میں ضلع کا کلکٹر و مجسٹریٹ ہوگیا کل ضلع میرا ماتحت ہوگیا کل حکام مجھ سے زیر حکم ہوگئے

بیگم ۔ تو کیا کپتان صاحب بھی تمہارے ماتحت ہوگئے

ڈپٹی صاحب ۔ بیشک ۔

بیگم ۔ چل جھوٹے ۔ ایسی بیہودہ باتیں مجھ سے نہ کیا کرو ۔ چھوٹا منہ بڑی بات ۔ کہیں فرنگی بھی کسی کا ماتحت ہوسکتا ہے ۔ مجھے یقین نہیں ۔ یہ شیخی کسی اور سے کرو ۔ میں ایسی نادان نہیں ۔

ڈپٹی صاحب ۔ تمہاری جان کی قسم وہ مجھ سے ماتحت ہیں

بیگم ۔ ہے ہے آپ میرے جان کی قسم نہ کھائیے ۔ آپکو میری جان پیاری نہ ہو میں اپنے ماں باپ کی تو دلاری ہوں ۔ خوب یاد آئے ۔ اجی جانے دیجئے مجھے یہ بڑے نہیں بنائیے ۔

ڈپٹی صاحب ۔ واللہ باللہ کپتان میرا ماتحت ہے ۔

بیگم ۔ اچھا کپتان کتنا پاتے ہیں ۔

ڈپٹی صاحب ۔ نو سو روپیہ ۔

بیگم ۔ اور تم کیا پاؤگے ۔

ڈپٹی صاحب ۔ آٹھ سو روپیہ ۔

بیگم ۔ سلام ! تم سے زیادہ تنخواہ پانے والا افسر فرنگی کیسا لے ڈپٹی کا ماتحت ہوگا ۔ ہوچکا ۔

خیر اسوقت ان کا تو قصہ ختم ہوا بیگم صاحبہ کو یقین نہ آنا تھا نہ آیا دوسرے دن ڈپٹی صاحب نے چارج لیا اور اپنا کام کرتے رہے چند روز بعد پہلی تاریخ آئی میاں نے تنخواہ لیکر گھر میں اپنی بیوی کو حسب معمول دیدی ۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب کوئی افسر رخصت جاتا ہے تو اوسکی جگہ جو کوئی قائم مقام ہوتا ہے اوسکو پہلے تیس روز اپنی ہی تنخواہ ملتی ہے زیادہ کچھ نہیں ملتا ۔ ہمارے ڈپٹی صاحب نے بھی تین سو روپیہ اپنی اوسی تنخواہ پائی اور دیدی بیگم صاحبہ کے سامنے پیش کی ۔

بیگم ۔ ہیں کیا یہ جو زیادہ تنخواہ کلکٹری کی پائی وہ کہاں ہے

ڈپٹی صاحب ۔ اس مہینہ میں یہی تنخواہ ملی ۔ پہلے مہینہ میں تنخواہ نہیں ملا کرتی ۔

بیگم ۔ تم نے مجھے دودھ پیتی بچی سمجھ رکھا ہے یا کیا ؟ ۔ میں ایسی ٹھیٹھی نہیں ہوں ان باتوں میں آجاؤں ایسا اندھیر ہے لوٹ پڑی ہے کہ سرکار کام لے اور تنخواہ نہ دے ۔ میاں یہ لوڑھے گھر سے کسی دوسرے سے کرو میں ایسے جھکوں میں نہیں آتی ۔

ڈپٹی صاحب ۔ خدا و رسول کی قسم کھاتا ہوں اپنے جان کی قسم کھاتا ہوں ۔ اپنی اولاد کی قسم کھاتا ہوں ۔

بیگم ۔ خبردار ۔ خبردار ۔ اولاد کا نام لوگے تو اسی دم آفت کردونگی ۔ خوب ! اچھے آئے جب دیکھو اولاد جب دیکھو اولاد کوئی جانے کیسے کہ میاں بھی اولاد والے ہوئے ۔

ڈپٹی صاحب ۔ پھر تمکو کیسے یقین آئے ۔ میں سچ کہتا ہوں کہ ایک پیسہ زیادہ نہیں ملا ۔

بیگم ۔ میں قیامت تک نہ مانونگی ہو نہو تم نے اپنی ماں بہن کو مجھ سے چھپا کر یہ روپیہ بھیجدیا ہے یا کسی رنڈی بنڈی کو دیدیا ہے ۔

ڈپٹی صاحب ۔ خیر تمہارا بھی خدا ہے ۔ میں حلف اوٹھاتا ہوں قسمیں کھاتا ہوں کہ پہلے مہینہ میں ایک کوڑی نہیں ملی ۔

بیگم ۔ دیکھو جی میں صاف صاف کہتی ہوں اگر پوری تنخواہ کلکٹری کی سیدھے ہاتھ سے تم نے میرے سامنے نہ رکھی تو مجھ سے برا کوئی نہیں میں آج ہی آپا کے گھر چلی جاؤنگی اور تمام عمر تمہارا منہ نہ دیکھونگی پیشکاری، تحصیلداری ۔ اور ڈپٹی کلکٹری کی موئی تھوڑی تھوڑی تنخواہ تو ہمکو دیجائے اور کلکٹری کی جب نوبت آئی تو ہم کوئی نہیں ۔

الغرض ہمارے ڈپٹی صاحب سخت پریشان ہیں اکونٹنٹ جنرل بہادر تو قاعدے کے خلاف تنخواہ دینے سے رہے بیگم صاحب اس قاعدہ کو سمجھنے سے رہیں ۔ اس سے کلکٹری نہ ملتی تو اچھے رہتے ۔

راقم ۔ کوئی ہے ۔

جلوۂ داغ

نمبر ۳

مقرب الخاقان کے سفر

شاگرد ہر واقعہ کو مہتم بالشان بنانے کی کوشش میں گلی ڈنڈا بہت کھیلتے ہیں کتاب کے حاشیہ پر سرخی دیکھکر سمجھا جاتا تھا کہ مرزا صاحب کے یورپ عرب عجم چین پیرس وغیرہ وغیرہ کی اسفار کا ذکر ہوگا جو وہم بردا اشتم یا وہ بجز ڈھاک کے تین پات صرف کلکتہ اور حیدرآباد اور پٹنہ کا مرکز سفر رہا ۔

تمہید میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ چالیس بیتالیس سال رامپور میں رہے ۔

اکثر سفر کا کام پڑا بہ کار سرکار بھی اور اپنی ضرورت سے بھی مگر نہ یاد ہے نہ لکھنے کی ضرورت البتہ ایک خاص ضرورت سے کلکتہ جانیکا اتفاق ہوا تھا اسکا حال تحریر کیا جاتا ہے رامپور میں داغ ۲۵ سال کی تو عمر میں نو آئے تھے ۔ ۱۸۵۸ء کی آخر میں اور ۱۸۸۸ء میں برطرف کردیے گئے اس حساب سے صرف ۲۹ سال کا قیام معلوم ہوتا ہے خدا جانے اور زیادہ عمر میں کیا ضرورت پڑی ہے جو کھینچ تان کر عمر کا پیمانہ بڑھایا جاتا ہے ۔

بہ کار سرکار جن سفروں میں جانے کا اتفاق ہوا اُنکو یاد رہنے کی کوئی ضرورت بھی نہ تھی ۔ اس لیے کہ سرکاری کام ہی کون ایسا متعلق تھا جو مہتم بالشان ہوتا مگر خاص ضرورت سے جو سفر کیا گیا اور جسکا حال زیب رقم فرمایا ہے اس ضرورت کو بھی بیان کرنا شاگرد رشید نے معائب سے جانا اور بات بھی چھپائی تھی ۔

لیکن یاران مشاطرے نے تو کہی دینا تھا ؎

حجاب دیدہ نرگس سے باغ میں گرد
یہ دیکھنے کی ہیں آنکھیں نظر نہیں آتا

وارے آپ کے حجاب کی پردہ دری ہوتی تھی اسکو آپ نے ضرورت کے آفتاب کو برج حمل میں رکھا کہیں وہ داغ نظر نہ آجائے جس سے اوستادی کے دامن پر دھبا لگتا ہے ۔ مثنوی فریاد داغ اسی سفر کی نتیجۂ فکر ہے اوستاد جہاں جہاں لارنس کی سوانح عمری اسکی ایک شاگرد نے لکھی ہے جسمیں سوائے اوستاد کی مدح و ستائش کے اور کچھ نہیں ہے یورپ کے اہل الرائے نے اوسکو خوشامدی کا خطاب دیا ہے ۔ ہمارے شاگرد رشید

اگر اوس زمانہ میں پرنس صاحب کو یہ بیماری (؟) نہ ہوتا تا تاہم وہ اپنی شہرت کے سلسلے قائم رکھتے تو زیادہ عجیب ہوتا لیکن زمانہ اونکے موافق ہوا اسوقت تو ہر امیر و غریب صاحب کا سلام یہی علامت سمجھا جاتا ہے گو پرنس صاحب کو کوئی ضرورت ہو مگر اسوقت جو کچھ عزت افزائی داغ صاحب کی لوگ کرتے ہیں گویا حضور نظام پر ایک احسان کرتے ہیں اور پرنس صاحب کے زمانہ میں وہ کوئی شاعر ہو جاتا ہے بالفعل اور حضور نظام نے تو استاد جہان ہی بنا دیا ہے اب ہر شخص اونکو اوستاد ماننے لگے۔

کلکتہ میں آپ کی مخالفت

اس عنوان کو دیکھکر لوگوں کو یقین ہوگا کہ مرزا صاحب کی اپنی شہرت کلکتہ میں بھی کہ لوگ انکی مخالفت پر تلے ہوئے اور جلسے کیئے گئے۔ جسطرح نواب مرزا نوشہ غالب سے ساتھ مخالفت کی تھی اوسیطرح مرزا صاحب کے ساتھ بھی مخالفت ہونے لگی مگر یہ بات نہیں ہے۔ نہ کچھ خیال کرنا چاہیئے غالب کی مخالفت علمی فضائل کی تھی اور اہل زبان کے ساتھ مخالفت کی جہت ہوا کی ہے داغ صاحب کی بابت صرف یہ مخالفت اہل کلکتہ کی تھی ایک صاحب (جنکا نام و نشان نہیں معلوم) وہ مرزا صاحب کے کلام کو پسند نہیں فرماتے تھے جہاں آپکا کلام پڑھا جاتا وہ اوٹھکر چلے جاتے۔ بس یہ مخالفت ساری کلکتہ اور اہل شہر کی تھی۔ ایک مشاعرے میں مرزا صاحب بھی شریک تھے جب غزل سرائی حضرت داغ کا وقت آیا وہ صاحب ایک گوشہ میں جاکر ٹھیک رہے کہ جسے کانوں میں اونکی آواز نہ آئے۔ مرزا صاحب نے مطلع جو پڑھا ہے۔

> شبنم سے شب ہجر کی ظلمت نہیں جاتی
> سو شوخ پڑیں تو بھی یہ رنگت نہیں جاتی

سارا مشاعرہ گونج اٹھا احسنت و مرحبا آفرین واہ واہ سبحان اللہ کے نعروں نے مشاعرہ کی چھت کو آسمان سے ملا دیا ملائکہ نے پناہ مانگی جب ان مخالف صاحب کے کان میں اس مدح و ثنا کی صدا آئی تو اونھوں نے بیچین ہوکر پوچھا کہ وہ کون شعر ہے جسپر یہ تعریفیں ہو رہی ہیں ایک شخص نے یہ مطلع دوہرا دیا مخالف سنتے ہی پھر ٹک گیا مرزا صاحب کے سامنے حاضر ہوکر کان پکڑے توبہ کی عذر معذرت کی درخواست ایک روپیہ کا نذر پیش کی۔

بس یہ مخالفت کا حال ہے جسکا ایک عنوان جداگانہ کیا گیا ہے اور ایک تمہید کے ساتھ غالب کی سنت ادا کی گئی ہے۔

جبتک مخالف کا نام نہ معلوم ہو یہ بات سمجھنا دشوار ہے کہ کس مرتبہ کا وہ شخص تھا جس نے توبہ کی کان پکڑے آپ پر ایمان لایا۔

عجیب وضعدار مخالف تھا کہ ایک مطلع سنتے ہی ایمان لے آیا توبہ کر ڈالی۔ اور مطلع بھی کیسا پاک صاف جسمیں اعجاز بھرا ہوا ہے سارے الہامی تو تین اس مطلع میں محدود ہیں معلوم ہوتا ہے کہ بڑا کوڑن اور نافہم شخص تھا اس لیے کہ اگر نکتہ سنج و سخن فہم دماغ رکھتا ہوتا تو کبھی اس مطلع کو سنکر توبہ نہ کرتا۔ مطلع میں خدا جانے کیا بات شاگرد صاحب نے سوچی ہے ایک بے معنی مطلع اسقدر تعریف آپ ہی کا حصہ ہے۔

شاعر تو شب ہجر کی سیاہی کو سمندر سے بھی دھونا محال جانتے ہیں شاعروں کا خیال ہے کہ شب ہجر کی سیاہی ایسی گہری ہوتی ہے کہ سات سمندروں کا پانی بھی اوسکو نہیں دھو سکتا۔ اوستاد جہان سے الگ تھلگ جاتے ہیں آپ کا ارشاد ہے کہ شبنم بھی کوشش کر کر جب بھی شب ہجر کی سیاہی نہیں دھو سکتی۔ اپنے شبنم کے چند قطرات کو کوئی دریا تصور فرمایا ہے یعنی اور ایسے شبنم کی بوچھاڑ آپ یہ توقع رکھتے ہیں کہ شاعروں کو قدر رفیق شب ہجران کی ظلمت دہاتی کی دھو ڈالتی ہے تو کوئی اعتراض نہیں ہے اسکا جواب آپ ایسا ہی دے سکتے ہیں ورنہ آپکا دعوی باطل ہوا جاتا ہے اور اگر یہ معنی آپنے سوچے ہیں کہ بے حقیقت شبنم شب ہجر کی سیاہی کو کیونکر دھو سکتی ہے بلکہ اوس کو واسطے دریا چاہیے۔ اور دریا سے بھی اوسکی سیاہی نہیں دھو سکتی ہے اول تو یہ معنے بطن الشاعر کے مصداق ہونگے کوئی قرینہ ایسا نہیں ہے جو یہ معنی تسلیم کیے جائیں اور اگر مان بھی لیے جائیں تو وہی اعتراض عائد ہوتا ہے کہ شبنم کی شب ہجر کی سیاہی کو دھونا آپ ہی کا کام ہے۔ سوا اس کے کہ شبنم اور شب ہجر کی مناسبت پائی جاتی ہے اور الفاظ کا رکھ رکھاؤ قاعدے سے ہے اور کوئی لطف اس مطلع میں نہیں ہے عام لوگوں کی پسند کی کوئی سند نہیں ہو سکتی ہے۔ ورنہ ہزاروں بے معنے شعروں کی سند دینا پڑیگی۔

اچھا مخالف تھا جو ایک بے شعر پر ایمان لے آیا ہے۔ کلکتہ کے دو تین مشاعروں میں اوستاد کو شریک ہونے کا اتفاق ہوا اور یہی ساری کائنات آپکے سفر کی ہے مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ یہ مشاعرے کس طبقے کے لوگوں میں ہوئے تھے کوئی شاعر بھی ان مشاعروں تھا یا وہی لوگ شریک ہوتے تھے جو خدا کی مسجد کے آس پاس رہتے تھے۔

راقم شوکت جنگ

حضرت داغ کا مشہور مطلع

> دلبر سے جدا ہوتا یا دل کو جدا کرتا
> اس فکر میں بیٹھا ہوں آخر میں کیا کرتا

اس مطلع پر اعتراض ہو رہے ہیں اور سارا ملک متوجہ ہو رہا ہے کہ جہان اوستاد مقرب الخاقان فصیح الملک ناظم جنگ حضرت نواب مرزا خان صاحب بہادر داغ نے یہ کیسا اجتہاد فرمایا ہے اور اردو زبان کی صرف و نحو پر ایسا تصرف کس غرض سے جائز رکھا۔ اب تک ملک کی چپہ چپہ کی صدا داغ کے خلاف ہی سنائی دیتی ہے۔

ہر صاحب نظر اور وہ شخص جس نے اسکول میں تعلیم کی ایک کتاب بھی دیکھی ہے معترض ہے اور سب کی زبان پر یہ ہے کہ یہ تصرف کسیطرح درست نہیں ہے دونوں مصرعوں کے آخر میں "چاہیے" لانا لازم تھا۔

اول اول ہمارے دوست حضرت ریاض نے بھی اپنا شک ظاہر فرمایا تھا اور آخر میں لکھدیا تھا کہ غالبا فصیح الملک کا یہ مطلع نہیں ہے مگر جب "جلوہ داغ" میں یہ مطلع نظر افروز ہوا تو ہمارے دوست کو ضرورت پڑی کہ حضرت داغ کی طرفداری کریں اور اس مطلع کی کچھ تشریح فرمائیں اور اونھوں نے ۱۶۔ جون سنہ ۱۹۰۲ء کے اخبار میں یہ کہکر کہ داغ اوستاد ہیں اونکی زبان مادری پر کوئی اعتراض نہیں کرسکتا وہ جو چاہیں اجتہاد فرمائیں اون کے لیے میدان وسیع موجود ہے ہمکو لازم ہے کہ مطلع کو تسلیم کرلیں۔ مگر اہل انصاف نے خاموشی اختیار نہیں کی حضرت ضیا شاگرد رشید جناب فصیح الملک نے اوسپر ریمارک کیا ہے اور اونھوں نے صاف صاف لکھدیا ہے کہ یہ شعر بالکل غلط ہے ہرگز حضرت اوستاد سے ایسی غلطی نہیں ہوسکتی ہے مولف نے جلد بازی کی اور ایسے شتاب انتخاب کرکے عمدہ شعر چھوڑ دیے اور بار بار اونھوں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ شعر حضرت داغ کا نہیں ہے ہرگز نہیں ہے۔

مگر ہمکو افسوس اور سخت افسوس ہے کہ ہمارے دوست ہمارے مخدوم حضرت ریاض اب تک اپنی ضد پر قائم ہیں اونھوں نے جناب ضیا کی نوٹ پر بھی ایک نوٹ دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے اپنی غلط فہمی کا اعتراف کرلیا ہے اور فرمایا ہے ہمارے واسطے اس سے زیادہ کیا سند ہو سکتی ہے کہ جناب داغ نے اس محاورہ کو مطلع میں ادا فرمایا ہے۔

ہمارے دوست کے مزاج میں آجکل ضد بہت آگئی ہے اور ہمکو خوف ہے کہ وہ زیادہ بگڑ نہ جائیں خط و کتابت تو ترک ہی کرنی ہے کہیں ایسا نہو ہمارے نام کو اپنے

احباب کی فہرست سے نکالدین اس لیے ہم صرف یہی لکھنا مناسب خیال کرتے ہین کہ آپ ہمکو سمجھا دین کہ یہ اجتہاد کسطرح آپ ملک کو منوا سکتے ہین اور آپکے کہنے سے کون ان سکتا ہے محاورے اور زبان پر حضرت داغ کو کوئی استحقاق نہین ہے جو جو بانی کی طرح دوسرے بولنے لگین اور حکم دیدین کہ آیندہ سے کوئی یا پی نہ سکے ہم آپ کو آگئی لکھین اور ارشاد فرماوین کہ اب آپ کا لفظ الغط ہے ۔ یا حروف روابط کو نکالدین یا کسی فعل کو ساقط کردین جیسا وہ کر رہے ہین ہمارے خیال مین وہ خط و کتابت شایع کردینا چاہیے اچھی جو ان دونون اوستادون مین ہوئی ہے اس لیے کہ حضرت ریاض کی تحقیق زبان اور شعر گوئی کے ہم معتقد ہین اور انکو ہم منشی صاحب کے تلامذہ مین گنتے ہین انھون نے اپنا اطمینان اگر کر لیا ہے تو ملک کا بھی اطمینان کردینا لازم ہے ورنہ بقول اخبار وکیل کے لوگون کو بدگمانی کا موقع ملے گا ۔ ہم جانتے ہین کہ ایسی کچھ سقم رہ گئے ہونگے جنکو جناب ریاض نکالکر ملک کے سامنے وہ کاغذات لائینگے ۔ اسواسطے کہ حضرت ریاض اکثر اوقات جناب داغ کے کام آئے ہین ۔

داغ کی غزل گوئی کا ہم اعتراف کرتے ہین وہ اچھی غزل لکھتے ہین اور اُنکے بعض شعر پھڑکا دیتے ہین مگر اس کے ساتھ ہی وہ بیت وکن سے گئے ہین زبان بگاڑ رہے ہین وہ چاہتے ہین کہ اردو معلی کے قالب مین انکی زبان کی روح پھونکین ایک یہی شعر نہین ہے ہم بہت سا کلام انکا اسی صنعت مین دکھا دینگے اونکو یہ صنعت معلوم بہت پسند آئیگی ۔

اوستاد ہی تو ٹھہرے جو چاہے کہین کون ٹوکنے والا ہے ۔ جناب احسن مطلع انتخاب فرماتے ہین کہ اگر دہلی لکھنو کی زبان پر اپنا محاکمہ پیش نظر رکھتے تو کان پکڑ لیتے کہ جو اعتراض اوستاد پر کیا جاتا ہے (جسکا مین جواب دیتا ہون) وہ بالکل درست و بجا ہے ۔ ہم تو جناب ضیا کے انصاف کی تعریف کرینگے جنھون نے بے درنگ اعتراض قبول فرماکر سرے سے مطلع سے انکار کردیا اور بیشک یہی ایک جواب ہو سکتا ہے اس کے سوا دوسرا جواب ہی ممکن نہین ہے ۔ مگر یہ جواب بھی اب اسقدر بحث بڑھ جانے پر کچھ سرد ہو گیا ہے برسات کے موسم مین یہ جواب ٹھیک نہین ہو سکتا ۔ ہم کہہ سکتے ہین کہ احسن نے داغ کو بنانا چاہے ۔ داغ عمر بھی نہین لکھی ہے اور بقول کسیکے جو شعر انتخاب کیے ہین وہ سب پھیکے اور سست زبان دان پر اعتراض جاننے والے ۔

حضرت داغ نے [illegible] [illegible] ہدایت کردی [illegible] [illegible] کوئی شخص ایسا نہین ہے جو انکی اصلاح کلام کردیا کرے ۔ جو لوگ اس فن سے واقف ہین وہ انکی نظرون مین کسی کے بچتے نہین ہین ورنہ دستور تھا کہ وہ غزل کہکے پہلے ان لوگون کو سنا لیا کرتے پھر اسے لکری سے چھپوایا کرتے جتنے انصاف پسند ہین ہماری خود بھی یہی عادت ہے کہ اپنے کلام پر دوسرے کی نظر پڑ جانے کو گناہ جانتے ہین یہی سبب ہے کہ غلطی کیا کرتے ہین مگر اتنی غیرت بھی ہے کہ ہم کچھ کہتے ہی نہین ہین یہ گوارا نہین کہ دوسرا اصلاح دے اور یہ بھی پسند نہین کہ اعتراض ہو اسواسطے یہی مناسب ہے کہ زبان کچھ نہ نکالین ۔

ہم اپنے دوست حضرت ریاض کے مقابلہ کے واسطے بالکل تیار نہین ہین اسی واسطے ہمارے دوست نے خاموشی اختیار کرلی ہے تاہم اس بیجا طرفداری سے باز آنے کے لیے ہم جناب جلال اور جناب فصاحت ۔ جناب منشی امیر علی صاحب شوق ۔ اور منشی ممتاز علی صاحب آہ ۔ اور منشی سید محمد عسکری صاحب تسلیم سے اور نیز دہلی کے شعرا خصوصاً حضرت حالی ۔ اور شمس العلما مولوی سید نذیر احمد صاحب بہادر اور اڈیٹر صاحب کرزن گزٹ ۔

اور آخر مین جناب نواب احمد سعید خان صاحب طالب سے عرض کرتے ہین کہ وہ سب صاحب انصافاً دیانتاً اس مطلع کو ملاحظہ فرماکر تصفیہ فرماوین کہ یہ مطلع کیسا ہے ۔ اور ذیل کے سوال کا جواب عطا فرمائین ۔

(الف) یہ مسلم ہے کہ مطلع جناب داغ دہلوی کا ہے

(ب) اس مطلع کے دونون مصرعون کے آخر سے فعل جو حذف کردیا گیا ہے جائز ہے یا نہین ۔

(ج) زمانہ موجودہ کے طرز انشا سے ایسا حذف اچھا تصور ہوگا یا کیا ۔

(د) جناب داغ یا کسی شاعر کو یہ حق زبان پر حاصل ہے کہ وہ ایسا کرے ۔

ہمکو امید ہے ہماری اس تحریر کو اُردو کے اخبارات شایع کرنے مین بخل کو دخل نہ دینگے یہ ملک کے فائدہ کی بات ہے اگر ایسا تصرف جائز ہو جاے تو ہمکو بڑا فائدہ ہو جائیگا اس لیے کہ رات دن دہلی لکھنو کے زبان کے دائرے مین بہنسا رہنا پڑتا ہے اور بڑی دقت پڑتی ہے آیندہ سے ہم ان دونون شہرون کی

[illegible] تقلید فریاد کہکر آزاد ہو جائیگے [illegible] امید ہے کہ ہمارے دوست حضرت [illegible] [illegible] ریاض الاخبار فرماکر ملک پر احسان کرینگے جنکو سب کی نظر [illegible] اور یہی توقع منشی جوالا پرشاد صاحب سے [illegible] اودھ اخبار سے ہے ۔

راقم ۔ نیازمند قدیم طالب سنڈیلوی

جذبات نادر

یہ کتاب اُن نادر و نایاب خیالات کا مجموعہ ہے جو اپنے فلسفیانہ خیالون کے سبب مقبول عام ہو رہے ہین اور جنھون نے قدیم اُردو شاعری کی عظام رمیم مین ایک نئی اور پرجوش روح پھونکدی ہے ۔ مصنف کتاب مشہور روشن خیال شاعر منشی نادر علی خانصاحب نادر کاکوروی ہین جنکے پرزور قلم اور قوت بیانیہ نے ملکی اخبارات و رسائل مین مدت سے دھوم ڈال رکھی ہے اور نظم پروین کے عنوان سے اپنی مقبولیت کا سرٹیفکٹ حاصل کرچکے ہین ۔ ان تمام خوبیون پر قیمت کتاب صرف ۸ ہے اور مطبع شام اودھ یا دفتر خدنگ نظر ۔ اور روما ہب ایجنسی امین آباد لکھنو سے دستیاب ہو سکتی ہے ۔ یا خود مصنف سے بمقام کاکوروی ضلع لکھنو خط و کتابت کرنا چاہیے ۔

لوکل علیہ الرحمۃ

اس دفعہ ماشاء اللہ خوب بارش ہو رہی ہے ۔ عیش باغ کا لطف کیمپ بندیدون بنزاون اور مردون کے ٹھٹھ کا نہین بلکہ آج کل جھولون کی بدولت زندہ بلکہ زندہ دل ایک ہی جھونکا اور بقیہ کو خوب اٹھاتے ہین ۔

گذشتہ سہ شنبہ کی شب کو ایک سُنار صاحب زیور کا صندوقچہ ایک لڑکے کے سرپر رکھائے دو سپاہی حفاظت کو ساتھ لیے رکابگنج سے مشک گنج جا رہے تھے بدمعاشون نے اس بیچارے کو دیکھ کر ٹال بجانا شروع کیا ہے بہت کچھ [illegible] تو سنار کی جگہ ایک لوہار کی رسید کی یعنی لاٹھیان مارے صندوقچہ چھین کے راہی ہوئے ۔ ایک برہمن چوکیدار کے ماتھے لگی ۔ غضب بہت تعاقب کیا گیا ۔ بدمعاش تو صندوقچہ پھینک بھاگ نلوہ نکل گئے ۔ بارہ برہمن جو گھائے مین مجروح ہوے ۔ اب اسپتال مین پڑے سسکتے ہین ۔ پولیس سرگرم تلاش ہے

ممیرے کا سرمہ

انعام پانچہزار روپیہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور لاہور ایڈنبرا یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہوکہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دہند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اور بادو یہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھجاتی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ عصری سرمہ فی تولہ ہر خرچ بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر۔ پروفیسر میا سنگھ۔ اہلووالیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہو بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہو بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا۔ دہند۔ سوزش ہر قسم کی جو اکثر آنکھ آ جاتی ہین۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا ورم اور اس سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ مین مضر کیمیاوی شے نہین ہو اس لیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہو وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے مین بیشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے ممیرے کا سرمہ ضرور بہت مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر ایم۔ پی۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش ہونے کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک نہایت علاج طلب مریضہ مسماۃ اتم دیوی عمر ۴ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ کی آنکھ کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین ہر وقت سرخ اور دکھتی تھین انہین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی ورنہ ان اشیا کو جو اسسے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس لڑکی امراض آنکھون سے کلی صحت پائی۔ راقم۔ خان بہادر محمد حسین خان۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی بہا کرتا ہو اور دہند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر برج لال گھوش راے بہادر۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے زیر علاج کئی ایک شخص کے مریضون پر استعمال کیا ہے میری راے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہو۔ راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین جو قریب چند ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اوسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جاییگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین جمع کیا گیا ہے

جشن تاجپوشی میں رعایا کی آؤ بھگت

اس بیان کے بعد اسکی کیا ضرورت تھی اور یہ جملہ یہان کیونکر چسپان ہوتا ہی "ایک مرتبہ آچکے یہ رباعی تھکرا حضرت مین پیش کی" اچھو بیرے ملیجاتے مین بازاری آم || اب تو نظر آتے مین یہ سوا کے آم مرغوب و دلپسند و الطف ای داغ || سنتا ہون کہ خونین مین سرکاری انصاف پسند اصحاب سے گزارش ہی کہ سوانح عمری کا مصنف کبھی آپ لوگون نے دیکھا ہی کہ بیان تو میر وکی ند و منزلت کا ہو بیچ مین بار کا ذکر ہے یعنی قاصی بحث ہو ۔ آمین آمون کی بابت "آم مین شیخ جیسیلی" سبحان اللہ کیا حسن بیان ہی خیر اسے رباعی کی کلئی کھلتا ہون اول تو ردیفی باطعہ ہے آم ہانک کرکھانا نہایت ذلیل بات ہے اور اگر یہ کہا جاسے کہ آم بازار مین نہ ملتے تھے اور استاد بغیر آمون نے رہ نہ سکتے تھے تو باہر سے منگوا لیے ہوتے ۔ ایچھے بُرے آم ملنے پر بھی دوسرے مصرع مین یہ بتانا کہ اب آم دشواری سے نظر آتے ہیں لطافت یا سے پہلے مصرع مین یہ بات پائی جاتی ہے کہ آم بُرے بھلے ہین ۔ دوسرے مصرع مین تمام سال کا بیان ہی یہ دشواری نظر آنا آنکھون کی بصارت کی کمی ثابت کرتا ہی ۔ آمون کی کمی کو ثابت نہین کرتا ہی یہ دشواری نظر آتے مین ۔ دہلی کا محاورہ نہین ہی ۔ اب آم نظر ہی نہین آتے ۔ ثقات کی زبان ہی

چوتھے مصرع مین سرکاری آم کی خوب رہی ہی اگر باغ کا لفظ نہوتا تو سرکاری آم پر کوئی حرف بھی نہ آتا (سرکاری باغ خونین سنتا ہون کہ مرغوب و دلپسند الطف ہین) یہ مطلب کا جملہ ہی یا کوئن سرکاری خدا جانے کہان کی زبان ہے ۔

شاید ایسا ہو کہ حضور نظام دوسرے شخصون کے باغات کی فصل مول لے کر صرف مین لاتے ہون ورنہ جہان استاد کبھی ایسی فاش غلطی نہ فرماتے ۔

اس کے بعد حضور پرنور نے آمون کی کشتیان بھیجین ۔ اور داغ صاحب نے ایک قطعہ کے ذریعے سے رسید بھیجی ۔ یہ قطعہ غالباً قطعہ کا جواب ہی مگر یک دو شعر بھی ایسے نہین ہین جنکو ہم ضیافت طبع ناظرین کے واسطے تحریر کرین ۔

شاہ نے دین آم بھری کشتیاں ۔ "ابھر عطا کیا ہی ہوز معجز ان معلوم نہین شاہ ایران نے دین یا شاہ انگلستان نے بھیجیں کی جگہ پر دین" خاص دہلی کا محاورہ ہی ۔ بھیجین ۔ کا لفظ بیکار و فضول ہے ۔ اگر ایک کشتی ہوتی تو شبہ ہوتا کہ دو چار آم رکھکر بھیجدی ہوگی جب کشتیان دین تو لامحالہ بھری ہونگی ایک دو مین اگر سمائی نہین ہوئی تو کشتیان دین

دوسرا مصرع کشتی کی رعایت سے ہو اور یہ خاص رنگ اہل لکھنو کا ہے دہلی کی سادہ زبان مین کبھی یہ رعایت اور استعارے نہین ہوتے ۔ ع

کشتیون مین آم جو ہین رنگ رنگ
داغ کا گھر ہے آج رشک چمن

یہ اوستاد کا اجتہاد ہو کسکی مجال ہی جو ٹوک سکے ۔ رنگ رنگ کے آم کی جگہ رنگ رنگ آم مین آپ کے اجتہاد کی دلیل ہے یا رنگ برنگ فرمایا ہوتا مگر خاص زبان رنگ رنگ کے آم ہی حرف روابط و علامات کا حذف ایسے مواقع پر ناجائز ہی اور زبان کو بگاڑنے کی دلیل ہے ۔ ع

سرخ مین ہے تازہ خون کی بہار
سبز مین ہے سبز فصلون کی پھبن

آمون کے نام اصطلاح مین سبز و سرخ ہین سبز سرخ بالکل غلط ہے رنگ کے اعتبار سے آمون کے نام ہوتے ہین جیسے کریلے کی شکل کے آم کو کریلہ کہتے ہین یا لکھنو کے سفیدے ایسی خوب ہی کیا آپ کو بھی دکن والون کو اگر سمجھانا مقصود تھا تو کتاب مین قطعہ داخل نہ کیا ہوتا ۔ ع

لطف و مرغوبیہ ہے لذت ثمر
ذائقے مین غیرت شہد عدن

ذرہ عدن کی جگہ پر شہد عدن استاد کا اجتہاد ہے مجال دم زدن نہین ہے ذرا شاگرد رشید کی مداحی دیکھیے کہ کس پردے مین استاد پر حملہ کیا جاتا ہی شہد لو طائف کا مشہور ہے عدن مین شہد کی تعریف آج سنی ۔

مجھکو یہ مصرع بہت آیا پسند
ہبتہ اللہ نباتاً حسن

ناظرین اخبار مین جنھون نے قرآن مجید پڑھا ہی انھون نے یہ آیت پڑھی ہوگی ۔

انبتہا اللہ نباتاً حسناً

اور جو لوگ تھوڑی بہت صرف و نحو عربی فارسی کی جانتے ہونگے وہ یہ بھی سمجھ گئے ہونگے کہ نباتاً کی صفت یہان پر حسناً ہے اسوجہ سے صفت اپنی موصوف کی تابع ہوتی ہے اور الف حسناً کا کسی صورت سے ساقط نہین ہو سکتا ۔ زبان دانی کا دعوی تو اوستاد کو تھا ہی اب تصرفات اسقدر بڑھ گئے ہین کہ قرآن پاک کی آیات پر بھی تصرف ہونے لگا ۔

سبحان اللہ کیا مصرع آپ کو پسند آیا ہے خدا و رسول کا تو حکم ہے کہ قرآن مین شاعرانہ خیالات کا گذر نہین ہے نہ قرآن مین شاعرون کی زبان درازی چل سکتی ہے شاید اوستاد کو آصف الدولہ کے قطعہ تاریخ نے بیکر دیا ہوگا ۔ جنت النعیم مین ایک الف بڑھاکر مادہ پورا کیا ہی مگر یاد رکھنا چاہیے کہ وہان پر نظم قرآنی مین کوئی فرق نہین آتا تھا اور عبارت خبط نہین ہوتی تھی اور یہان پر صفت

بگڑی جاتی ہی ۔ ہمکو امید ہے کہ آئندہ سے ایسے اجتہادات و تصرفات سے جناب فصیح الملک بہادر محترز رہینگے اور شاگرد رشید صاحب کو اگر کبھی دوسری سوانح عمری لکھنے کی ضرورت داعی ہوگی تو آپ اوستاد کی لیاقت کو بالنس پر نہ چڑھائینگے ۔

راقم ۔ شوکت جنگ ۔

ضروری اطلاع

ناظرون کی خدمت مین التماس ہی کہ جسطرح حضرت داغ زبان دانی اور علوم و فنون سے ہمیشہ الگ تھلگ رہے ہین اوسیطرح ہم خوشخطی سے دور بھاگتے رہتے ہین اس لیے سیکڑون غلطیان کاتب سے ہو جاتی ہین وہ غریب ہمارے خط کو نہین پڑھ سکتا ۔ بلکہ دوسری مرتبہ خود ہم بھی نہین پڑھ سکتے ۔ اسواسطے تا اختتام زد و دقت اٹھائی جاے ہم ایک ساتھ سب غلطیان صحیح کر دینگے ۔

راقم نثار ۔ شوکت جنگ ۔

داغ

داغ کے متعلق اودھ پنچ و آزاد کے رسوان دھار مضامین آگ لگا رہے ہین بعض اور اخبارات بھی دخل در معقولات سے اس بحث مین حصہ لینا چاہتے ہین اونکا منشا یہ ہی کہ آزاد و اودھ پنچ کے صدقے مین ہماری بھی گرم بازاری ہو مگر یہ خیریت ہی ۔

"سوز دل پروانہ مگس را ندہند"

جناب ضیا دہلوی آفتاب اودھ کے اڈیٹر نے ہمارے اعتراضات کا جواب دیا ہی جو اودھ پنچ مین داغ کے اشعار پر کیے گئے تھے ہماری راے مین ضیا صاحب کا مطلب داغ کی خوشنودی اور اپنی قابلیت کا اظہار تھا وہ دونون باتین ایک ہی پرچہ سے حاصل ہو گئین داغ خوش ہو گئے اور آپ نے میدان مار لیا اب آپ اس جھگڑے مین نہ پڑین یہ پڑھے لکھون کی باتین ہین علمی مباحث ہین یہان زبان کی باریکیان اور شاعری کے مسائل حل کیے جاتے ہین آپ کو اپنا گران بہا وقت ضایع کرنا کیا ضرور ہے جناب ضیا دہلی کے لسان الملک ہین یہ خطاب اگرچہ انھین کی زبان کا ہی مگر نہایت موزون ہی وہ اپنا نام اپنے قلم سے یون لکھتے ہین "لسان الملک حضرت ضیا دہلوی" تو وہ مین آکر سب سے پہلے آپ کی زبان داغ کے مطلع پر کھلی ہی جسمین کیا کرنا کی بحث ہی ۔ فرماتے ہین کہ یہ مہمل اور غلط مطلع داغ کا مطلع ہی نہین جناب موصوف نے حدت پسند طبیعت پائی ہی ایک ہی پرچہ مین آٹھ مقام پر آٹھ شعر اپنی تعلی کے لکھے ہین ۔ اور بس جگہ اڈیٹر کا لفظ تحریر فرمایا ہی اگر اڈیٹر کا لفظ نہ لکھتے تو کیونکر معلوم ہوتی

جشن تاجپوشی میں پولٹیکل سرکس

نابینا کیواسطے دلوار بہ اعتبار معدومی حسن بصر زبان پر ہونا بالکل بے حرکتی یہ مصرع اگر یون ہوتا تو پہول بیٹھتی -

مین عشق سے اندھا ہون وہ ہو حسن سے اندھا
دلوا پھر ہی ہوتی دیوار کے آگے -

دہہر دو ڈھونڈہنین ایک سپیہ بہت ٹھیک ہوتا -

گھر مین تو رسائی نہین لیکن مری تصویر
دلوار سے چسپان ہے دربار کے آگے

ایسے حسینون کے ہوتے یا زلفون گھرون کے اندر لگا لے جاتے ہین جو تصویرین دروازے پر بنی ہوتی ہین وہ عموماً رواج ملک ہندی پر توارہوئے معالو سے گنوار نقاشون کے ہاتھ کی کھینچی ہوئی مور یا شیر یا کسی مذہبی دیوتا کی نظر بد یا آسیب وغیرہ کے خلل سے بچنے کے واسطے ہوتی ہین یا کہین کہین لنگور اور بندر کی تصویر بنا دیجاتی ہے معلوم نہین عاشق نے اپنے واسطے کونسی صورت مناسب سمجھی ہے دوسرے یہ کہ ردیف آگے بالکل غلط ہے اگر تصویر بنی بھی ہے تو در پر ہے کہ در کے آگے - سہ

سو بار کیے تم نے ستم تھک گئے آخر
ایک بار تو ہو اور بھی سو بار کے آگے

یہان بھی ردیف غلط ہے یا تو زیادہ چاہیے یا پر چاہیے - یعنی سو بار سے زیادہ یا سو بار پر ایکبار لازم تھا نہ کہ آگے -

کعبے مین ٹھکانا ہے نہ بتخانے مین اپنا
مرجائینگے جا کر در دلدار کے آگے

یہان بھی آگے غلط ہے ردیف درست و گر یہان نہین ہو یہان بھی پر چاہیے اسطرح کی غلطیان مبتدی کر سکتے ہین نہ کہ اوستاد فصیح الملک - ان غلطیون کو دیکھ کے یہ ایک مصرع یاد آتا ہے - رع -

ہے سیستان فارسی ہندی لسو لصلسا کیا
راقم - نکتہ چین -

اوستاد تسلیم لکھنوی مدظلہ

مخزن الطاف و کرم اڈیٹر اخبار اودھ پنچ - تسلیم

آپکا پرچہ مطبوعہ ۳۱ - جولائی - سنہ ۱۹۰۲ء ملا - مجھ بیمار کی تصنیف یعنی حیات تسلیم پر جو ریویو کر کے میری عزت آپنے بڑھائی ہے حق تو یہ ہے کہ صرف عنایت ہے ورنہ مین ایک بیچارہ پوربی ہون - دوسرے کہان گیا اور کہان لکھنؤ - اور رامپور شکر ہے کہ مجھ سے یہ کام برا یا بھلا انجام پا گیا جو مجھپر فرض تھا مین آپکے اس ریویو کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہون - اور ساتھ ہی اُس کے عرض رسا ہون کہ یہ کتاب کتابت کے باعث محض غلط چھپی اور اکثر ضروری نوٹ بھی حق تصنیف لینے والے نے وصل بیچ کے ساتھ کتاب سے نکال ڈالا افسوس ہے - یون تو مجھ پر احسان ہے اور یہ اور بھی خاص عنایت ہے جو صفحہ آخر مین اس کتاب کے معذرت بھی کی گئی اور غلطیون کے رہجانے کو تسلیم کر لیا ہے بہرکیف اگر حیات مستعار باقی ہے تو مین غلط نامہ بھی چھپوا دونگا اور بھی جن باتون کی صحت ہوگی لکھونگا چنانچہ جلد اول مین جتنے جلد دوم کا حوالہ دیدیا ہے -

ساری کتاب کے نوٹ دیکھنے کے بعد اقات مین سرِ دست یہ دو غلطیان نظر آئی ہین جنپر مجھے خیال آتا ہے کہ نوٹ بھی شامل تھا - کیونکہ اصل اور نقل وہی کتاب تھی جو مطبع مین چلی گئی -

صفحہ ۵ - مین جو تاریخ شاہ ولی اللہ صاحب کی ہے مولوی ولی اللہ صاحب سے کہ علمائے فرنگی محل سے تھے تعلق نہین رکھتی یہ بزرگ اک بہرایچی نذیر تھے - دوسرے صفحہ ۲ - مین جو مصطلحات زبان اُردو کو شیخ اشرف علیصاحب اشرف لکھنوی کاتب مطبع نول کشور کی تصنیف لکھی گئی ہے - یہ بھی غلط ہے یہ کتاب خواجہ اشرف علیصاحب اک دوسرے بزرگ کی ہے - انشاءاللہ بار دوم مین اس کتاب کی تصحیح خوب ہو جاویگی -

تاریخ - ۳۱ - جولائی سنہ ۱۹۰۲ء کے اودھ پنچ مین اوستادی الفاضل العلم جناب شیخ امیراللہ تسلیم لکھنوی کے نام نامی کے ساتھ لفظ مرحوم کا چھپ گیا ہے -

خدا کا شکر ہے کہ اوستاد تسلیم مدظلہ زندہ ہین اور رامپور مین تشریف رکھتے ہین مینے اونکو عریضہ بھیجا تھا کہ اودھ پنچ مین اسطرح لفظ مرحوم کا چھپ گیا ہے لوگ مجھ سے تحقیق کرتے ہین باہر والون کے خطوط آرہے ہین یہ کیا ہے - حضور نے جو اُسکا جواب بھیجا ہے اوسکی مختصر عبارت مین درج ذیل کرتا ہون

مجی مشفقی زاد الطافکم - بعد سلام سنت الاسلام -
عنایت نامہ آیا جس سے مختلف حالات معلوم ہوئے - بھائی مین ابھی کہان مرا ہون زمانے کی مصیبتین ابھی کہان تمام ہوئین جو مجھے موت آتی سہ

گردشین افلاک کو ہین دل دکھانے کیلیے
جلتی ہین تو - چکیان اس اک دانے کیلیے

ہاے اے ناقدردانی اپنا عمر اوستاد زمانہ آج ایسا گمنام ہو گیا کہ لوگ مرحوم لکھتے ہین - خدا میرے لکھنؤ کے باکمال بزرگون کو سلامت رکھے - آپ حضرات خوب جانتے ہین کہ اسوقت جو عزت ملک الشعرا شیخ امیراللہ صاحب تسلیم کی ہے کسی کی نہین - مگر اونکی مجبوریون نے اونکو گمنام کردیا اونکی ضعیفی اور ترک تغزل نے اونکو جیتے ہی مٹا دیا - ورنہ وہ ابھی تک رامپور - لالہ میان کی گلی کے اک مکان مین تشریف رکھتے ہین اور پنشن کا معاملہ جھگڑا ہوا ہے مدار المہام صاحب رامپور نے کوئی حکم نہین دیا ہے -

کہان ہین میرے وہ قدردان اور احباب جن لوگون نے بے مایہ شاگرد کو اونکے یاد فرمایا ہے - اونکے دست خاص کا خط ملاحظہ فرمائین - اور آپنے رقم فرمایا ہے کہ مین جناب منشی سجاد حسین صاحب کو خط لکھونگا - ذرا وہ ریویو والی تحریر بھیجدو -

خادم اہل کمال غلام اہل کمال نصیر ابن نصیرالدین عرش تلمیذ اوستاد تسلیم لکھنوی مصنف حیات تسلیم

از گیا - مضافات عظیم آباد -

اودھ پنچ

چونکہ خاتمہ کتاب مدد التاریخ معروف بہ ذیل تاریخ مین جناب تسلیم کی نسبت اعلی اللہ مقامہ فی الجنان تحریر تھا اس سبب سے اخبار مین مرحوم کا لفظ چھپ گیا اب بعد غور سے دیکھنے کے معلوم ہوا کہ وہ منشی انوار حسین صاحب سہسوانی سے متعلق تھا اور آپکا نام نامی منشی امیراللہ صاحب تسلیم ہے - خدا جناب موصوف کی عمر مین کرت دے

لوکل علیہ الرحمتہ

آج کئی دن سے مین برسات مین بارش کا سلسلہ دفعۃً کہٹ سے ٹوٹ گیا ہے خشکی کمانے والون کا ہواس خشکی پر خشک ہے کہتے ہین دھان کو نقصان پہونچ رہا ہے -

آجکل حسن اتفاق سے صوبجات متحدہ کے لفٹننٹ گورنر اور بنگال کے لفٹننٹ گورنر سرجان اوڈ لین صاحب بہادر شہر کی رونق کو دوبالا کرنے تشریف لائے ہوئے تھے تعلقدارون مین خوب چہل پہل رہی قیصر باغ کی بارہ دری مین نہایت بلند کیا پیکر تصویر رکھنے کی رسم بڑی دھوم دھام سے ادا ہوئی -

حل کلیات غالب

ہمارے مہربان مولانا حافظ احمد حسن صاحب شوکت نے جسوقت رسالہ پروانہ جاری کیا تھا ہم نے رائے ظاہر کی تھی کہ شاعری اور زبان پر بڑا احسان تجویز فرمایا ہی اور ملک کو اس زمانے مین جبکہ مختلف اسباب سے ایشیائی شاعری کیجانب توجہ نہونے سے ایک طرح کی لیاقت معدوم ہوتی جاتی ہے اسکی سخت حاجت تھی - چنانچہ جو کچھ محنت و مشقت جناب مولانا نے اس جانب کی ہے ناظرین پروانہ اوس سے بخوبی آگاہ ہین آپنے کلیات غالب کا حل پروانے مین پہلے شایع کیا تھا اور وہ بھی خاص لیاقت اور معلومات کے ساتھ - جو ہر شخص سے باسانی ممکن نہین - اب وہی حل کتاب کی صورت مین شایع ہوا ہے - اور مزید عنایت سے ایک جلد ہمارے دفتر مین بھی بھیجی ہے - ہمارے نزدیک غالب کے کلام کے شیدائی اگر اسکو زیر نظر رکھین تو بہت سے مشکل جو غالب کے کلام مین بکثرت پائے جاتے ہین بڑی سہولت اور لیاقت سے حل ہوتے پائینگے -

اہل ملک کو لازم ہے کہ اگر کچھ بھی لذت سخن کی چاشنی سے لذت گیر ہونا چاہتے ہین ایسے لائق اور نازک خیالون کی قدردانی سے جمع ہو جائین اور ایسی لاجواب کتابون کو ہاتھون ہاتھ لین قیمت صرف ایک روپیہ جناب مولف سے بمقام میرٹھ دفتر شحنۂ ہند سے مل سکتی ہے -

---

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ میڈیکل انگریزی صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی
تعریف فرمائی ہو کر یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔
جاتا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اور دوا دیسی کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت
بحال ہو اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے
فائدہ اٹھا سکین۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ فی تولہ ممیرے کا سرمہ سفید اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرونی بالشتہ مبیّن روپیہ مصری سرمہ
تولہ … خرچ بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر۔ پروفیسر میا سنگھ۔ اہلووالیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات	ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے	تازہ سندات

مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ
سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہی بڑی بیش قیمت
مفید دوا ہو بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے
آنکھون سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم
کی جو آنکھ آ جاتی ہین۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور
پلکون کی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ مین
کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہو اس لیے ہر کسی کے لیے اسکا
استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا
ملنا مشکل ہو وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے
اس لیے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا
امراض کے لیے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔
راقم۔ ڈاکٹر ایم۔ بی۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔
ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر
(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش ہونے
کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے

نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ
اتم دیوی بعمر ۱۴ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھونکی
پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوبال پڑتے تھے
اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا
تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین
پرو سکتی تھی۔ ورنہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی
تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز
تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ
سے کلی صحت پائی۔ راقم۔ خان بہادر محمد حسین خان۔ ایل۔ ایم۔
ایس۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر وانریری مجسٹریٹ لاہور
سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔
(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے
ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاتا رہتا ہو اور دھند اور کمزوری
نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔
راقم۔ ڈاکٹر برج لال گوس رائے بہادر۔ ایل۔ ایم۔ ایس

اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال
انریری سرجن گورنر جنرل ہند۔
(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے
ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہی مین نے زیر علاج کئی ایک
قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہو میری رائے مین بینائی قائم رکھنے
اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال
بہت مفید ہو۔ راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ۔ ایل۔ ایم۔
ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے
جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی
ثابت کر دے تو اوسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام
دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی
مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مین
جمع کیا گیا ہے

کلام شوق

قطعہ

بیٹھا کیا ہی شوق تحمل ہزار بار	لیکن کبھی عداوت [illegible] نہیں گئی
ہو انکی نصیحت دے بار ہا مگر	ظالم کی کجروی صفت [illegible] نہیں گئی
اس درجہ سخت ہو وہ کہ ہر بار [illegible]	بچے کو شرم سے کبھی گردن [illegible] نہیں گئی
ہو شہر سے نصاب [illegible]	نالش سے قلعت [illegible] نہیں گئی
میری [illegible]	یاران کو کیا جو [illegible]
[illegible]	آنسو کی بوند [illegible]
[illegible]	سنے کو کیا [illegible]
شہید [illegible]	گو جیتے جی [illegible] نہیں گئی
بعد [illegible] لیا ہے لحد میں منہ	رستی تو جل گئی مگر اینٹھن نہیں گئی

(شوق)

دلّی کے دربار پر
میاں بیوی کی دو دو چونچیں

بیوی۔ اے دیکھنا۔ ننھی کے ابا۔ ملکہ جو مر گئیں اُنکی جگہ کون تخت پر بیٹھا۔

میاں۔ خیر تو ہے۔ رہیں جھونپڑیوں میں خواب دیکھیں محلونکا۔ تمکو اس سے مطلب؟ تا ننھی کیوں دُبلے شہر کے اندیشے سے۔

بیوی۔ یہ خوش ہمکو مطلب ہی نہیں۔ سب باتیں تمہارا ہی مطلب ہو۔ ہم گویا آدمی ہی نہیں۔ ہمارے دل ہی نہیں۔ کیا ہم انگریز بہادر کی رعیت نہیں۔ میں نے ایک سیدھی سی بات پوچھی۔ تم نے تو ٹانگ ہی لی۔ لگے نطق چھانٹنے۔ مجھے دو دون کی ایسی۔ پیچ پانچ کی باتیں زہر لگتی ہیں۔ آدمی سیدھے سبھاؤ بات کیسے۔ خیر جانے دو۔ نہ بتاؤ۔ ہمیں کیا خدا نے اتنی بھی عقل نہیں۔ کوئی ننھی بچی نہیں۔ دودھ پیتی نہیں۔ اللہ رکھے دو بچوں کی ماں ہوں۔ ہم نے بھی سُن لیا۔ کل ہی کی تو بات ہو جیبا حلال خوری کمیٹی سے آئی تھی وہ کہہ رہی تھی ملکہ کا بڑا بیٹا بادشاہ ہوا ہی اوراس کی خوشی میں دلی میں بڑا بھاری دربار ہونیوالا ہی۔ اور خدا کو دیکھا نہیں۔ عقل سے پہچانا۔ ملکہ کے بعد اور کون بادشاہ ہوتا۔ وہی اُنکا بڑا بیٹا۔ سُنتے ہیں دلی میں بڑی دھوم دھام ہوگی سب راجہ باپو لاکھوں آدمی جمع ہونگے ایسے ایسے تماشے ہونگے دیدہ نشنیدہ۔ تم نے ہم سے چھپایا تو کیا ہوا آخر ہمکو بھی ہماری سہیلی جُبیانے خبر دی ہی دی وہ کم بخت روز کمیٹی میں رپٹ لکھوانے جاتی ہی اُس نے بھی وہاں اپنے چودھری سے سن گن پائی نہیں مجھے تو کانوں کان خبر نہ ہوتی۔ بھلا تم اور ایسی بات کہتے۔ تم تو کا کہہ پردوں میں چھپاتے۔ ابھی تم تو جانے جاؤ گے کہ رہی ہو اور ضرور جاؤگے تم تماشا دیکھو اور ہم نہ دیکھیں۔ اور کی۔ ہمکو مارے مردوں کا کیسا ارمہ ہوا ہی ہو تو ایک گھڑی گھر میں نہیں لگتا اور ہم لوگ بندی کی دان ہوکر گھروں میں سڑیں ہمارا بھی مرنکلے۔

میاں۔ ہوش کی تو دوا کرو۔ عقل کے ناخن لو۔ دیوانی ہو دیوانی بھلا اس بھیڑ بھڑکے میں عورتوں کا کیا کام۔ ریل میں وہ ریل پیل ہوگی کہ پس جاؤگی۔ گھُٹ کر جانیں ہو جاؤگی۔ بڑی پسلی چور ہو جائگی اور پھر وہاں تل دھرنے کو جگہ نہیں مکان کہاں ملیگا اور ہر چیز مہنگی سونے کے مول۔

بیوی۔ یہ میرے ہوش اور عقل سب برابر ہیں۔ دیوانہ یہ کار خویش ہوشیار۔ آپ ہی مہربانی کرکے ذرا آدمیت کو کام میں لایے۔ بھیڑ بھڑکے سے میں گھبراتی نہیں آخر تم مردوں کیوں گلیوں سیر تماشہ دیکھتے پھرتے ہیں یا نہیں۔ سر پر برقعہ ڈال لیا یہ جا وہ جا۔ عورتوں نے کیا کام تو میری سمجھ میں نہیں آیا عورتوں کا کچھ کام ہی نہیں۔ جہاں مرد وہاں عورت جہاں عورت وہاں مرد۔ خدا کی بات سے جوڑا یہی اترا ہے۔ ریل میں تم تو پیر تان کر سونے کی جگہ لو جائیگی۔ اور خدا کی شان ہمیں دو انگل جو تڑ ٹکانے کو بھی جگہ نہ ملیگی۔ میں تو جانتی ہوں جو چار پیسے گرہ سے کھو لیگا اور کرایہ دیگا دی ٹکٹ ریل میں دندناتا چلا جائیگا۔ ہڈی پسلی چور کی بھی خوب کہی یہ تو نرے دور پار۔ ہم ہی پسلی چور ہونے والی کی۔ کٹنے والے کے رہتے سہتوں کی۔ میری کیوں ہوگی۔ اچھے تل رکھنے کی جگہ ہمارے ہی واسطے نہیں تو یہ ہزاروں لاکھوں آدمی کہاں رہیں گے۔ کہیں نہ کہیں سر چھپانے کو جگہ تو مل ہی جائیگی۔ مہنگی کی جو کہو تو یہاں کونسا سستا سما ہی چار و ناچار یہی آگ لگی ہوئی ہے اور ہمیں کیا وہاں عمر بسر کرنا ہی دو چار روز رکھ کر دیکھ بھال کر اپنے گھر چلے آئیں گے۔

میاں۔ میں تو اپنے دوست کے ہاں جا اتروں گا تم کہاں رہوگی۔

بیوی۔ میں۔ میں بھی تمہارے ہی دم کے ساتھ ہوں دال کو بیسن نہ لگے گا وہیں کسی کونے کھدرے میں میں بھی پڑ رہونگی۔

میاں۔ نہیں تمہیں یہ ممکن نہیں کہ میں تمکو کسی دوست کے گھر جاکر اتاروں۔

بیوی۔ اچھا ممکن نہیں تو جانے دو۔ کیا ساری خدائی میں ہمارا کوئی دوست نہیں ہم بھی اپنی کسی نہ کسی سہیلی کے ہاں اُتر رہینگے۔ اے لو مجھے خوب یاد آیا۔ شبراتن کنجڑن۔ لالن دھوبن اور کون اور کون میری بھی ان گنت سہلیاں ہیں مجھے جاہے کی کیا کمی ہے۔

میاں۔ تم تو سیدھی بات کو بھی اُلٹا ہی سمجھتی ہو۔ رساں سمجھایا تو تمہاری سمجھ ہی میں نہیں آتا۔ سچ کہا ہی کہ عورتوں کی عقل ٹیڑھی ہوتی ہے۔ بندی خدا کی میں ایک مینے دو گوش اکیلا چلا جاؤنگا یہ تمہارا اٹھمر اگ کہاں لادے مارے پھروں۔

بیوی۔ سمجھ تو تمہاری اوندھی ہے۔ عقل کا تو تم دشمن ہو سمجھ میں میری نہیں آتا یا تمہاری۔ میں نے تو مردوں کی جیسی اُلٹی کھوپڑی کسی کی دیکھی نہیں۔ اے جہاں تم ایک مینے دو گوش اکیلے چلے جاؤگے وہاں یہ دو مینے دو چار گوش اکیلے چلے جانا آئیں فرق ہی کیا ہوا میں نے کیا بس گھول کر ملا دیا جو تم لے جانے کی حامی ہی نہیں بھرتے۔

اور خدا کی شان اب میں گٹھڑ اگ ہوئی۔ ایک وہ زمانہ تھا میرے بغیر گھڑی بغیر کل نہ پڑتی تھی میرے بغیر نکڑا نہ توڑتے تھے۔ سچ کہا ہے مرد بڑے طوطا چشم ہوتے ہیں اور مرد کی دوستی اور بند کی دوستی برابر ہے۔ ہاں ہاں کیوں نہیں اب تو میں گٹھڑ اگ ہی ٹھیری۔ معلوم ہوا تمہارے دل میں بدی ہے۔ ہو نہ ہو اسمیں کچھ اور لگاوٹ ہے۔

بات جو دل میں تھی عقل سے پہچان گئی

وہاں تمہارا ارادہ اکیلے میں خوب الٹے تلے اور گل چھرّے اڑانے کا ہوگا سو خدا کی قسم یہ حسرت تک نہ ہوگا۔ جبتک میرے دم میں دم ہے میں تمہارے ساتھ جاؤں اور انشاء اللہ تعالیٰ ضرور جاؤں۔ دیکھوں تو مجھے کون روکتا ہی اور کون دھقتہ اور سو رہا ہی۔ میں کیا اکیلی گھر میں پڑی سڑوں۔

میاں۔ اچھا تو بیوی خدا کے واسطے میرا پیچھا چھوڑو ابھی تو دلی دور۔ دربار کو ابھی بہت دن ہیں۔ جب جانے لگیں گے دیکھا جائیگا۔

بیوی۔ واہ واہ میں ایسے بھرّے لوں میں آنے والی نہیں۔ میں تو ہاں یا نہ دو ٹوک بات بنے سوا تمکو ملنے نہیں دینے کی تم ہو کس خیال میں۔ مجھے لگی لپٹی بات نہیں آتی۔ ایسی چلّو تو تم کسی اور سے کرو۔ میں تمہارے دم جھانسے پٹی میں آنے والی نہیں۔ آخر میں کیا تمہارے مجاز (مزاج) سے واقف نہیں۔ اے لو واہ بیس برس سے یوں ہی میرا تمہارا ساتھ رہا۔ تمہارے ساتھ ملکوں ملکوں خاک چھانی اپنوں کو اپنا نہ سمجھا تمہارا ساتھ دیا۔ پھر جیسا میں تمہاری خو بو سے واقف ہوں دوسرا کون ہو سکتا ہے تمہیں اللہ قسم۔ دیکھو ہمارے سر کی قسم دیکھنا ہمیں ہرگز کرتے ہمیں چھیڑے۔ ہمارا مردہ دیکھو۔ ہمیں کا رہے اگر تم انصاف سے نہ کہدو۔ اگر تم کو سیدھی طرح چلنا ہی تو ابھی سے کہو کہ میں اپنا اختر بختر لوٹم چھلا گہنا پاتا درست کروں۔ چار کپڑے سلیقے سے رنگ رنگا کے ٹوٹا پھوٹا جاڑا ٹوٹک لوں۔

میاں۔ مجھے تو ہتیلی پر سرسوں جمانی نہیں آتی سوت نہ کپاس کولی سے لٹھم لٹھا۔

[illegible] گھبرائی کیوں جاتی ہو۔ ذرا چھری تلے دم تو لو۔ دربار کوئی بھاگا جا رہا ہے۔ مدتیں پڑی ہیں۔

بیوی۔ ہاں ہاں میں جانتی ہوں تم مجھے ٹالا دے رہے ہو اور اور باتوں میں اڑاتے ہو۔ میں جانتی ہوں رمضان کی عید کے دن دربار ہوگا۔ اے لو ذرا انگلیوں پر گن کے خدا تمکو

کھاؤ پیو اپنا رہو ہمارے ساتھ

اپنی قابلیت دکھلانے کا موقع نہ چاہیے قوم اور سکونت کچھ نہیں چاہیے ترکی زبان کی قید اس پے لگائی ہے کہ ایک ترکی پیرے یہاں اہل مرو رونق جہان ہے اور وہ کہتا ہے اگر دو وقتہ پیٹ بھر تیجے اور چاہے بھی پلا دیجے تو مین ایک کئے جز وکا دیوان تھوڑے دنون میں ہمین کچھ نہین ہا کیونکہ یاران طریقت سے مستو ہا سے بینا ضرور تھا انتہی

بقلم

کہتا ہون سچ کہ جھوٹ کی عادت نہین مجھے
حاتم - ایک محقق سیاح متوطن لکھنؤ

جلوۂ داغ

نمبر ۵

مرزا صاحب کے کلام کا اور شعرا سے مقابلہ

یہ عبارت صفحہ ۲۵ کے حاشیہ پر لکھی گئی ہے جس کے مطالعہ کے بعد ہمکو یہ خیال ہوا تھا کہ حضرت داغ کے کلام سے شعرا ماضی وحال کے کلام کا مقابلہ فرمایا گیا ہے مگر یہ خیال غلط نکلا - خیالی اور ذہنی مقابلہ بھی نہین کیا گیا - ارشاد ہوتا ہے -

"اسوقت اگر ملکی حیثیت سے دیکھا جاتا تو تاریخی دنیا مین حالی اور شبلی سے زیادہ مشہور و معزز شاعر کم سے کم ہندوستان مین نہ ہوگا" - اس کم سے کم کی فصاحت اور موقع ومقام کو دیکھئے کہان کھپت کی گئی ہے -

ہمارے نزدیک اسی بے ربط اور بے ڈھنگے طرز بیان کی داد دینے کے واسطے جعفر زٹلی یا شیخ چلی کا وجود اگر ہوتا تو وہ لوگ فصاحت وبلاغت کی مدح سرائی فرماتے - "اسوقت" سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ موجودہ شعرا پر آگے چلکر تعریض کی جائیگی مگر ایسا نہین ہے ناظرین آگے بڑھکر ماضی وحال و استقبال کے کل شعرا کو پستی کی حالت مین دیکھینگے -

تاریخی دنیا مین داغ سے زیادہ مشہور و معزز واقعی دوسرا نہین ہے - اس لیے کہ پیدا ہوتے ہی اُنھون نے ایسی روشنی تاریخ عالم پر ڈالی ہے جسکی باعث بچہ بچہ اونکی لائف اور حالات وواقعات سے واقف ہوگیا ہے - ہمارے نزدیک آپ کو ضرورت بھی نہ تھی کہ سوانح عمری تحریر فرماتے جو شخص تاریخی دنیا کے جھنڈے پر چڑھ رہا ہو اُسکے حالات زندگی لکھنے کی ضرورت ہی نہین ہے -

تاریخ عالم کے آپ بڑے ماہر اور واقفکار ہین - یورپ عرب - عجم - ہندوستان مین کسی کو یہ شہرت اور عزت اسوقت حاصل نہین ہے کیا اچھی تاریخ دانی ہے - یہ تعریف ہے یا ہجو -

"معزز" کی نسبت ہمکو کچھ کہنا نہین ہے اس لیے کہ جبنے ہوش سنبھالتے ہی ولیعہد سلطنت دہلی کی آغوش مین پرورش پائی ہو اور قلعہ معلی کی چار دیواری جسکا مسکن رہا ہو اُس سے زیادہ معزز کون ہو سکتا ہو - واقعی کسی شاعر کی آقاجان کے باواجان کے باوا کو بھی یہ عزت نصیب نہین ہوئی کہ زیر سایۂ عاطفت ومزا فخرالملک بہادر امان پائی ہو اور شوکت محل نے خطاب دیا ہو - ذوق باوجود استاد شاہ ہونے کے بھی یہ عزت نہ حاصل کر سکے شاہ نصیر کی قسمت مین بھی یہ فخر نہ تھا کہ انکی مان بادشاہ کی زیر سایۂ عاطفت امان لیتین - قلعے سے نکلکر باپ دادا کا گھر چھوڑکر رامپور مین فردوس مکان نے کسی کی آنکھی عزت ولتوقیر نہین فرمائی - نہ کسی شاعر کو نواب خلد آشیان نے بھائی صاحب کہا جیکہ مقرب الخاقان کے پاس وجوہات وموجبات فخر و مباہات کے ایسو توی اور مدلل موجود ہون تو جسقدر ہو کم ہے وہ اپنی عزت وشہرت کا فخر نہین کم ہے اور شاعرون کو یہ فخر ہی نہ نصیب تھا -

شاعرون مین ... نے کیا ارشاد ہوتا ہے -

"ایسے شاعر - نہ حضرت امیر خسرو سے اب تک ... مین اکثر اور بھی اساتذہ مشہور ہین مثلاً فیضی ... فقیر آزاد - میر - سودا - غالب ذوق - مومن - میر حسن - ناسخ - آتش - انیس - دبیر امیر وغیرہ وغیرہ ان کا ذکر اکثر خاص طبقون مین کیا جاتا ہے - عام طور سے بہت کم لوگ انکو جانتے ہین"

سبحان اللہ ماشاء اللہ کیا اچھی واقفیت ومعلومات ہے - جتنے نام آپنے گنوائے ہین خدائی شان دیکھیے کہ ان سب لوگون کو تمام دنیا جانتی ہو اور کوئی ملک ایسا نہین ہے جہان ان لوگون کا کلام نہ گیا ہو - فیضی کو بیشک کوئی نہین جانتا صرف معدودے چند واقف ہین فیضی کو فصیح الملک بہادر کی ایسی شہرت اور عزت نصیب ہی نہین ہوئی انسے واقف کون ہوتا - محمد جلال الدین اکبر بادشاہ غازی کو یہ بات نصیب ہی نہ تھی جو آج حضور نظام دکن کو حاصل ہے بس حضور کا استاد بہرحال مین اکبر بادشاہ کے وزیر اور پایۂ تخت کے شاعر اور حکیم وقت سے زیادہ مشہور ومعزز ہوگا -

ذوق کے شاگرد بادشاہ دہلی کی عزت وحکومت کچھ تھی ہی نہین پھر ذوق کیونکر مشہور ومعزز ہوتے یہ تاریخ دانی اور واقفیت عامہ کا ثبوت ہو -

وجہ اور سبب کیا معقول تحریر فرمایا گیا ہو یعنی ان لوگون کا ذکر خاص طبقون مین ہوتا ہے (اور داغ کا ذکر خیر عام طبقون مین ہے ؟!) جو شخص عامی ہوتا ہے وہی مشہور اور معزز بھی ہوتا ہے یہ بات آج معلوم ہوئی معلوم نہین خاص طبقہ سے آپ کی کیا غرض ہو اگر ثقات اور ذی لیاقت اشخاص مراد ہین تو ہمکو کچھ کہنے ضرورت نہین ہو ہمارا بھی یہ دعویٰ ہے کہ ان لوگون کو خاص اور ثقات مانتے ہین اور داغ کو خاص حلقے مین کوئی نہین مانتا - جو شخص کچھ بھی علمی معلومات رکھتا ہو وہ ان شاعرون کو ملک کا فخر اور سبب ناز سمجھتا ہے - ارباب نشاط اور عوام الناس کی زبان پر اگر ان لوگون کا ذکر نہین ہو تو ملک کو کچھ شکایت بھی نہین ہو - زبان اردو کے جاننے والے تو سب ان لوگون سے واقف ہین کا انکا بندا جدا ہو یا دہلی کی کوئی جوگی اگر ان لوگون سے واقف نہین ہین تو کوئی موقع شکایت کا نہین ہے - اور اگر استادی کا سرٹیفکٹ یہی لوگ دیتے ہین تو ہم ایک دوسرے شاعر کا نام بتاتے ہین جسکی غزلون پر گویے اور ارباب نشاط جان نثار کرتے ہین - سب لوگ واقف ہین کہ مضطر خیر آبادی کی غزلین داغ کی غزلون سے زیادہ گائی جاتی ہین ارباب نشاط اور گویے لوگ گاتے ہی ہین - داغ پر مضطر کو اسوجہ سے فضیلت ہے کہ مضطر کا کلام صوفیان عظام کی جلسون اور محفلون مین بہت گایا جاتا ہے اور بڑی بڑی خانقاہون مین وجد وحالت طاری ہو جاتی ہے - شاگرد رشید کے مسلمہ کلیہ کے اصول پر مضطر سے زیادہ کوئی شاعر اسوقت نہین ہے اور وہ ایک ادنیٰ شاگرد جناب امیر علیہ الرحمۃ کے ہین -

یہ بات بھی قابل قہقہہ لگانے کے ہے کہ شاگرد رشید صاحب کے پاس وہ کونسی دستاویز ہے جسکی بنا پر یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ یہ شعرا مندرجہ فہرست کو عام طور پر کوئی نہین جانتا میرے خیال مین آپ سیدھے مارہری سے حیدرآباد چلے گئے ہین اگر سیاحت کی ہوتی یا تاریخین دیکھی ہوتین اور تذکرے پڑھے ہوتے تو ان شعرا کی شہرت وعزت پر آپ حملہ نہ فرماتے - سوانح عمری لکھنے کے واسطے چھوٹی چھوٹی باتین لکھدینا کافی نہین ہین بلکہ معلومات کی وسعت دیکار ہے - یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ کلام کا مقابلہ کس جگہ پر کیا ہو - بیدھڑک تو چلا چلا کر کہہ رہا ہو کہ شعرا کے کلام سے مقابلہ کیا جائیگا مگر خبر ندارد دعویٰ غلط - لکھتے کچھ ہین دکھلاتے کچھ ہین - بانگی اور ہے - مال دیمک خوردہ ڈاسس - سرخی مین تو کلام کے مقابلہ کا دعویٰ ہو اور کتاب بھر مین کہین دو چار شعر بھی مقابلہ پر نہین پیش کیے گئے ہین -

"اور ایک امتیازی فرق مرزا صاحب کی ناموری اور ان اساتذہ کی شہرت مین یہ ہے کہ جسقدر شہرت و ناموری آپ کو اپنی زندگی مین حاصل ہوئی کسیکو نصیب نہین"

یہ امتیازی فرق بہت خوب بیان کیا گیا ہو گزشتہ زمانہ کے شعرا کو انکی حیات مین کوئی نہین جانتا تھا - مرنے کے بعد شاگرد رشید نے نام گنوا کر شہرت عطا فرمائی ہو اس منطق کا کوئی جواب نہین ہے - شاید یہ مطلب ہوگا کہ گزشتہ شعرا کو مرنے کے بعد شہرت نصیب ہوئی اور داغ کا نام بھی مرنے کے بعد کوئی نہ لیگا - یہ سچ ہو - ان لوگونکی شہرت اصول کے موافق ہے انسان کو ایسی زندگی بسر کرنا چاہیے کہ مرنے کے بعد لوگ یاد کرین -

ناظرین فیصلہ فرمائینگے کہ یہ دعویٰ کیسا مدلل ہے جسکی کوئی دلیل نہیں ہے وہ کون سی دستاویز ہے جسکی بنا پر آپ یقین لا سکے ہیں کہ شعراء ماضی کو انکی حیات مین شہرت نصیب نہیں ہوئی تھی۔ آگے چلکر یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ بلبل شیراز سعدی علیہ الرحمۃ کو جیسی شہرت حاصل ہوئی ویسے ہی ہمارے استاد گلزار ہند (بلبل ہند) کو حاصل ہے یورپ تک آپکا کلام پھیل گیا ہے دیسی اور انگریزی اخبارون نے چند سال پہلے اس بات کو ظاہر کر دیا ہے۔ اس کلیہ کے موافق جن لوگون کا کلام کسی یونیورسٹی مین داخل نہین ہوا ہے وہ شاعر نہین ہو سکتا اردو کا وہی مسلم الثبوت استاد ہے جسکو یورپ کے لوگ سند دین اور کیمبرج و آکسفورڈ مین سرٹیفکٹ حاصل کرے اس لیے کہ یورپ سے زیادہ مستند اور محقق زبان دان آج اردو کا کوئی نہین ہے۔ فارسی کا وہی شاعر ہے جسکو انگریز سند دین عرب کا وہی ادیب مانا جائیگا جسکو ہندستانی سند عطا کرین۔ کاش آپنے اُن اخبارات کی عبارت نقل کی ہوتی تو ہم بتا دیتے کہ اصل بات کیا ہے۔ یونہی شیخ علی احمد جعفر زٹلی کے کلام اور ملفوظات کو بھی یورپ والے مانتے ہین۔

اس کے بعد ایک لطیفہ آپنے تحریر فرمایا ہے "کہ ایک صاحب اپنا کلام سنا رہے تھے کسی نے داد نہ دی نہ کوئی صاحب مخاطب ہوے تو ان شاعر صاحب نے کہا کہ حضرات آپنے اس شعر کو سنا اس تقاضے پر لوگ متوجہ ہوے اور وہ شعر پڑھوایا اسی اثنا مین ایک صاحب نے پوچھا کہ شعر کس کا ہے اسیر ہمارے دوست نے کہا کہ حضرت داغ کا ہے وہ لوگ ہمزبان ہو کر بولے کہ اگر اونکا ہے تو سبحان اللہ پھر سنایے۔"

شاگرد رشید نے اس فرضی اور خیالی کہانی سے اوستاد کی اوستادی ثابت کرنا چاہی ہے مگر یہ خیال نہین رہا کہ اوستاد مین بٹہ لگتا ہے۔ اول تو وہ لوگ ایسے نافہم تھے جو اوستاد زمانہ کے کلام کی جانچ نہ کر سکے اور ایک ادنیٰ شاعر کے شعر کو داغ کا شعر سمجھ لیا۔ اور داد دی۔

دوم یہ کہ داغ کا کلام ہی ایسا ہوتا ہے جو ہر فرد بشر کے کلام سے میل کھا جاتا ہے زید بکر عمرو جو چاہے اپنا کلام سنا دے اور لوگون کو یقین دلوا دے کہ یہ جہان اوستاد کا کلام ہے۔ ہمکو یاد ہے کہ فریاد داغ ابھی چھپ نہین چکی تھی ایک صاحب کے پاس مسودہ تھا وہ اتفاق سے ریاست جاورہ کو آے اور ہمارے دوست منشی زین العابدین خانصاحب شہید مرحوم کے مہمان ہوے ایک دن صحبت مین اونھون نے وہ مثنوی اپنی طرف منسوب فرما کر سب کو سنا دی اور سبنے اوس کو تسلیم بھی کر لیا اسواسطے کہ اونکی شاعری کی استعداد سے سب واقف تھے اور مثنوی کی شاعری اونکی شاعری سے کچھ آگے نہ تھی۔ ہم نے ابتدا مین عرض کر دیا کہ

حضرت اب کہین دسنا یے کہ یہ داغ کی مثنوی ہے اور آجکل مع اوسکے جواب مین طبع ہو رہی ہے۔ جب یہ حالت داغ کی شاعری کی ہے تو اسپر فخر کرنا اور لطائف و ظرائف مین اوسکو جگہ دینا کمال دانشمندی ہے۔

شاگرد رشید کی بدولت جہان اوستاد بہت فائدے مین رہے ہین ہر جگہ پر شاگرد نے اُستاد کو شاعری سارٹیفکٹ ایک نئے عنوان سے عطا فرمایا ہے۔ فرماتے ہین "ہمنے خود امتحان کیا ہے۔

عوام کے سامنے اور شاعرون کے نام لیے کسی نے کبھی نہ پہچانا جب مرزا صاحب کا نام لیا تو سبنے کہا ہان صاحب ہمنے سنا ہے ایک شاعر کا نام ہے جسکی غزلین بہت گائی جاتی ہین" اس تقریر دلپذیر سے شاگرد رشید کی فن جاگری کی حالت کا اندازہ ہوتا ہے سوانح عمریان یونہین تحریر ہوتی ہین۔ عوام سے اسکا دریافت کرنا اور اونکا نہ پہچاننا شاعرون کے کمال مین فرق نہین لاتا کاش سکا۔ دوکاندار قہوہ سے قصائی شاعرون کو کیا جانین اور اونکو شاعرون کے لاکلف سے کیا کام اونھون نے اگر داغ کو پہچان لیا تو یہ اونکی انسانیت نہین ہے بلکہ آپکی عنایت ہے۔

منم کردہ ام رستم داستان

غالب۔ مومن۔ ذوق۔ ریاض۔ مضطر۔ کی غزلین تو کبھی گائی نہین جاتی ہین ہر شخص کے زبان پر داغ ہی کی غزلین ہین اسواسطے کسی شاعر کو کوئی نہین پہچان سکتا سب لوگ داغ صاحب کو جانتے پہچانتے ہین چلو تمھین یہ اُستاد مبارک ہو عوام اُنکو جانتے پہچانتے ہین۔ رئیس زاد کو خواص کیون پہچاننے لگے۔ عوام الناس کے سامنے شاعرون کو پیش کرنا اور اونسے دریافت حال فرمانے کی آپکو کیا ضرورت پڑی تھی اس زٹل کے بعد آپنے حاشیہ پر تحریر فرمایا ہے۔

"مرزا صاحب کے کلام پر عامیانہ الزام اور اوسکا محاکمہ" یہ خاکہ صرف ڈیڑھ صفحے پر ہے کیا پیارا محاکمہ ہے۔ جملہ بھی کیا اچھے منصف مزاج مین پہلے ارشاد ہوتا ہے کہ لوگ یہ کہتے ہین کہ مرزا صاحب کا کلام عام پسند ہے حالانکہ یہ نہین سمجھتے کہ وہی پسندیدہ کلام ہے جسکا مطلب عام خاص سب یکسان سمجھ لین منھ سے نکلتے ہی سب کی سمجھ مین آجاے۔ بلا تشبیہ ہم کہہ سکتے ہین کہ کلام مجید عامہ خلائق کے لیے نہین اُترا ہے۔ اول تو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ الزام کون لگاتا ہے یا خود ہی الزام دیا جاتا ہے خود ہی جواب خود ہی فیصلہ صادر فرماتے ہین۔

عوام کی پسندیدگی سے یہ لازم نہین آتا کہ وہ سمجھ بھی لیتے ہون پسند اور چیز ہے سمجھ اور چیز ہے۔ اکثر بھانڈ یہ غزل گاتے ہین۔

اشک خون رنگ لاے جاتا ہے
داغ اپنا مٹاے جاتا ہے

مگر وہ مطلب نہین سمجھتے نہ خود داغ نے یہ سمجھا ہے۔

داغ کی غزل مین اوباشون عیاشون کے قوی کو برانگیختہ کرنے کی قوت پیوب کبیر سے کم نہین ہوتی اسواسطے بداخلاق لوگ بہت پسند کرتے ہین اور رنڈیان گویے کنچنیان طبلچیون کیطرح موسیقی کی تانون کا آلہ کر لیا کرتے ہین جو مہذب اور ثقات کے جلسون مین گزر نہین ہوتا۔

یہ سچ ہے کہ ماہی ستقنقور اتنا جلد قواے شہوانیہ کو ہیجان مین نہین لاتی جتنا داغ کا ایک شعر اسواسطے بگڑے ہوے اخلاق کے لوگ ان ہی اشعار کو بہت پسند کرتے ہین جو اوستاد اور صاحب نشاط کو بوجہ اختصاص و روابط فی مابین کی جہان اوستاد کی غزلون کو یاد کیا کرتے ہین۔

قرآن پاک کے ساتھ مثال دینا حماقت اور سفاہت کی دلیل ہے۔ اگر منطق کا ایک رسالہ بھی دیکھا ہوتا تو کبھی ایسی مثال نہ دی جاتی۔

قرآن پاک کو شاعری سے کوئی نسبت نہین ہے۔ اہل ملک کو داغ کے شاعر ہونے مین کلام نہین ہے ملک اونکی غزل سرائی کو پسند کرتا ہے۔ وہ غزل مین دو چار شعر اچھے کہہ جاتے ہین۔ ملک کو اگر کلام ہے تو اونکی اوستادی مین ہے نہ غزل گوئی مین۔

ہزارہا غزل گو ہین وہ سب اوستاد تسلیم نہین کیے جا سکتے محاکمے کے واسطے استعداد علمی کی ضرورت ہے مدح سرائی اور ستائش بیجا کا نام محاکمہ نہین ہے

شاگرد رشید کی جگہ پر اگر فصیح الملک بہادر نے کسی غیر شخص سے سوانح عمری لکھوائی ہوتی تو بقول اخبار "وکیل" امرتسر کے ملک یہ خیال کرتا کہ ہجو کی گئی ہے۔ یہی بات ہمنے نمبر اول مین تحریر کی تھی کہ در اصل احسن کو کسی ذاتی کدورت نے اس بات پر مجبور کیا ہے کہ آنھون نے مدح و ستائش کے پردے مین اوستاد کی قلعی کھولی ہے۔ یا حق بزبان جاری کا معاملہ ہے۔

(باقی پھر)

راقم۔ شوکت جنگ۔

"پیاری سہیلی"

مخدرات عصمت وطہارت کے مخطوط جو طرح طرح کے سبق دیتے ہین۔ اور روزمرہ زبان محاورہ کے حق مین شفیق اوستاد ہین۔ بہمہ جہت تیار ہو کر ۸ ہدیہ ہوتی ہے۔

ممیرا سرمہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ ہمہ ور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑبال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اور ہزار ہا آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ خاص ممیرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرا فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ سم خرچ بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

تازہ سندات — ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے — تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے یعنی آنکھون سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور سان سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شے نہین ہے اس لیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے ممیرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر ایم۔ بی۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ)

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش ہونے کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۲۰ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ کی آنکھون کی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوے تھے اور پڑبال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی۔ وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم۔ خان بہادر محمد حسین خان۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر و انریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) مین نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاتا تھا اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم۔ ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال انریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مینے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اوسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے

کلام شوق

رباعیان

جوشش تب غم سے طرفہ حیرانی ہے
رگ رگ سے بدن مین آتش افشانی ہے
نیرنگ ہے اے شوق لہو کی حالت
پانی مین ہے آگ آگ مین پانی ہے

دل خوف فنا سے ہو گیا افسردہ
کیا بام طرب پہ جاؤن مین غم خوردہ
چڑھتا ہون جو مین تو مثل سایہ پیچان
بڑھتا ہون تو مثل ناخن مردہ

دل انقلاب جہان سے گھبراتا ہے
دنیا کی ہوا مین سم نظر آتا ہے
دانے سے اُگے تو زندہ ہوتا ہے نہال
کھانے جو ہوا تو سبز ہو جاتا ہے

اعجاز چمن ہے آنکھ کے پیش نظر
ہے شان خدا رونق نباتی کا اثر
ہر شاخ شجر نے مثل بطن مریم
بن بیاہے طفل غنچہ کو لے شوہر

راحت کے لئے ملفت تکیہ ہے
یعنی بستر پہ زیر سر تکیہ ہے
لیکن یہ غافل کہ کہہ رہی ہے اجل
آ میری بغل مین آ ادھر تکیہ ہے

صبح اور شفق ۔ پیکر خون آلودہ
نور اور شفق ۔ چادر خون آلودہ
ہے صحن فلک کہ کربلا کا نقشہ
سورج ہے شفق مین سر خون آلودہ

کھولے ہوئے زلف دلستان پیش آیا
یا دشمن دل عدوے جان پیش آیا
دل زلف کے حلقون سے کہان بچ سکتا
کمبخت جدھر گیا کنوان پیش آیا

رخ صدمہ گرم و سرد عالم سے ہے زرد
برعکس ہے حالت جہان پُر درد
یہ قدر دیکھو کہ ہر کنوین کا پانی
سرما مین ہے گرم اور گرما مین ہے سرد

جب عشق مین زیادہ پر جنون ہوتا ہے
دیوانے کا حال کیا زبون ہوتا ہے
گلزار حیات مین برنگ لالہ
پانی جو پیے تو جوش خون ہوتا ہے

دنیا مین کسی سے مال اگر ہم نے لیا
اورون کے سنبھالنے ہی مین صرف کیا
ہم ہین ابر کرم سے جس نے پانی
دریا سے لیا زمین کو بخش دیا

ذلت ہوئی اقبال کے گھر سے پیدا
پستی ہوئی اوج کے جگر سے پیدا
دانے سے شجر شجر سے گل گل سے ثمر
دانہ ہوا پھر بطن ثمر سے پیدا

یوسف کی طرح تخت شاہی دینا
یا تخت نبوت بیٹھنا ہی دینا
دل چاک کیا ہے اک زلیخا وش نے
او طفل سرشک تو گواہی دینا

غنچے آئے تو ہاتھ مین زر لائے
لائے تو کہان سے لائے کیونکر لائے
عاشق زر داغ لیگئے زیر زمین
غنچے زیر زمین سے باہر لائے

کب درد سے چین دل مرا پاتا ہے
جاتا ہے جو ایک دوسرا آتا ہے
لایا ہے دل آبلہ تو اب داغ کہان
ہو پھل کو نمو تو پھول گر جاتا ہے

شب حاملہ رہتی ہے نہین اسمین کلام
روشن ہے مگر حمل کا ناقص انجام
دیتی ہے سحر کو ایک بیضہ ہر روز
کھا جاتی ہے آپ ہی پھاڑ اسکو سر شام

حاضر محفل مین ہر شب اور ہر دن مین
عشاق کے ذیل مین نہین لیکن مین
تقطیع سے رہتا ہون ہمیشہ باہر
مصرع مین ہون گویا الف ساکن مین

مطلب سرعت سیر اگر سوار رکھتی تھی
انصاف تو یہ ہے کہ بجا رکھتی تھی
آہستہ روی نہ کر سکی وصل کی شب
خورشید سے آگ زیر پا رکھتی تھی +

تو نے جو کیا بام کو مسکن اپنا
دنیا کو دکھایا رخ روشن اپنا
خجلت یہ ہوئی کہ بھاگنے کو سر شام
خورشید سمیٹتا ہے دامن اپنا

کاش اب رہ ہستی سے قدم ہٹ جائے
عمر آپ ہی رنگ کی طرح کٹ جائے
او زور جنون مدد کہ مانند انار
اتنا تو ہو جوش خون کہ سر پھٹ جائے

او چرخ دنی کاش تجھے آئے شرم
بھوکھون پہ کبھی تو کر دل سخت کو نرم
کھانا نہین خاک شب کو تا مین لاکھون
روٹی نہین ایک اور تو اون بھر گرم

دکھلاتا ہے ظلم رنگ اپنا آخر
خونخوار کو ملجاتا ہے بدلا آخر
جو خون پیا تھا رحم مادر مین
چیچک بنکر وہ پھوٹ نکلا آخر

ا ۔ ع ۔ شوق

ہوئے ڈپٹی صاحب کلکٹر مبارک

دوشنبہ کا مبارک دن تھا اور صبح کا مزیدار وقت اتفاق سے اوس روز سومواری اماوس کی تعطیل بھی تھی ضلع بدبختپور کے ڈپٹی کلکٹر صاحبان جسمین ہندو اور مسلمان دونون شامل تھے اپنے ضلع کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے جو نہایت خلیق افسر ہین ملنے گئے او سیدن سرکاری گزٹ مین یہ شائع ہوا تھا کہ لالہ گوبردھن داس ڈپٹی کلکٹر ضلع ملامت نگر اور مولوی نخوت حسین ڈپٹی کلکٹر ضلع حماقت آباد کے قائم مقام کلکٹر مقرر ہوئے ہین عام طور سے ان ترقیون سے ملک مین مسرت تھی ڈپٹی صاحبان جیسے ہی صاحب بہادر کے بنگلے پر پہونچے چپراسی نے اطلاع کی پہلے ہندو ڈپٹی صاحب بلائے گئے ۔

صاحب - ول ڈپٹی صاحب بارش بہت اچھا۔
ڈپٹی صاحب - حضور بہت اچھا ایسی عمدہ فصل تو برسون سے نہیں ہوئی تھی سب الحمد للہ ہمارے لاٹ صاحب کے قدمون کی برکت ہے نیک نیت راجہ کے وقت مین پرجا ہمیشہ سکھی رہتی ہے۔
صاحب - او بے شک - لاٹوش صاحب بہت اچھا بہت اچھا بہت نیک بڑا انصافی ہے ہم سب اوس سے خوش ہے - دیکھو وہ اب ڈپٹی لوگ کو ضلع کا چارج دینے لگا۔
ڈپٹی صاحب - حضور ایسا قدردان حاکم تو اس ملک مین کبھی نہیں آیا خدا اونکو خوش رکھے سب دعائین دیتے ہیں۔
صاحب - آپ گوبردھن داس کو جانتا ہے وہ کلکٹر ہوا ہے۔
ڈپٹی صاحب - حضور مین خود تو واقف نہیں ہوں مگر سنتا ہون کہ بہت لائق ایماندار نیک مزاج اور نرم دل آدمی ہین تمام حکام اوس سے خوش رہتے ہین وہ اپنا کام نہایت دیانت سے انجام دیتے ہین ضلع کی کلکٹری بھی وہ بہت اچھی طرح کرینگے۔
صاحب - ول بہت امتحان کا وقت ہے اگر اس چندروزہ قائم مقامی مین اچھا کام ہوگا تو لاٹ صاحب مستقل کلکٹری بھی ضرور دیگا اچھا صاحب اب وہ دوسرے ڈپٹی صاحب کو بھیج دیجیے۔
دوسرے ڈپٹی صاحب جو کہ مرد مسلمان تھے تشریف لے گئے بہت جھک کر سلام کیا۔
صاحب - ول مولوی صاحب آپ اچھا ہے۔
ڈپٹی صاحب - (سر و قد تعظیم دیکر) حضور کے اقبال سے سب خیریت ہے۔
صاحب - آپ بھی لاٹوش صاحب کو پہلے سے جانتا ہے۔
ڈپٹی صاحب - خداوند بہت اچھی طرح جانتا ہون میرے بڑے مہربان اور مربی ہین۔
صاحب - آپ کا اون کا کہان ساتھ رہا۔
ڈپٹی صاحب - حضور ریل مین کئی مرتبہ ساتھ ہوا ایک مرتبہ وہ گورکھپور جاتے تھے لکھنؤ سنڈیلہ گھاٹ سے برابر ایک ہی ریل مین ساتھ رہا۔
صاحب - ہم یہ ساتھ نہیں پوچھتا آپ کا کس ضلع ایک ساتھ نوکری کا اتفاق ہوا ہے۔
ڈپٹی صاحب - خداوند میرا خود اتفاق نہیں ہوا لیکن میرے چچا کے داماد کے ماموں کے سالے بہت دن اونکی ماتحتی مین کام کر چکے ہین اور جب لاٹ صاحب تشریف لائے تو فدوی بھی سلام کو حاضر ہوا بہت مہربانی فرمائی۔ میرا ایک لڑکا مڈل فیل ہے ابھی جاڑون مین بمقام دہلی اوسکو پیش کرنے والا ہون کہ کوئی نائب تحصیلداری مل جاوے۔
صاحب - آپ نے سنا نخوت حسین صاحب قائم مقام کلکٹر بنے وہ بہت لائق افسر ہے ہم اوسکی ترقی سے بہت خوش ہوا۔
ڈپٹی صاحب - حضور مجھکو تو رنج ہوا عہدہ کلکٹری حضور ہی لوگون کے واسطے زیبا ہے - ابھی کل وہ ہمارے ہم عہدہ تھے اب وہ ضلع کے حاکم ہوگئے تقدیری بات ہے تابعدار کے نزدیک تو وہ اس عہدہ کے لائق نہیں مروت اونکے مزاج مین چھو نہیں گئی غرور اونکے نام سے ظاہر ہے جو بات یورپین حکام مین ہوتی ہے وہ حضور ہندوستانی مین ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتی اور نہ وہ کلکٹری کی کرسی کے لائق ہوسکتا ہے۔
صاحب - ول صاحب جو لائق آدمی ہو وہی اس مرتبہ پر پہونچ سکتا ہے۔
ڈپٹی صاحب - حضور سچ ہے مگر نخوت حسین میں کلکٹری کی لیاقت کجا - اول تو اون کے مذہبی خیالات اچھے نہین دوسرے سخت مزاج ہین اور حضور سچی بات یہ ہے ہم لوگ اونکے تقرر سے خوش نہیں۔
صاحب - کیا آپ اوسکو برا آدمی جانتا ہے۔
ڈپٹی - حضور مین اونکو بہت برا سمجھتا ہون مگر کبھی میرا ساتھ نہیں رہا۔
صاحب - مگر ہمارا اوسکا ساتھ رہا ہے ہم اوسکو بہت ایماندار اور لائق آدمی جانتا ہے اوسکو ضرور کلکٹر ہونا چاہیے۔
ڈپٹی - حضور مین کسیکو برا نہیں کہتا لیکن کلکٹری کے لائق کوئی ہندوستانی نہیں یہ میرا ایمان ہے۔
صاحب - ول آپ کو اگر کلکٹری ملے تو آپ انکار کرے گا؟
ڈپٹی صاحب - خداوند مجھسے زیادہ کسی کا حق نہیں تمام حکام کی مین نے ہمیشہ اطاعت کی عمر بھر کوئی چالان نہیں چھوڑا سردار اور خانسامان کو ہمیشہ راضی رکھا بہت حق ہے حضور میری ضرور سفارش کر دین۔
صاحب بہادر نے زور سے قہقہہ لگایا اور ڈپٹی صاحب کو رخصت کیا۔
باہر نکلکر - ہندو ڈپٹی صاحب نے بہت لعنت ملامت کی کہ بلا وجہ نخوت حسین کی برائی کیون کی مولوی صاحب نے جواب دیا کہ ہمارے ملت مین انگریز سے کسی کی بھلائی کرنا جائز نہیں چاہے وہ کیسا ہی دوست کیون نہو۔
ہندو - آخر اسمین کیا مصلحت ہے۔
مولوی صاحب - جناب انگریز سے جب تک دوسرے کی برائی نہ کیجیے وہ آپ کو کبھی اچھا نہ سمجھے گا میرا یہ ذاتی تجربہ ہے - بڑے بڑے منصف مزاج دوسرون کی برائیان کرکے حکام کی نگاہ مین ایماندار بنگئے اور اکثر ایماندار اور لائق افسر اپنی کم سخنی اور خودداری کے بدولت بعض منتظمہ مزاج حکام کے یہان زرد رو رہے ہین۔
جناب زمانہ کی یہی رفتار ہے۔
ہندو - جناب ہم لوگ تو اپنے ہم ملک کی بلا وجہ برائی نہیں کرتے آپ نے سنا نہیں ؎

کسی کی بدی تو نہ کر عیب ہے
کہ اوسکا خدا عالم الغیب ہے

راقم
اپنی بیتی

جلوۂ داغ

خلاصہ و شرح ضروری نمبر ۲

اُمیدواری کا طول زمانہ اور اہل دکن کا برتاؤ - حضور مین باریابی - تنخواہ کا جاری ہونا وغیرہ وغیرہ ان سب حالات کو مولف نے چار سطرون مین ختم کر دیا ہے حالانکہ چار برس بحالت امیدواری بسر ہوئی اور اس درمیان مین مزے مزے کے واقعات پیش آئے ضرور لکھنا چاہیے تھے - ہم آگے چلکر کسی موقع پر ہدیہ ناظرین کرینگے - حیدرآباد کے قیام مین مرزا صاحب کا جو کمال ظاہر کیا گیا ہے وہ تاریخ گوئی ہے - حضور سے ملنے کی تاریخ - اضافہ تنخواہ کی تاریخ - گدی کی تاریخ توڑے کی تاریخ تلوار کی تاریخ اور شیر مارنے کی تاریخون کا کیا کہنا سارا دکن اُسی زمانے مین تعریف کر چکا ہے - دو چار تاریخین لطف کے لئے اس جگہ ہم بھی نقل کرتے ہین - ؎

یہ کہہ دو ملے داغ سلطان سے
۱۳۰۶ھ

اسمین یہ برا پہلو نکلتا ہے کہ سلطان سے داغ حاصل ہوئے کوئی فہمیدہ شخص کہتا تو اس پہلو کو بچا کر کہتا۔

ابتدا سے اپنی ساڑھے پانسو نقدی بڑھی
۱۳۱۲
ساڑھے کی اسے ہو زند اردہے

جاوید ہمایون ہو محبوب علیخان سالگرہ
۱۳۰۹
کیا کہنا نہایت فصیح الفاظ ہین۔

زیادتا بہ ابد ہو شما سالگرہ

اس سے بڑھکر مہمل جملہ کیا ہوگا - زیاد تا بہ ابد ہو۔

تشریف شریف ارجمندی

اسکو کوئی بتائے کہ کس واقعہ کی تاریخ ہے اور اسکے معنے کیا ہین۔

سخت بیدار و نیک ہے تاریخ

سبحان اللہ - یہ تاریخ تو ذرا بھی مصرعون کی محتاج نہیں ہے

رام رام ست ہے ست بولو گت ہے

خوش جہا قیصر - یہ مکان کی تاریخ ہے - خوش جہا سفر اعلیحضرتو

پنجشنبہ ۵ ذی الحجہ سال

واللہ یہ عجیب چیز ہے انتقال کی تاریخ اس سے زیادہ واضح
اور روشن اور کیا ہو سکتی ہے

دلاور ب طاقتی ہستی ۵

دلاور الملک کو دلاور لکھنا تھا یا ب جسکے کچھ معنی ہی نہیں -
اور طاقتی کا کیا کہنا ہے -

عجیب ریز زمین آفتاب جہان شد
۱۳۰۵

کیا عجیب تاریخ ہے -

خسید حج اعد مبارک ہوش گیتی پناہ
پسم افزا ہی مبارک [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کمال [illegible]

ان تاریخون پر ہم نے صد آفرین بلکہ ہزار آفرین مولف کتاب
ناد دیتے ہین کہ تاریخین صفتون کی محتاج نہین اور یہی
تاریخ کی اعلی صفت ہے سیہ کاران عالی کی شمار گاہ [illegible]
تو یہ کیفیت تھی کہ اُدھر تمبرون پر گولیان چلتی تھین اور ادھر
تاریخون کی بھرمار تھی - سب تاریخین بہت ہی صاف اور
اپنے مطلب پر حاوی ہین - حقیقت یہ ہے کہ شاگرد نے
جسطرح استاد کو بنایا ہے ایسا کوئی ڈھونڈے انھین بنا سکتا
لکھتے ہین کہ ہر قاعدہ دربار مین آپ ایک یونیفارم ڈریس
پہنکر جاتے ہین جسمین سیاہ کوٹ ہوتا ہے اور اسی کے
ساتھ سیاہ پتلون بھی ہوتی ہے - مطلب مولف کا یہ ہے
کہ رنگ مین رنگ خوب نبھاتا ہے -

(مرزا صاحب کا اور شعرا سے مقابلہ)

مولف صاحب لکھتے ہین کہ "تاریخی دنیا مین داغ سے زیادہ
مشہور شاعر ہندوستان مین کوئی نہ ملیگا" یہ پہلا موقع ہے
کہ مولف صاحب نے تاریخ لکھی اور استاد کو جھنڈے پر
چڑھایا ہے اور کہتے ہین کہ تاریخی دنیا مین داغ فرد ہین -
آب حیات جو شعرا کی تاریخ دلی مین لکھی گئی اسمین کہین
داغ کا وجود نہین تاریخی دنیا سے آخر مراد کیا ہے -
داغ اس زمرہ کی تاریخ مین تلاش کئے جائین - کہان
ملین گے - "امیر خسرو سے ابتک شعراے اردو مین اور بھی
اساتذہ مشہور ہین مثلاً فیضی - بیدل - قتیل - آزاد - غالب
ذوق وغیرہ مگر ان لوگون کا ذکر خاص طبقون مین کیا جاتا ہے
عام طور پر بہت کم لوگ انکو جانتے ہین" آپ کی تاریخ دانی
کا یہ حال ہے کہ امیر خسرو - فیضی - آزاد کو اردو شعرا مین
شمار کرتے ہین - فن شعر سے آپ کے جہل کا ثبوت اس سے
زیادہ کیا ہو سکتا ہے ہمارے خیال میں تو پڑھے لکھے شاعر

وغیرہ شاعر دلی سے لیکر نیچے تک سب ہی جانتے ہونگے
کہ امیر خسرو اور فیضی اور بیدل فارسی شاعر تھے اور فارسی
زبان مین انکا سکہ ہند سے ایران تک بیٹھا ہوا ہے سخت تعجب
آپ کے فہم پر ہے آپ [illegible] شناس نہین - کیا باہر
کے لوگ نہین جانتے ہین کہ فیضی اور بیدل اردو مین شعر
کہا کرتے تھے اور طرفہ تر یہ کہ آپ کے استاد نے بھی
آپ کو نہ ٹوکا شاید وہ بھی سمجھتے ہون کہ ہندوستان مین
جو شاعر ہوا اسکا شمار اردو شعرا مین ہے -

بریں عقل و دانش بباید گریست

آپ کی قابلیت تو محیط کے دائرے سے باہر نکلگئی - ہم
محیط ہی کے معنی پہنستے تھے - این گل دیگر شگفت - یہ
دعوے آپ کا بہت بجا ہے کہ ان شعرا کو خاص طبقے
کے لوگ جانتے ہین پڑھے لکھے شاعر اور شرفا - اور آپکے
ایسے خلاف لوگون مین ہے - بقول شوکت جنگ الکلام
رنڈیون کی زبان پر نا چا کرتا ہے - داغ اور انکی
شہرت مین بڑا فرق ہے - جیسا اور بازاریون مین ان
ساتذہ کی تشہیر بیشک نہین ہوئی - "ایک بدیہی دلیل
یہ بھی ہے کہ جسقدر ناموری مرزا صاحب کو اپنی زندگی
مین ہوئی شاید اسقدر شاید کسی کو نصیب ہوئی ہو"
اس سے ہمکو بھی اتفاق ہے اعتراضات کی بدولت داغ
کے اعتراضات کی بدولت داغ کے اشعار کو جیسی ناموری
کی زندگی مین ہوئی اور آپ کی اس سوانح عمری کی بدولت
جیسی عزت انکی بڑھی وہ محتاج شرح نہین - خدا
یہ شہرت دشمن کو بھی نصیب نہ کرے جس کثرت سے
اغلاط داغ کے کلام مین ہین اگر خدانخواستہ کسی اور کے
کلام مین ہوتے تو وہ بھی اس قسم کی شہرت پاتا - اور یہی
وجہ ہے کہ لکھے پڑھے لوگون مین داغ کو مقبولیت نہین -
جسطرح داغ کی سوانح عمری مین آپ نے انکے خاندانی
حالات سے انکا اعزاز بڑھایا ہے اوس سے بھی اونکے شعرا
محروم ہین ؎

حق تو یہ ہے کہ بڑا داغ لگایا تمنے
داغ کو خوب ہی جھنڈے پہ چڑھایا تمنے

"فارسی شعرا مین بلبل شیراز کی شہرت محتاج بیان نہین -
اسی طرح اردو مین بلبل ہند مشہور ہین" یہ تو کوئی جوڑ
نہوا کہ ایک فارسی شاعر کو آپ نے اردو شاعر کے مقابل
مین پیش کیا اور یہ انہین اونہین زمین آسمان کا فرق ہے
وہ ایک فاضل شخص اور تمام اصناف سخن پر قادر اور
ہر تصنیف اسکی فوائد دینی و دنیوی پر مبنی اور یہ اپنی صنعتنام
کہ اردو بھی اچھی طرح نہین جانتے - اپنی مادری زبان
مین غزل کہہ لینے کے سوا اور کسی مصرف کے نہین
اور اسمین بھی سیکڑون غلطیان کر دیا -

کہاتے ہین - ان صرف بلبل ہند ماننے مین ہم بھی آپ کے
ہمزبان ہین مولف صاحب آپ کو تو شرم نہین آئی ہوگی کہ
ایک مقدس بزرگ شیخ سعدی علیہ الرحمہ کا نام لیکر بلبل ہند
سے مثال دیتے بیٹھے - خیریت ہوئی کہ روح القدس کا
نام آپ نے نہین لیا آپ سے یہ بھی کچھ بعید نہ تھا - ہندوستان
کی تشہیر پر اکتفا نہ کر کے آپنے استاد کو یورپ کی سیر بھی
کرادی ہے لکھتے ہین کہ انگلینڈ - جرمن اور فرانس وغیرہ
مقامات مین بھی آپ کے دواوین پہنچے ہین اور یورپ
مین کوئی علم دوست سوسائٹی ایسی نہین ہوگی جسمین آپکا
ذکر نہو" معلوم نہین عرب - افریقہ - مصر و شام - ایشیا
افغانستان کو آپ نے کیون چھوڑ دیا - جب کسی ثبوت کی
ضرورت نہ تھی تو وہان کے نام بھی لکھ دیتے ہوتے - کم
از کم بہرے واسطے تو تشفی ہی کر لیتے [illegible] تعجب
نہین کہ جرمنی و فرانس وغیرہ کو آپ [illegible] اہل ہندوستان
سمجھتے ہون جسطرح فیضی و بیدل کو آپ نے شعرا سے
اردو مین شمار کیا ہے - دو چار [illegible] آپ اور
اسی طرح [illegible] کہ آپ کی شہرت بھی داغ
کم نہ ہوگی - ہم پوچھتے ہین کہ بفرض محال اگر کسی انگریزی یا
انگریز و فرانسیسی نے اردو کلام کی تعریف کی تو وہ کون سے فخر کا
باعث ہو سکتا ہے - تعریف ناشناس پر مقبول جانا آپ ہی
لوگون کا کام ہے - اس جگہ ایک اور لطیفہ آپ تحریر فرماتے
ہین کہ "ایک مرتبہ ہمارے ایک دوست نے اپنا شعر پڑھا
سننے والے متوجہ نہوئے اور داد نہ دی تو اونہون نے مذاقاً
کہا کہ حضرات یہ شعر داغ کا ہے یہ سنتے ہی وہ لوگ ہمزبان ہوکر
کہنے لگے کہ اگر داغ کا شعر ہے تو سبحان اللہ اسمین سے بڑھکر
ہو استاد کے کلام کی اور کیا ہو سکتی ہے جسکو مولف نے لطیفے
کے پیرائے مین لکھا ہے - اسکا صاف مطلب یہ ہے کہ داغ
کے معترفین مین فقط انکا نام ہی نام نکلا ہوا ہے - کلام کیسا ہی
ہو انہین تعریف کر دینے سے مطلب - محل کلام پر داغ کے
کلام کا یقین کر لیا جاتا ہے کتنی بڑی تعریف کی بات ہے -
اور لطیفہ سنئے کہ ہمنے عوام الناس سے اور شعرا و اساتذہ کو پوچھا
کہ تم انکو جانتے ہو تو انھون نے ناواقفیت ظاہر کی مگر مرزا صاحب
کا جب نام لیا تو ان لوگون نے کہا کہ ہان صاحب ایک شاعر کا
نام سنا ہے جسکی غزلین گائی جاتی ہین" الحمد للہ یہی مقبولیت
کہ بقائی کنجڑے قصائی اور تائی دھوبی داغ کو جانتے ہین اور
اونکے کلام کی تعریف کرتے ہین یہ شرف اسکو حاصل ہو سکتا ہے
واقعی بقول آپ کے -

این سعادت بزور بازو نیست

باقی آئندہ

راقم
ایک باخبر

جشن تاجپوشی کا زمانہ

خلقت بے تحاشا بگٹٹ شتر بے مہار دہلی کی طرف بھاگی چلی جاتی ہے
یہ شادی و غم حضور ملکہ معظمہ کا تاج و تخت تملی کرنا او شہنشاہ ادور ہفتم
کا زینت دینا - ایک میٹھا چٹخنی دار شکوہ کی لطف - ہندوستان کو
ایک عرصے کے بعد نصیب ہوا - خدا ہمارے شہنشاہ کو تا صد ہا سال
سلامت و با کرامت رکھے - عمر وہاں تک تو نصیب ہوتا نہیں
پھر آخر سارے ملک میں جشن کا غلغلہ اس سرے سے اوس
سرے تک دھوم کیوں نہ پہونچے - تو میں یہ دہ بھی دلی کے بلوہ
کے واسطے کمربستہ ہیں بڑے بڑے اہتمام ہو رہے ہیں دو سر
دوسرے خدمتگار خانساماں بھیکے وار نوکر ہو ہو کے چالان ہو رہے
ہیں - پھر اس بلا میں ہمارے اڈیٹروں کا جرگہ کا ٹھاٹھ مارا
بھول ایاغ - قلم کی قمیس کس لیے کیوں ہشیار رہنے لگا -
ایک تو یوں نہیں دلیں طرح طرح کی امنگیں کو دسری تھیں اوسپر
گورنمنٹ کی طرف سے دعوت نے اور بھی دیوانہ سا بنا کے
بس استکر دیا - آپ جانیے ساری دنیا کے معاملات میں
ٹانگ اڑانے والے سطران خیرخواہی ایسے موقع پر کیونکر
کمی ہو سکتی ہے آج کل وہ چل پوں مچی ہے کہ خدا کی پناہ مخلوں
مجلسوں میں گھسنے والوں میں کیا چقلش ہوگی حسین آباد کے
پھوڑ بیٹنے کے وقت کیا آپا دھاپی ہوگی جو اس گروہ میں پہلی
ہوئی ہے مرطوب کوٹھری میں مچھروں کی بھنبھناہٹ مات -
عیش باغ کے بندروں کی چیخم دھاڑ گرد - ایک صاحب اگر
اپنے اعزاز شرکت پر بغلیں بجاتے ہیں تو پچاس اس بے اصول
انتخاب پر ضغن کھینچ رہے ہیں غرضکہ ایک مکالمہ ان سب کا درج ذیل کر
ایک اخبار صاحب (جو شرکت دربار کے واسطے مدعو
ہوئے ہیں) آپ کو مبارک ہو - خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے - آپکا
ذرہ بے مقدار پر عین بندہ نوازی ہے - حکام کی مہربانی ہے - بندہ کس
لائق ہے - دعا گو ہے بھائیوں یہ میری عزت کیا کل گروہ کی عزت
ہے - ہمکو چاہیے سب ملکے یک زبان شکریہ ادا کریں -
دوسرے صاحب (جو نہیں بلائے گئے ہیں) کیوں - کیا آپ ہی
دعوت کے اعزاز سے مدعو ہیں -
ایک - اجی بندہ نوازی ہے اور کوئی بات نہیں -
دوسرا - تو پھر سارے گروہ کی کیا تخصیص آپ اپنی ادا کیجیے
ایک - میں بندہ میں کیا ہوں آپ لوگوں کی مہربانی ہے میں تو
سب سے بدتر کمتر ہوں - آپ جانیے وہ تو بڑا ذرہ نواز ہے
بس فضل خدا شامل حال رہنا چاہیے چونکہ حاکم وقت بھی
ظل اللہ ہے اوسکی بھی ویسی ہی مہربانی ہے - آباد و فراب
نشیب و فراز سب پر یکساں ہی نظر ہے -
دوسرا - اگر میں کہتا ہوں بھائی صاحب کونسی بات ہے
جسنے آپ میں یہ تخصیص پیدا کی ہے - آپ تو کچھ
اخباری حیثیت سے کبھی اپنے گروہ میں سربرآوردہ
ہی نہیں رہے نہ خیالات - نہ مضامین - نہ شہرت -
نہ عام پسندی - یا ہر دلعزیزی - کونسی صفت آپ کو اپنے
ہمچشموں میں سربرآوردہ بنائے تھی - بلکہ بعضوں کو تو یہ
بھی کہتے سنا کیا آپ کسی رخ سے اخبار معلوم ہوتے ہی
نہیں اور نہ دنیا سمجھتی ہے -
ایک - ارے بھئی اس سے کیا بحث سو ہنروں میں
بے ہنری کیا کم ہے صرف فضل خدا شامل ہونا چاہیے سنا نہیں
وہ مصرع نہیں سنا - ع

ہنرمندوں سے پوچھے جائنگے دان بے ہنر پہلے

آپ لوگ سارے دنیا کے بکھیڑے اور اون بکھیڑوں
میں چھان بنان - صفت خدا کی بھائیں بھائیں - دلو
گردن سیرے نیچے پھرنے - سشر خواہ مخواہ ہنکے ہر بات
میں ٹانگ اڑاتے - ع

کسے بشنو و یا نشنود من گفتگوے میکنم

کہ ہمکو اس بھلے کام کے بردے اڑایا کیجیے - کوئی خوش
ہو کوئی ناخوش ہو اسکی پروا کیا کیجیے - ہمکو ان باتوں سے
کام نہیں - ہم تو سپاٹ ہیں - ہمارے نزدیک شیرشاہ
کی داڑھی بڑی ہو گیا یا سلیم شاہ کی بڑی تو کیا مختصر یہ کہ
لوگ نہ درس بھلا کہنے والے نہ درس برا - ہم سلامت روی
کی چال چلنے والے - ہمارے نامۂ اعمال بالکل سادہ -
ہمارا ابرہ ڈیا بالکل صاف - ایک حرف تک لکھا نہیں
ہم تو فرشتوں کی طرح -

ہماری سادہ لوحی کام آئی
حساب روز محشر پاک نکلا

کا وظیفہ بزبان حال صبح و شام پڑھنے والے بڑی بڑائی
اپنے قدرے کی خیر منانے والے -
دوسرا - تو مختصر یہ ہے آپ اچھے خاصے سادہ لوح
ہیں بقول شخصے نہ نماز پڑھی نہ قضا ہوئی - نہ مہاجن کی
طرف بھول کے نکلے - اردھو کا لیسا نہ دھوکا دینا -
پھیکے بے مزہ - بالکل سیٹھے - پانی -
ایک - ہاں بھائی جو چاہو سمجھو - اگر ایسے سوفون طلبی
ہونے کی آرزو ہے تو ہماری چال اختیار کرو اور جو
چل پہل دھوم دھام دنیا میں نام شہرت طرح طرح کے
فرائض - مقاصد - پالسی کی لذت لیا چاہو تو بھائی
پبلک جانے اور تم جانو -

ما قصۂ سکندر و دارا نہ خواندہ ایم

دوسرا - اجی واہ یہ ہو سکتا ہے - ایسی سیٹھی بے مزہ
زندگی کس کام کی - ہم آزادی تحریر و تقریر فرضی و خیالی
کیوں ہاتھ سے دینے لگے اگر بالکل سیٹھی بے مزہ زندگی
ہی تو کس کام کی - وہ آدمی کیا جو جیتا جاگتا نہ رہا چلیے
ہم کو اپنی تو فکر نہیں مگر بھائی فلانے صاحب تو ہر طرح
اسکے مستحق تھے -
ایک - اجی یہ نہ کہو بھائی ڈھاکے صاحب بڑے
کی ہیں او نسے کوئی گلی کوچہ خالی نہیں شہر کی کرکری
سے پوچھیے تو وہ بھی اونھیں کا کلمہ پڑھے -
دوسرے صاحب - اجی سب ملکے شور و غل
ہنگامہ تقاضا شروع کرو سرکار سن ہی لیگی -
تیسرے - مگر انمہ باہی لیا تو کیا ملگیا -
دوسرے - ارے ماں پینا ملانا کیا یہ عزت کیا کم ہے -
تیسرا - بھائی صاحب ایمان کی تو یہ ہے اسطرح کی
عزت اگر عزت مانی جاے تو وہ بنٹ چکی جسکی قسمت میں
تھی اوسکو بے مانگے ڈھوڈی گئی اب رو رو کے منہ سوجانا
بچوں کی طرح خواہ مخواہ ضد کرنا ہے جاؤ اپنے گھر
اس سودے سے باز آؤ فرصت میں گھر پر بیٹھ کے
خبریں لکھو مضامین لکھو دہلی کے دربار کی کیفیتیں شرح
قلمبند کرو اور سمجھ لو دربار ہی میں بیٹھے ہو -
اگرچہ جشن بارگاہ رہیگا تو یہ بھی یاد رہیگا کہ اوسمیں
کیسے کیسے اخبار بلائے گئے تھے - اور جو ایسا ہی شوق
ہے تو قلیوں خانساماؤں خدمتگاروں ٹھیکیداروں خلاصیوں
میں بھرتی ہو جاؤ دلی کسی نہ کسی طرح پہونچ رہوگے -
پانچ - اجی یہ سب کھیل بازی ہے - صبح شام منھ اندھیرے
اوٹھ کے ایک لاکھ ایک مرتبہ "ہنوز دلی دور است"
"بارہ برس بھاڑ میں رہے دلی جھونکا کیے" کا وظیفہ پڑھیے
خدائی اسپشل خود ہی تمکو لیجاے گا -

(۲) جذبات نادر

یہ کتاب اون نادر و نایاب خیالات کا مجموعہ ہے
جو اپنے فلسفیانہ بلند خیالوں کے سبب مقبول عام
ہو رہے ہیں اور جنھوں نے قدیم اردو شاعری کی عظام
رمیم میں ایک نئی اور پرجوش روح پھونکدی ہے مصنف
کتاب مشہور روشن خیال شاعر منشی نادر علیخان صاحب
نادر کاکوروی ہیں جنکے پرزور قلم اور قوت بیانیہ نے
ملکی اخبارات و رسائل میں مدت سے دھوم دھام
ڈال رکھی ہے اور نظم پروین کے عنوان سے اپنی مقبولیت
کا سرٹیفکٹ حاصل کر چکے ہیں - ان تمام خوبیوں پر
قیمت فی جلد صرف ۸ر ہے - اور مطبع شام اودھ
یا دفتر خدنگ نظر یا بک ایجنسی امین آباد لکھنؤ سے
دستیاب ہو سکتی ہے - یا خود مصنف سے بمقام کاکوری
ضلع لکھنؤ خط و کتابت کرنا چاہیے -

انعام پانچ ہزار روپیہ
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
مشہور و معروف میڈیکل کالج کے پروفیسرون۔ نامور ڈاکٹرون۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور دوا دینے کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہین رہتی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ ہمارے میرے کا سرمہ سفید اعلے قسم فی تولہ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۱ء محصول بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔
المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب
تازہ سندات
ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے
تازہ سندات
(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہو بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہو بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہت جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عام آنکھ آنا کہتے ہین۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جِلّی کا نغم اور ان سے ہیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شئے نہین ہو اس لیے ہر کسی کے لیے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہو وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لیے مین بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لیے میرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔
راقم۔ ڈاکٹر ایم۔ بی۔ سانگلی صاحب بہادر ایم۔ ڈی۔ ایم۔ ایس۔ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر
(۲) مین بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ ماة اتم دلوی عمر ۱۴ سالہ سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ کی آنکھونکی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوے تھے اور بال گرتے تھے اسکی آنکھین عرصے سے سرخ اور دکھتی تھین انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی، ورنہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر محمد حسین خان۔ ایل ایم ایس۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر دانریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔
(۳) مین نے میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون سے پانی جاتا تھا اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔
راقم۔ ڈاکٹر برج لال گروس رائے بہادر۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال انریری سرجن گورنر جنرل ہند۔
(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہو اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا ہو میری راے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہو۔ راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔
پانچہزار روپیہ کا انعام
اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اوسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مین جمع کیا گیا ہے

پین بام کیا شئ ہے

چیمبرلین کا پین بام مرہم ہے اگرچہ عام طور سے مثل مرہم مستعمل ہے مگر ایک خاصیت مخصوص اسمین ہے وجع نقرس کو خاصکر مفید ہے ہزار دفعہ آزمایا گیا ہے کہ جب مریض کو اعلے درجہ کی تمام دواؤن سے شفا نہوئی تو اسی سے فائدہ ہوا اثر انسے اس سخت تکلیف درد وجع مفاصل مین مفید ہونے کا حقی وعدہ کیا جاتا ہے۔

پین بام سے ضرب چوٹ آگ سے جلے ہوئے چھالون پر بہ نسبت اور کسی دوا کے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے اس سے زخم پکتا نہین ہے اور بعد صحت کے بھی جلد پر داغ نہین رہتا مگر کا درد وجع الورک نیورالجیا مین پین بام لاثانی ہے اسکا اثر براہ راست موضع مخصوص پر ہوتا ہے اس دوا کے استعمال سے افادہ اٹھانے مین کسی مریض کو تامل نکرنا چاہیے ایک دفعہ آزمانے کے واسطے کافی ہے آزماکے دیکھلو سب دوا فروشون کے ملتا ہے

پنچ — جتنے مین پاؤن اچھی طرح پھیلین اوتنا لیجاؤ

نہین کیا ہے۔ دوسرے مصرع مین یہ معلوم نہین ہوتا کہ انسان کس چمن کا پھول ہے اور حورین کس چمن کی پھول مین کوئی قرینہ اور قیاس بھی نہین بتاتا۔ کوئی اشارہ کنایہ موجود ہے۔ پھر کیونکر کوئی سمجھ سکے کہ وہ لوگ [illegible] کس چمن کے کھلائے ہوئے بتائے گئے ہین۔

یہ غزل غالباً ذہن کے پھول کفن کے پھول کی قافیہ ردیف مین لکھی گئی ہے۔ اگر ایسا ہے تو ایک بڑی سخت غلطی آشکارا ہوتا ہے اور یہ بھی ہوگی یہ وہ ہے کہ حورین تانیث کی علامات کو چاہتی ہین اور آپ فرماتے ہین کہ وہ (حورین) اوس چمن کے پھول ہین یعنی اُس کے بیلے پھول۔ آپ نے جو دو نمبر میں وہ لفظ استعمال کیا ہے غلط ہے۔ اگر چمن اور پھول کے خیال سے لفظی پھول تسلیم کر لیا جائے تو پھر شعر مین اس عبارت کا کیا جواب ہوگا۔

حسین انسان حورون سے کم نہین یہ (انسان) اُسی چمن کا پھول ہے اور حورین اُس چمن کی پھول ہین ظاہر ہوگیا اور مطلب سے نسبت اضافی حورون اور انسان کی طرف ہے نہ چمن اور پھول کی طرف فافہم۔

اگر یہ اعتراض غلط ہے تو ناظرین ذرا مجھے قواعد سے سمجھا کر تشفی فرما دین۔ ممنون ہونگا۔ ورنہ داغ صاحب تک کی لیاقت کی تعریف فرما دین۔

نمبر ۱۸

فلک نے کینہ لیا تو نے ظلم سے وفا
ازل مین وہ بھی ملا جسکو جو پسند ہوا

یہ محل پسند آیا کا ہے پسند ہوا کا نہین ہے۔ ذرا سمجھنے کا کام ہے۔ اگر کچھ شک ہو تو قواعد سے بھی ہم بتا سکتے ہین مگر آپ پابند قواعد کی نہین ہے۔

نمبر ۱۹

وہ حسرتین لیجیے اب بزم سے چلنے والے
ہاتھ ملتے ہی اُٹھے ہاتھ کے ملنے والے

ایسے موقع پر بزم سے چلنا خلاف محاورہ ہے۔ بزم سے نکلنا۔ بزم سے جانا بولا جاتا ہے۔

"بزم سے چلنے والے حسرتین لیجیے" شاید دہلی مین دہقانی بھی نہ بولتے ہونگے۔ بزم سے جانے والے حسرتین لیجیے لے گئے۔ یا بزم سے نکلنے والے حسرتین لیجیے ہوتا۔ آپ سے اکثر مطلع و مضامین خراب و خستہ ہو جاتے ہین مطلع کہتے وقت زبان و محاورہ کا خیال بالکل نہین رہتا غرضکہ بزم سے چلنے کی سند آپ کے ذمہ ہے۔

نمبر ۲۰

خلق کے اعمال نامے چھین لونگا حشر مین
گر ہوا ہے ہاتھ سے قاصد کے دلبر کا جواب

اول اعتراض تو یہی ہے جو ۳ جوانی کے نمبر مین ہو چکا ہے۔

خدا جانے بنی دلبر کیسے کے خط جو آلکھا تھا آپ کو کیا حق ہاتھے چھینے کا ہے اسکے سوا اعمال ناموں سے اور دلبر کے خط سے کیا تعلق اور کیا مناسبت ہے اعمال ناموں مین تو کراماً کاتبین کی تصدیق کردہ نیکیان بدیان ہونگی۔ آپ کی دلبر جان کی دعا نامے سے کیا واسطہ غرض۔ جہان پر آپ زبان سے الگ ہو کر مضامین آفرینی پر آتے ہین تم دھوکے دیتے ہین یہ شعر ایسا مہمل خیز ہے جسکو عام خاص سب آن واحد مین پڑھتے ہی سمجھ جاتے ہین۔ سہل ممتنع ہو تو ایسا ہو۔ حشر مین جواب خط کی بھی اچھی سوجھی شعراء نے آجتک اس قسم کے مضمون کو نہین باندھا تھا حشر مین تو ایک ہی میدان مین دوست دشمن معشوق عاشق سب اکٹھا ہونگے وہان قاصد صاحب کا کیا کام ہوگا

(باقی)

دنیا نے دُم اوٹھائی ہے اللہ کی پناہ
اک حشر ہو گیا ہے بپا زلزلہ ہوا

ہندوستان مین گو دُنیا دُم اوٹھائے بگٹٹ جاری ہے۔ آگے ناتھ نہ پیچھے پگہا۔ بالا مضمون ہو رہا ہے۔ نجومیون نے دُم کے ساتھ جو بنایا گھڑیا تو ایک صاحب نے یو کہا کہ حضرت ایک پیشینگوئی داغ دی ہندوستان مین اتنا موٹا تازہ زبردست زلزلہ آئیگا کہ الٰہی توبہ۔ جسکی دُم کوہ ہمالیہ اور ناک لنکا مین گھڑی کے پنڈولم کی طرح ہلنے لگے گا۔ خلعت نے جو اس پیشینگوئی کی خوشبو سونگھی نوجوانون کو سانپ سونگھ گیا شہرہ بازاری پر پیشینگوئی نے گویا کام کر گئی۔ بعض لوگ تو دم بخود ہو گئے ۳۰ اور ۳۱ اگست کو دن بھر سوئے اور رات بھر جاگا کئے۔ ملاؤن نے رات بھر اللہ ہو۔ اللہ ہو کر کے اگست سے ستمبر کر دی۔ غرضیکہ بالا ٹولا خاک بھی نہ آیا۔ آسمان بدستور قائم رہا زمین سے فالج زدہ کی طرح اودھر ادھر ذرا بھی نس سے نس نہ کی۔ پہاڑ میز پوش کی طرح اپنے اپنے اڈون پر جمے رہے معشوقون کے نخرے بدستور ویسے ہی رہے۔ جورو جفا اور تاہم ان بازاری کی فرمائشات مین ذرا بھی لغزش نہین آئی۔ نیا فون بازی اور ریل گاڑی برابر جاری رہنا۔ ریلوے اسٹیشن پر جو دیکھا تو بابو صاحب بدستور ناک پھولائے ٹکٹ بانٹتے رہے بعض رئیس گولا گرداگرد رنڈیون کا تحریک چاٹتے رہے۔ سیٹھ جی توند پھلائے (الا تجار) بات کھولے دیکھتے رہے کیون شاپ (صاحب) بگڑے خدا جھوٹون کو مزا ایا مخالفتا کے حوالے کرے۔ اللہ کرے کہین آ جائے۔ آ جائے۔

فاحشہ رنڈیون کے مکانون پر۔ اللہ میان نے میان تو زلزلہ اور طوفان سے اٹھا دی۔ اللہ زلزلہ کہان آیا جو طوائفون کی چارپائی مین۔ زلزلہ آیا عیاشون کی جیب مین زلزلہ آیا ان اخبار کے انگریزی اخبار مین۔ پیچ کے پیالے کی طرح [illegible] سب خالی نظر کا اودھ پنچ [illegible] رنڈیان جمعرات کی پیچھے چھپ

اب زد آیا دھامپور ضلع (بجنور) کی تحصیل مین جہان الزام ہے کہ گرشن لال اپرنٹس نے خوب گلچھرے اوڑائے۔ جن لوگون کی قسطون کے روپیے تحصیل مین جمع ہونے کو آئے۔ بیٹھے نے مصنوعی رسیدین معہ جعلی دستخطون کے زمینداروں کے حوالہ کر دین۔ اسطرح پر کئی سو روپیہ کا غبن ثابت ہوا ہے۔ تعجب ہے بلا تنخواہ کے امیدوار کو اتنی جرأت ہوئی۔ تحقیقات ہو رہی ہے کچھ مادہ ناجائز عملہ کی طرف بھی رجوع ہوتا معلوم ہوتا ہے۔ خیر جی یہی منڈلائے پھرتے ہین۔ یا بھگوان جلدی پار کر دے

نیم صاحب

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

لیکن اب ہماری انصاف گورنمنٹ کو چاہیے کہ ان نجومی چچا کی ذرا خاطر مدارات کر کے ٹال دے تاکہ اس کا رسوائی سے آیندہ کے لیئے ہندوستان اور انگلستان کو جملہ آفات سے نجات ملے اور تعجب نہین کہ اس وحشت انگیز سین سے ہیضہ خان اور مرزا طاعون بیگ بھی بدک جائین

ع چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار

ان لوگون نے رات دن پیشینگوئیان کر کے پبلک کا کچومر نکالا۔ یا لوگ اسطرح ڈرنے لگے۔ جسطرح بچے ہوؤ سے۔ اچھا ہوا نجومی صاحب منہ کی کھا گئے آیندہ کو شاید خلقت ایسے اگر ایم بکرم زنبل قافیون سے نہ ڈرا کریگی۔ اجی بھلا گھاگھ لوگ کب مانتے ہین۔ انکی قسمت مین تو ہمیشہ ٹھوکر ہی لکھا ہے۔ خیر سے

تھا شور پیشینگوئی کا جسکی یہ چار سو
کہرام زیر چرخ ہے اُسکی شکست کا

بقلم۔ (س۔م۔ن۔ا۔ا۔)

نیا مشاعرہ

سوتے سوتے آنکھ کھلی تو کیا دیکھتا ہون کہ دو بریر و سپیر تلوون سے اپنی آنکھین مل رہے اور کہتے ہین چلیے حضرت دیر ہوگئی مشاعرہ میز پر (تیار) ہے مین گھبرا کر اوٹھا ننگے سر اور ننگے پیر بے تحاشا اوٹھ کر بھاگا کا مشاعرہ ایسے باغ مین ہو رہا تھا کہ جہان پر کھڑے ہوتے وقت گدگدی معلوم ہوتی تھی زعفران کا کھیت نزدیک تھا وہان جا کر کیا دیکھتا ہون کہ بھاری بھاری آدمی کرسیون پر کھڑا کھڑا (قطار قطار) چپکے ہو تھے مصرعہ طرح یہ تھا۔

وہ قیامت کی چال چلتا ہے

ایک جسم فلک گرا گرا اٹھے ہوئے اوٹھے اور یہ غزل پڑھنا شروع کی۔

جب کوئی انتقال کرتا ہے — یہ سبب کمال کرتا ہے
لطف جانا ہاتھ جانا ہو [illegible] — [illegible] اتصال کرتا ہے
[illegible] — [illegible] خیال کرتا ہے

سوچ بچار رام اور [illegible] پیدا ہونے مین چھبرین کے بین ہم سمجھ کے کوئی مفید جرم نہین۔ اس دوا کی خوبیون کی ہزار ہا آدمی تصدیق کر سکتے ہین۔ ایک دفعہ کا استعمال کافی ہے۔ آزما کر دیکھو ہر جگہ بکتی ہے

منہ کو شیشہ میں دیکھا ہے | اپنے اوپر جو بال کرتا ہے
منہ کو کھڑکی میں رکھ کے وہ ظالم | سب کو بیٹھا حلال کرتا ہے
غصہ آتا ہے جب کبھی اوسکو | [illegible] لال کرتا ہے
رنگ محفل کا اوسکے جمتا ہے | بہت [illegible] اچھال کرتا ہے

دوسرے شاعر غزلخوان فرماتے ہیں

بیعت کس کی وہ [illegible] | [illegible] حلال کرتا ہے
عرض مطلب وہ سن کے ٹالتا ہے | [illegible] وقال کرتا ہے
طلب بوسہ پر بگڑ کے کہا | ہم سے کیسا سوال کرتا ہے
شب وصلت رہا یا پاؤں چھوڑ | [illegible] سوال کرتا ہے
کوئی ورزش ہاتھ سے نہیں [illegible] | بھاگ کے اور کمال کرتا ہے
دیکھا نام کشیدہ پیش اوکثت | تم یہ کیا کو ای مال کرتا ہے
کبھی ہم [illegible] کبھی سبک رفتار | وہ قیامت کی چال کرتا ہے
ہم نہ جانے کا پانی پڑتا ہے | ایسی [illegible] کمال کرتا ہے
کچھ نہ کچھ دام وہ بچھاتا ہے | مرغ دل کو حلال کرتا ہے
نیا انداز اوسنے سیکھا ہے | لکڑیوں کی وہ ٹال کرتا ہے
بھوت غصہ کا جبکہ چڑھتا ہے | گال اپنے وہ لال کرتا ہے
پھول کر سیٹ ہو گیا کپتان | کتنا نقصان [illegible] کرتا ہے
وہ گلا پھاڑ کر جو گاتا ہے | گویا ہو مشغال کرتا ہے
ونسان جسکا ہوا بیاکند لی | تلک یہ کتنا کمال کرتا ہے

دوسری دوسرے شاعرہ کی

زمانہ بُرا ہے زمانہ بُرا ہے

جو ہوا اپنا عاشق ستانا بُرا ہے | گلا ایک یون گرانا بُرا ہے
زمانہ کا چلنا ذرا دیکھکر | گلا کرانا دکھانا بُرا ہے
نچانا کہیں اور غیروں کے گھر | زمانہ بُرا ہے زمانہ بُرا ہے
بھلا کیون بگڑتے ہو باتوں میں [illegible] | شب وروز اتنا کمانا بُرا ہے
مزے ہیں اسی میں کرو لطف یارو | یہ پھولا ہوا منھ [illegible] بُرا ہے
نہیں ہیں اب جان باقی ذرا بھی | سنو پھوٹی کوڑی بچانا بُرا ہے

راقم شاعر

نئے نئے کھیل نئے نئے تماشے

بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے

اہا ہو ہو ہو۔ یہ تماشے دیکھنے کے لائق ہیں نہ دیکھو گے تو دیکھنا پڑیگا۔ دام دیکے ٹکٹ لیکے۔ رعایت میں طفیلیوں میں بیٹھے جسطرح بن پڑے دیکھا جاے۔ دنیا کے بڑے بڑے کھلاڑی۔ جمع کیے ہیں۔ روے زمین کا ریزہ ریزہ سمیٹا ہے۔ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھانمتی نے کنبہ جوڑا۔ منتر۔ جادو۔ سحر۔ علوی اور سفلی عمل۔ ڈہشت بندی نیرنگ۔ لاگ۔ سیمیا۔ کیمیا۔ ریا سے کام لیا گیا ہے۔ بارہ مصالح کی چاٹ ہے۔ گرا نیل کا ماشہ تب۔ بھائی کیور

سلۂ طلسم

ہیں پتال سے جوہر نکلے ہیں۔ قطرے کا دریا بنا ہے دریا میں حباب اوٹھے ہیں ہاتھ پاؤں کی چالاکی سے دماغ کی نازک خیالی نکالی ہے۔ مضمون جتنا نیچا ہے اوتنا ہی عالی ہے۔

آؤ آؤ ادھر آؤ تماشا دیکھو۔ دیکھ جاؤ۔ جادو کی نگری ہے بڑے بڑوں کی سمجھ رسائی سے یہاں عاری ہے تھیٹر کے پردے رنگ کی ترنگ۔ دوالے کی [illegible] ہے [illegible] کو سوجھ پتہ نہیں مگر شہ اٹل ہے۔ دنیا کی ہم بازی کا آئینہ سب کچھ دکھاتا ہے۔ مگر پشت آئینہ پر پڑھا ہے۔

نقش ہستی وعدم آئینہ دکھاتا ہر
اسطرح سب نظر آتا ہو ادھر کچھ بھی نہیں

چلو چلو۔ پہلا تماشہ شروع ہوتا ہے۔

پولیس کمیشن۔ واہ واہ۔ کیا کیا چنے ہوئے چھٹے لوگ بیٹھے ہیں۔ اور بڑی بات یہ ہے سب کرسی پر ڈٹے ہیں۔ پولیس یعنی چوکیدار شحنہ۔ ادھو کا لینا نہ اودھو سے لینا۔ کی چول کیونکر ٹھیک بیٹھے خبر و اختیار کا مسئلہ کیونکر حل ہو۔

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ
باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

کام موہوم اور مطلب کیونکر عمل در آمد کے لائق ہو۔ وہ دیکھو لال بجھکڑوں کی بلیٹن آتی۔ پہلو بدل بدل کے ترکیب بتاتی ہے۔ کہیں پولیس سے کام خدمت لینے کی گھاتیں۔ سیاست اور انتظام کی باتیں ہیں کہیں شکایات جبر و ظلم کی گھاتیں۔ کوئی تنخواہ بڑھاتا کوئی اختیار گھٹاتا ہے قلم کی صدائیں۔ اختیار انسانی کی لپٹیں موسیقی افلاک سے جاکے سُر ملاتی ہیں۔ دیکھیے خدا کی خدائی میں جب کفر والحاد تک گشت لگاکے اپنے کرتب دکھا جاتا ہے تو لیونکر یہ مسئلہ خاطر خواہ پاتا ہے۔ مصرع

کار دنیا کسے تمام نہ کرد

ہاں کچھ ہو یا نہو۔

کرزن کا آسمان کے تلے نام رہیگا

جریدۂ عالم پر ضرور لکھا رہیگا۔

طیاری جشن تاجپوشی

تاجپوشی دیکھو دیکھو۔ غور سے دیکھو۔ دیر تک دیکھو۔ چھوٹوں بڑوں سے آنکھیں ملاؤ۔ تو چل اور میں چل کر ساری دنیا چل۔ ہم تم تو معمولاً چلتے پھرتے ہی ہیں۔ آدمی بھی چلتے ہیں۔ ریل بھی چلتی ہے۔ ہر ہر قدم پر گرد ہے غبار ہے۔ جسطرح بنا بٹرا یا ہے۔ اوچے پہ پاؤں ٹپرا۔ نیچے میں دنیا کا نار چڑھا وہے۔ لنگ پر پاؤں رکھا کہ کرسی کا بنا دستگار ہے۔ تخت کرسی استوار ہے

بڑے بڑوں کا پاؤں استوار ہے۔ ہو کا پاؤں رکھنا بنسی ٹھٹھا ہیں۔ میں۔ تم۔ یہ۔ وہ۔ ادنی ووفی سبھی اس تقریب سے خبردار ہو چکا ہیں۔ سبھی سر ہولی دیتے ہیں۔ دن میں [illegible] باستاری سوبار رکھی سکر شاہی تاج بڑی دھوم دھام سے اپنی چول پر بیٹھتا ہے۔ گھوڑ دوڑ کے دن پھرتے ہیں۔ شہروں کی آرائش بڑھتی ہیں۔ خلقت خدا اودہ دیکھو مسیح ہوتی چلی جاتی ہے۔ زمین سینے وہ دیکھو اپنی سطح ہموار کی۔ مکان سڑک ساتھ نکلے۔ ڈیرے خیمے تنے۔ اہتمام انتظام کے لئے مشورے ہوتے ہیں۔ ٹھٹھے بنے یکام شروع ہوا۔ پیس امیر والیان ملک کے واسطے جگہیں مخصوص ہوئیں اور شاہ کے واسطے انتظامی قیدیں لگائی گئیں۔ مسرت تو اس بلا کی گھبراہٹ اضطراب۔ چہل پہل کا تماشہ کافی ہے آئینہ ویکم چوڑی تک دیدہ خواہر شد۔ (باقی)

اشتہار حسب دفعہ ۸۲ ضابطہ دیوانی

بحکم جناب منصف صاحب بہادر اوناو

نمبر ۲۹۹

عدالت دیوانی

جنگو پرشاد ولد مصری لال قوم برہمن ساکن تورا ہار پرگنہ [illegible] تحصیل وضلع اوناو — مدعی

بنام

گجودھر سنگہ وورج سنگہ وگنیش سنگہ ولچھمن سنگہ پسران جواہر سنگہ اقوام ٹھاکر ساکنان تورا ہار پرگنہ ٹہرا — مدعا علیہم

دعوے دخلیابی مرتہنانہ باغ

بمقدمہ مندرجہ عنوان مدعی نے درخواست عدالت میں گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نمبر ۳ بوجہ معاشی سوالی طریقہ سے تعمیل ہونا غیر ممکن ہے بموجب دفعہ ۸۲ تعمیل کرائی جاوے لہذا حسب درخواست مدعی یہ اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ نمبر ۳ بتاریخ ۲۶ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا بذریعہ مختار مجاز کے حاضر عدالت ہوکر جوابدہی وپیروی مقدمہ کی کرے ورنہ عدم حاضری مدعا علیہ نمبر ۳ فیصلہ قطعی کیا جاویگا اور پھر کوئی عذر عدم حاضری مدعا علیہ سماعت نہ کیا جاویگا۔

تحریر تاریخ ۲۸ ماہ اگست سنہ ۱۹۰۲ء

دستخط حاکم

بقلم ابوالحسن

نمبر ۲۲

سب مجھے مانتے سب ایسا کہ عدو بھی سجدہ کرتے
در یار کعبہ بنتا جو مرا مزار ہوتا

مطلب یہ ہے کہ میرا اگر مزار در یار پر ہوتا تو وہ کعبہ بنجاتا اور سب سجدہ کرنے لگتے اور عدو بھی اُنکے ساتھ شریک سجدہ ہو جاتے۔ ایک اعتراض تو یہ ہے کہ در کعبہ پر کوئی سجدہ نہیں کرتا۔ اور کعبہ میں سوائے نماز کے کوئی سجدہ کعبہ میں جا بہر خود داغ کو بھی اتفاق ہوا ہے وہ کہ سکتے ہیں کہ اُنکو متولف نے کعبہ میں کسی جگہ سجدہ وغیرہ کرایا ہوگا۔ ان قبلہ کی سمت سجدہ نماز کی وقت میں ہوتا ہے مگر شعر میں کوئی سمت وطرف کا ذکر نہیں ہے۔ اسکے سوا یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ در یار آپ کے مزار کے باعث کعبہ کیون بنجاتا در یار پر تو عشاق خود ہی جبین سائی کیا کرتے ہیں آپکو ماننے اور آپ کے مزار کی پرستش کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے ہم نہیں جانتے ان شعروان کو عوام کیونکر سمجھ لیتے ہونگے جنکا طرے زور و شور سے دعویٰ کیا گیا ہے۔

نمبر ۲۳

کیا نزاکت ہے کہ آئینے میں
عکس ساتھ کھنچا جاتا ہے

دوسرا مصرع ناموزون تقطیع سے گر رہا ہے۔ عروض دانی کی خوبی ہے شعر کا مطلب ہماری سمجھ سے باہر ہے نزاکت کی کوئی خوبی ظاہر نہیں ہوتی۔

نمبر ۲۴

وہ کوہ طور تھا موسے کا حصہ ، الٰہی میں تجھے دیکھون کہان سے
وہ کا لفظ بالکل بھرتی ہے طور خود ہی مشہور ہے حرف اشارہ کی کیا ضرورت تھی
"کوہ طور تو موسی کا حصہ تھا خدایا ہم تجھکو کہانسے دیکھیں"
کوہ طور کی اضافت کا اظہار بہت کریہ اور خلاف فصاحت ہے استاد کیواسطے معیوب ہے۔ اضافت کو زیادہ کھینچنے سے (ی) پیدا ہوجاتی ہے جو سراسر اضافت کی گردن مروڑتی ہے۔

نمبر ۲۵

کبتک کھنچے رہو گے کبتک تنی رہیگی کسکی بنی رہی ہے کسکی بنی رہیگی
"تنی رہیگی" کا پہلو بیان پر بہت ناقص اور مذموم ہے بالکل فحش اور فصحا کی زبان کے خلاف یہ محاورہ استعمال کیا گیا ہے نقاد دلی سے غرض ہے کہ وہ انصاف فرماکر تحریر فرما دین کیا یہ محاورہ اسطرح مستعمل ہے۔ دوسرے مصرع کے واسطے پہلے قافیہ کو بہت ہی رکاکت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور مطلع کی ضرورت ہمیشہ آپکو بدنام کیا کرتی ہے۔ شعر نہیں کہتے ہیں بقول نجھے سانکہ کا تیل بیچتے ہیں۔ ایسے ہی اور بوشیلے اشعار کون کہ سکتا ہے مگر آپکے منہ پر یہ شاعری زیب نہیں دیتی۔ اردو میں تنا تنی کھینچا کھانچی انچا تانی کا استعمال ہے مگر فصحا کی زبان پر نہیں ہے ثقات ان محاورات کا استعمال نہیں کرتے۔

نمبر ۲۶

نکالون کسطرح خار تمنا سخت مشکل ہے
وہ اس شدت سے نہیں چبھتا کہ یکا لوں پھر اول ہے

نکالوں پھر اول۔ دہلی کا محاورہ نہیں ہے اگر ہو تو سند دیجئے خار تمنا کی رعایت سے اگر آپ نے ارشاد فرمایا ہے تو ملک اسکو ماننے والا نہیں ہے۔ چوتھی بھر اکا یہ۔ گو بھلا معلوم ہوتا تھا۔ نکالوں پھر اول آج معلوم ہوا داغ کی شاعری کو اگر اب بھی دہلی کی شاعری کوئی کہے تو اسکی ہٹ دھرمی ہے آپکی شاعری خاص اپنی خاندانی شاعری ہے جیسے بیچارے میں کیسے ہیر اسلئے اسکو سند کی ضرورت نہیں ہے یہ خود سند ہوکر ملتے ہیں۔ خاندانی سند مشہور و معزز شاعر ہیں۔

نمبر ۲۷

ستم دیکھو وہ مشکیں باندھتے ہیں اپنے بسمل کی
کہ اسکا دم چرا یا بھی وہان چوری میں داخل ہے

پہلے مصرع کا تو یہ مفہوم ہے کہ کوئی غیر شخص یہ بیان کر رہا ہے کہ معشوق اپنے عاشق کی مشکیں باندھتا ہے۔ دوسرے مصرع میں (اسکا دم) بتا رہا ہے کہ عاشق خود ہی اپنی مصیبت کو بیان کرتا ہے۔ استادی بات ہے (اپنے) کا لفظ بھرتی ہے معشوق جب ظلم و ستم کرتا ہے تو اپنے ہی چاہنے والے پر کرتا ہے دوسروں پر ظلم و ستم کی اسے ضرورت نہیں۔ بسمل گھائل اور زخمی کو کہتے ہیں اور اسکی حالت ایسی نہیں ہوتی کہ وہ دم چرائے یا مردہ ہو۔ خلاف واقع بیان ہے۔ اپنے بسمل وہان صاف بتا رہا ہے لیکن کوئی شخص بالت عاشق و معشوق کی حالت بیان کر رہا ہے جبتک ان الفاظ سے ایک لفظ نکالا جائے شعر درست نہیں ہو سکتا۔

ستم دیکھو وہ مشکیں باندھتے بیٹھے ہیں بسمل کی
کہ اسکا سانس لینا بھی کسی علت میں داخل ہے

علت کا لفظ کئی معنے پیدا کرتا ہے اور مقرب الخاقان کو اس سے مناسبت بھی ہے

نمبر ۲۸

اشارہ اُس نگہ کا روح افزا ہو نہیں سکتا
کہ جادو گر سے اعجاز مسیحا ہو نہیں سکتا

نگہ کا اشارہ غلط۔ نگاہ بمعنی بصیرت مستعمل ہے اور اشارہ فعل آنکھ کا ہے جیسا کہ فعل اشارہ کا نہیں ہے چشم و ابرو سے اشارہ کا تعلق ہے۔ دوسری بات یہ بھی قابل دیکھنے کے ہے کہ آجتک شعرا نے معشوق کی نظر و نگاہ کی کرشمون کو اعجاز مسیحائی سے کہیں آگے ثابت کیا ہے اور چشم و ابرو کے اشارون کو روح افزا جان پرور بتایا ہے آپکا عجب معشوق ہے کہ اسکی نگاہ ناز سے روح افزائی بھی نہیں ہو سکتی آپکے شعر سے تو مضطر خیر آبادی کا یہ شعر کہیں اچھا ہے

علاج درد دل تم سے مسیحا ہو نہیں سکتا
تم اچھا کر نہیں سکتے میں اچھا ہو نہیں سکتا

ناظرین انصاف فرمائیں کہ دونوں مطلعوں میں کسکا مطلع اچھا ہے۔

نمبر ۲۹

شکایت دوست کر سکتے ہیں تیری کر نہیں سکتے
کہیں ایسا بھی ہو سکتا ہے ایسا ہو نہیں سکتا

یہ شعر خاص الخاص اردوئے معلیٰ کا ہے ترکیب بندش کیسی صاف ہے سادہ ہے تو معلوم نہیں ہو سکتا کہ دوست کیوں شکایت کرنے لگے دوستوں کو شکوہ و شکایت سے کیا واسطہ یہ نئی قسم کی مضمون آفرینی ہے۔ اسی قافیہ میں خط کا یہ شعر بہ جا بہتر جانتے ہیں عدو کو چھوڑ دو پہچان بھی لو اُنکو دیکھ کر تم ایسا کر نہیں سکتے تو ایسا ہو نہیں سکتا

نمبر ۳۰

کیا لطف ستم یون انہیں حاصل نہیں ہوتا مجھے کو وہ ملتے ہیں اگر دل نہیں ہوتا
(کیا) کا لفظ بیکار ہے۔ یہ بھی نہیں معلوم ہوتا کہ لطف ستم یون انہیں حاصل نہیں ہوتا سے کیا غرض ہے وہ کون باتیں ہیں جنسے لطف ستم معشوق کو نہیں ملتا۔ ان باتوں کا بیان کرنا ضرور تھا اور جبتک اُن باتوں کی تصریح نہ ہو پہلا مصرع کچھ معنی نہیں رکھتا اور دوسرا مصرع اس سے ربط نہیں کھاسکتا۔ مطلع کی بحر میں اکثر خرابی ہوتی ہے اگر داغ میں ہاتا ہو تو وہ مجھے کو ملتے ہیں یون لطف ستم حاصل کرتے ہیں مگر آپکے شعر کو اگر نثر میں بیان کیا جائے تو مجذوب کی بڑ ہو جائیگا۔

لطف ستم یون کیا انکو نہیں ملتا ہے مجھے کو
وہ ملتے ہیں جو دل نہیں ہوتا

سہل ممتنع عبارت کے معنی یہی ہیں کہ کوئی سمجھ نہ سکے۔ سبحان اللہ۔ ماشاءاللہ۔

نمبر ۳۱

کیا ناک میں دم ہے دل بشوار طلب سے وہ کام بگڑتا ہے جو مشکل نہیں ہوتا
بہت خوب۔ دل دشوار طلب سے ناک میں دم ہے یہانتک تو غنیمت ہے کہ دل مشکل پسند آپ کو پریشان کر رہا ہے مگر دوسرے مصرع کا کیا مطلب ہے۔

جو کام بگڑتا ہے وہ مشکل نہیں ہوتا

اسکے معنی اور پہلے مصرع سے ربط کا اسباب دکھانا چاہیے دل دشوار طلب کا کام بگڑنے سے کیا تعلق و ربط ہے۔ یہی شعر ہے جسکو یورپ نے اپنی یونیورسٹی میں داخل کیا ہے اور داغ کو سند عطا کی ہے۔ اس کلام کو سہل ممتنع کہنا ایسا ہے جیسے کوئی اندھے کو دیکھنے والا اور بہرے کو سننے والا کہے جو شعر محض سرسری نظر سے دیکھا جائے گا وہ مزیدار شعرون کے مطالب کو عوام الناس کے سوا خواص و ثقات دلی بھی نہ سمجھے ہونگے۔ بقول جناب ضیاء دہلوی کے مولف نے بڑی جلد بازی سے کام لیا اور داغ کے کلام میں آخر جو انہوں نے شعر بالکل چھوڑ دیئے ہیں ہم جناب داغ کی تغزل کو بہت پسند کرتے ہیں اور انکے بعض شعر ہمکو بیچین کر دیا کرتے ہیں اسلئے کہ ہمارا دل ابھی ولولوں اور جذبات سے خالی نہیں ہوا ہے مگر جسقدر شعر شاگرد صاحب نے انتخاب کئے ہیں ان میں ایک شعر بھی ایسے نہیں ہیں کہ ولولہ پیدا کر سکیں ہم دو چار شعر انکی یاد سے لکھتے ہیں۔ آئینہ دیکھتے ہی بیٹھ گئے تھام کے دل ، پھر کہا ، مجھے کیون آ ادا میں گین گو یہ عاملہ بندی خلاف واقع ہے مگر ایک قسم کا جذب اس شعر میں موجود ہے۔ یا

وہ چشم مست پھر اسپر وہ بچہ مژگان
کہ جیسے ہاتھ کسی نازنین کا ساغر پر

یا
بہت رویا ہون میں جب سے یہ میں نے خواب دیکھا ہے
کہ آپ آنسو بہاتے سامنے دشمن کے بیٹھے ہیں

یا
ہزار بار جو مانگا کرو تو کیا حاصل
دعا وہی ہے جو دل سے کبھی نکلتی ہے

اسیطرح اگر تینون دیوانون میں تلاش کیجائے تو دو سو شعر کام کے نکلینگے مگر ایسے شعر انتخاب نہیں کئے گئے وجہ یہی ہے کہ استاد کے ساتھ شاگرد صاحب کو قلبی خلش

رقابت

معلوم ہوتی ہے بدنام کرنے کی ترکیب عمدہ سوچی اور عجیب ٹپ سوانح عمری لکھ ڈالی جسمین درایت و روایت کا کوئی معقول التزام نہین کیا گیا۔

ان کامل منتخب اشعار کے اندراج کے بعد شاگرد صاحب فرماتے ہین۔ کہ تذکرہ نویسون کا یہ عام قاعدہ ہے کہ تقابلہ کے لئے اوسکا کلام بھی درج کرتے ہین مگر مینے ایسا نہین کیا جن لوگون کو بہدرقیہ اون نے بہت خوب سارا سلیم دی ہے وہ خود مقابلہ کر لینگے۔ انتخاب مین مینے خاص اہتمام نہین کیا جو شعر یاد آ گئے وہ لکھ لیے ہین۔

آپ نے عام تذکرہ نویسون کی تقلید نہین کی یہ اچھا کیا ورنہ قلعی کھل جاتی۔ ورنہ مقابلہ آپ کرتے ہی کیا۔ جب آپ کو مقابلہ کرنا منظور نہین تھا تو آپ نے دوسرے شعرا پر تعریض کا دروازہ کیون کھولا اور اونکی مردہ روحون پر کیون الزام لگایا۔ اور اگر ایسا دعویٰ کیا تھا تو مقابلہ کے واسطے کوئی معیار قائم کرنا تھا۔ انتخاب مین خاص اہتمام نہ کرنیکی وجہ ہم بتا چکے ہین کہ آپ کو استاد پر اعتراض کرانا اور اونکی قلعی کھولنا منظور تھا ورنہ سوانح عمری کا لکھنا جو اہم اور مہتم بالشان کام ہے آپ نے اپنے ذمہ لیا اور اشعار کے انتخاب مین کاہلی کو دخل دیا یعنی۔ سارا ملک اور تمام شعرا اس بات کا اعتراف کرینگے کہ داغ کی سوانح عمری مین جو کچھ ہے وہ شاعری ہے ایک شاعر کی سوانح عمری لکھی جائے اور اوسکا کلام اس بے عنوانی سے انتخاب کیا جائے اسکے یہ معنی ہونگے کہ ہیرے مین جو محاسن تھے وہ چھپائے گئے اور بدنام کن باتین درج کی گئین۔

مجکو بار بار اس بات پر تعجب آتا ہے کہ تقرب الخاقان کے گھر مین رہکر ایسی نمک حلالی کا کام اپنے ذمہ لیا اور حق شاگردی ادا کیا یہ خاص اہتمام اونکے کلام کے دیوان مین کیون نہین کیا گیا۔ اگر آپ کا یہ کام نہین ہو سکتا تھا تو داغ کے اور شاگردون پر یہ کام چھوڑا ہوتا۔ افسوس ہے کہ داغ نے کیونکر اس کام کو ہونے دیا۔ یہ مانا کہ فصیح الملک نظر لکھنے مین کرتے ہین اور وہ دوسرون کے پڑھنے کے واسطے چار سطرین بھی نہین تحریر کر سکتے مگر سقم و عیوب تو ضرور وہ نکال سکتے تھے۔ پھر یہ بھی تعجب ہوتا ہے کہ اتبک داغ نے کیون اس بات کو جائز رکھا ہے اور کیون وہ کھلم کھلا اس بات کا اعتراف نہین فرماتے کہ اس کتاب کو مین نے مسودہ کی حالت مین نہین دیکھا نہ مجھے دکھائی گئی اور جو کچھ زبان اسمین ہے اسکا مین ذمہ دار نہین ہون اور جو کلام انتخاب کیا گیا ہے وہ میرا کلام نہین ہے۔

اسکے بعد مؤلف صاحب ارشاد فرماتے ہین۔ کہ گو مرزا صاحب نے غزلون کی طرح قصائد کی طرف توجہ نہین فرمائی مگر جو دو چار قصیدے کہے ہین اونکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تا در الکلامی کے جھنڈے ہر میدان سخن مین مرزا صاحب نے گاڑ دیے ہین۔

قصیدہ لکھنا یا کہنا کچھ آسان بات نہین ہے۔ سودا کے بعد قصیدون کے میدان مین قدر بلگرامی اور امیر کے سوا اسوقت تک کوئی نہین آیا ہے ہم قصائد کے ریویو کے وقت یہ بات ثابت کر دینگے کہ مرزا صاحب کو قصیدہ یا مثنوی کہنا نہین آتی جو کہا ہے مہمل و غلط ہے۔ اونکے قصیدے جو مین چار شعرون کے بعد غزل ہو گئے ہین پیچ مثنوی کی جو لمبی چوڑی تعریف آپ نے کی وہ بالکل حق تک ادا کرنے کی گواہی دیتی ہے۔ آپ بیتی کی خوب کہی واقعی اُستادی کی تعظیم و تکریم آتی تو کہاں ہے۔ ایک بازاری کسبی کے عشق کی تصویر کھینچنا اور وہ بھی فن شعر سے، ورنہ اسمین کا بنا نہ ہونا اُستادی کے حصے مین آیا ہے۔ قصیدے ملاحظہ ہون۔

(باقی)

شوکت جنگ

ذرّے کا بھی چمکے گا ستارہ
قائم جو زمین و آسمان ہے

آپ جانئے دہلی دربار۔ شاہنشاہی اہتمام انتظام۔ ہر طرح سے زیب و زینت مین مکمل ہوا جاہے مگر انگریزی خیال کے مطابق ایک قوم کی کسر رہی جاتی تھی یعنی جنس اناث کی مزید اینٹ کے بغیر سارا حرہ کرکرا۔ لطف نظارہ پھیکا تھا کہ سنا جاتا ہے الحمد للہ خاتونان باعصمت کے لئے دربار مین ایک مقام پردے سے محفوظ کیا جائیگا اور اسمین ہندوستانی مخدرات عظام بیگمات ذی جلوہ افروز ہو سکینگی چنانچہ بذریعہ تار برقی خیالی معلوم ہوا ہے کہ اس عنایت اور مرحمت کے شکریے مین ایک سپاس آمیز خیالی خاتونان با وقار نے تجویز کیا ہے جسکی نقل ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔

سپاس نامہ

بحضور قدر دان حضور زن لارڈ کرزن دام اقبالہ۔ یہ پردہ نشین چوڑی والے ہاتھون سے شکریے کے چھپکے والے سرکی دونون کنپٹیون پر چٹا چٹ بلائین لیکے دعائین دیتی ہین وہ دودھو نہاؤ پوتون پھلو اور لیڈی صاحبہ جو آج کل کشمیر جنت نظیر کی سیر مین مشغل ما احمد کے مصروف ہین وہ کسی فکر کے شیطان کے فریب مین نہ آئینگی۔ مانگ کوکھ سے ٹھنڈی رہین۔ سرکار نے ہماری قوم کی ناک رکھ لی۔ مادر مہربان مہارانی وکٹوریہ کے جاتے رہنے سے جو آس ٹوٹ گئی تھی کہ اب ہمارے شہنشاہ سلامتی سے مرد ذات مین آئے مردون ہی کو ترقیان ہونگی اور ہم بے مان کی بچون کی طرح لاوارث رہینگے اوسکو پھر مضبوط کر دیا۔ کیون نہو ہیشہ ایسے ہی ہوتے ہین سنہ ۷۷ کے دہلی کے دربار مین تو ہماری نانی ماں کے عہد مین جگہ نہ ملی تھی۔ مگر آپ کے دربار مین ہماری شراکت کے بھی سامان ہین۔ اخبار اودہ پنچ ہو اونکے نامہ نگارون نے تو صرف کھلی بازی ہی سے ہم لوگون کی شرکت کا خیالی مضمون لکھ کے گویا ہمکو چڑھایا تھا۔ صد رحمت کہ اوس خیالی بات کو واقعی اور اصلی کر کے دکھایا۔ اب ہمارے گھر والے لاکھ جین بجین ہون۔ پردے سے زدوے کا جھگڑا نکالین۔ مگر کچھ چل نہین سکتی۔ اللہ نے چاہا ہماری بہنین خدا جھوٹ نہ بلائے ہزارون شریک ہون اور ضرور شریک ہون۔ نیچ کھیت شریک ہون۔ ہزارون لاکھون مین شریک ہون۔ چاہے ہمارے مرد وے بھی ہم شریک ہون مگر ہم تو جائین ضرور۔ بہت ہوگا ان مصارف کا خرچ نہ دینگے زیور کپڑے بیچ کے سر کر دکھینگے۔ شریک ہونگے۔ ہملوگ مردون کے ساتھ جانے نہ جانے کے منتظر بھی رہینگے۔ رانی روٹھین گی اپنا راج لینگی وہ لوگ بہت کرینگے گھر مین رہینگے۔ گھر کی نگرانی۔ بال بچون کی حفاظت اونکو مبارک۔ اب تو ہملوگ سمجھ لئے ہین ہمارے غبارے مین ہوا بھر چلی۔ اب یہ پامال فرش اوپر سنکا بلون بنا کیسکے روکے رک نہین سکتا ذرہ نوازی ہندو پرور کا اسی انقلاب سے پتہ لگ سکتا ہے۔

آگے آگے دیکھیے ہوتا ہے کیا

بادشاہ کو ظل اللہ کہتے ہین اور سایہ اصل سے کئی باتون مین مشابہ ہوا کرتا ہے۔ اس زینے سے پتہ چلتا ہے کہ یہ خدا ہی کو منظور ہے بارہ برس بعد گھورے کے دن پھرتے ہین۔

اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

درباروں سرکارون مین شرکت سے ہم گھر گرتی سے اسطرح چھوٹین گے جیسے کیچل سے سانپ۔ اُگلدون سے پلنگ چلوؤن سے گدری۔ پھر اگر خدا کی بھی نظر اپنے بندون پر رہی تو یہ جتنے جتانے کا ہار بھی گلے سے نکلی لگا اور یہ سایہ خدا اسی طرح میم صاحبون کا سایہ بنجائیگا گویا نوری پوشاک کے نوری بندے ہو جائینگے اور بالکل فرشتون سے پہلو بہلو قرب حاصل کرینگے۔

عرضی خاتونان ہندوستان

کاتب موقوف لیتھوگراف مسمار سازند

ہاتھ تمہاری کی تھی۔ نکلورون عثمون سے ناک مین دم غلطیون سے دم مین ناک کر رہی تھی کلا لقل اچہ عقل" کے

پانچ ہزار روپیہ انعام

میرے کا سُرمہ

پانچ ہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل انگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں ۔ نامور ڈاکٹروں ۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ۔ ضعف بصارت ۔ تاریکی چشم ۔ دھند ۔ جالا ۔ پڑوال ۔ غبار ۔ پھولا ۔ سبل ۔ سُرخی ۔ ابتدائی موتیابند ۔ ناخنہ ۔ پانی جانا ۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اور اودیہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب سُرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک بھی حاجت نہیں رہتی ۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھاسکیں ۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ تھا میرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص میرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ... محصول خرچ بذمہ خریدار درخواست کے اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی جعلی میرے کے سُرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے ۔

المشتہر ۔ پروفیسر سیاسنگھ اہلو والیہ ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب ٭

تازہ سندات	اِن سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے	تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ جو سردار سیاسنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھون سے پانی کا بہنا ۔ دھند ۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور راتے پیٹ کا کرنا ۔ چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شئے نہین ہے اس لیے ہر کسی کے لئے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیے مین بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے میرے کا سرمہ ضروری مفید ہے ۔

راقم ۔ ڈاکٹر ایم ۔ بی ۔ سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی ایم ۔ ایس ۔ سندیافتہ یونیورسٹی اڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر مین بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار سیاسنگھ صاحب اہلو والیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی عمر ۵۴ سالہ سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھی انہین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ اُن اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک اس سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اُسنے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی ۔ راقم ۔ خان بہادر محمد حسین خان ایل ایم ایس ۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر دانریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل لاہور ۔

(۳) مین نے میرے کا سرمہ جو سردار سیاسنگھ نے طیار کیا ہے اُن مریضون پر جنکی آنکھون پر پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے ۔

راقم ۔ ڈاکٹر ... لال گھوس رائے بہادر ۔ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند ۔

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار سیاسنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے اپنی زیر علاج کئی ایک مریضون پر استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون سے بیماریون کے بچنے کے لیے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے ۔ راقم ۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل ایم ایس ۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ۔

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اوسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین جمع کیا گیا ہے ۔

جلوۂ داغ

نشتر

فصیح الملک کے قصائد

ہین ہوا بادیہ پیمان طرف ملک دکن
شہرۂ چشم غزالان ہوئی گرد دامن

اس مطلع کے ملاحظے سے اول نظر تو یہ بات دریافت ہوئی ہوگی کہ شاعر کو دیار محبوب کے دیکھنے کا ایسا شوق تھا کہ وہ بیک بادیہ پیمائی کرتا چلا جاتا تھا جسکی انتہا سے اشتیاق یہ ہے کہ گرد دامن آہوان دشت کی آنکھون کا سرمہ بنگئی اور اوسکا اشتیاق کوئی حد نہین رکھتا تھا یہ مطلع لاجواب ہوتا اگر بیجائے آہوان کے لا یعنی کا استعمال ہوتا اور اسکے بعد تشبیب کے جو شعر نکلتے وہ سب اشتیاق و شوق کی جذبات مین ڈوبے ہوتے مگر یہ التزام بہت دشوار تھا قصیدہ کا میدان ایسا نہین جسمین ہر شخص با آسانی سب فکر کو جولان کرلے اسوجہ سے مطلع کے جو شعر ہین وہ دوسرے رنگ مین او ر صرف مطلع مین سارا شوق و اشتیاق رہ گیا ۔ ملاحظہ ہون

نازنینون کی کمر ہے کی سات لڑی ان
موجۂ ریگ روان زلف پریشان کی شکن

ذرا مطلع سے اس شعر کو ربط دیجئے کہان تو وہی بادیہ پیمائی اور شوق سفر کا ترانہ اور کہان یہ رنگ تشبیب کو سون آن جذبات اور ولولون کا پتہ نہین ۔ ایک شعر کو دوسرے شعر سے کوئی ربط نہین تمام قصیدہ اسی رنگ مین ہے ۔

بستر قاقم و سنجاب بنا سبزۂ دشت
تکیۂ مخمل و کمخواب ہر اک خشت کہن

پہلا مصرع درست ہے ۔ دوسرے مصرع مین خشت کے ساتھ کہن کا لفظ محض قافیہ کی وجہ سے ہے ورنہ نئی پرانی اینٹ کی خصوصیت کی کوئی وجہ نہین ہے کہن کا لفظ بالکل لغو اور فضول کہا پایا گیا ہے ۔

"ہر اک" بھی زائد ہے ۔ اسکے علاوہ دوسرے مصرع مین بھی بنی ہوئی کا ہونا ضرور تھا ۔

تکیۂ مخمل و کمخواب ہر اک خشت کہن

سے کیا مفہوم ہوتا ہے اور کیا مطلب نکلتا ہے خبر کا پتہ نہین ۔ اسوجہ سے بامعنی جملہ نہین بن سکتا ۔

شاخ آہو پہ گمان پیچ و خم کاکل کا
سبزۂ دشت مین ہی سبزۂ نوخط کی پھبن

یا تو یہ دعویٰ تھا کہ بادیہ و دشت کی اینٹین اور کانٹے مونڈھے اور مخمل سے بڑھادی گئی تھے اور باد بہار کی تاثیر کی نفسرتی ہورہی تھی یا اب صرف گمان ہی گمان رہگیا یقین کا درجہ جاتا رہا ۔ شاخ آہو کو معشوق کی کاکل کا پیچ و خم سمجھنا آپ ہی کرتا تاثیر باد بہار سے ہرنون کے سینگ ایسے چلے اور نازک ہو کر ٹیڑھے ہوگئے تھے کہ معشوقون کی کاکل کا گمان ہوتا تھا تو بھی ٹھیک ہو جاتا ۔

دوسرا مصرع پہلے مصرع سے بالکل الگ اور بے ربط ہے ۔ اول مصرع مین تو گمان ہی گمان تھا دوسرے مصرع مین یقین کا مرتبہ ہے ۔

ذرے ذرے سے نمودار فروغ انجم
جادے جادے سے عیان کاہکشان کا جوبن

اول تو نمودار مین حشو کلام ہے ۔ دوم ۔ اوپر سے تو تشبیب یہ بتاتی آرہی ہے کہ آپ دن کو وقت راہی بادیہ پیما ہورہے اور آگے چلکر آپ کو دشت آہو اور شہزادوں کی اینٹین جنگل کی کانٹے ملے مگر یہ خیال نہ رہا کہ دن کو تارے بھی کہین نظر آئے ہین اور کاہکشان کا بھی پتہ چلتا ہے ۔ قصیدے مین یہ بات لازم ہے کہ وقت اور موسم کا بہت خیال رکھا جاتا ہے اور التزام کے ساتھ ۔ ۔

خاک اس دشت مین اڑتی ہے کہ آزتا ہے عبیر
بن گئے اس خاک کے مٹی اثر مشک ختن

یہ ترکیب نئی ہے کہ آخر کو آپ مٹی بناتے ہین حالانکہ زبان پر یہ ہے کہ "سونا چھو تو مٹی ہو جاے" یا "مشک مٹی ہو" ۔ تاثیر مٹی ہوا اثر مٹی ہے آپ کا خاص اجتہاد ہے ۔

قوت نامیہ اس جوش پہ ماشاءاللہ
دانہ موتی کا بو دیجئے تو ہو خرمن خرمن

آجتک آپ کو نامیہ کا فعل نہین معلوم ہوا اور آپ نے یہ جانا کہ نمو کے کیا معنے ہین ۔ نمو کے معنی "بالیدن" کے ہین نامیہ کا یہ فعل نہین ہے کہ ایک دانہ بویا جاے تو اسکے سیکڑون دانہ وہ کردے بلکہ اسکا فعل یہ ہے کہ ابعاد ثلثہ کو ترقی دی ایسا اگر نہوتا تو انسان مین جبتک یہ قوت باقی رہتی سیکڑون ہاتھ پاؤن ناک کان بنا یا کرتی ۔ موتی کی تخصیص کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوئی شاید یہ سبب ہو کہ موتی بویا نہین جاتا نہ موتی کا کھیت ہوتا ہے اور آپ کو یہ مرض ہے کہ محالات کو ثابت کیا کرتے ہین ۔ ایک خرمن ہی بس ضرورت اور بھرتی ہے ۔

چوکڑی بھولے جو اس دشت کی ہو سے ہو ہو
کہیان آہوے تاتار کا ہوش ہرن

پہلے مصرع سے یہ بات نہین ثابت ہوئی کہ کون چوکڑی بھولے گا ۔ اگر کہا جاے کہ آہوے تاتار دوسرے مصرع مین موجود ہے تو یہ بات خیال مین رکھنا چاہیے کہ شاعر کا قصد تو یہ ہے کہ اس دشت مین آہوے تاتار کا بھی ہوش ہرن ہے یہان وہ بھی چوکڑی بھول جاے (جسکا نام و نشان نہین) دوسرے مصرع مین (ہو) کا لفظ کتنا بامعنی ہے اس شاعری پہ قصیدہ لکھنا اور دوستانی کرنا کمال قابلیت ہے ۔

اگر یہ مطلب ہے کہ یہان آہوے تاتار کا نشہ ہرن ہوتا ہے اگر چہ بسبزگی ملی تو چوکڑی بھول جاے ۔ تو (کہ) دوسرے مصرع کا بیکار ہے غرضکہ جس پہلو سے دیکھا جاے یہ شعر بے معنی اور خلاف فصاحت ہے ۔ اول شعر سے اس شعر کا ربط محال ہے ۔

موجین کرتی ہوئی پھرتی ہے صبا مثل نسیم
لہلہاتی ہوئے سبزہ کا نرالا جوبن

صبا مثل نسیم کے موج کرتی ہے اسکا کیا مطلب ہے ۔ صبا کو کسنے موج کرنے کی ممانعت کردی ہے ۔

دوسرا مصرع تو سانچے مین ڈھلا ہوا ہے ۔ اول مصرع تو زبان کے اعتبار سے درست ہے مگر دوسرا مصرع

لہلہاتے ہوئے سبزہ کا نرالا جوبن

یہ اول مصرع سے الگ ہوگیا ہے اور معلوم نہین ہوتا کہ نرالا جوبن سبزہ کا کیا فائدہ یہان دے رہا ہے نہ کوئی خبر ہے نہ کوئی حرف ربط ہے جس سے کچھ پتہ مفہوم ہی کا چلے یہ عجب طرح کی قصیدہ گوئی ہے ۔

دوسرا مطلع

وہ طراوت کا اثر ہے کہ دم سیر چمن
پانی دینے لگے یوسف کا یہان چاہ ذقن

جبکہ گلزار ارشاد مین طراوت خود ہی موجود ہے تو یوسف علیہ السلام کا چاہ ذقن اگر پانی دینے لگیگا تو کیا فائدہ ہوگا پانی مین پانی ملا دینا کوئی لطف کی بات نہین ہے ۔ اور اگر یہ مطلب ہے کہ چمن مین ایسی طراوت ہے کہ یوسف کا چاہ ذقن بھی پانی دینے لگا تو یہ کوئی خوبی کی بات نہین ہے اسلئے کہ چاہ کے معنے ہی یہ ہین کہ اسمین پانی ہو ۔ "یوسف کا یہان" عجب بے تکا پن ہے ۔

برگ برگ گل گلزار یہان تک پھیلا
جس سے کوتاہ ہے گلچین کا لمبا دامن

برگ برگ گل و گلزار کسقدر فصیح اور صاف زبان ہے گل گلزار گلزار ۔ ماشاءاللہ چشم بد دور پھیلا کی بھی خوب کہی ۔ اور برگ برگ مین ایک برگ تو بالکل زائد اور فضول ہے ذرا غور فرما کر مولف صاحب نظر ڈالین اور جہان استاد کو ایسی شاعری سے منع کردین ۔ الفاظ کا جمع کرنا کس کام کا ہے ۔ اگر زبان صاف اور تو شاعری کے نکات سے واقف نہو گلزار گل کی پتی اسقدر پھیل گئی ہین یعنی طویل و عریض ہوگئی ہین جو گلچین کے دامن مین نہین سماتی یہ تعریف تو نہین ہے بلکہ پھولون کی حسن و نزاکت کی مذمت ہے ۔ (گلزار باغ ہے کے تین سے گلچین کو کیا تعلق ہے ۔ وہ پھول

چھنٹے جاتے ہیں یا بٹتے سمٹتے - یہ کام تو بچھونوں کا ہے جو خس و خاشاک سمیٹتے پھرتے ہیں -

لالہ و گل نے جو پہنی ہے قبائے رنگین
دیتی ہے خلعت نوروز بہار گلشن

مطلب یہ ہے کہ گل و لالہ نے جو رنگین قبا پہنی ہے خلعت بہار گلشن نے دیا ہے - اب ذرا اوستاد صاحب سے کوئی اتنی بات دریافت کرے کہ آپ نے (دیتی ہے) دیا ہے کی جگہ کس سند پر تحریر فرمایا ہے اور اگر دیا ہی ہوگا تو مطلب کیا نکلے گا مطلب اور مقصود تو یہ تھا کہ قبائے رنگین لالہ و گل کو خلعت میں بہار نے دیا جو دیتی ہے دہلی کی زبان نہیں ہے نہ ایسے محل پر کوئی ایسے الفاظ کا استعمال کرے گا جو محاورہ اور قواعد کے خلاف ہوں قاعدہ سے بھی (دیتی ہے) ناجائز ہے - یہ شعر یون ہوتا تو بھی ٹھیک تھا -

لالہ و گل نے جو پہنی ہے قبائے رنگین
لائی ہے خلعت نوروز بہار گلشن
قلقل شیشہ کی آواز ہے بستان بستان
توبہ سے یہ تقاضا ہے کہ شکن بشکن

پہلا مصرع تو درست ہے مگر دوسرے مصرع سے اس بات کی بڑی ضرورت ہے کہ معلوم ہو جائے توبہ تو پر کسکا تقاضا ہے اور کون تقاضا کرنے والا ہے اسلئے کہ قلقل شیشہ کی آواز بستان بستان ہے اسکا تقاضا تو اب کچھ نہیں ہے - خدا جانے کس ذہن میں آپ شعر کہا کرتے ہیں الفاظ ہی الفاظ ہے - آگے خیر صلاح -

اس سے تو یہی ہوتا تو بھی درست ہو جاتا -

توبہ سے کا تقاضا ہے کہ شکن بشکن

گو لطف شاعری کے خلاف ہے مگر خیر اس خبط بے ربط مضمون سے تو غنیمت ہے -

نوعروسان چمن مست ہوئے ہیں کیا کیا
کھینچتی ہے کمر سرو کو بھی شاخ سمن

مستی پر کوئی اعتراض نہیں نوعروسان چمن شوق سے مست ہوں اور شاخ سمن سرو کی کمر کو کھینچ بھی لے مگر یہ تو آپ بتاویں دوسرے مصرع میں (بھی) کا لفظ کس ضرورت سے آپ لائے ہیں اور وہ یہاں پر کیا فائدہ دے رہا ہے - اگر پہلے یہ ثابت کیا ہوتا کہ شاخ سمن نے دو چار درختوں کی کمروں کو اور بھی کھینچا ہے تو یہ حرف (بھی) کچھ کام بھی دے جاتا - (کمر کھینچنا) خاص دہلی کا محاورہ ہوگا ذرا اسکی لغت اور اہل زبان کے کلام کی سند دیجیے گا -

وہ رطوبت کا اثر ہے کہ چمن میں خورشید
گوہر شبنم شاداب سے بھرلے دامن

اول تو یہ بتانا چاہیے تھا کہ خورشید کو گوہر و جواہر کی ضرورت کیا ہے اور شبنم پیدا کیونکر ہوئی ہے - رطوبت کا لفظ کتنا فصیح اور ضروری آپ نے صرف فرمایا ہے - اس شعر کا مضمون تو یہ ہونا چاہیے تھا کہ آفتاب شبنم کو فنا کر دیتا ہے اور اسکا یہ اختلاوت کا ہے کہ وہ فنا نہیں کر سکتا مگر اس بات کا کوسون پتہ نہیں - آپ رطوبت سیال کا فرض دکھا رہے ہیں تو شیا ہی پاک کا استعمال کرنا چاہیے رطوبت خشک ہو جائیگی -

ایسے تخم محبت کو تو پیدا ہو وفا
ڈالیے پر تو رخ کو تو اگے سیب ذقن

واہ کیا خوب باغبانی ہے - پہلا مصرع تو آپ کے منہ پر کھلتا ہے مگر دوسرا مصرع نہیں پھبتا اسکے واسطے کسی حسین نازنین معشوق کا پرتو رخ ہونا لازم تھا آپ اگر اپنا پرتو ... تو سیب ذقن کی جگہ دھتورہ کا درخت اُگ جائیگا - ایسکے سوا پرتو رخ سے سیب ذقن کا اُگنا بھی ہموار ہے اسلئے کہ ذقن بھی ... کہتے ہیں اور سرخ چہرے کو کہتے ہیں چہرے کے عکس سے گلاب اُگے گا سیب ذقن کا اُگنا بھی ایسا ہی بندہ ہے - ذرا ان باتوں کو غور سے دیکھیے گا اور دنیا میں انصاف کیجیے گا - دونوں مصرعوں میں اگر کو فضول اور حشو ہیں یہ باریک باتیں خیال کرنے کی ہیں -

لائے گر فصل خزاں کو فلک نیلی رنگ
نیلی پیلی ہو غضب دیکھ کے اسکو سوسن

سوسن کی خصوصیت کیوں ہے چمنستان میں کسی کو بھی خزاں پسند نہیں ہے - نیلی پیلی میں غضب کے معنے خود ہی موجود ہیں پھر ایک غضب کا اور بڑھانا فضول ہے ذرا سوچ کر شعر کہا کیجیے -

پر پروانہ بھلے پھولوں کا پنکھا اب
کہ مٹے شمع کی بھی دل کی لگن دل کی جلن

پھولوں کا پنکھا پروانہ کیوں جھلے اسکا کیا سبب ہے اور پھولوں سے پروانہ کو کیا مناسبت ہے شعر بھر میں کہیں کوئی استعارہ یا قیاس و قرینہ ایسا پایا نہیں جاتا - اگر پروں کا پنکھا باندھ دیا ہوتا تو کوئی عیب بھی نہ تھا -

کیا عجب پہونچے وہاں تک اثر باد بہار
فلس ماہی بھی کھلیں صورت گلہائے چمن

وہاں تک کا اشارہ یہ نہیں بتاتا کہ سمندر کی مچھلی کے فلس کو آپ کھلانا چاہتے ہیں یا زمین کے اندر - جو مچھلی ہو اسکے اوپر عنایت ہے اس قسم کے ابہام کو جائز کر دینا اور استاد کی سند شاگردوں سے حاصل کرنا بہت واہی بات ہے -

گر نہیں فصل بہاری کا رہا جوش عروج
شاخ طوبیٰ میں عجب کیا ہے کھلے نسترون

سبحان اللہ کیا عروج ہے اور یہ معلوم ہی نہیں کہ طوبیٰ کیا چیز ہے اور اسکی وقعت آپ کے ان نستروں سے زیادہ ہے یا کم ہے گویا طوبیٰ کی بڑی قدر آپ نے فرمائی ہے -

تو کا ہر سمن برانکو سا خچی
کہ با آسمان شیرہ بر فراختی

کسطرح دست حنائی دکھائے گل حنا
تیغ ابرو سی سے بہا پھرتا ہے خون چمن

دست حنائی (بہ اضافت دست باحنا) کے بعد نہ کرنے کے کچھ معنے نہیں نہ کچھ مطلب ہے اور جب اضافت کے ساتھ (نہ کرے) کا جوڑ نہیں لگتا ہے تو دوسرا مصرع بھی کچھ معنی نہیں پیدا کرتا -

شاید اضافت غلط ہو کاتب نے تصرف کر دیا ہو تو یہ مطلب ہوگا کہ تیغ ابرو سی سے چمن کا خون بہا بہا پھرتا ہے پھر حنا اپنے ہاتھ کو کیوں نہ رنگے -

مگر اس مفہوم پر دو اعتراض ہیں - حنا کی خصوصیت کیا ہے دست حنائی کرنا چہ معنی دارد - رنگین کرنا اور حنائی کرنا میں بہت فرق ہے - محاورات کو بنانا اور زبان میں اصلاح کرنا جب زیب دیتا تھا کہ تمام عمر دہلی کے باہر قدم نہ رکھا ہوتا یا زبان پر قابو ہوتا -

شہر اس شہر کا ہی نام ہی بلدہ ہے
فخر کلکتہ و مدراس لطیر لندن

اول مصرع کا مطلب شاید دنیا میں بھی کسی کے سمجھ میں نہ آئے گا نہ کوئی سمجھ سکتا ہے - شہر اور اس شہر شہر اسلئے بعد کا ہی نام میں بعد ہی بلدہ ہے -

ان الفاظ کا خدا اسکے لئے کوئی صاحب مطلب بتادیں اگر کوئی معما ہے تو البتہ قواعد معما سے سمجھا دیا جائیگا مگر اسکے اصول سے بھی شاید ممکن نہوگا -

کلکتہ مدراس کی خصوصیت بھی فی بطن الشاعر ہوگی - لنڈن کی (ڈ) کو آپ نے اردو میں خوب ابھارا ہے - نعوذ باللہ -

روشنی ایسی جواہر کی دوکانوں میں عیاں
جنکے نظارے سے ہو چشم تمنا روشن

اول مصرع میں (میں) کی جگہ (سے) چاہیے - (میں) صرف دوکانوں کے اندر ہی اندر روشنی دکھاتی ہے - اور (سے) کے لفظ سے اندر باہر ضو پھیل جاتی ہے چشم تمنا کی تخصیص کی وجہ اگر کسیکو تمنا نہو تو گویا اسکی آنکھ روشن نہوگی - پھر جواہر کی روشنی ہی کیا ہوئی - اور جو اصل مطلب مصرع کا ہے وہ جاتا رہتا ہے یہ باتیں یاد رکھنے کی ہیں آئندہ بہت کام آئینگی - اصل تو یہ ہے کہ آپ کے استاد صاحب کو بہت ضرورت ہے کہ کلام پر اصلاح لے لیا کریں اور ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ہمارے دوست حضرت ریاض بخوشی تمام اس کام کو انجام دیدیں اور کسیکو کانوں کان خبر بھی نہو گی -
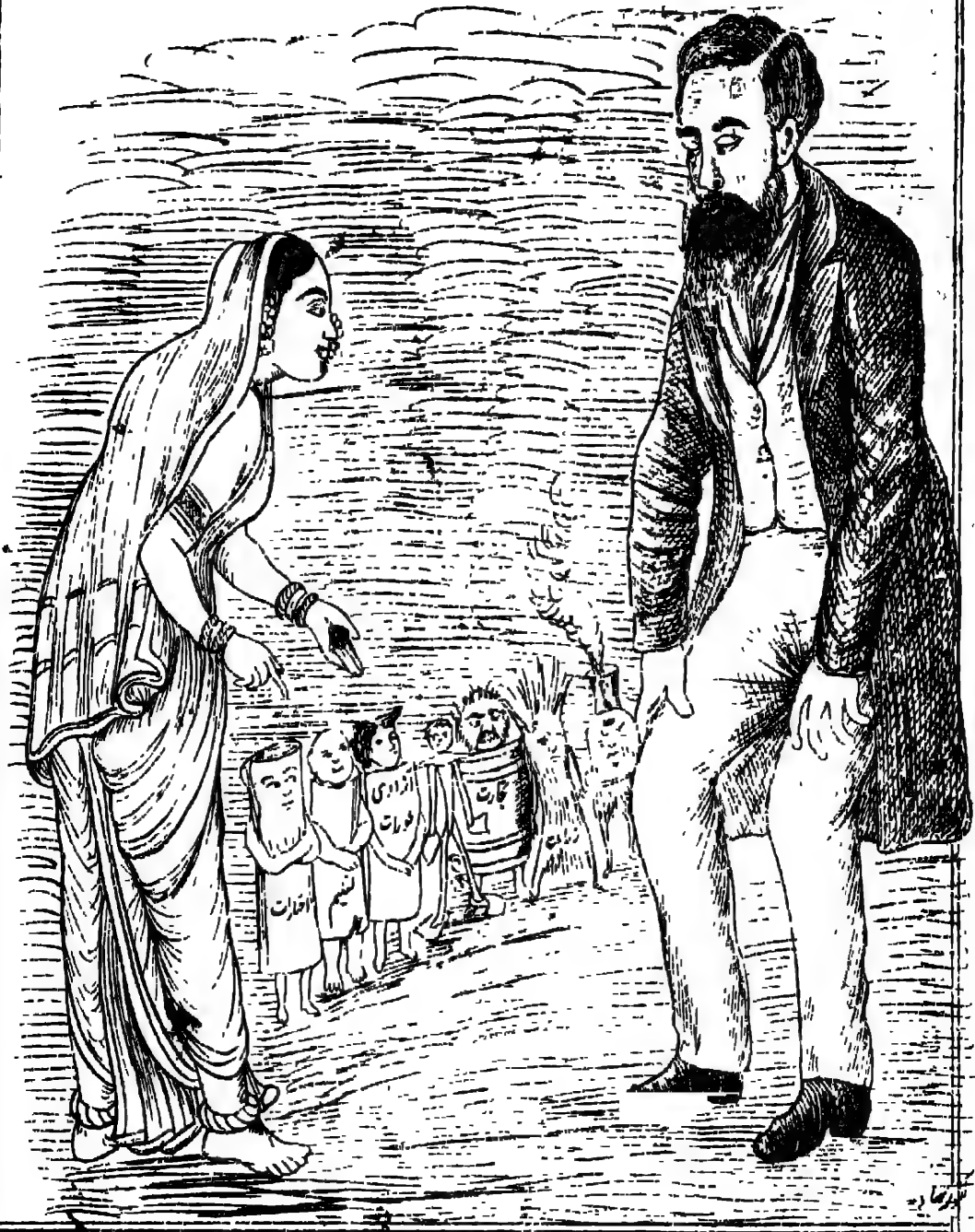
مینا بازار دہلی

ریشہ بیخ نہ توم اُسکو بنالی ہے زمین
تیر بے اعدا کا نہ بیکار گیا تار کفن

ممدوح کی مدح ہے کہ تیرے سے زمانہ مین کوئی چیز بیکار نہین جاتی یہانتک کہ تیرے اعدا کے تار کفن کو زمین بیخ نہ توم کا ریشہ بنا لیتی ہے۔ یہ نہ معلوم ہوا زمین کیون بناتی ہے۔ اور اگر ممدوح کے حکم سے زمین یہ کام کرتی ہے تو گویا ممدوح ایک دشمن کو ہلاک کرتا ہے اور نہ توم پیدا کرکے ہزارون جانون کا نقصان کرتا ہے کیا خوب ستائیش ہے۔ افسوس ہے کہ حضور نظام نے یہ قصیدہ ملاحظہ نہین فرمایا اگر ملاحظہ فرماتے تو ضرور داغ کو تنبیہ ہو جاتی۔ کہ ایسی ستائش جس سے بادشاہ دکن کی توہین ہو جائز نہ رکھی جاتی۔

آتش تہمت سے ستم کا بھی ہو نہ ہو جو آب
شمع کی طرح سے گھلتی ہے تن روئین تن

وہ شاعر جو زبان دان۔ اور فصیح الملک ہو اور (طرح سے) تحریر کرے کتنے عیب کی بات ہے (طرح) کے بعد ایسے موقع پر (سے) بالکل فضول اور بیکار لفظ ہے صرف (طرح) ہی کافی تھی۔ اور نہ بازون پر اب (طرح سے) نہین ہے۔ سیکڑون جگہ آپکے استاد جہان یہ غلطی فرما چکے مین ستم کے بعد پھر روئین تن کی بھی کچھ ضرورت باقی نہ تھی۔

اس قصیدہ مین اور بھی شعر قابل گرفت و اصلاح کے ہین مگر وقت کم ہے قصہ دراز اسلئے اب دوسرے قصیدے کو ہم دیکھتے ہین۔

ہان پیو بادہ کشو دیکھین تو کتنا دم ہے
خود ہی ساقی کی طرف سے ہے یہ تاکید اکید

(خود ہی) اگر جا سے معروف ہے جیسا کہ کتاب مین درج ہے تو مصرع کا کچھ مطلب نہین بالکل مہمل ہے اگر بلیے مجہول (خود نے) تھا تو (یہی) فضول ہے بلکہ یون ہوتا تو اچھا ہوتا سہ

آج ساقی کی طرف سے ہے یہ تاکید اکید
زاہد خشک کے بھی منھ مین بھر آئے پانی
دست ساقی مین بھرا دیکھے اگر جام نبید

اول تو صحیح لفظ نبیذ (ذ) سے ہے دیکھو منتہی الادب مطبع لاہور صفحہ ۱۸۰۴ ن ب ذ نبذ نبذہ و نبیذ گامیتراز دست انداختہ و آب افشردہ کہ از حبوب و خبر آن گیرند انباز افشردہ تنبیذ افشردن و انداختن یہ لفظ عربی ہے فارسی کے شعرا نے تصرف سے کیا ہے کہ خواجہ حافظ شیرازی رح نے بھی (د) کا استعمال کیا ہے مگر فصحا کے نزدیک یہ تصرف درست نہین ہے اور اگر مان لیا جائے کہ یہ تصرف آئندہ والون نے بھی جائز رکھا ہے تو زاہد کے منھ مین پانی بھر آنیکی کوئی وجہ نہین ہے کہ نبیذ مثل شراب نہین ہے جسکا پینا ناجائز ہے بلکہ اسکا استعمال خلفاء عباسیہ کے وقت مین ہوا ہے اور علماء عراق کا ایسی بھی نبیذ ایسی حالت مین شراب کے معنون مین استعمال کرنا اور زاہد پر تعریض بیجا فرمانا لاعلمی کی دلیل ہے۔ پانی تو جب بھر آتا کہ زاہد نبیذ کے پینے سے محروم ہوتا۔ (باقی آیندہ)

راقم۔ شوکت جنگ

آغا تقی کے باغ مین کوا حلال ہے

ارے بھئی آج کیا بے تُکی الاپ رہے ہو سچ کہنا کہین شوق کی گرمی پڑنے کی وجہ سے دماغ تو نہین چل گیا ارے مان ابھی تو دماغ نہین چلا مگر ان خدا بعض مولویون کو سلامت رکھے جنکے طفیل سے تعجب نہین کہ ایک عالم کا دماغ چل جائے۔ کیون کیون خیر تو ہے علما کی شان مین ایسی گستاخی ایسی بیباکی۔ نہین گستاخی کیا تھی آخر کہو تو مولویون نے تمہارا کیا قصور کیا بھئی واللہ تم بھی عجیب ہو مولویون سے اور قصور۔ اجی بھلا وہ تو آجکل انبیا اور فرشتون سے زیادہ معصوم گنے جاتے ہین۔ ان قصور کیئے تو ہم ایسون عامیون کی سمجھ کا کہ ایسی باتین علما کے فرقہ مین سنتے ہین جسے آج تک کان آشنا نہین ہوئے تھے۔ اور جن کی تہ تک عقل کل کی رسائی بھی محال ہے۔ بھئی کچھ تو بتاؤ۔ آخر آج تمھین ہو اکیا جو آج ایسی باتین بکتے چلے جاتے ہو جنکا سر ہے نہ پانون۔ تمھین گنگوہ کے مامون اللہ بخش کا واسطہ سچ کہنا آج کتنی بے تکی پیکر آئے ہو۔ بس صاحب بس زبان روکئے بے تکی پی ہوگی تو آپ نے یا آپ کے کٹ ملاؤن نے جنھون نے نئے نئے مسئلے نکالکر عالم کو تشویش مین ڈالدیا آخر بندۂ خدا کچھ منھ سے بولو گے جی کیا ہوا یا اپنی وہی بے تکی ہانک لگائے چلے جاؤگے۔ لیا آپ کو معلوم نہین تمام دنیا مین شگوفہ کی دھوم مچ رہی ہے۔ ہین۔ کیسا شگوفہ اور کیسے مولوی۔ واللہ تم بھی عجیب بے خبر ہو۔ ای حضرت کچھ سنت کی بھی خبر ہے۔ تمام دنیا با آواز بلند پکار رہی ہے کہ ضلع سہارنپور مین کوا حلال کر دیا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ تو عجیب خبر سنائی۔ غلط بالکل غلط۔ بازاری افواہ معلوم ہوتی ہے۔ یا کسی نیلگر کا مات بگڑ گیا ہوگا۔ بھلا ایسا ہو سکتا ہے۔ اجی ہو سکتا چہ معنی دارد۔ ہو رہا ہے۔ ایک خلقت بگلا والون کیطرح کوون پر ٹوٹ پڑی ہے کوا بیچارہ جان بچاتا پھر رہا ہے۔ دیکھنا چند روز مین اس سیانی ذات کا ڈھونڈھنے سے بھی پتہ نہ چلیگا۔ اور عجب نہین کہ روپیہ روپیہ کو بھی بازارون مین ہاتھ نہ آئے اور سچ تو یہ ہے کہ یہ کوے ہندوستان پر بڑا احسان ہوا۔ آئے دن یہان قحط کی بلا موجود رہتی ہے خدانخواستہ اگر آگے بھی ایسی ہی صورت نمودار ہوئی تو دیکھنا کوے کی جان کیسی آفت مین آتی ہے۔ بھوکی خلقت اُسپر ایسی گرے گی کہ اس بیچارے کو پہاڑ مین بھی اپنے بھائی بندون مین جگہ نہ ملیگی۔ اب تو حلال ہو ہی گیا ہے۔ پھر کیا کھٹکا رہا جو کچھ عذاب و ثواب ہوگا مولویون کی گردن پر رہیگا بقول مشہور "الابلا بگردن ملا" پہلے تو بیچارے آغا تقی ہی کے باغ مین کوا حلال تھا۔ اب تمام مولویون کے گھرون مین حلال ہوگیا۔

قحط کے مارے بھوکی خلقت مولویون کو بہت دعائین دیگی جنھون نے انکی جان کو کسیقدر تو سہارا لگا دیا ورنہ جان تو زندگی کے پورے کرینگے۔ خرابی ہے تو صرف اتنی کہ ہمارے ہندو بھائی مسلمانون پر منہ آنے لگے کہ تمہارے مولویون نے کوا بھی حلال کر دیا مسلمانون کی ذات بھی عجیب ہے جب گوشت گران ہوگیا کھانے کو شکار وغیرہ کا گوشت نہ ملسکا تو کوا بھی حلال کر دیا جو بہت کثرت سے ہر جگہ پایا جاتا ہے اب مسلمانون کے گھر سے مین گھر بیٹھے شکار کرو اور چٹ کر جاؤ نہ ہلدی لگے نہ پھٹکری اور رنگ چوکھا آئے اگرچہ دلی اور میرٹھ کے مولویون نے اس فتوی سے اختلاف کیا ہے مگر تاہم اہل سہارنپور نے ایک عجیب شوشہ نکالکر کھڑا کر دیا۔ جو چند روز تک خوب دلچسپی کے ساتھ ذکر کیا جائیگا۔ بھئی سچ تو یہ ہے مین تو یقین نہین آتا کہ ہمارے مولویون نے اور کوا حلال کر دیا کیا پہلے بھی کبھی ایسا ہوا ہے کسی مولوی نے پہلے بھی کھایا ہے اور کبھی پہلے بھی ثابت کیا ہے یا آجکل کے ہی نئے مولویون کی کتابون سے حلت ثابت ہوئی۔ اب یہ کیا معلوم مگر اتنا تو ہم بھی جانتے ہین کہ متقدمین مین سے مولانا فصیح السودا مرحوم و مغفور کے زمانہ مین کسی نے کوا حلال کرکے کھایا ہوگا جسپر انھون نے یہ متبرک دلچسپ مسدس تحریر فرمایا ہے سنیئے اور ملاحظہ فرمائیے

الک کے بیچ آج یہی قیل و قال ہے
کھانے کی چیز کھانے کو سبکو خیال ہے
یون دخل امر و نہی مین کسکی مجال ہے
جو فقہ دان ہو اس پہ سب کا خیال ہے
اک مسخرے یہ کہتے ہین کوا حلال ہے
غرضکہ بیان حلت خراب آسان نیست

راقم
م۔ ص۔ ج۔ ن

دربار دہلی کی طیاریان

سال نو بابت فصلی

بہار است [illegible] مینا و مل
بہار است ساغر گرفت است گل

بہار است بنگر گل لالہ را
کز زینت بود کفش پیالہ را

بیار ودا اے مطرب خوش نوا
کہ خود نغمہ خیز است موج ہوا

ترنم سرایان صحن چمن
بتار رگ غنچہ مضراب زن

شد از غنچگی گل ز جامہ برون
ز تارش نواز د صبا ارغنون

عنادل نوا سنج بر شاخ گل
ترنم سرا در چمن جزو کل

ز مینا دل انجمان گشت مست
کہ استاده نرگس دف نے بدست

دگر سو گل آفتاب ار شگفت
بدست اندرون یک دف [illegible] گرفت

خیابان خیابان نگلزار ہا

بیا گشت برم طرب [illegible]
[illegible]
[illegible]

بیا ساقیا سال نو آمده
بدور زمان حال نو آمده

بیا جبہ شیخ شد رہن مے
بت آزری نازد [illegible] این دے

بہار است ابر تنک شاد دل
بہ ہجران تو تا [illegible] گل

زہے اعتدال نسیم سحر
بگلزار ہا نو شدہ زیب و فر

لطافت بموج ہوا آمده
کہ مستانہ باد صبا آمده

برعنائی شاہدان چمن
بجوش آمده بلبل نغمہ زن

جہان دلکش است از نوائے طیور
فدا بار بد بر صدائے طیور

حسینان گلشن خرامان بناز
کز و یک جہان گشت محو نیاز

دگرگونہ شد گردش روزگار
کہ دور زمان نیست بر یک قرار

بیا ساقیا بادہ و مے در رسید
کہ ہنگام ہجران بہ حلے در رسید

بیا زود بنشین بہ پہلوی من
چو نرگس کشا چشم بر روے من

مرا کن بگرمی مے مشتعل
بسر ما بنا شیر تا سرد دل

بیا مہر مینا و مے برکشا
کہ بنیم سیال آتش کجا

دلم مے طلبد بہر وصل کسے
باین فصل تا کے بفصل کسے

بدہ مے کہ دل در ربا بد مرا
شراب دگر مے نباید مرا

بیا اے مغنی بچنگ و رباب
بیا تا نمائیم شغل شراب

مہیا است سامان بزم طرب
بیا با نوا ساز با من [illegible]

بیا اے مغنی بکس آن نوا
شود ہر تو جان نکمیا فدا

بقربان تو باشم ایدل نواز
نوا کش بہ آہنگ دیگر نواز

بیا تا نشینیم با یک دگر
بہ لحن تو شنوا کشود گوش کر

بیا تا نشینیم فارغ ز غم
زنیم از سرور طرب یک دو دم

بیا تا ز فیض مقام حجاز
بہ بینیم اکنون بجام مجاز

بیا تا ابا زم لب سیمین
دگرگونہ شد رنگ چرخ کہن

فدائے تو ساقی شود جان من
بدہ ساغرے از شراب کہن

مرا بمن آمد جگر گشت سرد
مرا گرم فرما ندازد مے برد

بیا اینک آن آتش دلفروز
کہ سردی شود زرد مبدل بسوز

بیا تو برم گرم کن در شتا
ز بنت العنب جنت گردان مرا

(باقی آینده)

نئی کتابین

احمق الذین - ظرافت سے لبریز ناول مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ جسمین نوشگوار چاشنی ظرافت کے ساتھ لکھنؤ کے ایک متمول نوجوان کے سوانح چست اور دلچسپ پیرائے مین لکھے گئے ہین لکھنؤ سے حیدر آباد کا سفر - وہان تلاش معاش اور نوکری انگریزی وضع کا اختیار کرنا - ایفائے سرقہ کے جرم مین مبتلا ہوکر جلن آنا پھر وہان سے پنجاب کی ریاست مین نوکر ہونا - وہان ایک لیڈی کے عشق مین پھنسنا - نکالے جانا - بس کا مراد آنا - لکھنؤ کے طرح حضرت کے تہذیب آوارہ لوگون مین پھنسنا - پھر بے تدبیری کی وجہ سے مقدمات اٹھ ہونا اور آخر کو پاگل خانے پہونچنا عجیب ونگی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے - یہ ناول پہلے بھی شائع ہوا تھا اب شائقین کے اصرار سے مکرر چھپا ہے قیمت ۸ فی جلد علاوہ محصول ڈاک -

کایا پلٹ - ناول مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ - اسمین متانت اور ظرافت کے ساتھ دکھایا گیا ہے کہ جس ملک مین مافوق العادات کا عقیدہ ضعیف ہو جاتا ہے وہان آخر مافوق العادات بھی معدوم ہو جاتے ہین - قیمت ۸ علاوہ محصول ڈاک -

ٹھیٹھو چھپری - مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ اسمین متانت چست اور دلچسپ زبان مین نئے طرز سے دکھایا گیا ہے کہ کیونکر جن بھوت اور چالون سے دولت دنیا چھین کے قابض ہوئے ہین - بعض بعض حصے اس ناول کے غور کے لائق ہین قیمت ۱۲ علاوہ محصول -

حیات شیخ چلی - ظرافت کا دوسرا لاجواب ناول مصنفہ منشی محمد سجاد حسین صاحب اہلکار سرکار نظام - اسمین شیخ چلی کی مضحکہ انگیز سوانح عمری - اونکے منصوبون کی نوعیت اصل شیخ کی علیت عجیب سنجیدگی و تحقیق کے ساتھ بیان ہوئی ہے قیمت ۸ فی جلد علاوہ محصول ڈاک -

میرزا استاد - ظرافت کا تیسرا ناول مصنفہ جناب مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش مشہور اور معروف نامہ نگار اودھ پنچ و مشہور مصنف ناول و مثنویات اسمین نہایت دلچسپ اور ہنسانے والے واقعات پیاری اور شستہ زبان مین بیان ہوئے ہین عبارت کی خوبی دیکھنے سے علاقہ رکھتی ہے قیمت ۸ فی جلد علاوہ محصول ڈاک -

سیلے تن - واسوخت ظرافت مصنفہ مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش جس رنگ اور طرز واسوخت آجکل لکھے جاتے ہین اسکا خاکہ ظرافت کے ساتھ اوڑایا گیا ہے - نئی قسم کی چیز دیکھنے اور تقلید کرنے کے لائق ہے قیمت ۲ فی جلد علاوہ محصول ڈاک -

جنتریہائے ظرافت ۱۹۰۰ و ۱۹۰۱ع کی جنتریان جنمین وہ مضامین جو عموماً جنتریون مین ہوتے ہین ظرافت کے پیرایہ مین لکھے گئے ہین قیمت فی جنتری ۲ جو صاحب سب جنتریان خرید کرینگے ۸ قیمت بیجائیگی

بربان الفراست - اسمین وضاحت سے اصول علم قیافہ کے متعدد رسالے سے اردو مین ترجمہ کیے گئے ہین قیمت ۸

مضامین اڈیسن - اردو ارتضیٰ علی شہر نے اڈیسن اسپکٹیٹر کے مضامین اخلاقی انتخاب کرکے بامحاورہ اردو مین ترجمہ کیے ہین قیمت ۱۲

المشتہر منیجر اودھ پنچ

اشتہار کتاب دوات باغبانی س ۱۹۰۱

یہ تحفہ کتاب جسمین مخفی نسخے اور وہ مجرب قواعد اور ہدایت باغبانی کے مندرج ہین جنکو آجکل کے مالی نہین جانتے ہین مصنف کو ایک عہد دراز سے وزرائے سابقہ مین باغات شاہی لکھنؤ مین ملازم تھا اور مسٹر فاپ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ باغ خسرو الہ آباد سے اور ۲۲ برس کے ذاتی تجربہ سے حاصل ہوئے ہین واسطے شائقین باغ اور امرا کے جو اسکے قدردان ہین شائع کیے گئے ہین اور اپنے باغات کو نمونہ بہشت کا بنا سکتے ہین یعنی قلمی آم الفصل لنگڑا اکثر مثل بیجی امرود کا باغ لگانے مین بدرجہا نفع دکھلایا ہے چنانچہ بیگھہ کے باغ مین آٹھ سو روپیہ سالانہ کی آمدنی بعد چند سے ہوگی اور پھر سال بسال ترقی ہوگی اور بہت سی ترکیبین لکھی ہین جنگل اور افتادہ زمین کو جلد تھالے تیار کرکے مثل خود رو درختان کے بغیر آبپاشی کے قلیل خرچ مین باغ لگا کر آمدنی بڑھانا اور قلمی اور تخمی آم کے پودے کو ترکیب عطریات اور خوشبو سے اصلاح کرکے خوشبودار آم پیدا کرنا جسمین کیوڑہ و گلاب وغیرہ کی خوشبو آوے بارہ ماسی آم کا درخت تیار کرنا ترکیب تخم ریزی حفاظت آبپاشی جنمین میٹھا لگانے اور پیوند بندش کے وہ طریقے جیسے آم شیرین خوشبودار رنگین کلان تخم چھوٹا بے ریشہ امرود انار انگور بے دانہ ہوگا جو طریق قلم باندھنے کے موقع بموقع ہیں مشہور میوہ و خوشنما چیز کروٹن وغیرہ اور فصلی ادو بہ پھول کے درختان بیان گلاب گل داؤدی کا بہت بڑا نمائشی پھول پیدا کرنا فہرست اسکے چیدہ اقسام گلاب گل داؤدی اور فصلی انگریزی اور دیسی پھول کے درختان کے نام بخط انگریزی اردو بیان زراعت دوب گھاس جسمین نفع کثیر اور جسکے کھانے سے گھوڑے اور مویشی فربہ ہوتے ہین اور وہ طریقہ کاشت سبزی ترکاری آلو گوبھی - کرم کلا - شلجم وغیرہ کا جسکے پھل پھول کلان لذیذ اور پیداوار بکثرت ہوتے ہین خربزہ شیرین مثل لکھنؤ کے ہوتا ہے علاج دفعیہ دیمک کیڑون وغیرہ کا یہ کتاب ۱۱۲ صفحہ ۱۰+۶ انچ کاغذ سفید پر خوشخط چھپی ہے قیمت فی جلد (عہ) محصول ڈاک ذمہ خریدار پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت عہ وانون کے نزدیک یہ دس روپیہ کو بھی ارزان ہے یہ کتاب مصدقہ داروغہ خسرو باغ کی ہے جو اس فن مین کمال رکھتے ہین - اسکو مثل دیگر کتب کے نہ تصور کرین لوگ دھوکا کھائے ہوئے ہین اسکو ضرور منگوائین اور اپنا مقصد دلی پورا کرین بارش آگئی جلد منگوائین اور باغ مطابق اسکے لگائین تو جلد تیار ہوگا -

دیگر فوری جنتری برآمد تنخواہ ۰ سے دو ہزار سو تک بیع جنتری الم کس سے برآورد فرداری اور ایک سالانہ جنتری دوامی دوسرے دو سو برس کی شامل ہے یہ جنتری واسطے آسانی ارباب فرح بخشیان افواج وغیرہ کے تنخواہ کا بل بنانے مین اور بلسٹہ مین نہایت کام کی ہے اور بجائے رقم کے سنہ سون مین لکھی گئی ہے قیمت ۲ نام مع محصول ڈاک خانہ صاف ارقام کرنا چاہیے -

المشتہر منشی تمشاد علی اور منشی وزیر علی از الہ آباد محلہ بخشی بازار

"پیاری سہیلی"

مخدرات عصمت وطہارت کے خطوط جو طرح طرح کے سبق دیتے ہین اور روزمرہ زبان محاورہ کے حق مین شفیق استاد ہین بہمہ جہت تیار ہو کر ہدیہ ہوتی ہے -

المشتہر اسلام حسین لکھنؤ - جھوائی ٹولہ -

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل انگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں ـ نامور ڈاکٹروں ـ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ـ ضعف بصارت ـ تاریکی چشم ـ دھند ـ جالا ـ ڈھلکا ـ پڑوال ـ غبار ـ پھولا ـ سبل ـ سرخی ـ ابتدائی موتیابند ـ ناخنہ ـ پانی جانا ـ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی ـ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں ـ قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ علاوہ میرے کا سرمہ سفید اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ عہ خرچ بذمہ خریدار درخواست کے اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے ـ

المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ ـ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب +

تازہ سندات	ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے	تازہ سندات

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہہ جانا ـ دھند ـ سوزش ہر قسم جنکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں ـ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور انسے پیپ کا گرنا ـ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لیے ہر کسی کے لئے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے ـ

راقم ـ ڈاکٹر ایم ـ بی ـ سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی

(۲) ایم ـ ایس ـ سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۵۴ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھیں انمیں کثرت سے سواد نکلتا تھا اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکورہ نے تین روز تک اس سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی ـ راقم ـ خان بہادر محمد حسین خان ایل ایم ایس ـ اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل لاہور ـ

(۳) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے طیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھوں پر پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے ـ

راقم ـ ڈاکٹر سورج لال گھوس رائے بہادر ـ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ـ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک مریضوں پر استعمال کیا ہے میری رائے میں بینائی کو قائم رکھنے اور آنکھوں سے پانی بہنے کے لیے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے ـ راقم خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل ایم ایس ـ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور ـ

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بینک میں اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء میں جمع کیا گیا ہے ـ

روس - اجی یہہ تو تقویم پارینہ ہے
انگلنڈ - جی یہ دوامی جنتری ہے

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل انگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سُرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بہت بڑھ جاتی ہو اور عینک بھی حاجت نہین رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکین۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ عمدہ میرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری کا سرمہ فی تولہ ۸ محصول خرچ بذمہ خریدار درخواست کے اخبار کا حوالہ ضرور دین نقالی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب +

تازہ سندات — ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے — تازہ سندات

(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہو بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہی بالخصوص مفصلہ ذیل کے لیے بمنزلہ اکسیر ہو آنکھون سے پانی کا پھٹ جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہین جلن اور کمزوری نظر ناخنہ یا باہر اور اندر کی جھلی کا زخم ورانسے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر کیمیاوی شئے نہین ہو اس لیے ہر کسی کے لئے اسکا استعمال مفید ہو مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہو وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہیے اسلیے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے میرے کا سرمہ ضروری مفید ہے
راقم۔ ڈاکٹر ایم۔ بی۔ سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی

(۲) ایم۔ ایس۔ سندیافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر مین بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہو مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ اتم دیوی بعمر ۲۵ سالہ سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھون کی پلکون مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھی انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیا کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک اس سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ انے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی۔ راقم۔ خان بہادر محمد حسین خان ایل ایم ایس۔ اسسٹنٹ سرجن نشتر وانریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل لاہور۔

(۳) مین نے میرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے طیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون پر پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔
راقم۔ ڈاکٹر مہر چ لال گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک مریضون پر استعمال کیا ہے میری راے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھون سے بیماریون سے بچنے کے لیے میرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہو۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل ایم ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اوسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین جمع کیا گیا ہے۔

تاج پوشی کی طیاریان

کئے برسات نے عاشق کے ہرے داغ جگر
سبز ہی سبز نظر آتے ہین سب دشت و جبل
باغ عالم ہے یہ سر سبز زمین سے تا چرخ
قمریان اوڑتی نظر آتی ہین شکل ہریل
برق وش ماہ جبین جھولتے ہین جھولے مین
برج میزان مین مہ و مہر جھلملاتے ہین محل
کوئی کہتی ہے پپیہے سے نہ گا او خانہ خراب
کہدے پی پی مرے دل او کلیجہ کو نہ مل
ٹھنڈی آہین کبھی بھر بھر کے یہ کہتی ہے کوئی
وہ تو پردیس مین ہین کون کرے گرم بغل
اپنے پیارے کو کوئی خط مین یہ لکھوائی ہے
جلد آؤ ہمین ساونکے نہ دن جائین نکل
پڑھتے ہی خط کے چلے آؤ یہ لکھتی ہے کوئی
مجکو فرقت مین برس ہے کے ہے بڑا ابلک قلق
کوئی جھنجلا کے یہ کہتی ہے وہ جب آئین گے
ہائے پیا اوٹھتی جوانی مری جب جا سکی کل
ہوکے مایوس کوئی کھینچتی ہے آہین سرد
کہتی ہے آؤ جو پردیس سے ہوکر بیکل
کوئی کہتی ہے وہ برسات مین آئے نہ اگر
تو مری جان غم ہجر مین جائے گی نکل
کوئی کہتی ہی بصد یاس کہ وہ بن سنگار
کس کو دکھلاؤن مسی کسکو دکھاؤن کاجل
کوئی کہتی ہے نہ دیکھا نہین ہوتے ایسے
جو مری آنکھونسے ہوتا تھا نہ دم بھر اوجھل
دیکھکر رنگ یہ توبہ سے ہو میری توبہ
دختر رز کے لئے دل ہے نہایت بیکل
تا قیامت رہے آباد ترا میخانہ
ساقیا مجھ سے گلگلون کی اچھوتی بوتل
خود بخود کاگ اوڑے جسکا دم بادہ کشی
اوسکی مستی سے مگر ہوش مین آئے نہ خلل
بیٹھون اس ٹھاٹھ سے پیرونکے اکھاڑے مین مجھے
گوپیان کہدین کنھیا ہے بنا پھر گوکل
ان خیالات مین تھا مین کہ خرد نے یہ کہا
اب بھی چیتو تو دنیا کی چال نہ چل
ایسے بیہودہ خیالات سے اب ہاتھ اوٹھا
کیسی مستانہ ہی ترنگ کیسی ہے رندانہ غزل
واقعی حال زمانہ کا کچھ اب کر تحریر
مونھ سے اب تازہ مضامین کے تو لعل اوگل
غور کر وقت یہ تو وقت عجب دولت ہے
کہین یہ نقد ترے ہاتھ سے جائے نہ نکل
ہے یہی مصلحت وقت اب اے مشفق من
ستنے لکھنے مین نہ کر پھر غزلیات مہمل
سمجھکے یہ بیٹھے زمانہ کا لکھا شہر آشوب
پگڑیان سنتے ہی محفل مین سبھی جائین اوچھل

مطلع

کیا خزان آئی زمانہ کا گیا رنگ بدل
اب آرام مین راحت مین شریفونکے خلل
دفعتہ ہوگئے افلاس وا راذل زردار
ہوئے نادار شریف اور کمین اہل دول
مخملی تن مین وہ پوشاک پہنے پھرتے ہین
جنکی آنکھون نے کبھی دیکھی نہ خواب مخمل
دور سے جھکے شریفونکو جو کرتے تھے سلام
دیکھئے انکو تو اب چلتے ہین وہ اینٹھکے بل
جنکو بستر بھی ٹوٹی ہوئی جھلنگا ہوتی تھی نصیب
اونکے رہنے کو ہین آراستہ اب شیش محل
مسند و قصر و گلستان ہین بہت اونکے پاس
ہت مارے جو صدا پھرتے تھے جنگل جنگل
یہ وہی وحشی جو لوگ تھے استغفر اللہ
اونکی تعمیر نے جنگل مین کیا ہے منگل
بھوک کے صدمے سے تھا پیٹ چپاتی جنکا
حلوے اور پوریان کھا کھا کے ہوئے ہین تو بدل
تھا گزی گاڑھا پہننے کا نہ مقدور جنہین
پہنے پھرتے ہین وہ اب ڈھاکہ کی عمدہ ململ
بے سواری نہین چلتے ہین وہ اب ایک قدم
پھرتے تھے جوتیان چٹخاتے جو کوسون پیدل
نوش جان کرتے ہین [illegible] مرغ مسلم
بیچتے پھرتے تھے جو کھیلین چنے اور پھل
آج اون لوگون کا ارباب خرد مین ہے شمار
کل تلک کہتے تھے سب جنکو شریر اور پاگل
آج کہتا ہے کوئی سیٹھ کوئی ساہو انہین
کل جنہین کہتے تھے دو کا ہے جنگلی بیل
رستم و خان بہادر ہے خطاب آج اونکا
جسنے کسو نہ ملا کوئی نہ مارا کھٹمل
انقلاب ایسا زمانہ کا ہوا تھا نہ کبھی
ہاے اس گردش گردون نے کیا ہے بیکل
تھے جہان قصر سلاطین جہان رشک جنان
دیکھئے اب وہ کف دست ہین میدان چٹیل
مسکن غول بیابان وہ بنے ہین افسوس
ٹوٹے پھوٹے سے جو باقی ہین کہین قصر و محل
جھمکٹے رہتے تھے پریونکے جہان صبح و مسا
ہے وہان بومونکا بھوتونکا چڑیلونکا عمل
ڈھیر پھولونکے لگے رہتے تھے جنکے گلشن مین
اب وہان کوئی شجر ہے نہ کوئی پھول نہ پھل
ٹاٹ بھی اونکے بچھانیکو نہین مل سکتا
جنکی چھت گیری تھی اطلس کی تو بستر مخمل
بھاری ہے بھاری وہ اب بوجھ ہین ہونٹو سر پہ
درد سر تھا جنہین ایک بار لگانا صندل
پانو مین اونکے نہ جوتی ہے نہ سر پر ٹوپی
زیر پا رکھتے تھے جو فرش حریر و مخمل
ہین پیادہ وہی وہ اب جنکی سواری مین کبھی
عربی گھوڑے چلا کرتے تھے صدہا کوتل
ہوگیا اہل سخاوت سے زمانہ خالی
باقی ایک اہل کرم ہی تو ہزارون ابخل
دیکھنے مین تو ہین خوش رنگ مگر ہین پھیکے
اہل دولت ہین اب اس عہد مین اس قسم کے پھل
پھرتے ہین اہل ہنر آہ خراب اور ذلیل
سرفراز عہدۂ ممتاز پہ اب ہین اجہل
شاعرونسے بھی ہوا جاتا ہی خالی اب ہند
بعد چندے نہ کہے گا کوئی پھر شعر و غزل
شاعر ایک شعر کا پاتے تھے صلہ اتنا کبھی
کہ اوٹھا لیتے تھے گھر بیٹھے وہ سونیکا محل
اس زمانہ مین کرے مدح کسیکی جو کوئی
ایک پیسہ بھی نہ ممدوح سے پائیگا وہ ڈبل
ہان بڑی قدر کرے جو وہ صلہ مین تو یہ دے
چار پیسے کی دوات اور ٹکے کی پنسل
فارسی والونکی صورت نہ دکھائی دیگی
کیونکہ نوکر وہی ہوگا جو کرے پاس مڈل
اہل ایمانکی نہین شکل دکھائی دیتی
جسطرف دیکھو نظر آتے ہین ارباب دغل
اہل اسلام نہ پابند شریعت کے رہے
شاستر و وید پہ کرتے نہین ہندو بھی عمل
اور کا ذکر ہے کیا کہتے ہین سب جنکو بھگت
نوش کرتے ہین بٹن چاء کباب اور روٹی ڈبل
اکثر اس رنگ کے بھی اب ہین کہ ہمین پنڈت
گر شراب اونکو ملے نہ پیئین گنگا جل
ہین مسلمان بھی اس قسم کے اکثر صد حیف
کھاتے ہین کھانے جو انگریزی مین ہوٹل
ہون جو قانع نظر آتے ہین کم ایسے فقرا
عالم اب ایسے بہت کم ہین جو ہون نیک عمل
پڑھے جاتے نہین صد حیف نماز جمعہ
دیکھنے جاتے بصد شوق ہین بڑھوا منگل

پانچہزار روپیہ انعام
ہیرے کا سرمہ
پانچہزار روپیہ انعام
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل انگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
معزز انگریزوان میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس
سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔
ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم صاحب اور اودیہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بہت
بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لیے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے
فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپیہ عطا ہیرے کا سرمہ سفید اسفید قسم تولہ تین روپیہ خاص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری کا سرمہ فی تولہ
مہر خرچ بذمہ خریدار درخواست کے اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ہیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔
المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب +
تازہ سندات
ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے
تازہ سندات
(۱) مین بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ہیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص امراض ذیل کے لیے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہہ جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموما آنکھ آنا کہتے ہین۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور راستے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ مین کوئی مضر یا اوی شئے نہین ہے اس لیے ہر کسی کے لئے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات مین جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا ضرور پاس رکھنا چاہئیے اسلیے مین بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہون کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ہیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے
راقم۔ ڈاکٹر ایم۔ بی۔ سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی ایم۔ ایس۔ سندیافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ انگلینڈ امرتسر
مین بڑی خوشی سے ہیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار میا سنگھ صاحب اہلو والیہ نے تیار کیا ہے مین نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ تم دیوی عمر ۲۵ سالہ سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں مین خرد خرد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھین عرصہ سے سرخ اور دکھتی تھی انمین کثرت سے مواد نکلتا تھا اسکی بینائی مین اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلے پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک اس سرمہ کا استعمال کیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اسنے امراض مذکورہ سے صحت کلی پائی۔ راقم۔ خان بہادر محمد حسین خان ایل ایم ایس۔ اسسٹنٹ سرجن پنشنر وانریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل لاہور۔
(۳) مین نے ہیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے طیار کیا ہے ان مریضون پر جنکی آنکھون پر پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔
راقم۔ ڈاکٹر مہج لال گھوس رائے بہادر۔ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔
(۴) مین اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ مین نے ہیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلو والیہ نے تیار کیا ہو اپنے زیر علاج کئی ایک مریضون پر استعمال کیا ہے میری رائے مین بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں سے بیماریون سے بچنے کے لیے ہیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم۔ خان بہادر ڈاکٹر امیر شاہ ایل ایم ایس۔ اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔
پانچہزار روپیہ کا انعام
اگر کوئی شخص ہیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اوسکو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۰ء مین جمع کیا گیا ہے۔

روس۔ من عاشق دیرینہ ام
کابل ۔ من واقف دیرینہ ام
انگلستان۔ ھونہہ!

نئی کتابین

احمق الذین - ظرافت کا دلچسپ ناول مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ جسمین خوشگوار چاشنی ظرافت کے ساتھ لکھنؤ کے ایک متمول نوجوان کے سوانح جست اور دلچسپ پیرایے مین لکھے گئے مین لکھنؤ سے حیدر آباد کا سفر - وہان تلاش معاش اور نوکری انگریزی وضع کا اختیار کرنا - سیفا ری کے خبط مین مبتلا ہو کر وطن آنا پھر یہان سے پنجاب کی ریاست مین نوکر ہونا - وہان ایک مس کے عشق مین پھنسنا - نکالے جانا - مس کا ہمراہ آنا - لکھنؤ کے طرح طرح کے مہذب آوارہ لوگون مین پھنسنا - پھر بے پروائی کی وجہ سے مقدمات دائر ہونا اور آخر کو پاگل خانے پہونچنا عجب ڈھنگ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے - یہ ناول پہلے بھی شائع ہوا تھا اب شائقین نے اصرار سے کر چھپایا ہے قیمت ۹؍ فی جلد علاوہ محصول ڈاک -

کالا پلیٹ - ناول مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ - [illegible] ظرافت اور ظرافت کے ساتھ دکھایا گیا ہے کہ [illegible] فوق العادات کا عقیدہ ضعیف ہوتا جاتا ہے - [illegible] مافوق العادات بھی معدوم ہوتے جاتے ہین [illegible] علاوہ محصول ڈاک -

میٹھی چھری - مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ - اسمین نہایت [illegible] اور دلچسپ زبان مین نئے طرز سے [illegible] ایسے چالون سے دولت دنیا چھین کے تاراج ہوتے ہین - بعض بعض حصے اس ناول کے غور کے لائق ہین قیمت ۴؍ علاوہ محصول -

حیات شیخ چلی - ظرافت کا دوسرا لاجواب ناول مصنفہ منشی محمد سجاد حسین صاحب ایڈیٹر سرکار نظام - اسمین شیخ چلی کی مضحکہ انگیز سوانح عمری - اور انکے منصوبون کی نوعیت اور شیخ کی طبیعت عجب سنجیدگی و تحقیق کے ساتھ بیان ہوئی ہے قیمت ۸؍ فی جلد علاوہ محصول ڈاک -

میرزا مستا - ظرافت کا تیسرا ناول مصنفہ جناب مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش - مشہور اور معروف نامہ نگار اودھ پنچ و مشہور مصنف ناول و مثنویات - اسمین نہایت دلچسپ اور ہنسانے والے واقعات پیاری اور شستہ زبان مین بیان ہوئے ہین عبارت کی خوبی دیکھنے سے علاقہ رکھتی ہے قیمت ۱۰؍ فی جلد علاوہ محصول ڈاک -

جلے تن - داستان سوخت ظرافت مصنفہ مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش - جس رنگ اور طرز واسوخت آجکل لکھے جاتے ہین انکا خاکہ ظرافت کے ساتھ اڑایا گیا ہے اسکی شاعری قابل دیکھنے اور تقلید کرنے کے لائق ہے قیمت ۲؍ فی جلد علاوہ محصول ڈاک -

جنتریہائے ظرافت ۱۹۰۱ء کی جنتریان جنمین وہ مضامین جو عموماً جنتریون مین ہوتے ہین ظرافت کے پیرایہ مین لکھے گئے ہین قیمت فی جنتری ۲؍ جو صاحب سب جنتریان خرید کرینگے ۴؍ قیمت لیجائیگی -

[illegible] الفلسفہ - اسمین وضاحت سے اصول علم [illegible] کے مستند رسالے سے اردو مین ترجمہ کیے گئے ہین قیمت ۴؍

مضامین اڈیسن - مولوی مرتضی علی شہرت نے اسپکٹیٹر کے مضامین اخلاقی انتخاب کرکے بامحاورہ اردو مین ترجمہ کیے ہین قیمت ۱۲؍

المشتہر - منیجر اودھ پنچ

اشتہار کتاب دولت باغبانی

مجموعۂ آب حسن کی نسخے اور مجرب قواعد اور ہدایت باغبانی کے درج ہین جنکو آجکل کے مالی نہین جانتے ہین مصنف کتاب ہذا [illegible] زمانہ سابقہ مین باغات شاہی [illegible] ملازم تھا اور مسٹر فلپ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ [illegible] سہارنپور [illegible] ہے اور ۲۲ برس کے ذاتی تجربہ سے حاصل ہوئے ہین واسطے شائقین باغ اور امرا کے جاسکے قصدان ہین شائع کیے گئے ہین اور اپنے باغات کو نمونہ بہشت کا بنا سکتے ہین یعنی قلمی آم فصلی لنگڑا کشمل بھی امرود کا باغ لگا مین بدرجہا نفع دکھلایا ہے چار بیگہ کے باغ مین آٹھ سو روپیہ سالانہ کی آمدنی بعد چند سے ہوگی اور پھر سال بسال ترقی ہوگی اور بہت سی ترکیبین لکھی ہین جنگل ورا دسرا افتادہ زمین کو قابل تھالے تیار کرکے مثل خود رو درختان کے بغیر آبپاشی کے قلیل خرچ مین باغ لگا کر آمدنی بڑھانا اور قلمی اور تخمی آم کے پودے کو بترکیب عرقیات اور خوشبو سے اصلاح کرکے خوشبودار آم پیدا کرنا جسمین کیوڑہ گلاب وغیرہ کی خوشبو آئے بارہ ماسی آم کا درخت تیار کرنا ترکیب تخم ریزی حفاظت آبپاشی جنمین پیٹر لگانے اور پیوند باندھنے کے دو طریق جنسے آم شیرین خوشبودار رنگین کلان تخم چھوٹا بے ریشہ انار انگور بے دانہ ہوگا جملہ طریق قلم باندھنے کے مع نقشہ جات گل مشہور میوہ خوشنمائی کروٹن وغیرہ اور فصلی اور دوامی میوہ کے درختان بیان گلاب گل داؤدی کا بہت بڑا نمائشی پھول پیدا کرنا فہرست اسے چیدہ اقسام گلاب گل داؤدی اور فصلی انگریزی اور دیسی پھول کے درختان کے نام بخط انگریزی اردو بیان زراعت دوب گھاس جسمین نفع کثیر اور جسکے کھانے سے گھوڑے اور مویشی فربہ ہوتے ہین اور دو طریقہ کاشت سبزی ترکاری آلو گوبھی - کرم کلا شلجم وغیرہ کا جسکے پھل پھول کلان لذیذ اور پیداوار بکثرت ہوتے ہین خربزہ شیرین مثل لکھنؤ کے ہوتا ہے علاج دفعیہ دیمک کیڑون وغیرہ کا یہ کتاب ۱۱۲ صفحہ ۸/۱ + ۶ + ۱۰-۱ انچہ کاغذ سفید پر خوشخط چھپی ہے قیمت فی جلد (عہ) محصول ڈاک ذمہ خریدار پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت قدر دانون کے نزدیک یہ دس روپیہ کو بھی ارزان ہے یہ کتاب مصداق اور سیر خسرو باغ کی ہے جو اس فن مین کمال رکھتے ہین -

اسکو مثل دیگر کتب کے نہ تصور کرین لوگ دھوکا کھائے ہوئے ہین اسکو ضرور منگوائین اور اپنا مقصد دلی پورا کرین بارش آگئی جلد منگوائین اور باغ مطابق اُسکے لگائین تو جلد تیار ہوگا -

دیگر وزیر جنتری برآمد تنخواہ ۵ سے دہ ہزار روپیہ تک جسمین جنتری انگلش سوجہ آورد فرد ورری اور ایک سالانہ جنتری دوامی دوسرے دوسو برس کی شامل ہے یہ جنتری واسطے آسانی ارباب فرج بخشیان افواج وغیرہ کے جو تنخواہ کا بل بناتے ہین اور بانٹتے ہین نہایت کام کی ہے اور تنخواہ رقم کے ہندسون مین لکھی گئی ہے قیمت ۲ ۔ نام معہ ڈاک خانہ صاف ارقام کرنا چاہیئے -

المشتہر منشی محمد شاد علی اور منشی وزیر علی از الہ آباد محلہ کٹگھی بازار

"پیاری سہیلی"

مخدرات عصمت و طہارت کے خط طرح طرح کے سبق [illegible] ہین اور روزمرہ زبان محاورہ [illegible] تعلیق اور استاد ہین ہمہ جہت تیار ہوا [illegible] مہیا ہوتی ہے -

المشتہر - اسلام حسین لکھنؤ - جھوائی ٹولہ -

تازہ سندات
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
تازہ سندات
معززانگریزون میڈیکل کالج کے پروفیسرون - ناموروڈاکٹرون - والیان ریاست اور
ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق
فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے -
ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سیل - سرخی - ابتدائی
موتیابند - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے ادویہ کے آنکھون کے مریضونپر
اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چندروزنکے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہی اور عینک
کی حاجت نہین رہتی ہی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہی - قیمت اسلیے کم رکھی ہی
کہ خاص وعام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہی
مبلغ دو روپے - ممیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپے - خالص ممیرہ
فی ماشہ مبلغ بیس روپے - مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ - خرچ ڈاک بذمہ خریدار -
درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین - نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے
اشتہارون سے بچنا چاہیے -
المشتہر
پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ - ضلع گورداسپور (پنجاب)
پانچ ہزار روپے انعام
اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے - تو اس کو
مبلغ پانچہزار روپے انعام دیا جاویگا - جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۱ء مین جمع کیا گیا ہے

جلوۂ داغ

اور پبلک اوسمین اور بڑی بات یہ ہو کہ ہماری معالب

چند دنون سے جلوۂ داغ نام ایک مختصر رسالہ جسکو داغ کے کسی شاگرد نے مرتب کیا ہے اور جسکو وہ بہ محاورہ خود سوانح عمری سمجھتے ہین - مخالف اور موافق - خوب خوب بحثین ہو رہی ہین - مخالفین کے اعتراضات و فیلسوفیانہ بحثین بھی دیکھے اور موافقین کے بھی چند جرئی دبی ہوئی تحریرین بھی مینے دیکھین - مین نہ شاعر ہون نہ شاعر کا پیرو نہ اسکا شوق مینے کبھی کیا نہ یقیناً اسکا مذاق مجھ مین ہے لیکن رنگین مزاج ہون - ترکیب طبیعت مین ہے - شعر فہمی کا مادہ مجھ مین ضرور ہے اور اس کے لیے لیاقت ہے کہ دو شخص جو باتین یا بحث کرین اوسمین حق و ناحق کی تمیز کر سکون مینے سوانح عمری داغ کی بھی ایک شخص سے مانگ کر دیکھی سوانح عمری لکھنے اور پڑھنے اور سمجھنے کی مجھ مین بڑی لیاقت ہے اس لیے کہ ابتداے عمر سے سیکڑون سوانح عمریان مین نے دیکھ ڈالین اور جہان کسی کی سوانح عمری کا پتہ ملا منگائی شعر اور شاعری کے حصہ کو اگر چھوڑ دیجیے تو مین سوانح عمری کی نسبت صرف اسقدر راے دے سکتا ہون کہ حضرت احسن کی طبیعت مین سوانح عمری لکھنے کا مادہ نہین یہ جسکی سوانح عمری لکھی گئی اوس کے حالات زندگی اسقدر وسیع تھے جسکے سوانح کا تذکرہ کیا جاے - مین اگر احسن کی جگہ پر ہوتا تو اسقدر صرف لکھ دیتا - کہ داغ نام شاعری اردو دان بود در دہلی زاد - بہ رام پور ماند - بہ لوہارو موقوف شد - بہ حیدر آباد رسید - اکنون یقیناً انجا خواہد مرد یا تو بہ بردن رسیدہ است مطابق عمر خویش -

اللہ اکبر - خیر صلاح - رہا شعر و شاعری کے جھگڑے کے لیے اونکے دیوان موجود ہین جنکو گا نا ہو حنکالین -

سوانح عمری ایسے شخص کی لکھی جاتی ہے جسنے حوادث عالم گرم و سرد زمانہ کی منزلین طے کر کے کسی مفید ملک و ملت حالت مین اپنے کو پہنچایا ہو -

مخالفین نے جس لیاقت اور حکیمانہ اصول سے اعتراض کیا ہے وہ دراصل اونکی عالی دماغی اور لیاقت کی شہادت دیتا ہے - خصوصاً حضرت شوکت بنگ کے اعتراضات (جو خطاب غالباً کسی شاہی سرکار سے بجلدوے خدمات لائقہ شوکت محل کیطرح اونکو ملا ہو - یا خود آنکا نام ہو) سب سے قوی اور بالیاقت ہین - انھون نے ایک ایک حرف پر سوانح عمری کی بحث کی ہے - اور جو اعتراضات شاعری پر کیے ہین وہ علاوہ اُن جو بادی النظر مین مجھ ایسے کم ماہر کو معلوم ہوے ہین - فن سے شعر کا آشنا ہے - مگر لوگون کو تو مزہ در ہی پسند ہونگے موافقین بجز اس کے کچھ نہین کہتے کہ داغ مسلم الثبوت اوستاد ہین آپ کے اعتراضات سے کیا ہوتا ہو اور ایک دو شعرون پر جو اعتراضات ہین اوسکا بھی مختصر جواب دیا ہے - مگر انکل بچو - بے تکا -

داغ سے مین واقف نہین لیکن اخبارون سے اسقدر آگاہ کر دیا ہے کہ یہ کہنا مشکل ہے کہ داغ مسلم الثبوت اوستاد ہین - مسلم الثبوت اوستاد کے لیے ضروری ہے کہ وہ عربی فارسی کا عالم متبحر ہو - اس فنی شاعری کا وہ آنکار جید ہو - یہان داغ کے بعض شعر تو تقطیع سے گرے ہوتے ہین بعض سستی ہوتے ہین تب پھر مسلم الثبوت اوستاد کیسے -

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید

امیر مرحوم کی کسی نے نہ سوانح عمری لکھی نہ تذکرہ آج دنیا اوستاد مانتی ہے - امیر مرحوم - قدر مرحوم - انکو ملک نے خود بخود اوستاد مانا - فن کے کامل ہونے کا نام اوستاد نہین ہے بلکہ جس فن مین ہو صاحب اجتہاد ہو اور اجتہاد بھی استادان و اصل کمال یا سلف سے خلاف نہو -

اب کسی امیر کا اوستاد ہونا - اوستاد مسلم الثبوت نہین بنا سکتا - اگر ایسا ہوتا تو ہمارے بر جیس قدر بہادر مرحوم کے اوستاد مولوی احمد حسین میراثی - جو فارسی کے بے نظیر اوستاد تھے اور بادشاہ کے اتالیق اور قوم کے میراثی تھے ضرور - اوستاد مانے جاتے -

ایک اخبار نے لکھا ہے ایسی ترقی کسی شخص نے نہ کبھی کی ہے نہ آیندہ امید ہے - کس صیغہ مین فن شاعری مین زمانہ اوسکا قدر دان ہے نہین ترقی کیا ہوا - رجہان جہان مین لقدر حالت ترقی ہوئی - منشی امیر احمد صاحب کے سامنے - رام پور مین کسی کا چراغ نہ جلا -

قدر نے حیدر آباد مین کم عروج نہین پایا - داغ کی لیاقت کی وجہ سے قدر اور عروج اوسوقت سمجھا جاتا جب رامپور مین عروج ہوتا جو رئیس خود بڑا علامہ و فاضل شخص تھا - ہان تقدیر دا شخص ضرور ہین تنخواہ بڑی پاتے ہین -

باقی اوستاد مسلم الثبوت کی بحث ختم کیجیے - جب مین نہین تسلیم کرتا - ملک کے لائق و معاملہ فہم لوگ کیا تسلیم کرینگے اور اگر آپ سب کا یہ مطلب ہو کہ داغ کے آنسو پونچھین اور وہ خوش ہون تو بہتر ہے ہماری بھی صلاح ہے اونکو سبحان ہندستان کہیے مگر یار و داغ کا اختیار وہان کچھ بھی نہین کسی کو نہ نوکر کرا سکتے ہین نہ سفارش کر سکتے ہین بیکار رہی کی خوشامد ہے -

راقم - زاغ - لکھنوی -

جلوۂ داغ

نمبر ۹

" کلام کا اندازہ "

یہ سرخی دیکر شاگرد رشید فرماتے ہین -

" ہم نے مرزا صاحب کے دواوین مین سے اشعار کا شمار تو کیا نہین جو یہ بات بتائی جاسکے کہ آپنے تعداد مین کسقدر شعر کہے ہین مگر ہان یہ اندازہ یون ہو سکتا ہے کہ ابتداے مشق سے حضرت اوستاد ذوق مرحوم کی حیات تک آپکا اتنا کلام جمع ہو گیا تھا جو ساٹھ جزو مین لکھا گیا تھا اور جسمین غزل قصیدہ قطعہ - واسوخت - رباعی - مخمس - مسدس - خطوط - نظم عرائض وغیرہ ہر صنف کا کلام موجود تھا "

تحقیقات کا پایہ اتنا زبردست ہونا چاہیے - گیارہ سال کی عمر مین بقول شاگرد رشید کے داغ نے شعر کہنا شروع کیا اور صرف شعر گوئی پر ساری مصروفیت نہ تھی بلکہ ہر قسم کی علمی تعلیم کے سوا - بانک - بنوٹ پٹہ نیزہ بازی کشتی تیراکی سینا کاٹنا پھکیتی بکیتی چو رنگ لگانا سپہ گری گھوڑے کی سواری بندوق لگانی تیر اندازی - اور مختلف و متفرق فنون مین بھی کمال حاصل فرماتے تھے اور نستعلیق کی بھی مشق چلی جاتی تھی - ۷ - سال کی عمر مین رامپور پہونچے ۹ سال مین علوم فارسیہ عربیہ کی تعلیم بھی حاصل کر لی اور مذکورہ صدر فنون مین کمال حاصل کر لیا - رسالہ جزو شاعری کی ہر صنف مین لکھ ڈالے - حالانکہ غالب و ذوق نے بھی اسقدر مشاق پر ساٹھ جز نہین لکھے - اس زمانہ مین کہ ہر مسئلہ کی تحقیقات عقلی معقولی دلائل سے ہوتی ہے اور اصول و روایت پر ہر امر کی تنقیح و تنقید کیجاتی ہے ایسی لائیف تحریر کرنا مناسب نہ تھا -

اگر صرف غزلیات کی نسبت تحریر ہوتا کہ سو دو سو غزلین داغ نے جمع کر لی تھین تو ملک تسلیم بھی کر لیتا کہ صاحب عالم نے چھوٹی بیگم صاحبہ کی خاطر و دلداری کی وجہ سے بچے کو لکھدی ہونگی مگر ایسی جراءت کرنا اور آنکھون مین خاک جھونکنا جسکا یقین اور ثبوت دینا محالات عادیہ سے ہو ہمارے دوست احسن کا کام ہے -

ناظرین نے داغ کے قصیدے ملاحظہ فرمائیے باوجود کہنہ مشقی اور دعوی اجتہاد کے ایک قصیدہ بھی اصول کے موافق نہین ہے اُسوقت انھون نے قصیدہ کیا لکھا ہوگا اور اُس قصیدے کی کیا وقعت ہوگی باقی اصناف سخن جنکا ذکر شاگرد رشید اور مداح لبید نے کیا ہی قابل التفات نہین اگر ایک دو صنف کلام درج کر دیے ہوتے تو ہم ناظرین کو دکھا دیتے کہ واسوخت قطعہ رباعی مخمس مسدس کا اوسوقت کیا مرتبہ ہوگا ہمارے نزدیک نہین بلکہ سارے ملک کے نزدیک بجز غزل کے داغ اور اصناف سخن مین قلم اوٹھا ہی نہین سکتے جب اسوقت

یہ عالم ہے تو بھئی کی شاعری کا ذکر ہی فضول ہے۔ ہمارے زمانہ میں توہمات و تخیلات کا زیادہ زور نہیں ہے آجکل بغیر ثبوت کے دعوےٰ ڈگری نہیں ہو سکتا۔ خوش اعتقادی دینیات میں واجب ہے۔ داغ کی شاعری اسوقت ملک کے سامنے ہے اونکے قصائد پر ریویو ہو چکے ہیں اونکے کلام کی بیشتر صلاح ہوئی ہے۔ ۲۰ برس کی عمر میں تو بڑھیا شاعری کی تحریر کرتا ہے کی یہ حالت ہے کمسنی کے عالم میں لڑکیوں کا گھر زندہ ہوگا۔

"مگر افسوس ہے کہ وہ دیوان کا دیوان ہنگامہ غدر میں ایسا تباہ و برباد ہوا کہ پھر اسکا پتہ نہ چلا"۔

سارا گھر جڑ و کلام کی عزیز نکلی اور اب ہمکو بیان احسن کی کچھ شکایت بھی نہیں رہے۔

احسن نے التزام کیا ہے کہ ذوق کی سوانح عمری کی مطابقت داغ کی لائف سے کرتے جائیں اور طابق النعل بالنعل کا مسئلہ حل ہوتا جائے۔

آبحیات میں احسن کے بڑے بیانات آزاد نے ذوق کے کلام کا اندازہ حال بتا کر صرف اسی بات پر قصہ تمام کر دیا ہے کہ حافظ ویران ایک مٹکے میں مسودات کو بھرتے جاتے تھے مگر ایام غدر میں وہ مٹکہ جمنا میں بہہ گیا۔

ہمارے دوست احسن کو بھی دور کی کوڑی لانا تھا ہی اونھون نے کہا کہ گھر اور رکھا تو آزاد کے حصے میں رہتے دو تم کلام پریشان کو جمعون میں لکھوا کر اور پر حاشیہ تحریر کرو ہیچ ہے

اگر مدر نہ تواند پسر تمام کند

بچا سے جو کچھ باقی رہ گیا تھا لائق بھتیجے نے پورا کر دیا۔ داغ صاحب پر ہمکو ہنسی آتی ہے کہ اونھون نے اپنے اوستاد کی خوب خبر لی تھی۔ ذوق کی روح بہت خوش ہوئی ہوگی افسوس ہے کہ آزاد کے حواسون میں فتور آ گیا ورنہ وہ اس سوانح عمری کی خوب خبر لیتے۔ ایام غدر کا نسخہ کچھ ایسا ہاتھ آیا ہے کہ ہزارون فقیر دل کے شہزادے بن گئے ہزارون گدا اپنا شجرہ قارون سے ملانے لگے۔ شعرا کے کلام پر تو غدر نے ستم ہی توڑا خدا جانے جاہل مطلق سپاہیون نے ذوق و داغ کے کلام کو کیا کیا اسوقت تک کسی دوسرے شخص کے نام سے بھی نہیں چھپا۔

شائد لائق مصنف کو یہ نہیں معلوم ہے کہ حکیم محمود خانصاحب مرحوم کا گھر اور نواب احمد بخش خانصاحب مرحوم کا خاندان غدر کی آفت سے محفوظ رہا تھا۔ حکیم صاحب مرحوم کے گھر پر تو مہاراجہ صاحب پٹیالہ کی طرف سے سکھون کا پہرہ تھا اور نواب احمد بخش خانصاحب مرحوم برٹش گورنمنٹ کے خیر خواہ جان نثار تھے۔ معلوم ہوا کہ نواب شوکت محل صاحبہ سوت اونکی اس سسرال مین نہ تھین اسلیے کہ صاحب عالم ولیعہد سلطنت کے وفات کے بعد پتہ نہیں چلتا کہ دس مہینے تک وہ کس گھر مین اور کن کی وجہ سے رہی تھین شائد چاندنی چوک مین ہوئی اور یہ سارا جز و نکا دیوان بھی ضائع ہوا ہوگا۔ خیر اگر وہ کلام ہوتا بھی تو کیا ہوتا اس زمانہ مین تو آپکے اوستاد جہان کا کلام ایسا ہے جبکہ ہر طرح پر اچھا ہونا چاہئے تھا اسوقت تو دائی نون اوٹھانے کے قابل ہوگا اچھا ہوا تلف ہوگیا۔

این دفتر بے معنی غرق مے ناب اولیٰ

ہاں ایک دو شعر جو یاد آ گئے وہ لکھ لیے اور پھر اونمین کچھ اور شعر بڑھا کر سطر سے تیرانی غزلین پوری کرلی ہین۔

کاش سوانح نگار صاحب نے ایک دو غزل ایسی سونغ پر تحریر کی ہوتین جنکو دیکھکر ناظرین اولوالابصار اندازہ فرماتے کہ وہ مشق کس قدر کے شعر کس رنگ کے تھے اور اب جو اضافہ ہوا ہے وہ رنگ کیسا ہے۔ اسکے سوا طبیعت خداداد کے جوہر کھلتے اور بلاغت و مذاق سے ناظرین واقفان فن محظوظ ہوتے۔

"اس مبسوط دیوان کے ضائع ہوجانے کے بعد رامپور کے زمانہ قیام مین آفتاب داغ۔ گلزار داغ۔ فریاد داغ کی اشاعت ہوئی۔ پھر حیدرآباد مین مہتاب داغ چھپوایا گیا اور اوسکی اشاعت کے بعد آپکے کلام کا مسودہ جسمین ترتیب قریب پورے دیوان کا مصالح تھا کسی حسد حریف نے اوڑا لیا کر بار بہت تلاش کے ابتک اسکا پتہ نہیں"۔

گلزار داغ کا تبصرہ دوسرے درجہ مین مولف نے جو قائم کیا ہے یہ ایک قسم کی تدلیس ہے گلزار داغ رامپور مین اول دیوان کے نام سے شائع ہوا اور یہی دیوان وہ دیوان ہے جسکی نسبت عام طور پر لوگون کا یہ خیال ہے کہ اسکی ضخامت کا بڑا حصہ صاحب عالم فتح الملک بہادر کے نتیجہ طبع کا جوہر ہے اونکی وفات کے بعد حبیب نواب شوکت محل صاحبہ باہر آئین تو یہ کلام بھی زنان نفقہ مین ملا اس دیوان مین جو غزلین رامپور مین لکھکر شامل کیگئین گو وہ لکھنو کے شعرا کی دیکھی ہوئی ہین تاہم داغ صاحب کی نازک خیالیاں صاف صاف الگ نظر آتی ہین۔ ہمکو اگر وقت ملا تو ریویو کے بعد ہم یہ محنت ناظرین کی ضیافت طبع کی غرض سے گوارا کرینگے۔ اور دکھا دینگے کہ ہم اپنے دعوے مین کس حد سچے ہین۔ بڑا ثبوت تو یہ ہے کہ گلزار داغ کی جو زبان ہے اور جو خیالات و شائستگی اسمین ہے۔ آفتاب و داغ مہتاب داغ مین نہین ہے۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گلزار داغ کسی پرانے مشاق شاعر کا کلام ہے اور یہ دیوان کسی مبتدی کی تصنیف ہے ہین۔ یہ خیال میرا ہی نہین ہے بلکہ بڑے بڑے تجربہ کار اور لائق سخن شناس بھی ایسا ہی کہتے ہین۔ اور کہنے سننے کی کوئی بات ہی نہین ہے تینون دیوان موجود ہین ناظرین اس دعوے کی تصدیق دیوانون کو سامنے رکھکر فرمالین۔

یہ کہنا کہ ایک دیوان کسی حریف نے اوڑا لیا تعجب کی بات نہین ہے بلکہ لعنت ملی اونکا ذہین پڑھنے کا موقع ہے اس لیے کہ داغ جب سے دکن مین گئے ہین اونھون نے اپنی شہرت بڑھانے کے واسطے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ جو غزل کہی وہ فوراً اخبارات مین شائع کرا دیتے ہین دکن ریویو آصف الاخبار رفیق دکن کے اخبارات جام جم وغیرہ اس بات کے شاہد عادل موجود ہین پھر کیونکر ممکن ہے کہ کوئی حریف شائع شدہ کلام کو اڑائیگا سرقے سے دو مطلب اسکے ہو سکتے ہین۔

(۱) تو یہ کہ وہ کلام اپنے نام نامی سے شائع کرے۔

(۲) یہ داغ کو نقصان پہونچائے کہ اونکے پاس کلام نہ رہے۔ دونو باتین شائع ہو جانے کے بعد باقی نہین رہتین نہ کوئی اپنے نام سے چھپوا سکتا ہے نہ داغ صاحب کلام سے محروم رہ سکتے ہین۔ اخبارات کی فائل موجود ہین۔ اسکے سوا دیوان داغ صاحب کا باہر میدان مین تو پڑا نہین رہتا ہے ہم نے تو یہی دیکھا ہے کہ وہ اپنے کلام کو بہت احتیاط سے رکھتے ہین مخصوص ایسے وقت مین کہ اونکے پاس ہر قسم کی حفاظت کا سامان موجود ہے اس تعلّی سے کیا فائدہ ہے۔ ایسی بات کہنا جسکو ملک تسلیم نہ کرے عقل ایسند نہین فرماتے۔ ہم لوگ تو مان بھی سکتے ہین مگر وہ لوگ جو اس بات سے واقف ہین کہ داغ ۹۔۱۰۔۱۲ شعر کی غزل بھی بڑی فکر و تردد سے کہتے ہین تو کیونکر ممکن ہے کہ اونھون نے دیوان کے دیوان لکھ ڈالے ہونگے۔ رامپور مین بقول مولف کے داغ صاحب ۲۰ سال رہے اس عرصہ مین اونھون نے دو دیوان ایک مثنوی لکھ ڈالی حالانکہ اس دعوے کے اعتبار سے انکو کم سے کم چار یا پنچ دیوان لکھنا چاہیے تھے حیدرآباد مین ایک دیوان چھپوایا دوسرا حریف لے اوڑا تیسرا چھپنے والا ہے ۵ سال مین تین دیوان مرتب ہوئے لہذا ۲۰ سال مین چھ دیوان ہونا چاہئے تھے۔ خدا جانے اس قصہ سے کیا فائدہ ملا اور ملک کے سامنے کیا رفعت بڑھی حریف کے لے بھاگنے پر انعام کا اشتہار بھی ہو گیا مگر ابتک پتہ نہین ہے واہ خوب ہے اور اس حریف کی تعریف کرنا چاہیے کتنا چابک دست اور شوخ مزاج ہے۔ کاش آس حریف کا نام بھی بتا دیا ہوتا کہ وہ لکھنو والا تھا یا رامپور کا تھا یا دہلی کا تھا ہندو تھا یا انگریز تھا۔ ہمکو تو شبہ ہوتا ہے کوئی خاندانی حریف ہوگا۔

جسکا نام بتانا لائق مصنف نے پسند نہین کیا۔ آگے چلکر اوسی درون کی ہی ہے کہ اس کلام کا بھی یہی حال ہے کہ جو غزلین حبابہ کے پاس بھیج گئی ہین یا کوئی شعر یاد آ جاتا ہے تو لکھ لیا جاتا ہے ورنہ ابتک حیدرآباد کے قیام مین دو تین دیوان شائع ہو جاتے۔

شاگرد صاحب سے یہ کون دریافت کرے کہ ایک دیوان کی مصالح کے گم ہو جانے سے دو تین دیوانو نکی اشاعت کس نے روکی ہے ایک جو ہی گیا تھا تیسرا دیوان چھپوا دیا ہوتا۔ کیا اچھی منطق ہے جبتک گم شدہ دیوان حریف کے پاس سے نہ آجائیگا اور مرتب دیوان نہ شائع ہونگے یا یہ مطلب ہوگا کہ اُس ایک ہی دیوان کے ساتھ مین تین چار دیوانون کا مواد فاسد

نیا صوبہ پُرانا مشغلہ

سمجھنا تھا کہ شاید یہ فلسفہ ہم لوگون کی سمجھ مین نہین آسکتا۔
باقی آیندہ

راقم - شوکت جنگ۔

لطیفہ

ایک ڈپٹی مجسٹریٹ نے جو قوم کے بنئیے تھے کسی شریف کو کسی خفیف جرم پر سنگین سزا دی - شریف صاحب بھی شاعر سزا سنکر آپ نے فی البدیہہ یہ شعر سنا یا۔

میزان عدالت ہوئی بنئیے کے تعلق
ہر شخص کو لازم ہے قدم تول کے رکھے

ڈپٹی صاحب سنتے تو بنئیے مگر وہ بی فارسی سب گھوٹے ہوئے بلا کے حاضر جواب - آپنے فوراً یہہ جواب دیا۔

میزان عدالت کی صداقت ہی نہوتی
بنیا جو نہوتا تو عدالت ہی نہوتی

راقم - وشنو سہل

آئمہ ثلاثہ کے بانیین کوا ہی کیا حلال
کوے کی بچہ شرع مین وہ بھی حلال ہے

طرف دار زاغ و زغن آکدھر ہے
کہ احکام مذہب سے تو بے خبر ہے
نہ اسلام سے کچھ تعلق نہ دین سے
یہہ غفلت کتابون مین کیا مستطر ہے
ہدایا کو دیکھا نہ شامی کو دیکھا
نہ کنز الدقائق پہ تیری نظر ہے
خبر کیا قدوری مین جو کچھ لکھا ہے
کہ نادی جہالت کی یان جوش پر ہے
تجاہل سے شرح وقایہ نہ دیکھی
نہ کچھ در مختار ہی کی خبر ہے
نہ طحاوی کو تونے آنکھون سے دیکھا
کرے کیا تعصب ہے تو کور و کر ہے
فتاوی ہے مشہور اورنگ زیبی (عالمگیری)
کہ وہ ذکر حلت سے پر بیشتر ہے
نہ دیکھا اوسے اور نہ منہاج دیکھی
کرے کیا کہ تو علم سے بے بصر ہے
نہ تفسیر کا علم تونے پڑھا ہے
نہ فقہ و احادیث کی کچھ خبر ہے
صد افسوس گر تجکو آتا نہ تھا کچھ
تو کیون یاوہ گوئی پہ باندھی کمر ہے

جو ہین نائب انبیا اونکو ہنسنا
نہین چاہتا اسمین دین کا ضرر ہے

بنی خصیم

اودھ پنچ کے پرچے مین ایک کوے کا بچہ بولتا نظر آیا - مین حیران ہوا کہ آلہی اخبار مین کوے کا بچہ کیسا غور سے سنا تو وہ اپنے حلت سے گھبرایا ہوا تھا مضطربانہ قان - قان - اور اق - اق - مشکل سے سمجھ مین آئی - کہ اسپر لگے پر چھری پھرنے سے ہکا بکا ہو - باہر گیا اسکو خبر نہ تھی کہ مالا بد منہ - کنز الدقائق شرح وقایہ - ہدایہ - در مختار - اور عالمگیری - شامی - اور حدیث و تفسیر کی تمام کتابین اسکی حلت کے گواہ دیتا - اب بچکر کہان جاتا ہے - کوئی دم چھری سے حلال ہے - اور قلم نے سیخ پر کباب ہی - ملا امیر محمد اور نہلی متعصب اور ناواقف غیر مقلد مین جو ہمیشہ حنفیون سے اختلاف بھی رکھتے مین - سودا یا ہو نکا ہی اونکا مورا تا ہے بیتو بروش ایام اوس قلیہ مین مبتلا ہوکر بھوک کے بدولت راہی عدم ہوا اوسکا کلام آپ ہی لیے قابل سند ہے - یاد رکھیے کہ حلال کو حرام جاننے سے بغاوت شریعت اور کفر لازم آتا ہے - ہرگز اسپر نفس کو جرات کی اجازت نہ دو مولانا عبد الحلیم لکھنوی فرنگی محلی نے کوے کی حلت مین رسالہ لکھا ہے - سودا کے زمانہ مین کسی نے اسکی حلت کو بیان نہ کیا تھا - پھر اوس عامی زاغ نے کوے کی حمایت مین اگر بیہودہ نظم کہی ہے - اول تو شعرا کا اتباع موجب گمراہی ہے - جسپر سورہ شعرا شاہد ہے - دوسری سودا کو کب ستی مذہب مین مداخلت کا حق ہے اس زمانہ مین تمام ہندوستان حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی ادام اللہ فیوضہم کے علم و فضل اور عرفان و کمال پر متفق ہے - بلکہ عرب و عجم گواہ ناطق - یہ فتوی بھی انہین حضرت نے لکھا ہے نہین تو نہ کوئی حلال کو حرام کر سکتا ہی نہ حرام کو حلال شرع مین کسی کی ترمیم کی کیا مجال ہے - اصل شے کوئی ہو مباح ہے اور پھر حرمت کا حکم بحیثیت تصریح عارضی ہے - امام مالک کے نزدیک ہر چیز جو بتصریح نہ روکی گئی ہو حلال ہے - امام ابو حنیفہ اور دیگر ائمہ نے قواعد اصول علم شرع سمجھنے کے لیے بتائی ہین غراب البین جسکو کھیت کا کوا کہتے ہین اور صرف دانہ کھاتا ہے بالاتفاق تمام ائمہ کے نزدیک حلال ہے وہ کوا جو دانہ اور نجاست دونون چیزین کھاتا ہے - وہ باستثنا مذہب بعض علما شافعی کے حلال کرنا جائز ہے - تیسرا کوا جنگلی اور کوہی کوا ہے جو صرف مردار کھاتا ہے - وہ البتہ حرام ہے سواے مالک کے چوتھا ابلق کوا ہے جو اس ملک مین نہین ہے جسکو نجی بنگ عربون سے تشبیہ دی ہے سواے مالک اوسکو حرام جانتے ہین اتو زاغ حلال ہوگیا ہم اوس چیز کو حرام نہین کر سکتے جسکو شرع نے حلال کر دیا - یہ بہت کسی جانور ہی کی ہوگی -

حرامی عرب مین چور کو کہتے ہین جو غیر کے مال حلال کو چرا کر لیلو حرام اپنے تصرف مین لاے ہم اوسکو جو حلال کو حرام سمجھے اس لیے اس لفظ سے تعبیر کرتے ہین کہ وہ شرعاً کفر کا مصداق ہوگیا اب سنیے حضرت ظرافت کے لیے پھر پڑھے گی سودا کے بند کو کس خوبی سے ساتھ پیوند لگایا ہی۔

وہو ہذا

سودا ہوا ہے شرع مین کسکی مجال ہے۔
کیونکر حرام اوسکو کہین جو حلال ہے
سودا کے چہرہ پر عرق انفعال ہے
بے علم محض تھا کہ یہہ اوسکا مقال ہے
مشکر کے پیچ آج یہی قیل و قال ہے
کھانے کی چیز کھا نیکا سبکو خیال ہی
اسواسطہ کہ شرع مین کوا حلال ہے
یون دخل امر و نہی مین کس کی مجال ہے
جو فقہ دان ہو اس سے یہ اپنا سوال ہی
سودا بچہ کو عالمون سے کچھ ملال ہے
افسوس کس کی شان مین یہ قیل و قال ہی
اک مسخرا یہ کہتا ہے کوا حلال ہے
وارث جو انبیا کے ہین وہ مسخرے ہوے
تم دین کے سمجھنے کے قابل کدھے ہوے
حشرات ارض بند ہین یہہ اوٹھ کھڑے ہوے
جو کاہلی سے رینگ رہے ہین پڑے ہوے
ہمت نہین کہ دین کی دولت حصول ہو
مضمون وہ لکھین گے جو بالکل فضول ہو
اے کاش ہند سے کہین مٹ جاے جاہلی
دم آئے اپنی قوم مین گم ہو جو کاہلی
ہر سمت ملک مین یہ جہالت بپا ہوئی
کیا مسخرون کی مشق شریعت پہ ہوگئی
ہے طعن اہل علم پہ بالکل جہول ہین
کیا اسنے ہو خطاب کہ غیر عقول ہین

راقم

غضب ہے کوے کا بچہ کہ تکتے ہی انڈا
حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی

نور الحسن نزہت از کرتپور ضلع بجنور

نئی کتابیں

احمق الذین ظرافت سے لبریز ناول مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ جسمین خوبصورت چاشنی ظرافت کے ساتھ لکھنؤ کے ایک متمول نوعمر کے سوانح چست اور دلچسپ پیرایے مین لکھے گئے ہین لکھنؤ سے حیدرآباد کا سفر۔ وہان تلاش معاش اور نوکری انگریزی وضع کا اختیار کرنا۔ سفر بمبئی کے خبط مین مبتلا ہو کر وطن آنا پھر یہان سے پنجاب کی سیاست مین نوکر ہونا۔ وہان کے ایک لس کے عشق مین پھنسنا۔ نکالے جانا۔ مس کا ہمراہ آنا۔ لکھنؤ کے طرح طرح کے مہذب آوارہ لوگون مین پھنسنا۔ پھر بے عذری کی وجہ سے مقدمات دائر ہونا اور آخر کو پاگل خانے پہونچنا عجب دلگی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہ ناول پہلے بھی شائع ہوا تھا اب شائقین کے اصرار سے مکرر چھپا ہے قیمت ۱ر فی جلد علاوہ محصول ڈاک۔

کایا پلٹ ناول مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ۔ اس مین متانت اور ظرافت کے ساتھ دکھایا گیا ہے کہ جس ملک مین مافوق العادات کا عقیدہ ضعیف ہوتا جاتا ہے وہان آخر مافوق العادات بھی معدوم ہوتے جاتے ہین۔ قیمت ۸ر علاوہ محصول ڈاک۔

میٹھی چھری مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ اسمین نہایت چست اور دلچسپ زبان مین نئے طرز سے دکھایا گیا ہے کہ کیونکر کن چکنون اور چالون سے دولت دنیا چھین کے قابض ہوئے ہین۔ بعض بعض حصے اس ناول کے فوٹو کے لائق ہین قیمت ۱۲ر علاوہ محصول۔

حیات شیخ چلی ظرافت کا دوسرا لاجواب ناول مصنفہ منشی محمد سجاد حسین صاحب اہلکار سرکار نظام۔ اسمین شیخ چلی کی مضحکہ انگیز سوانح عمری۔ اونکے منصوبون کی کیفیت اصلی شیخ کی حلیت عجب سنجیدگی و تحقیق کے ساتھ بیان ہوئی ہے قیمت ۸ر فی جلد علاوہ محصول ڈاک۔

مسٹر اسٹا ظرافت کا تیسرا ناول مصنفہ جناب مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش مشہور اور معروف ناول نگار اودھ پنچ مشہور مصنف ناول و مثنویات اسمین نہایت دلچسپ اور ہنسانے والے فقرات پیاری اور شستہ زبان مین بیان ہوئے ہین عبارت کی خوبی دیکھنے سے علاقہ رکھتی ہے قیمت ۸ر فی جلد علاوہ محصول ڈاک۔

جلے تن ۔ ماسوخت ظرافت مصنفہ مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش جس رنگ اور طرز واسوخت آج کل لکھے جاتے ہین اوسکا خاکہ ظرافت کے ساتھ اوڑایا گیا ہے اسکی شاعری غور سے گویی دیکھنے اور تقلید کرنے کے لائق ہے قیمت ۲ر فی جلد علاوہ محصول ڈاک۔

جنتریہائے ظرافت ۱۹۰۵ و ۱۹۰۶ کی جنتریان جنمین وہ مضامین جو عموماً جنتریون مین ہوتے ہین ظرافت کے پیرایہ مین لکھے گئے ہین قیمت فی جنتری ۱ر جو صاحب سب جنتریان خرید کرینگے ۲ر قیمت لیجائیگی۔

برہان الفراست ۔ اسمین وضاحت سے اصول علم قیافہ کے مستند رسالے سے اردو مین ترجمہ کیے گئے ہین قیمت ۲ر

مضامین اڈیسن ۔ مولوی ارتضی علی شہرت نے اسپکٹیٹر کے مضامین اخلاقی انتخاب کرکے بامحاورہ اردو مین ترجمہ کیے ہین قیمت ۱۲ر

المشتہر منیجر اودھ پنچ

اشتہار کتاب دولت باغبانی

یہ تحفہ کتاب جسمین عملی نسخے اور وہ تجربے قواعد اور ہدایت باغبانی کے مندرج ہین جنکو آج کل کے مالی نہیں جانتے ہین مصنف کو ایک ہیڈ مالی ہے جو زمانہ سابقہ مین باغات شاہی لکھنؤ مین ملازم تھا اور مسٹر فلپ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ باغ خسرو الہ آباد سے اور ۲۲ برس کے ذاتی تجربہ سے حاصل ہونے ہین واسطے شائقین باغ اور امرا کے جلسے کے مقصد ان مین شائع کیے گئے ہین اور اپنے باغات کو نمونہ بہشت کا بنا سکتے ہین یعنی قلمی آم فصلی سنگترا کٹھل لیچی امرود کا باغ لگانے مین بہ رجا نفع دکھلایا ہے چار بیگھہ کے باغ مین آٹھ سو روپیہ سالانہ کی آمدنی بعد چند سے ہوگی اور پھر سال بسال ترقی ہوگی اور بہت سی ترکیبین لکھی ہین جنکی ورا دوسرا استادہ زمین کالی تھالے تیار کرکے مثل خود رو درختان کے بعیر آبپاشی کے قلیل خرچ مین باغ لگا کر آمدنی بڑھانا اور قلمی اور تخمی آم کے پیڑ کو بترکیب عرقیات اور خوشبو سے اصلاح کرکے خوشبودار آم پیدا کرنا جسمین کیوڑہ گلاب وغیرہ کی خوشبو آوے بارہ ماسی آم کا درخت تیار کرنا ترکیب تخم ریزی حفاظت آبپاشی و ضمین پیڑ لگانے اور پیوند باندھنے کے طریق جیسے آم شیرین خوشبودار رنگین کلان تخم چھوٹا بے ریشہ امرود انار انگور بے دانہ ہوگا جو طریق قلم باندھنے کے مو لفشہ ہدایات کل مشہور میوہ و خوشنمائی کروٹن وغیرہ اور فصلی اور دوامی پھول کے درختان بیلین گلاب گل داؤدی کا بست بڑا نمائشی پھول پیدا کرنا فہرست اسے چیدہ اقسام گلاب گل داؤدی اور فصلی انگریزی اور دیسی پھول کے درختان کے نام بلحاظ انگریزی اردو بیان مزراعت دوب گھاس جسمین نفع کثیر اوسکے کھانے سے گھوڑے اور مویشی فربہ ہوتے ہین اور طریقہ کاشت سبزی ترکاری آلو گوبھی۔ کرم کلا۔ ٹماٹر وغیرہ کا جسکے پھل پھول کلان لذیذ اور پیداوار بکثرت ہوسکتی ہین خربزہ شیرین مثل لکھنؤ کے ہوتا ہے علاج دفعیہ دیمک کیڑون وغیرہ کا یہ کتاب ۱۶۸ صفحہ ۲۰ + ۲۶ انچ کاغذ سفید پر خوشخط چھپی ہے قیمت فی جلد (۱۲ر) محصول ڈاک ذمہ خریدار پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت ہر دوانون کے نزدیک یہ دس روپیہ کو بھی ارزان ہے یہ کتاب حصہ قرار سیر خسرو باغ کی ہے جو اس فن مین کمال رکھتے ہین۔

اسکو مثل دیگر کتب کے نہ تصور کرین لوگ دھوکا کھائے ہوئے ہین اسکو ضرور منگوائیں اور اپنا مقصد دلی پورا کرین بارش گئی جلد منگوائیں اور باغ مطابق اسکے لگائین تو جلد تیار ہوگا۔

دیگر قدیر جنتری برآمد تعداد ۸ ر ۱۰ ہزار سو پیک جسمین جنتری انگریزی سنہ ہجری و فصلی وغیرہ ایک سالانہ جنتری دوامی دوسرے دو سو برس کی تقاویم یہ جنتری واسطے آسانی ارباب فرج بخشیان نوابی وغیرہ کے تنخواہ کا بل بنانے ہین اور بانٹنے مین نہایت کام کی ہے اور تعداد رقم کے ہندسون مین لکھی گئی ہے قیمت ۲ر نام حصہ ڈاکخانہ صاف ارقام کرنا چاہیئے۔

المشتہر منشی ارشاد علی اور منشی نذیر علی الہ آباد واحمد گنج بازار۔

"پیاری سہیلی"

مفیدات صحت و طہارت کے خطوط جو طرح طرح کے سبق دیتے ہین اور روزمرہ زبان محاورہ کے حق مین شفیق اوستاد ہین۔ ہر جہت تیار ہوا ہے جو ہدیہ ہوتی ہے۔

المشتہر۔ اسلام حسین لکھنؤ۔ جھوائی ٹولہ۔

تازہ سندات - مصدقہ جناب [illegible] اکزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب - تازہ سندات

معزز انگریزون - میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔

ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہے بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے - قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپے - میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپے - خالص میرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپے - مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ - خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین - نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -

پروفیسر میا سنگھ اہلوالیہ مقام بٹالہ - ضلع گورداسپور (پنجاب)

(۱) جناب پروفیسر صاحب - سلام نیاز میرے کے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجائے کم ہے مین نے آنکھون کی بیماری کے لئے ایسی مفید دوائی کبھی نہین دیکھی - ایک مریض پر تو اس نے جادو کا اثر کیا - اسکی آنکھین بباعث زہر آتشک عرصہ دس سال سے بے نور ہوگئی تھین صرف کسی قدر طاقت بینائی اندر کے پردیمن موجود پردہ کار ہنا اور انٹرس کو بٹ مین سخت نقصان تھا - اس سرمہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا - مہربانی کرکے ایک تولہ سرمہ سفید میرہ قیمت طلب بذریعہ پارسل جلد روانہ فرمائین -

راقم - ڈاکٹر شیخ احمد بخش پنشنر ڈاکٹر مقام دیوری - ضلع ساگر

(۲) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپکے میرہ کے سرمہ کو تقریباً ۴ مریضون پر استعمال کیا جو کہ موتیابند - دھند - پھولا - ناخنہ - آنکھین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے سب مریضون نے سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اور بیحد پایا

میری رائے مین آپکا سرمہ کل پبلک کو بہم پہنچانے کیلئے بذریعہ ڈاکخانجات اور سرکاری نمبردار کی معرفت فروخت ہونی چاہیے کہ خلق خدا کو فائدہ پہنچے

دو غریب اشخاص کیلئے سرمہ سفید [illegible]

دعا ہے خیر یاد کریہ براہ مہربانی ایک تولہ میرے کا سرمہ سفید اعلیٰ قسم وی - پی پوسٹ بھیجدیجئے

راقم چودھری امیر خان میڈیکل انچارج شفاخانہ تونسہ - ضلع ڈیرہ غازی خان

(۳) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب بندہ نواز تسلیم - مزاج شریف آپکے بیان سے بذریعہ ویلیو ایبل سرمہ منگا کر استعمال کیا صد صد کا مفید ثابت ہوا - بلکہ صحت کلی ہوگئی - آپکا تیار کیا ہوا سرمہ واقعی پانی سرخی چشم - دھند - خارش چشم - وپڑوال کے کھجلاہٹ - خارچشم - شروع کیٹر کٹ (ابتدائی موتیابند) مین بھی مفید ہے بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضون پر استعمال کیا تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا - واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجدیجئے -

راقم - ڈاکٹر ریاض الدین مقام گرانگ ضلع چھینا - سرحد ملک چین

پانچ ہزار روپے انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے - تو انھی کو مبلغ پانچہزار روپے انعام دیا جائیگا - جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۱ء مین جمع کیا گیا ہے

پانچ ہزار روپے انعام

جلوہ داغ

بقیہ تبصرہ

ایسا اعتبار معہ فرہنگ اول کے مضمون کو حرف بحرف ملاحظہ فرمائیگا ۔

"جسطرح آپکا کلام زود فہم سہل ممتنع ہوتا ہی اسیطرح آپ شعر بھی بہت جلد فرماتے ہین اور شعر کہنے کا وہ عجیب اور مشکل طریقہ ہے جسکی نظیر دوسری جگہ نہین ملسکتی" ۔

زود فہم بعد سہل ممتنع دو باتون کی تردید بخوبی ہم کرچکے ہین اور یہ ثابت کردیا ہے کہ داغ کا بہت سا کلام ایسا ہوتا ہے جسکو وہ خود بھی نہ سمجھتے ہونگے سواسطے کہ وہ ترکیب لفظی کے سوا معنی کا بہت کم خیال رکھتے ہین بعد آرد و کی سیدھی سادھی لفظون کو ایسا پیچیدہ کردیتے ہین جسکو ارباب نشا اللہ گو یے وغیرہ کیا سمجھتے ہونگے بڑے بڑے لائق لوگ بھی نہین سمجھتے ۔ سہل ممتنع اگر اسیکا نام ہے کہ آسان الفاظ مین کلام ہو اور کچھ معنی نہ رکھتا ہو تو بیشک محالات سے یہ بات ہو کہ دوسرا شخص اونکے مثل کہہ سکے اور اگر اصلی و حقیقی معنے سہل ممتنع کے لیے جاتے ہین تو اسوقت تک اردو کا کوئی شاعر یہ دعوی نہین کرسکتا ۔ میر تقی میر جو شاعرون کے رب النوع تسلیم کیے گئے ہین اونکے سارے دیوان مین ہے نشتر انتخاب کیے گئے ہین ایسا ہی کل شعرا کا حال ہی ۔ یہ دعوی مجرد اوستاد کی ستائش کے واسطے ہی اسواسطے ہم زیادہ اسپر زور بھی نہین دیتے ۔ صرف عجیب ۔ اور مشکل دو باتون پر نظر ڈالتے ہین کہ داغ کے کلام مین عجیب بات کیا ہی اور مشکل بات کیا ہی ۔

"یعنی آپ عام شعرا کی طرح علیحدہ کسی گوشہ مین بیٹھکر کبھی شعر نہین کہتے بلکہ یہ کہنا ذرا بھی مبالغہ نہین ہے کہ آپ سے تنہائی مین شعر ہی نہین ہو سکتا ۔ جب کہا تو مجمع مین جب فکر کی تو سب کے سامنے"

عجیب اور مشکل دونون باتین معلوم ہو گئین یعنے داغ بھری محفل مین فکر کرتے ہین اور لوگون کیطرح تنہائی مین آپ شعر نہین فرماتے ۔ یہ بڑی مداحی کی گئی ہے اس بات کی خبر نہین رہی کہ یہ مداحی نہین ہے بلکہ انتہا درجہ کی توہین ہے ۔ کتنے عیب کی بات ہو کہ تنہائی مین شعر ہی نہین کہہ سکتے ہین حالانکہ باکمال شاعر کے واسطے یہ لازم ہو کہ وہ حاضر و غائب خلوت و جلوت ہر موقع و محل پر شعر کہتا ہو گو یا داغ کے واسطے یہ ضرورت ہو کہ جبتک لوگ نہ بیٹھے ہون تو وہ شعر ہی نہین کہہ سکتے ہین اگر حضور نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ طلب فرماکر ایک غزل کی فرمائش کردین اور یہ بھی فرمادین کہ ابھی غزل کہکر جانا اور جناب وہان بیٹھکر غزل کہو تو بقول مولف کے (آپ سے تنہائی مین شعر ہی نہین ہو سکتا) داغ صاحب بغلین جھانکنے لگین گے اور فرمائین گے کہ حضور عالی بندہ عاجز ہے جبتک ڈھول رہا نہ بجا ہو آدمی نہ چیخ رہے ہون مین فکر نہین کرسکتا ۔ کیا خوب ستائش ہے ۔ تعریف کے پیرے مین کیا کیا حملے کیے جا رہے ہین ۔ اسکے بعد دعوے کے ثبوت مین ارشاد ہوتا ہے ۔

"ہم سب خادم اور نیز دوسرے احباب پاس بیٹھے رہتے ہین اور آپسمین مختلف قسم کی باتین کرتے رہتے ہین جنکو خود آپ بھی سنتے رہتے ہین اور فکر سخن بھی ہوتی رہتی ہے جو شعر آپ فرماتے ہین ایک دوسرا آدمی لکھتا جاتا ہے"

اوستاد کا کمال یہ دکھلایا جاتا ہو کہ وہ باتین بھی کرتے جاتے ہین اور شعر بھی کہتے جاتے ہین ۔ پنکھے جاتے ہین اور شہنائی بجاتے جاتے ہین ۔ بے پروائی اتنی بڑھی ہوئی ہے کہ دوسرا آدمی لکھتا جاتا ہے گویا وہ شعر ڈالنے کا سانچہ ہین ۔ اور کیون نہو اردو اونکی مادری زبان ہے اونھون نے گلیے محلون مین پرورش پائی مان باپ دونون اہل زبان یہ بات اور لوگون کو کہان نصیب اور ایسی نظیر دوسری جگہ کہان ملسکتی ہے ۔ ایسی نامور مان ۔ باپ کسی اور شاعر کو نہ ملے نہ وہ نظیر آ پیش ہو سکتا ہے ۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا بیان مرقومہ بالا کی تردید کے واسطے و نیز دروغ گو را حافظہ نباشد کی مثال ثابت کرنے کی غرض سے ہم ناظرین کو تھوڑی تکلیف دیتے ہین کہ براہ کرم وہ اسی سوانح عمری کا صفحہ ۳۰ سطر ۱۵ کو ملاحظہ فرمائین جہان یہ ارشاد ہوا ہے ۔

صفحہ ۳۰ ۔ سطر ۱۵

"ایک مرتبہ کا ذکر مرزا صاحب فرماتے تھے کہ مین ایک صاحب مشاعرہ کی فرمائش سے انھین کے سامنے غزل کہہ رہا تھا اور ایسا مصروف و منہمک تھا کہ کسی آنے جانے والے پاؤن کی آہٹ یا باتون کی آواز قطعاً نہین سنائی دیتی تھی دو صاحب بزرگ صورت ریش سفید وغیرہ وغیرہ آئے اور کھڑے ہو گئے دو ایک آدمی اور صاحب مشاعرہ عبدالرزاق صاحب جو میرے ہم صحبت تھے میری انتشار طبیعت کی وجہ سے کوئی بات بھی اونسے نہ کر سکے"

اب کوئی ذی ہوش عقل تسلیم کرسکتا ہو کہ وہ عجیب اور مشکل بات جو دکھلائی جاتی تھی سیح تھی یا جھوٹ کہان تو اوستاد کا یہ شور و غل اور ایسا بہرہ دکھلایا ہوا کہ باتین بھی کرتے جاتے ہین قہقہے بھی لگا رہے ہین دوسرا آدمی شعر لکھتا جاتا ہے کہان یہ انہماک یہ مصروفیت کہ دو پہلے آدمی آئے اور آپ کی زیارت کو آئے آپ ایسے غرق اور فنا فی الشعر تھے کہ پاؤن کی آہٹ تک نہ معلوم ہوئی بلکہ آپکے انتشار طبیعت کی وجہ سے میر مشاعرہ نے بھی آپکی زیارت نہین فرمائی معلوم ہوا کہ داغ صاحب کو خلوت و تنہائی کا بہت خیال ہو اور ہونا بھی چاہیے ۔ اس بیان سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تنہائی اور تخلیہ کی ضرورت داغ کو ہوتی ہے بلکہ اور شعرا تو ایسا نہین بھی کرتے ہین وہ تنہائی کو بھی پسند کرتے ہین اور ضرورت کے وقت بزم مشاعرہ مین بھی شعر کہتے ہین اور آنے جانے والون سے اخلاق و تہذیب کا برتاؤ بھی کرتے جاتے ہین ۔

اس موقع پر ہم شعرا گزشتہ کا کیا ذکر کرین ایک زندہ شاعر کا ذکر کرتے ہین ۔

جنکو جناب غالب مرحوم سے تلمذ ہے اور فی الحال بھوپال مین قیام ہے حکیم محمد معشوق علی صاحب جوہر مشہور ہین اس بلا کا ذہن اور طبیعت اونھون نے پائی ہے کہ خلوت جلوت کسی جگہ پر اونسے غزل قصیدہ مثنوی مرثیہ سلام جو جی چاہے کہلوا لیجیے اور مہمل نہین اعلی قسم کا کلام اور نکات کے ساتھ لطف یہ ہو کہ آپ شعر پورا لکھہ بھی نہ چکین گے کہ اونکی زبان دوسرا شعر موجود ہے اور شعر بھی ترتیب وار کہتے ہین ۔ دس شاگرد اونکے پاس بیٹھتے ہین دس کی مختلف فرمائشین ہین وہ دسون کو الگ الگ شعر کہلوا رہے ہین ایک ایک مشاعرہ مین دو دو تین تین غزلین اونکو کہنا پڑتی ہین ۔ حیدرآباد کی بے نیازی مین کمی نہین ہے آپ نے کونسی مشکل اور عجیب بات ثابت کرنا چاہی ہے ۔ افسوس جو دعوی آپ نے کیا وہ اسیطرح غلط ثابت ہوا ایک بات بھی سچی آپ نے نہین لکھی ۔

غرضکہ اس بیان مین جو کچھ شاگرد نے تحریر کیا ہے وہ سب متضاد باتین ۔ ہم بھی چاہتے ہین کہ اس بیان کے حرف بحرف پر ریویو کرین اس لیے آگے بڑھتے ہین ۔

"رامپور کے اکثر مشاعرون مین یہ کیفیت تھی کہ سرکاری مشاعرون کا کل اہتمام آپ کے سپرد ہوتا تھا"

یہ بات بالکل خلاف واقع ہی جن لوگون نے رامپور کے مشاعرے دیکھے ہین وہ بیان کرین گے کہ فرش اور روشنی کا انتظام مرزا داغ کے سپرد ہوتا تھا اور مشاعرہ کی اغراض و ضروریات سے جو میر مشاعرہ کے متعلق ہین اونکو کوئی سروکار نہ تھا نہ وہ دخیل تھے تسلیم ۔ منیر ۔ جلال ۔ تقی ۔ بیان صاحب کیطرح داغ بھی ایک غزل پڑھنے کے مستحق تھے ایسی باتون کا جھوٹ بیان کرنا جو ابھی ثابت ہو سکتی ہین یا جنکی تردید ہو سکتی ہے

ایک مریض- بھئی کیا علاج کیا جو صحت ہوئی-

دوسرا مریض- بس سب سے پرہیز-

فرمائیے کون سا مقطع اچھا ہے ۔
آجکل میں داغ ہوئے کامیاب
کیون مرے جائے ہو دو دن کے لیے
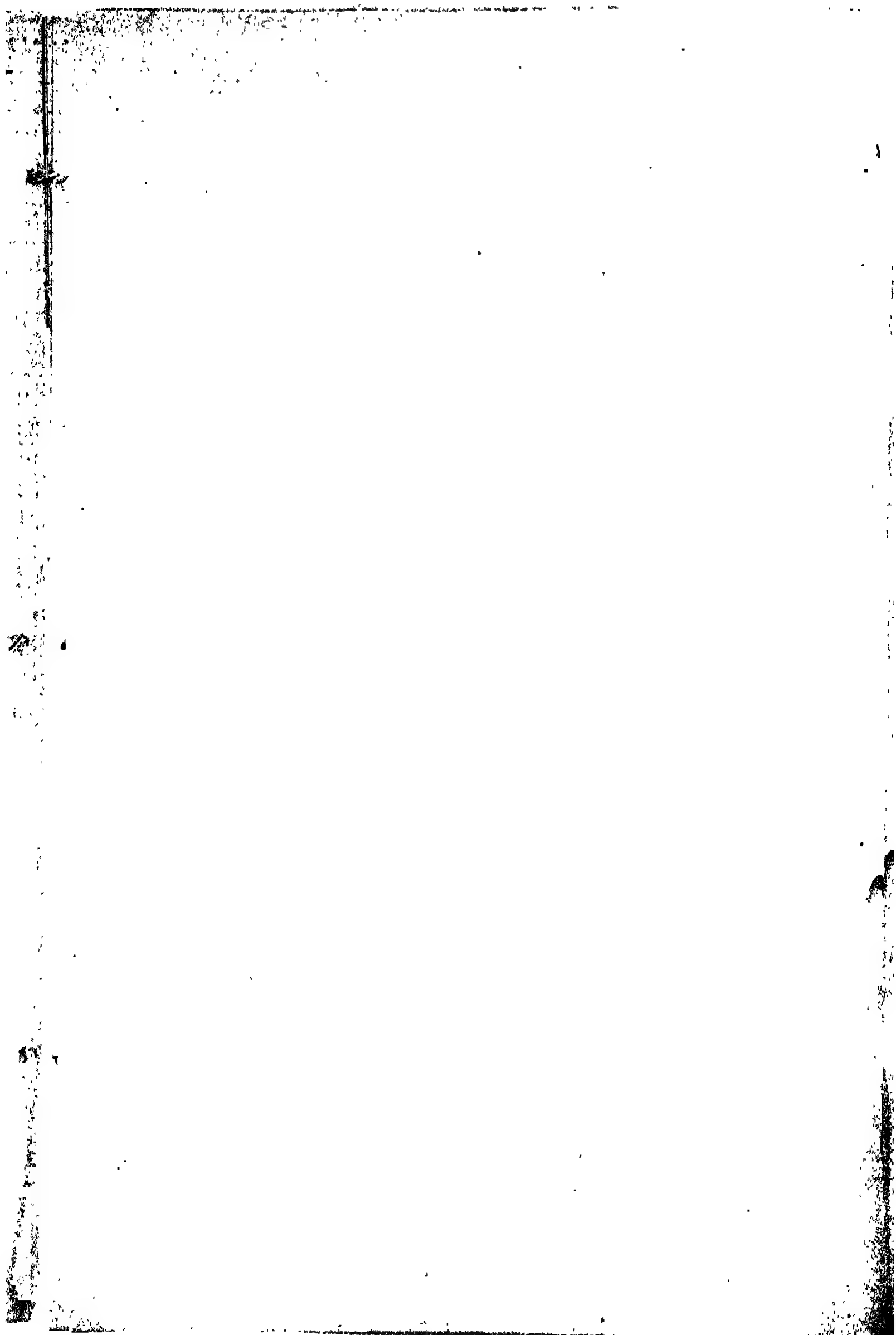
اسے جتیا سب میں در دروازہ آشنا ۔
جان دو دل دے کون دو دن کے لیے

خیر غزل گوئی تو کوئی بڑی بات نہ تھی دنیا میں بکمال تھا کہ قصیدے مثنوی مرثیہ سلام قطعہ رباعی ۔ اصناف سخن پر ایسی قادر ۔ تھین کہ فی البدیہہ لکھتی تھین جو مثنوی انھون نے جشن تاج محل (سرکار بھوپال) کے موقع پر لکھی تھی اگر وہ چھپ جاتی تو ناظرین ملاحظہ فرماتے کہ اس طبیعت کی بھی عورتین ہندوستان مین موجود ہین ۔

جب عورتون کے مقابلہ پر داغ صاحب کی یہ مداحی دیکھی جاتی ہے تو ہمکو بہت ہنسی آتی ہے ۔ معلوم نہیں احسن کی معلومات کا کیا حال ہے یہ کونسی فخر و مباہات کی بات تھی کہ ۱۵ منٹ مین داغ ایک غزل کہہ لیتے ہین دنیا مین اکثر ایسا کرتے ہین ۔

"اکثر شعرا کی کیفیت یہ دیکھی اور سنی گئی ہے کہ وہ پہلے مصرع آخر کہہ لیتے ہین اور پھر دوسری تاثیر اوسکے پہلے مصرع لگاتے ہین اور آپکی کیفیت یہ ہے کہ جب زبان سے شعر نکلتا ہے تو پورا ۔"

شاگرد صاحب نے اپنے نزدیک استاد کی بڑی فضیلت بیان کی ہے اور بیچارے شعرا پر تعریض کا دروازہ کھولا ہے ۔ لازم تو یہ تھا کہ اگر استاد کی مداحی منظور تھی تو خوب پیٹ بھر کے کی ہوتی کوئی بات اعتراض کی نہ تھی او شعرا پر کیون طعن کیا جاتا ہے اگر یہ طعن ہوتا تو آج داغ کی تعلی کیون کھلتی دہلی مرحوم شعرا کی روح کا یہ صبر پڑا ہے خصوص ذوق مرحوم شاہ نصیر مرحوم ۔ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ حضرت خواجہ میر درد میر مرحوم یہ بات محالات سے نہین ہے کہ اور شعرا ایسا نہین کرتے ہین ۔ شاعری ملکہ ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ شعر خود بخود نکلتے آتے ہین کوئی ضرورت فکر و کاوش کی نہین ہوتی اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ فکر و کاوش کرنا پڑتی ہے یہ بات ہر شاعر کے ساتھ ہے داغ کی تخصیص کیا ہے اور یہ بات ہمیشہ داغ بھی نہین کر سکتے کہ شعر ہی اونکی زبان سے نکلے ۔ مولف اسکو نباہ بھی نہ سکے خود ہی آگے چلکر یون فرماتے ہین ۔

"بلکہ بارہا خود ہم نے ایسا دیکھا ہے کہ مصرع اول پیچھے کہا اور دوسرا بعد کو فرمایا ۔"

اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ہمیشہ وہ شعر ولی نے سے ظاہر مین کبھی پورا شعر کہتے ہین کبھی پہلا مصرع فرماتے ہین ۔ اور ایسا ہر شاعر کرتا ہے اور ہر شخص ایسا کر سکتا ہے داغ مین کوئی سرخاب کا پر نہین لگا ہے ۔

ہمکو افسوس ہے کہ جس بات پر داغ کو فخر ہے یعنے اول مصرع وہ لیتے ہین یہ بات ہمارے نزدیک کوئی یقینی نہین ہے ہم نے آجتک جسقدر غزلین اور قصیدے ساقی نامے تحریر کیے ہین پہلی ہی مصرع کہے ہین اور ہمارے احباب ہمیشہ ہماری اس جرات پر ہنستے رہتے ہین جب ایک غیر مشہور شخص بھی ایسا کر سکتا ہے تو داغ کی خصوصیت ہی کیا ہے جی صاحب کو شکہ ہو ہم سے بلکر اپنا شک رفع فرمالیں ۔ جسطرح ہم دوسرے کی تعلی کو پسند نہین کرتے اسیطرح خود بھی تعلی کو نازیبا جانتے ہین مگر کیا کیا جاے ۔ سے

مقطع مین آپڑی ہے سخن گسترانہ بات

"زود گوئی اکثر اسا تذہ کی مشہور ہے لیکن اکثر دیکھا گیا ہے کہ زود گوئی کے سبب سے اونکے کلام مین کوئی عمدگی نہین پیدا ہوتی ۔"

شاعرون پر تو آپنے اوکیا ن آنے کی قسم کھالی ہے خدا جانے ان شاعرون نے آپکا کیا بگاڑا ہے ۔

اسیر ۔ منیر ۔ دو شاعر بڑے زود گو اور مشہور ہین اور غالبا یہ تعریض انھین پر ہوگی ۔ واقعی ان دونو کے کلام مین کوئی عمدگی نہین پیدا ہوئی ہے ۔ بیٹھے منہ شرم تو نہین آتی جنکی جوتیون کے صدقے مین آج اوستاد اوستاد ہوگئے ہین اونپر تبرا کہا جاتا ہے خدا جانے احسن کا کیا مذہب ہے وہ کسی مذہب کی بھی پابند ہین یا نہین ۔ اونکے چچا باپ تو بڑے لائق اور قابل انصاف پسند لوگ ہین ۔ احسن سلہ کو دکن کی آب ہوا نے کسی کام کا نہین رکھا اگر میان احسن اون شعرا کا نام بتادین تو ہم ثابت کردینگے کہ اون لوگون کے کلام مین داغ ۔ ذوق ۔ نصیر سب سے زیادہ عمدگی اور خوبی ہے بیشک اون زود گو شعرا کا نام دینا تھا ۔ ملک کے سامنے ایسی بات کا پیش کرنا بھی لازم نہ تھا ہمکو تسلیم ہے کہ داغ زود گو ہین اور انکے کلام مین عمدگی اور خوبی بھی پیدا ہوتی ہے اور غزل اچھی کہتے ہین آدمی معاملہ فہم ہین چونکہ اونکا تجربہ شاہدان بازاری کے صحبت مین بہت بڑھ گیا ہے اسواسطے معاملہ بندی کا یہ وہ مشاق ہین ۔ مگر یہ کوئی بات ایسی نہین ہے کہ دوسرے شاعر مین نہو یا داغ خاتم الشعرا کے لقب سے یاد کیے جائین ۔ حضرت تسلیم لکھنوی ۔ ظاہر فرخ آبادی ۔ جوہر شاہجہانپوری ۔ کو ہم داغ سے کہین اچھا پر گو زود گو جانتے ہین اور اونکے کلام مین جو بات پیدا ہوتی ہے داغ کو نصیب بھی نہین ہوئی داغ سوائے چوچلے اور شوخی کے خیالات نازک کرنا تو بھی نہین جانتے ہین ۔ (باقی)

راقم ۔ (شوکت جنگ)

سلسلہ رباعیات ہمدرد قوم خواجہ خالی باخاکی نقطہ دار

ایک مرغے نے یہ مرغی سے کہا
تو کڑک ہوتی ہے کیون او بے تمیز
بولی وہ بچے کی یہہ تعطیل ہے
چار دن مین در نہ تو ہو جاے ہیضہ

میان اکتوبر اور بی فروری کا جھگڑا

اکتوبر ۔ بی فروری تجھ سے مین رتبہ مین کہین زیادہ ہون کیونکہ میرے دنون کی تعداد تجھ سے بڑھی ہوئی ہے ۔

بی فروری ۔ بالکل غلط بلکہ اغلط ۔ مین سب کی پیاری ہون ۔

اکتوبر ۔ بھلا فرماؤ تو کیونکر اور کسوجہ سے ۔

بی فروری ۔ سنو ہمارے عہد سلطنت مین ملازم خواہ اعلی ہو یا ادنی ایکہزار روپیہ ماہوار کا ہو یا ایک روپیہ کا سب خوش سب نہال ۔ کیونکہ ہینے صرف ۲۸ ۔ روز عہدہ دارون سے کام لیا اور اونکی تنخواہ کے چہرہ وار گن گن گنوا دیے ۔ میان بھی خوش بیوی بھی خوش ۔ اور تمہارے عہد مین یہ ہے کہ ہر ملازم جان سے عاجز آجاتا ہے جب کہین غریب ۳۱ ۔ روز کے بعد روپیہ کی صورت دیکھتا ہے ۔

اکتوبر ۔ یہ صحیح مگر ہماری بڑی بڑی سرکارون مین عزت ہی تمام نواب اور آقا ہمکو جان سے عزیز رکھتے ہین اور خیر خواہ جانتے ہین ۔ ۳۱ ۔ روز خوب ملازمون سے ڈانٹ کے کام لیتے ہین تب کہین کوڑیان گنواتے ہین ۔

بی فروری ۔ ایسی خیر خواہی بڑے چولہے مین ۔ اپنا تو ٹکے کا بھی فائدہ نہوا اور غریبون کا لاکھا سیکڑون کا نقصان ہوا اور تم کیا ہمارے عہد مین جب کبھی سرکاری بندوبست ہوتا ہی تو اسیطرح اکثر لوگ بہ نظر خیر خواہی اور بخیال خوشی کردن حاکم کہین کسی مفلس پر ٹیکس بندھوا یا کہین کسی غریب کاشتکار پر لگان بڑھوایا تم جانو مرغی کو تکلے کا گھاؤ ہی بہت وہ بیچارے تو مارے بڑے ادوان کبھوتین لکو کچھ حاصل نہ وصول نا حق غریبون کا صبر لینے سر لیتے ہین سالیسے خیر خواہ ہونگی دین دنیا دونون گئی

نئی کتابین

احمق الذین ظرافت سے لبریز ناول مصنفۂ اڈیٹر اودھ پنچ جسمین خوشگوار چاشنی ظرافت کے ساتھ لکھنؤ کے ایک متمول نوجوان کے سوانح چست اور دلچسپ پیرائے مین لکھے گئے ہین لکھنؤ سے حیدر آباد کا سفر - وہان تلاش معاش اور نوکری انگریزی وضع کا اختیار کرنا - سفارش کے خبط مین مبتلا ہو کر وطن آنا پھر یہان سے پنجاب کی سیاست مین نوکر ہونا - وہان ایک لس کے عشق مین پھنسنا - نکالے جانا - اس کا ہمراہ آنا - لکھنؤ کے طرز و طلن کے تہذیب آوارہ لڑکون مین پھنسنا پھر بے نمبری کی وجہ سے مقدمات دائر ہونا اور آخر کو پاگل خانے پہونچنا عجب رنگی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے - یہ ناول پہلے بھی شائع ہوا تھا - اب شائقین کے اصرار سے مکرر چھپا ہے قیمت ۹ر فی جلد علاوہ محصول ڈاک -

کایا پلٹ ناول مصنفۂ اڈیٹر اودھ پنچ - اس مین متانت اور ظرافت کے ساتھ دکھایا گیا ہے کہ جس ملک مین مافوق العادات کا عقیدہ ضعیف ہوتا جاتا ہے وہان اکثر مافوق العادات بھی معدوم ہوتے جاتے ہین - قیمت ۸ر علاوہ محصول ڈاک -

میٹھی چھری - مصنفۂ اڈیٹر اودھ پنچ اسمین نہایت چست اور دلچسپ زبان مین نئے طرز سے دکھایا گیا ہے کہ لالک کیونکر کن کن ہتھکنڈون چالون سے دولت دنیا چھین کے قابض ہوئے ہین - بعض بعض حصے اس ناول کے غور کے لائق ہین قیمت ۱۲ر علاوہ محصول -

حیات شیخ چلی - ظرافت کا دوسرا لاجواب ناول مصنفۂ منشی محمد سجاد حسین صاحب اہلکار سرکار نظام - اسمین شیخ چلی کی مضحکہ انگیز سوانح عمری - اور انکے منصوبون کی کیفیت اور شیخ کی علمیت عجب سنجیدگی و تحقیق کے ساتھ بیان ہوئی ہے قیمت ۹ر فی جلد علاوہ محصول ڈاک -

سیر زامستا - ظرافت کا تیسرا ناول مصنفۂ جناب مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش مشہور اور معروف نامہ نگار اودھ پنچ و مشہور مصنف ناول و مثنویات اسمین نہایت چلبلی اور ہنسانے والے مضامین اور شستہ زبان مین بیان ہوئے ہین عبارت کی خوبی دیکھنے سے علاقہ رکھتی ہے قیمت ۸ر فی جلد علاوہ محصول ڈاک -

جلے تن - داسوخت ظرافت مصنفۂ مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش جس رنگ اور طرز کے داسوخت آجکل لکھے جاتے ہین انکا خاکہ ظرافت کے ساتھ اوڑایا گیا ہے اسکی شاعری قوس گوئی دیکھنے و تقلید کرنے کے لائق ہے قیمت ۲ر فی جلد علاوہ محصول ڈاک -

جنتریہائے ظرافت ۱۹۰۲ و ۱۹۰۳ کی جنتریان جنمین وہ مضامین جو عموماً جنتریون مین ہوتے ہین ظرافت کے پیرایہ مین لکھے گئے ہین قیمت فی جنتری ۲ر جو صاحب سب جنتریان خریدینگے ۸ر قیمت لیجائیگی -

برہان الفراست - اسمین وضاحت سے اصول علم قیافہ کے مستند رسالے سے اردو مین ترجمہ کیے گئے ہین قیمت ۴ر

مضامین اڈیسن - مولوی رتضی علی شہر نے اسپکٹیٹر کے مضامین اخلاقی انتخاب کرکے بامحاورہ اردو مین ترجمہ کیے ہین قیمت ۱۲ر

المشتہر - منیجر اودھ پنچ

اشتہار کتاب دولت باغبانی

یہ تحفہ کتاب جسمین مخفی نسخے اور وہ تجربے تو اعد اور ہدایت باغبانی کے مندرج ہین جنکو آجکل کے مالی نہین جانتے ہین مصنف کو ایک ہیڈ مالی سے جو زمانۂ سابقہ مین بالذات شاہی لکھنؤ مین ملازم تھا اور مسٹر فلپ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ باغ خسرو الہ آباد سے اور ۲۱ برس کے ذاتی تجربہ سے حاصل ہوئے ہین واسطے شائقین باغ اور امرا کے جلسے کے مضمون مین شائع کیے گئے ہین اور اپنے باغات کو نمونہ بہشت کا بنا سکتے ہین یعنی قلمی آم فصلی لنگڑا کشمل بمبی امرود کا باغ لگانے مین بدرجہا نفع دکھلایا ہے چار بیگہہ کے باغ مین آٹھ سو روپیہ سالانہ کی آمدنی بعد پندرہ برس ہوگی اور پھر سال بسال ترقی ہوگی اور بہت سی ترکیبین لکھی ہین جنگل ویران زمین کالی تھالے تیار کرانے کے مثل خبوزہ درختان کے بغیر آبپاشی کے قلیل خرچ مین باغ لگا کر آمدنی بڑھانا اور قلمی اور تخمی آم کے پودے کو بترکیب عطریات اور خوشبو سے اصلاح کرکے خوشبودار آم پیدا کرنا جسمین کیوڑہ و گلاب وغیرہ کی خوشبو آتے بارہ ماسی آم کا درخت تیار کرنا ترکیب تخم ریزی حفاظت آبپاشی ضمنا بیٹھانے اور پیوند باندھنے کے طریق جیسے آم شیرین خوشبودار رنگین کلان تخم چھوٹا بے ریشہ انار انگور بے دانہ ہوگا جلد طریق قلم باندھنے کے مو نقشہ جو گل مشہور میوہ خوشنمائی کرونی وغیرہ اور فصلی اور دوامی کے درختان یہان گلاب گل داودی کا بہت بڑا نمائش پیدا کرنا فہرست ۱۵ سے چیدہ اقسام گلاب گل داودی فصلی انگریزی اور دیسی پھول کے درختان کے انگریزی اردو بیان زراعت دوب گھاس جسمین نفع اوسکے کھانے سے گھوڑے اور مویشی فربہ ہوتے ہین وہ طریقہ کاشت سبزی ترکاری آلو گوبھی - کرم کلا شلجم وغیرہ کا جسکے پھل پھول کلان لذیذ اور پیداوار بکثرت ہوتے ہین خربزہ شیرین مثل لکھنؤ کے ہوتا ہے علاج دفعیہ دیمک کیڑا وغیرہ کا یہ کتاب ۱۱۲ صفحہ ۶ + ۱۰ انچہ کاغذ سفید پر خوشنما چھپی ہے قیمت فی جلد (عہ) محصول ڈاک ذمہ خریدار پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت مع روانگی کے نذر ہوگا یہ دس روپیہ کو بھی بامنداں ہے یہ کتاب مصدقہ اوسیہ خسرو باغ کی ہے جو اس فن مین کمال رکھتے ہین - اسکو مثل دیگر کتب کے نہ تصور کرین لوگ دھوکا کھائے ہوئے ہین اسکو ضرور منگوائین اور اپنا مقصد دلی پورا کرین بارش آگئی جلد منگوائین اور باغ مطابق اسکے لگائین جلد تیار ہوگا -

دیگر فوید جنتری ہر آمد تنخواہ ۸ر سے دو ہزار روپیہ تک جسمین جنتری انکمٹکس سوروپیہ آور دفتر اور ری اور ایک جنتری دوامی دو سو برس کی شامل ہے واسطے آسانی ارباب فرج بخشیان نواب وغیرہ کے کابل بناتے ہین اور بلستے ہین نہایت کام کی ہے رقم کے ہندسون مین لکھی گئی ہے قیمت ۲ر نام عمدہ اور صاف ارقام کرنا چاہیے -

المشتہر منشی محمد ارشاد علی اور منشی وزیر علی از الہ آباد (محلہ بخشی بازار)

"پیاری سہیلی"

مخدرات عصمت و طہارت کے خطوط جو طرح طرح کے سبق دیتے ہین اور روزمرہ زبان محاورہ حق مین تحقیق اوستاد ہین - ہر جہت نیا مزہ ہوتی ہے -

المشتہر - اسلام حسین لکھنؤ - جھوائی ٹولہ

تازہ سندات | مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب | تازہ سندات

معزز انگریزوں۔ میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔

ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہی اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہی بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہی قیمت اسلیے کم رکھی ہی کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہی مبلغ دو روپے۔ میرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپے۔ خالص میرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپے۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین۔ نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔

المشتہر ـــــ

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

(۱) جناب پروفیسر صاحب سلام نیاز میرے کے سرمہ کی جسقدر تعریف کیجاے کم ہے مین نے آنکھوں کی بیماری کیلئے ایسی مفید دوائی کبھی نہین دیکھی ایک مریض پر تو اس نے جادو کا اثر کیا۔ اسکی آنکھین بباعث زہر آتشک عرصہ دس سال سے بے نور ہوگئی تھین صرف کسی قدر طاقت بینائی اندر کے پردہ مین موجود پردہ کا رہنا اور انٹرس کورٹ مین سخت نقصان تھا۔ اس سرمہ کے استعمال سے کلی فائدہ ہوا۔ مہربانی کرکے ایک تولہ سرمہ سفید میرہ قیمت طلب پارسل جلد روانہ فرمائین۔

راقم۔ ڈاکٹر شیخ اللہ بخش پنشنر ڈاکٹر مقام دیوری۔ ضلع ساگر

(۲) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم مین نے آپکے میرہ کے سرمہ کو تقریباً ۳۰ مریضوں پر استعمال کیا جو کہ موتیابند۔ دھند۔ پھولا ناخنہ۔ آنکھوں مین زخم اور غبار کے عارضہ مین مبتلا تھے۔ ان مریضوں پر آپکا سرمہ استعمال کرنے سے اکسیر ثابت ہوا جیسی تعریف سنی تھی ویسا ہی استعمال مین مفید اکسیر بے حد پایا

میری راے مین آپکا سرمہ مثل طریقہ کوئنین کے ہر ہی بذریعہ ڈاکخانجات اور ہر گاؤن کے نمبردار کی معرفت فروخت ہونی چاہیے کہ ہر امیر و غریب آپکے سرمہ سے مستفید ہوکر آپکو دعاے خیر سے یاد کرے براہ مہربانی ایک تولہ میرہ کا سرمہ سفید اعلی قسم وی۔ پی پوسٹ بھیجدیجئے

راقم چودھری امیر خان میڈیکل انچارج شفاخانہ تونسہ ضلع ڈیرہ غازی خان

(۳) جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب بالا دنواز تسلیم مزاج شریف آپکے بیان سے بذریعہ ویلیو ایبل سرمہ منگاکر استعمال کیا صاحب کا مفید ثابت ہوا۔ بلکہ صحت کلی ہوگئی۔ آپکا تیار کیا ہوا سرمہ ملا و پانی بہنا چشم۔ دھند خارش چشم۔ وپڑوال کے کنجکٹوائٹس ٹریکوما۔ شروع کیٹرکٹ (ابتدائی موتیابند) مین بھی مفید ہے بصارت کو طاقت دیتا ہے بہت سے مریضوں پر استعمال کیا تیسرے دن فائدہ معلوم ہوا۔ واقعی اکسیر کا حکم رکھتا ہے ایک تولہ سرمہ سفید اور بھیجدیجیے۔

راقم ڈاکٹر ریاض الدین مقام ہکرانگ ضلع چھینا۔ سرحد ملک چین

پانچ ہزار روپے انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین کسی ایک کو بھی فرضی ثابت کردے۔ تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپے انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ ۱۹۰۱ء مین جمع کیا گیا ہے

۵۰۰۰ روپیہ انعام

جلوۂ داغ

نمبر ۱

"شاگردوں کی اصلاح"

"عموماً اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ ایک شخص شعر پڑھتا جاتا ہے اور آپ درست فرماتے جاتے ہیں۔ مگر اساتذہ کا یہ طریقہ سنا گیا ہے کہ بجز چند خاص شاگردوں کے باقی عام تلامذہ کا کلام کسی نہ کسی سربرآوردہ شاگرد سے متعلق ہوتا ہے اور وہی اپنی رائے سے درست کرتا ہے وغیرہ وغیرہ باینہمہ بخلاف اور لوگوں کے مرزا صاحب بہ نفس نفیس ہر کہ ومہ شاگرد کا کلام درست فرماتے ہیں۔"

ہم اس حسن کی وضعداری کے قائل ہیں استاد کی تعریف وستائش کے ساتھ اور لوگوں پر لعن و طعن ضرور ہوتی جاوے ورنہ وضع میں فرق آجائیگا۔ مطلب سارا اس طومار کا یہ ہے کہ اور شعرا کسی سربرآوردہ شاگرد کو اجازت اصلاح کی دیدیتے ہیں مرزا صاحب باوجود ضیق فرصت کے خود ہی اعلی اور ادنے کا کلام ملاحظہ فرما کر درست کرتے ہیں استاد کی تو بیشک تعریف اس متن سے نکلتی ہے مگر ساتھ ہی شاگردوں کی لیاقت کا انتہا بھی ہوا جاتا ہے معلوم ہوا کوئی شاگرد اتنی بھی لیاقت نہیں رکھتا جو معمولی تلامذہ کا کلام بھی دیکھ سکے اور داغ کو کسی شاگرد کی لیاقت اور سخن فہمی کا اعتبار نہیں سب بیچارے خود ہی ساری زحمت گوارا کرتے ہیں۔ اس بیان سے اور شعرا و اساتذہ پر کوئی حرف نہیں آتا اسواسطے کہ استاد وقت مبتدی اور معمولی شاگردوں کے ساتھ وقت نہیں صرف کیا کرتا ہی جن شاگردوں پر بھروسہ ہوتا ہی وہ متفق تلامذہ کے کلام کو دیکھ لیا کرتے ہیں اور استاد کے سامنے اپنی اصلاح پیش کردیتے ہیں اگر مزاج مناسب ہے تو استاد صاد کردیتا ہی ورنہ اپنی رائے و خیال کے موافق شعر درست کرتا ہے۔ اسمیں منتہی شاگرد کو بھی فائدہ ہوتا ہے اور مبتدی کو بھی لیکن یہ طریقہ اُن نامور اساتذہ کا ہی جو فن شعر و سخن سے واقف ہیں اور جو علم ادب کے محقق اور اہل زبان مانے جاتے ہیں۔ اُن لوگوں کے یہ اصول نہیں ہیں جو کسی زبان کے پابند نہیں ہیں اور علمی لیاقت سے بے بہرہ ہیں۔ ہر علم کا ہر ایک ہنر کا ایک نہ ایک اصول ہے مگر داغ کے یہاں جتنی باتیں ہیں سب بے اصول۔ در اصل اصل ہی بگڑی ہوئی ہے اسیوجہ سے ٹھوکریں کھاتے ہیں ورا ختم اضافت کا ...

پہلے جاتے ہیں۔ ہر کہ ومہ کا کلام بنانا اصلاح دینا اوستاد کا کام ہے اوستاد کا کام ہی کہ اُن لوگوں کے کلام کو بنائے جو اعلی درجہ کے سخن سنج ہیں اور جنکے کلام میں صرف نکات اور باریکیوں اور نزاکتوں اور ترکیب۔ اور خیال کی ضرورتیں باقی رہتی ہیں یہ نہیں کہ کندۂ ناتراش لونڈے غزل لکھ لائے جسکی کوئی کل درست نہیں ہی اب استاد صاحب کو غزل خود ہی لکھ دینا چاہیئے یا دماغ سوزی کریں اس لئے شاگرد رشید اُن ناتجربہ کاروں کیواسطے اوستاد شفیق بنجاتے ہیں اور وہ قواعد و اصول اونکو پڑھاتے ہیں۔ غالباً اساتذہ پر جو در پردہ طعن و تشنیع کی تھی وہ آنکی اب جہلان اوستاد کی سمجھ میں آگئی ہوگی۔

"اصلاح بھی اپنے کلام کے کہنے کی طرح سبکے سامنے ہوتی ہے (یہ فقرہ کتنا محاورہ و زبان کے لحاظ سے درست ہے) جو شاگرد حاضر خدمت ہوتے ہیں وہ کسی کسی موقع پر اپنی رائے بھی ظاہر کرتے ہیں اور اسکے لیے عام اجازت ہے اگر کسی کی رائے آپکو پسند آگئی تو آپ کے ارشاد کے موافق لکھدی جاتی ہے۔"

یہ نئی بات معلوم ہوئی داغ کے سوا دنیا میں اور کوئی ایسا نہیں کرتا ہے۔ ایک داغ ہی سبکے سامنے اصلاح دیتے ہیں اور شاگردان کو اجازت رائے زنی کی ہے۔ دوسرے اساتذہ ایسا نہیں کرتے ہیں۔ وہ آدمی دنیا جہان میں یہی قاعدہ ہے ہر فن کا اوستاد یہی اصول برتتا ہے داغ کی کیا تخصیص ہے۔ البتہ اس بیان سے آپ کے پہلے بیان کی تردید ہوگئی جہاں پر یہ ثابت کرنا چاہا تھا کہ ہر کہ ومہ کا کلام اوستاد ہی دیکھتے ہیں کوئی شاگرد نہیں دیکھتا کہ اب معلوم ہوا کہ اوستاد کے سوا شاگردوں کی بھی رائے سے کلام پر اصلاح ہوتی ہے۔ اس کتاب میں صنعت تضاد اجتماع ضدین ... کے مسائل خوب حل کیے گئے ہیں۔ دو سطر کے بعد پہلا بیان مردود ہوجاتا ہے کیا اچھی انشاپردازی ہے۔

"اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شاگرد نے کچھ کہا دوسرے نے کچھ کہا ایسی حالت میں اچھی طرح بحث کیجاتی ہے اور ما بہ النزاع لفظ کے ہر پہلو پر پورا غور کیا جاتا ہے۔ آخر میں آپ کی رائے پر اسکا فیصلہ تصفیہ ہوجاتا ہی۔"

یعنی خوب خوب دنگل ہوتے ہیں اور کشتیاں نیزا کرتے ہیں۔

یا تو یہ دعوی تھا کہ ہر کہ ومہ کا کلام اوستاد ہی ملاحظہ فرماتے ہیں یا ما بہ النزاع لفظ پر اسقدر ہجوم ہوتا ہے اور بلبلوں میں جو تخم چاپنی کی ٹھہر جاتی ہے کیوں نہو آخر گلدم ہند کے بیٹھے ہیں۔ درمیان اس تصنع اور صناعت سے کیا فائدہ ہے۔ دکن میں کون سے شاگرد اسس لیاقت کے موجود ہیں جو بحث کرینگے اور اوستاد میں اسقدر تنقیح و تنقید کی لیاقت کہاں سے آئی کہ وہ حکم بنکر فیصلہ صادر فرمائینگے۔ پہلے اوستاد اپنی چول تو ٹھیک کرلیں کوئی شعر عیب سے خالی نہیں ہوتا۔

اور یہ جو ارشاد ہوتا ہے کہ "ایک شاگرد کی بدولت بہتوں کو فائدہ ہوجاتا ہے" معلوم نہیں آپ کو کیا فائدہ حاصل ہوا۔ اس کتاب میں جو نثر آپکی ہے وہ تو سراسر غلطیوں سے بھری پڑی ہے۔ جسپر ہم نے مہمل سمجھکر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

خیر نثر سے یہ تو کہکر آپ فرصت پاجائینگے کہ ہم داغ کے شاگرد نثاری میں نہیں ہیں اور نہ ہمارا استاد انشاپرداز ہے نہ وہ دو چار سطریں بھی نثر کی لکھ سکتا ہے معمولی خط غلطیوں سے بھرے ہوتے ہیں۔ ہم تو نظم میں شاگرد ہیں اور ہماری نظم بے عیب ہوتی ہے اسواسطے ہمکو لازم ہے کہ ہم یہ بات ثابت کردیں کہ آپنے باوجود اسقدر تقرب و اختصاص اور بزرگان داغ کی فاتحہ خوانی کے بھی کوئی فائدہ نہیں اوٹھایا۔ فائدہ کیونکر اوٹھاتے آپ میں جوہر قابلیت خود موجود ہے مگر صرف قابل مادہ کچھ نہیں کرسکتا۔ جبتک کہ فاعل میں یہ قوت نہو کہ وہ اپنا اثر منتقل کرسکے۔ صرف صلاحیت ہی سے اگر چلتا تو نظام عالم میں قابل و فاعل الگ الگ اپنی ہی قوتوں سے سارے کام کرلیتے۔ چونکہ داغ میں قابلیت نہیں ہے اسواسطے آپ کورے کے کورے رہے۔

اس کے ثبوت میں صرف ایک اعتراض ہم آپکے شعر پر کرتے ہیں۔ معاذ اللہ ہمارا مقصود یہ ہرگز نہ تھا کہ ہم آپکا دل دکھائیں نہ اسوقت تک یہ ارادہ ہے مگر آپکے جولانی طبع نے ہمکو مجبور کیا و نیز اس خیال سے کہ آپکے بزرگوں سے ہم سے اتحاد و رسم محبت ہے شاید آپ آئندہ کو متنبہ ہوجائیں اور کبھی ایسی جرأت نہ کریں جسکی وجہ سے اُن پاک روحوں کو صدمہ پہونچے جنھوں نے اردو زبان پر بڑے بڑے احسان کیے ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جشن تاجپوشی کے موقع پر آپنے ایک نظم مارہرہ میں پڑھی تھی اور جسکو آپنے اودھ اخبار و ریاض الاخبار میں شائع کرایا تھا چونکہ خوف کے بعد وہی ایک نظم ہم نے آپکی دیکھی ہے اور وہ قابل فکر ہے اس لیے اُسکا عیب ہم آپ کو بتائے دیتے ہیں۔

نظم سید علی احسن۔ مندرجہ ریاض الاخبار

ڈھنڈورا

ملک شہنشاہ کا حکم لارڈ صاحب بہادر کا۔ زور بڑے صاحب کا سب اپنا اپنا بوریا بندھنا سنبھالیں۔ دلی بہت دور ہے۔ ناک کی سیدھ پر فوراً چل کھڑے ہوں۔ زن۔ زمین۔ زر کے صدقے چند روز ہیں۔ چلو یارو۔ نہ پچھتاؤ گے۔ کیا خوب بسم اللہ ہو اس ہاتھ دے اور اس ہاتھ لے

اُس تقی کے منہ سے سُنا ہے خدا گواہ

آغا تقی کے باغ میں کوا حلال ہے

کمبخت گوشت سے کے ہے کیا سختیاں یہیں

آنکھوں سے بہتے رہتے ہے سے نزلہ نہیں

دیکھو ہوا تیوں ہولی ہو کے اب یقین

آغا تقی کے باغ ہی پر ختم کچھ نہیں

گنگوہی میں بھی سنتے ہیں کوا حلال ہے

راقم - نیازمند زاغ - بقلم پیر تلک -

رد اعتراض شوکت جنگ از گھنچکر لال مصنف کاتبۃ اللغات

جناب من دام اخبارہٗ -

بندگی بلا توسط مقبول شود زیراکہ فرصت نیز کم معاف از چند ایام بر ام (بحار) ہستم - شاید کہ جناب خیال کنند کہ این بندگی بلا غرض نیست زیراکہ سلام روستا بے غرض نیست - ہان - ہان جناب بیشک غرض دارم وغرض این است کہ از چندمدت برادر دو پنج اعتراضات برکلام فصاحت التزام داغ از تحت نائب ہٰذہ (غائبانہ) حضرت شوکت جنگ در ریویوگار سے منیم بسیار خواستم کہ بدو داغ بپرسم و جواب اعتراضات بنویسیم و لیکن ہر اعتراض آنقدر وزنی و بلاغت مآب بود کہ یک سرخ (یک رتی) ازان برداشتہ نبر داشت (او بھاسے نہ اوٹھا) از دیگر احبابان این عالم مثل لالہ لوندھو رام و مادھو رام و بھیمی نرائن وغیرہ وغیرہ مدد طلبیدم لیکن چونکہ از بندہ یک مو کندہ و نشد از دیگران چہ شدی چنانچہ ہر یک ازان دوستان عاجز آمدند و گفتند کہ شما را چہ افتادہ کہ درمیان دو فریق خوامخواہ بھید (کود پڑو) غیر از فہمایندن این صاحب صم بکم شدم ولیکن ہر لحظہ در انگور (تاک) بودم کہ کے موقعہ جواب دادن امیزد آخر جوئندہ یابندہ در اودھ پنچ مطبوعہ ۱۶ - اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء برین شعر اعتراض دیدم -

ضعف سے دونوں مل گئے پہلو

مین بستر سے چھل گئے پہلو

عبارت اعتراض اینست، ضعف سے ناتوانی لاغری بڑھ جاتی ہے قوت گھٹ جاتی ہے مگر دونوں پہلو مل جانا کوئی محاورہ ہوگا - جو دہلی میں ملا ہوگا - بشنوید جناب - بندہ اول در این عالم بنا بر تحقیقات در شہ نواب شوکت محل تلاش کردم شنیدم کہ بجاے یکے از غلمان بہ نوع تشریف بردہ اند - آنجا رفتم آنجا ہم نیافتم آخر معلوم شد کہ بنا بر

تحقیقات امن جا لیس والی رفتہ اند بشکل تمام از خانہ امامن برآمد کردم و تحقیقات نمودم قطعاً انکار کرد و گفت ہرگز این محاورہ وروزمرہ نداوہ ام او خود استحقاق دیجاد کردن دارد ہر چہ گفت درست گفت - خیر این اعتراض در رفع شد اکنون یک جواب الزامی باید شنید آن اینکہ از ضعف ناتوانی و لاغری زیادہ میشود یا از لاغری و ناتوانی ضعف زیادہ میشود - و این ہم باید گفت کہ ازین ہر دو جنس یعنے ضعف و لاغری کدام پسر است و کدام مادر است یعنی ضعف پیدا کنندہٗ لاغری است یا لاغری از ضعف پیدا شود نیز و بندہ ضعف پسر است و لاغری مادر زیراکہ بیمار ہر قدر کہ لاغر شود ضعف زیادہ میشود پس این اعتراض ہم رفع شد - اکنون باقی ماند اعتراض پہلو آمیختن جوابش اینکہ جناب گاہے خران ضعیف را دیدہ اند یا نگر ندیدہ اند بمکان گاڑی تشریف ببرند و ببینند کہ ہر خر ضعیف و لاغر را باہم پہلو آمیختہ میشوند پس شاعر ہر گاہ کہ شعر مذکورہ بالا تصنیف کردہ صورت خران ضعیف در خیال داشت اینست جواب اعتراضات -

بعد انتقدر خانہ فرسائی و خراشیدن قوت سامعہ بخدمت شوکت جنگ صاحب التماس میکنم کہ این کنند و عنان اشہب خامہ تیز رو بہر دو دست بسوے عقب بکشید نواب شوکت محل از روال خانہٗ جناب بسیار ناخوش ہستند و میفرمایند کہ ہر کہ باشد لیکن داغ زائیدہ من است شرم دارم کہ بعد از من ملعون خلائق شود - احسن مارہروی این لنگار روانی کردہ ست - (لنگا بہائی ہے) برخوردار داغ را باید کہ تمام ترنسہاے سوانح عمری از ہر جا بگیرد و بسوزد و از شعراے لکھنؤ معذرت از جانب پسر خود بخواہد - فقط

بر رسولان بلاغ باشد و بس

راقم - گھنچکر لال، از عالم برزخ -

پھر پھر کے دائرہ ہی میں رکھتا ہوں میں قدم آئی کہاں سے گردش پرکار پانوں میں

وحشت - اصل میں پوچھو تو مجھ میں تم میں کچھ فرق نہیں -

شائستگی - تیری ہماری کیا برابری کہاں تو کہاں ہم چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک -

وحشت - کیوں آخر آپ میں کیا سُرخاب کا پر لگا ہے - جیسی میں مزدوری کرتی ہوں ویسی آپ بھی کرتی ہیں -

شائستگی - ہماری تیری محنت یکساں نہیں -

وحشت - محنت تو محنت اسمیں یکسانی اور غیر یکسانی کیا چیز ہے آخر نتیجہ تو ایک ہی ہے -

شائستگی - تو کٹو ہاں کا فرق نہیں کی پیدا اور اسیلئے تو بس ایسے کاموں میں وقت بسر کرتی ہے - اور جو مجھے یہ کام نہیں -

وحشت - یعنے آپ کسواسطے محنت کرتی ہیں اور میں کسواسطے محنت کرتی ہوں یہ تو بتایئے -

شائستگی - بتانا یہ ہے کہ ہماری محنت اسواسطے ہوتی ہے کہ محنت کرنا ہمکو نہ پڑے -

وحشت - یعنے ہماری طرح آپ بھی ہو جائیں یہ بہتر ہو شروع ہی سے ایسی محنت نہ کیجیے -

شائستگی - یہی تو فرق ہے تجکو ان شوقوں کا سلیقہ ہی نہیں -

وحشت - یہ سلیقہ تمہیں کو مبارک رہے جو اخواہ مخواہ میں سالہا کرتا - کونسی عقلمندی ہے -

شائستگی - تو کیا جانے -

وحشت - یعنے آپکا مطلب یہ ہے کہ فضول عمر جو برباد ہو اسیکا نام شائستگی ہے -

شائستگی - عجب کوڑہ مغز گنوار تجکو خدانے بنایا ہے تیری بات سمجھ ہی میں نہیں آتی -

وحشت - اپنے منہ میاں مٹھو بننے کی دوسری بات ہے میں سیدھی سادھی آدمی ٹھہری - اینچ پینچ کی باتیں تم جانو اور اسی میں پھنسی رہو میں تو یہ سمجھتی ہوں مگر میں شائستہ بنکے تمہارے کہوں تو فضول ہی ٹالنا ہے - کیا معنے کہ تمہاری طرح سب کچھ کیا سرسے زمین کھود ڈالی تو نتیجہ کیا نکلا یہی تا ہمکو کچھ بھی نہ کرنا پڑے - یعنی محنت مزدوری نہ کریں حالانکہ میں شروع ہی سے اُن باتوں کا سودا نہیں رکھتی جنہیں محنت کرنے کی ضرورت ہو جو کچھ نیچر کی فیاضی سے آسانی کے ساتھ ملا کھا لیا - پہلے نیچے بیٹھاکے دلمیں ہوس پیدا کرنا پھر اوسکے لیے ساری دنیا سر پر اُٹھانا پھر بیکار بن کے پڑے رہنا یہ تحصیل حاصل نہیں تو کیا ہے -

شائستگی - ہاں بات تو ٹھیک ہے مگر کیا کریں جناب ہم بھی اسپر غور کریں گے -

نئی کتابین

احمق الذین - ظرافت کا پہلا ناول - مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ جسمین خوشگوار چاشنی ظرافت کے ساتھ لکھنؤ کے ایک متمول نوجوان کے سوانح چست اور دلچسپ پیرائے میں لکھے گئے ہین لکھنؤ سے حیدر آباد کا سفر - وہان تلاش معاش اور انگریزی وضع کا انتہا کرنا - میڈیا سری کے خبط مین مبتلا ہوکر وہین آنا پھر وہان سے پنجاب کی ریاست مین نوکر ہونا - وہان ایک لس کے عشق مین پھنسنا - نکالے جانا - اس کا ہمراہ آنا - لکھنؤ کے طرح طرح کے مہذب آوارہ لوگون مین پھنسنا - پھر بسند کی وجہ سے مقدمات دائر ہونا - آخر کو پاگل خانے پہونچنا عجب ڈھنگ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے - یہ ناول پہلے بھی شائع ہوا تھا - اب شائقین کے اصرار سے مکرر چھپا ہے قیمت ۹ فی جلد علاوہ محصول ڈاک -

کایا پلٹ ناول مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ - اس مین متانت اور ظرافت کے ساتھ دکھایا گیا ہے کہ جس ملک مین مافوق العادات کا عقیدہ ضعیف ہوتا جاتا ہے وہان اکثر مافوق العادات بھی معدوم ہوتے جاتے ہین - قیمت ۸ر علاوہ محصول ڈاک -

میٹھی چھری - مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ - اسمین نہایت فصیح اور دلچسپ زبان مین نئے طرز سے دکھایا گیا ہے کہ لالک کیونکر کن چکنی چپڑی چالون سے دولت دنیا چھین کے قابض ہوتے ہین - بعض بعض حصے اس ناول کے غور کے لائق ہین قیمت ۱۲ر علاوہ محصول -

حیات شیخ چلی - ظرافت کا دوسرا لاجواب ناول مصنفہ منشی محمد سجاد حسین صاحب اہلکار سرکار نظام - اسمین شیخ چلی کی مضحکہ انگیز سوانح عمری - اونکے منصوبون کی نوعیت اور شیخ کی عادت عجب سنجیدگی و دلچسپی کے ساتھ بیان ہوئی ہے قیمت ۸ر فی جلد علاوہ محصول ڈاک -

سیر ز استا - ظرافت کا تیسرا ناول مصنفہ جناب مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش مشہور اور معروف نامہ نگار اودھ پنچ و مشہور مصنف ناول و مثنویات - اسمین نہایت دلچسپ اور ہنسانے والے مضامین بیان ہوئے ہین عبارت کی خوبی دیکھنے سے علاقہ رکھتی ہے قیمت ۸ر فی جلد علاوہ محصول ڈاک -

سب جلے تن - داسوخت ظرافت مصنفہ مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش - جس رنگ اور طرز و داسوخت آج کل لکھے جاتے ہین اوسکا خاکہ ظرافت کے ساتھ اوڑایا گیا ہے اسکی شاعری قدر گوئی دیکھنے اور تعلیم کے لائق ہے قیمت ۲ر فی جلد علاوہ محصول ڈاک -

جنتریہاے ظرافت سنہ ۱۹۰۲ء کی جنتریان جسمین وہ مضامین جو عموماً جنتریون مین ہوتے ہین ظرافت کے پیرایہ مین لکھے گئے ہین قیمت فی جنتری ۱ر جو صاحب سب جنتریان خرید کرینگے ۸ر قیمت لیجائیگی -

برہان الفراست - اسمین فصاحت سے اصول علم قیافہ کے مستند رسالے سے اردو مین ترجمہ کیے گئے ہین قیمت ۴ر

مضامین ادیسن - مولوی ارتضی علی شہرت نے ایڈیسن کے مضامین اخلاقی انتخاب کرکے بامحاورہ اردو مین ترجمہ کیے ہین قیمت ۱۲ر

المشتہر - منیجر اودھ پنچ

اشتہار کتاب دولت باغبانی

یہ تحفہ کتاب جسمین مخفی نسخے اور وہ مجرب قواعد اور ہدایت باغبانی کے مندرج ہین جنکو آجکل کے مالی نہین جانتے ہین مصنف کو ایک ہیڈ مالی سے جو زمانہ سابقہ مین باغات شاہی لکھنؤ مین ملازم تھا اور مسٹر ملپ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ باغ خسرو الہ آباد سے اور ۲۲ برس کے ذاتی تجربہ سے حاصل ہوئے ہین واسطے شائقین باغ اور امرا کے جو اسکے مضمون مین شائع کیے گئے ہین اور اسے باغات کو نمونہ بہشت کا بنا سکتے ہین یعنی قلمی آم فصلی لنگڑا کشمل بھی امرود کا باغ لگانے مین بدرجہا نفع دکھلایا ہے چار بیگہہ کے باغ مین آٹھ سو روپیہ سالانہ کی آمدنی بعد چند سے ہوگی اور پھر سال بسال ترقی ہوگی اور بہت سی ترکیبین لکھی ہین جنگل اور افتادہ زمین کالی تھالے تیار کرکے مثل خودرو درختان کے بغیر آبپاشی کے قلیل خرچ مین باغ لگاکر آمدنی بڑھانا اور قلمی اور تخمی آم کے پودے کو بترکیب عطریات اور خوشبو سے اصل کرکے خوشبودار آم پیدا کرنا جسمین کیوڑہ گلاب وغیرہ کی خوشبو آوے بارہ ماسی آم کا درخت تیار کرنا ترکیب تخم ریزی حفاظت آبپاشی جسمین پیڑ لگانے اور پیوند باندھنے کے طریق جیسے آم شیرین خوشبودار رنگین کلان تخم چھوٹا بے ریشہ انار انگور بے دانہ ہوگا جو طریق قلم باندھنے کے سو نقشہ ہین کل مشہور میوہ خوشنمائی کروٹن وغیرہ اور فصلی اور دوامی پھول کے درختان بیان گلاب گلاب و کودی کا بہت بڑا نمایش پیدا کرنا فہرست اسے چیدہ اقسام گلاب گل دا وودی فصلی انگریزی اور دیسی پھول کے درختان کے نام خود انگریزی اردو بیان زراعت دوب گھاس جسمین نفع کثیر اور جسکے کھانے سے گھوڑے اور مویشی فربہ ہوتے ہین دیگر طریقہ کاشت سبزی ترکاری آلو گوبھی - کرم کلا شلجم وغیرہ کا جسکے پھل پھول کلان لذیذ اور پیدا وار بکثرت ہو ستی خربزہ شیرین مثل لکھنؤ کے ہوتا ہے علاج دفعیہ دیمک کیڑے وغیرہ کا یہ کتاب ۱۱۲ صفحہ ۶+۱۰ انچ کاغذ سفید پر خوشخط چھپی ہے قیمت فی جلد (عہ) محصول ڈاک ذمہ خریدار پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت قدر دانون کے نزدیک یہ دس روپیہ کو بھی ارزان ہے یہ کتاب مصدقہ داروغہ خسرو باغ کی ہے جو اس فن مین کمال رکھتے ہین - اسکو مثل دیگر کتب کے نہ تصور کرین لوگ دھوکا کھائے ہوئے ہین اسکو ضرور منگوائین اور اپنا مقصد دلی پورا کرین جلد منگوائین اور باغ مطابق اسکے لگائین تو جلد تیار ہوگا -

دیگر فدیہ جنتری برآمد تنخواہ ۵ر سے دو ہزار سو تک جسمین جنتری انکم ٹکس سود جو آور دو فرد ری اور ایک سالانہ جنتری دوامی دوسرے دو سو برس کی شامل ہے یہ جنتری واسطے آسانی ارباب فرج بخشیان افواج وغیرہ کے جو تنخواہ کا بل بناتے ہین اور بلحاظ اسکے نہایت کام کی ہے اور جنتری رقم کے مہینون مین لکھی گئی ہے قیمت ۲ر مع محصول ڈاک نیا صاف ارقام کرنا چاہیئے -

المشتہر منشی شمشاد علی اور منشی وزیر علی از الہ آباد محلہ کنجی باڑہ

"پیاری سہیلی"

مفیدات صحت وطہارت کے خطوط جو طریقہ کے سبق دیتے ہین اور روز مرہ زبان محاورہ مین تنقیح اوستاد ہین - ہر جہت تمام ہدیہ ہوتی ہے -

المشتہر - اسلام حسین لکھنؤ - جھوائی ٹولہ -

تازہ سندات
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کمیشنر اکسٹرا مینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
تازہ سندات
معزز انگریزون - میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور
ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق
فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔
ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی
موتیابند - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر
اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک
کی حاجت نہین رہتی ہے بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے - قیمت اسلیے کم رکھی ہے
کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے
مبلغ دو روپے - ہیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپے - خالص ہیرہ
فی ماشہ مبلغ بیس روپے - مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ - خرچ ڈاک بذمہ خریدار -
درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین - نقلی و جعلی ہیرے کے سرمہ کے
اشتہارون سے بچنا چاہیے -
المشتہر
پروفیسر میان اہلو والیہ مقام بٹالہ - ضلع گورداسپور (پنجاب)
پانچ ہزار روپے انعام
اگر کوئی شخص ہیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے - تو اسکو
مبلغ پانچ ہزار روپے انعام دیا جائیگا - جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۱ء مین جمع کیا گیا ہے

جلوۂ داغ

نمبر ۱۱

"حضور نظام کے کلام کی اصلاح"

یہ ہیڈنگ ملاحظہ فرمانے کے بعد ناظرین کے دلون مین بیچینی اور طبیعت مین گدگدی پیدا ہوئی ہوگی کہ اب داغ کی مفید اور قیمتی اصلاحین دیکھنے مین آئینگے جو اونھون نے شاہ دکن خلد اللہ ملکہ کے کلام بلاغت نظام پر دی ہین۔ یہ تمنا عمدہ ہے اور ایسی اُمنگ ضرور ہونی چاہیے۔ مگر ناظرین یہ خیال محال اور عقیدۂ باطل دل سے دور کر دین۔ حضرت حشر تھی ہی سُرخی ہے آگے خیریت است۔ اس عنوان کا بھی وہی حال ہے جو "مرزا صاحب کے کلام کا اور شعرا کے کلام سے مقابلہ" کا تھا۔ اس کتاب مین چونکہ خلاف واقع حالات کی تحریر کا التزام کیا گیا ہے اسواسطے صرف عنوان لکھکر ناظرین کی توجہ مبذول کر دی جاتی ہے بیوگرفی کے اصول موضوعہ جیسا میان احسن سلمہ نے ایجاد کیا ہے آجتک دیکھنے سُننے مین نہین آیا۔ شاید ہمارے ریویو کے دیکھنے والون کو شک ہو اور یہ تصور کرتے ہون کہ ہم مؤلف کے کلام مین ترمیم و تحریف کرتے ہین اس لیے اپنے دعوے کے ثبوت مین پوری عبارت مؤلف کی درج کرکے مختصر ریمارک کیے دیتے ہین اور ناظرین سے یہ استدعا کرتے ہین کہ انصاف فرماکر اس امر کا فیصلہ فرمائین کہ عنوان کے تحت مین یہ عبارت کہانتک معنی دیتی ہے اور کس درجہ مؤلف دعوے کا ثبوت دینے مین کامل ہین۔

"بندگان عالی کا کلام سربمہر لفافے مین چوبدار سرکاری کی معرفت آتا ہے اور اوسکے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہین ہے۔ جسوقت وصول ہوا اُسیوقت سب کام چھوڑکر ہمہ تن اُسیطرف مصروف ہوجاتے ہین اور بعد اصلاح دوسرے سربمہر لفافے مین بند کرکے اسیطرح چوبدار کے ہاتھ واپس بھیجدیا جاتا ہے۔ اعلیحضرت کے کلام کی اصلاح مین کوئی دوسرا شخص شریک نہین ہوتا خود پڑھتے ہین اور خود ہی لکھتے ہین۔ ناظرین ضرور مشتاق ہونگے کہ جو اصلاح اعلیحضرت کے کلام پر ہوتی ہے اوسمین سے دو ایک نمونۃً یہان ذکر کیا جائے مگر ہم خود مشتاق ہین اگر کوئی ذریعہ ہوتا تو ضرور ایسا کرتے"

یقین ہے ناظرین کو حیرت و تعجب ہوگا کہ سُرخی کی تحت مین یہ کیا گلفشانی کی گئی ہے۔ ہیڈنگ تو اس بات کو چاہتا ہے کہ کلام ممدوح کی اصلاحین پیش کی جائینگی نکات شاعری دکھائے جائینگے عمدہ عمدہ تغیر و تبدل لکھے جائینگے وہ سب منصوبے خاک مین مل گئے تعجب کی کوئی بات نہین ہے۔ ناظرین کو متوجہ کرنا تھا وہ متوجہ ہوگئے اب جو واقفکار اور ہوشیار ہین وہ سمجھ بھی گئے ہونگے کہ اصلی بات کیا دکھانا تھی۔ ہم اس طلسم کو توڑتے ہین اور مؤلف کے دلی منشا کو ظاہر کیے دیتے ہین۔ دراصل بات یہ تھی کہ داغ کا رازدار ہونا ثابت ہو اور اسکے ساتھ ہی یہ بات بھی پبلک کے سامنے پیش ہوجاے کہ غزل کا اس طرح پر اہتمام کے ساتھ آنا جانا کیا معنی رکھتا ہے یعنی کوئی تیسرا آدمی نہ دیکھے اگر وہ واقف ہوگا تو نظام عالی مقام کی غزل گوئی کا حال کھلجائیگا اس لیے کہ جو کچھ نظام فرماتے ہین وہ داغ کا کلام ہوتا ہے اور یہ تقلید بھی آزاد کی ہے اُنھون نے بھی جا بجا ظفر کے کلام کی نسبت لکھا ہے جا بجا ظفر کا کہو جا بجا ذوق کا سمجھو۔ چونکہ ظفر اور ذوق دونون پیوند زمین ہوچکے تھے اونھون نے بلا تقیہ کہدیا۔ دکن مین ابھی ادب مانع تھا اسواسطے مؤلف نے در پردہ حملہ کیا اور نظام عالی مقام کی ایک قسم کی تحقیر و توہین کی وجہ کیا ہے کہ دوسرا شخص اونکے کلام کی اصلاح کو نہین دیکھ سکتا۔ کیا نظام نے ممانعت کر دی ہے۔ غلط۔ جھوٹ۔ کیا چوبدار سرکاری راہ مین خود بہا دیدیتا یا کوئی لوٹ لیتے جنکو غائب کر لیتا جو ایسی اہمیت دکھائی جاتی ہے۔ خوف اور اندیشا نہ دونون باتون کا کوئی موقع نہین ہے۔ نظام خود داغ کو اپنا اوستاد کہتے ہین اور فہرست مین اُنکا نام اول نمبر پر لکھا گیا ہے پھر اصلاح کے چھپانے کا کیا منشا ہے ناظرین سے مین گزارش کرتا ہون کہ نظام عالی مقام ایسا اہتمام فرماتے ہین کہ انکا کلام ایسا ناقص ہوتا ہے جو چھپایا جائے یا سمجھا جائے کہ داغ خود ہی پوری غزل کہدیتے ہین شاگرد رشید نے زبردستی یہ بات ثابت کرنا چاہی ہے اور اوستاد کی مداحی کا یہ بھی ڈھنگ ہے۔ بات یہ ہے کہ حضور کا کلام ہر حیثیت سے اچھا ہوتا ہے۔ داغ کی شاگردی سے پہلے وہ خوب کہتے تھے۔ حضور کی طبیعت مین شوخی اور کلام مین دلکشی بہت ہوتی ہے چونکہ حضور تعلیم یافتہ اور مہذب بادشاہ ہین زبان کو خوب صاف فرمالیا ہے اور ہمیشہ اساتذہ دہلی لکھنؤ کا کلام ملاحظہ فرماتے رہتے ہین دو سال پہلے کا حال تو ہم کہہ سکتے ہین کہ خدائے سخن جناب میر صاحب کا دیوان ہر وقت پیش نظر رہتا تھا۔

داغ کے شاگرد رشید نے جو گول گول عبارت لکھی ہے اوسکا مطلب تو یہی تھا کہ لوگ یہ تصور کرینگے کہ اسقدر اہتمام اور اخفا کی وجہ یہی ہے کہ حضور نظام دراصل کچھ کہتے ہی نہین ہین مرزا صاحب کا کلام ہوتا ہے مگر تنہ کی بات یہ ہے کہ داغ کی اصلاح واجبی واجبی ہوتی ہے حضور کا کلام محتاج اصلاح نہین ہے اگر دو چار شعر اصلاحی تحریر کر دیے جاتے تو داغ صاحب کی قلعی کھل جاتی اور کوئی وجہ چھپانے کی نہین ہے جب شاگردی فعل ظاہر ہے تو اصلاح کا اخفا چہ معنی دارد بس یہی وجہ معقول ہے کہ اصلاح کی دی ہوئی الفاظ کو اُلٹ پلٹ کر اصلی خوبی کو مٹایا ہوگا اگر سوانح عمری مین درج کیے جاتے تو نکتہ اعتراض کرتا اور حضور نظام بات تاڑ کر کبیدہ خاطر ہوتے غالباً ناظرین سخن سنج و سخن فہم کے ذہن و خیال مین ہمارا یہ مختصر ریمارک آگیا ہوگا اور مؤلف سوانح کی خفیف الحرکاتی پر سبکو افسوس ہوا ہوگا۔ کہ شاہ دکن ظل اللہ فی الارض کی نکوداری کا حق اوستاد و شاگردی نے پورا پورا ادا کر دیا ہے۔ دو چار شعر بھی اصلاح نہ تحریر کیے جسکو دیکھکر ناظرین شاہ دکن کی طباعی و ذہانت پر فخر و مباہات کرتے کہ ہمارا ملک ابھی ایسے بادشاہون سے خالی نہین ہوا ہے جو ملکی زبان کا علم ادب جانتے ہین۔ س

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

اعلیحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ کی اصلاح کلام کی حقیقت لکھنے کے بعد ایک تمہید اُٹھائی گئی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے۔

"جسطرح اوستاد بنجانا کوئی آسان اور اپنا اختیاری امر نہین ہے اسیطرح کسی دوسرے کے کلام کو درست کرنا معمولی بات نہین ہے اور نہ یہ ہر شخص سے ہوسکتا ہے" ہمکو بھی اس سے اتفاق ہے یہ راے شاگرد رشید کی بہت درست ہے۔ آدمی ہین عقلمند بات کہتے ہین اصول کی مگر بہک بھی بہت جلد جاتے ہین۔ دیکھیے کتنا اچھا اصول بیان کیا کہ مخالف نے بھی تسلیم کر لیا اور کیون نہ تسلیم کیا جائے جب کوئی شخص حواس درست کرکے بات کہیگا مانی جائیگی اب آگے اصلاح کی قسمین بیان ہوتی ہین۔

"خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اصلاح چند قسم کی دیجاتی ہے۔ منجملہ اونکے ایک تو یہ کہ قائل کے اصلی کلام کو کاٹکر اوسکی جگہ دوسرا شعر خواہ اُسی مضمون کا یا دیگر مطلب کا اپنے الفاظ مین موزون کر دیا جاے۔ اور ایک یہ کہ قائل کے تمام الفاظ و مطالب اپنی جگہ رہین اور صرف نقاط و حرف و الفاظ کے تغیر و تبدل یا کمی و بیشی ہوجانے سے پست مضمون اعلیٰ اور مہمل شعر معنے دار ہوجائے"

اس تقسیم مین گو کئی باتین لائق اصلاح کی ہین مگر ہمکو اسوقت کسی دوسرے شاعر کی اصلاح کا مقابلہ کرنا منظور نہین ہے

نوٹ منونۃً زبان دانی اور علم صرف و نحو کی مہارت پر دلالت کرتا ہے

جان نثار ہندی

دیسیون کی یہی رونا ہے جو بن بگڑے بنتیون کو یون آتا جاتا ہو
جھمک کے پہلے کو دھکیتے ہین ابر کہ اس جھمکا کو گرا جاتا ہو
وہ گھونٹ ہتھے ہنگ لا لیگی الفت مر بجان اسکا دکھا تا ہو
اکسی بعد ٹک سا پیا نکو جو کا ہ یہ غیرون سے دکھا نگا جاتا ہو
یہ پھر ایک کال بیچے انٹی مین یکتا ہ پکڑ جاؤ گے یہ جیا تا ہو
گو وہ جاتے ہین شرم کہ ہارے قدماری یہ ترا ہا تہ کا یہ بجانا ہو
محلون کے نیچے نگرون کو نا چین ہ کھوٹے ہو سکیون فنا بجانا ہو
سہ اتم - آجکل کا شاعر۔

دیدہ شنید

بہرا — ہم نے بھی دربار کے واسطے نکلس صاحب سے کچھ کھجی ھکائی ہے۔

اندھا — ہم نے بھی ہال صاحب سے آنکھین قدح کرائی ہین۔

ہندوستانی مدار المہامی سے استعفا

ایک زمانہ تھا کہ لیاقت اور قابلیت دکھانے کے شوق عزت اور جاہ حاصل کرنے کی طمع۔ دنیا مین انتظام سا ورطرح طرح کی نیک نامی وقار کی چاٹ تھین - اکثر اونچا عزمون کی آرزو یہ ہوا کرتی تھی کہ وزیر پرائم منسٹر کا عہدہ تو آجکل نصیب ہونا محالات عقلی سے ہے - اگر ہندوستانی ریاست مین شہ از جانے اور قسمت بھی نیچے سے تھیل ٹھال کرتی چلی جائے - سفارشین بھی قوی ہون - چالین بھی اٹل پڑتی جائین - تو کسیطرح کسی ترکیب سے گھس پل کے کسی ریاست کی مدار المہامی - نیابت دیوانی کے عہدے تک پہونچ جانا چاہیے - مگر آجکل کے حالات دیکھ کے بندے نے

اس خبط کو دل ودماغ سے دودھ کی مکھی کی طرح نکال باہر کیا - کیا ھکو ہمالیہ پہاڑ کو مٹھی مین اوٹھا لینا بے ستون کاٹ کے جوے شیر بہا دینا آفتاب کو سوا نیزے تک گھسیٹ لانا آسان مگر اس خدمت کا انجام دینا لوہے کے چنے چبانا اور پھر بھی بھوکے رہنا ہے - کیا معنے ریاست کے جھگڑے بکھیڑے - انتظام ملک داری کی جھنجھٹ - رعایا کی رفاہ - فلاح - خوشنودی - قحطون خشک سالیون سے رعایا کو بچانا اور خزانہ ریاست بھرنا - رئیس یا والی ملک صاحب دام اقبالہ کی مرضی کے موافق کام کرنا - اونکی فرزانہ اور احمقانہ شوقون کی تعمیل اور تکمیل - گورنمنٹ انگریزی کے نازک اور منیڈلے تعلقات کو خوش اسلوبی سے نباہنا - رزیڈنٹ پولیٹیکل ایجنٹ صاحب بہادر کی آنکھین دیکھنا - دعوتین کھلانا - تحائف پہنچانا تو اپنی طرف رہا - مگر جو ھدہ ہ تین فی الحال ریاستون کو لاحق ہین اونکا ٹالنا ٹیڑھی کھیر ہے - مثلاً مثلاً دہلی کے دربار کے واسطے حسب قاعدہ ہودے طیار کرانا اور اونکے واسطے مصارف فراہم کرنا ایسا کام ہو جو طاقت بشری سے باہر ہے یعنی لارڈ صاحب کا حکم ہے کہ دلیسی والیان ملک دربار دہلی کے واسطے ہاتھی دین اور اونپر پرانی وضع کے ہودے ہون - اب آپ خیال کیجیے نسواریون کی تہذیب اور ترقی مین زمین آسمان کا فرق ہوتے ہوتے میان ہاتھی صاحب آجکل کے امیرون رئیسون کے ہان رکھنے کے لائق کہان رہے ہین - مکلف گاڑیون فٹن چیرٹ - سیلون - موٹر کار - بائیسکل وغیرہ وغیرہ کے آگے اونکو کوئی پوچھتا ہے - بڑی بڑائی اگر کسی کے ہان اپنی سخت جانی سے پشتہا پشت سے جیتے چلے آتے ہین تو جھے لادنے کے کام آتے ہین اگلی سی شان وشوکت کے اظہار یا سواری کے جلوس مین کام آنا معنی - ع

گیا ہاتھی نکل اور رہگئی دم

رہ گیا ہے دانہ چارہ پر دخت - سجاوٹ فضول ہو ہاتھی تہان پر کھڑے سر پر خاک ڈالتے مارے فاقون کو مارو راجہ نرپت سنگھ کے ہاتھی کی نسل پر صرف دھومین کی گرہ رہگئے ہین -

اب فرمائیے جامہ مدارم دامن از کجا آرم - ان ہاتھیون کے واسطے ہودے کہان سے آئین اور وہ بھی پرانی وضع کے - اگر بہزار خرابی ہاتھی ڈھونڈھے ڈھانڈھے لے بھی تو ہودے صاحب کا پتہ نہین کچھ تو زمانے کی دستکاری کچھ وضع اور مذاق کے تصرف

سے اگلے زمانے کا ہودہ عنقا زلیود ہوئے کہ یہ کریہ کاریگر بھی آنکھ مین لگانے کو میسر نہین پھر اتنے عرصہ قلیل مین پرانا ہودا بنانا ہتیلی پر سرسون جمانا - باسی کڑھی مین اوبال آنا ہے - ریاست کے اور کام کرنیکی مہلت ہی کہان - دربار کیواسطے انگریزی سوداگرون کو گاڑیون کی فرمائش دینا - اونکو مہیا کرنا - گھوڑے ساری دنیا سے چھانٹ کے جمع کرنا - رات دن کا خبط ہو گیا ہے - بڑی مصیبت تو یہ ہے کہ اگر بفرض محال رو پیٹ کے کسی طرح یہ سب سامان لیس بھی ہو گیا تو خرچ کی دھونس ریاست کہان سے اٹھائیگی - اسمین شک نہین کہ بقول لارڈ صاحب یہ دربار تجارت کیواسطے بہت کچھ نفع کی بات ہے خصوصاً انگریزی تجارت کو لیکن ریاستین جو ہنگ ٹھالی چلی جاتی ہین اون کی موجین برسون لطف دکھائینگی - لیس مین تہیا باز آیا - ایسی مدار المہامی سے - منہ سے گھر مین بیٹھونگا جورو بچون کی فکر وال دیے کی تدبیر کسی نہ کسی طرح ہوجائیگی -

اور لوگ بڑی بڑی نذرین دینگے - سیکڑون کلمبۃ مدح سے اس مبارک تقریب مین اظہار خیر خواہی کے واسطے قائم کرینگے - مجھ بیچارے کے پاس بجز مدار المہامی کی ہوس کے کبھی کچھ نہین رہا - اوسی کو اپنے بادشاہ وقت پر تصدق کرتا ہون جسطرح جعرات کو کالا کو اصدقے کرکے چھوڑ دیا جاتا ہے اوسی طرح مین بھی اپنی اس ہوس کو اس مبارک تقریب پر چھوڑتا ہون -

> تو نے شہباز نگہہ کو جو اودھر چھوڑ دیا -
> ہم نے بھی طائر جان باندھ کے پر چھوڑ دیا -

سہ اتم - ہندوستانی ریاست کا مدار المہام -

لوگ کہتے ہین کہ صندل درد سر کی ہو دوا
اسکا گھسنا اور لگانا درد سر یہ بھی تو ہے

شعر گفتن چہ ضرور

اخبارات کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ہندوستان کے انسپکٹر آتشبازی آتشگیر نے ایک ضابطہ مٹی کے تیل کے لمپون کے جلانے کا بڑی دلسوزی اور روشندلی سے حضور وزیر ہند کی فرمائش سے طیار کیا ہے چونکہ ہندوستانی ظلمت جہل مین گرفتار ہین اسواسطے اونکے دماغون کو روشن کرنے کے واسطے بہت مناسب ہے - سبحان اللہ کیا کیا موشگافیان کی ہین -

(C)

کروپ کا مقدمہ ہونے کی آواز پیدا ہو جاتا ہے - اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ عاقلانہ ترکیب پر چیمبرلین کی کھانسی کی دوا ... جب ... کی آواز ... بچہ کو ... بھی ... تو عارضہ نہین ہوتا ہمیشہ تیر بہدف اور شافی حاصل ہو ہر جگہ بکتی ہے۔

(C)

کھانسی کی وجہ سے جب نیند مین خلل پڑے تو ضرورت اسکی نہین ہے کہ کوئی بتائے کہ چیمبرلین کی دوا ... مفید اور شافی حاصل ہے - ہر جگہ بکتی ہے۔

بتی کی صفائی۔ گلے کی درستی۔ بتی کا ٹکنا لیمپون کا اوٹھانا تھمنا!
بتی کا اوپر نیچے گھمانا۔ کس کس خوبی سے تعلیم فرمایا ہے۔
واقعی بیچارے ہندوستانی ایسے ہی عقل کے اندھے ہین
اور یورپ کے لمپ ایسی ہی حکمت سے بنائے جاتے
ہین کہ اونکے واسطے بیشک اسطرح کی بال کی کھال بلکہ
کھال کے بال نکالنے :جائین ہندوستان کو یورپ کی
روشنی کے برکات نصیب نہین ہوسکتے مگر آپ جانیئے
الانوار وظلمات ہند کے انسپکٹر جنرل مسٹر پروفیسر
ڈاکٹر اودھ پیج تو ایک ہی منور اور روشن فہم و فراست
کے آدمی ہین ان ضوابط اور قواعد مین دیکھتے ہین
کہ سب سے بڑی بات لمپ کی بتی جلانے کی ترکیب تو
انسپکٹر صاحب بھول ہی گئے خیر اس ذرا سی کسر کو آپ
یون پورا کرتے ہین۔

(۱) لمپ اسطرح جلانا چاہیے کہ جلانے والا پہلے لمپ
کو ایک ہاتھ سے اٹھا کے اور زور سے اوسکی ہانڈی اور
چمنی ایک ہاتھ سے پکڑ کے بہت آہستگی کے ساتھ ایسی
جگہ رکھے جہان ہاتھ پہونچ سکتا ہو بعد اوسکے لمپ جلانے
کی یہ نیت کرے۔
"نیت کرتا ہون مین لمپ جلانے کی موافق ہدایات
انسپکٹر صاحب کے۔ واسطے دفع ہونے تاریکی کے اور
حاصل ہونے روشنی کے۔ آنکھ بند اور سانس روک کے
منہ میرا طرف مٹی کے تیل سے بھرے ہوے لمپ کے"!
(۲) اوسکے بعد ہانڈی جو عموماً شیشے کی ہوتی ہے آہستگی
سے اوپر کو اٹھائے جب اتنی اٹھ جائے کہ چمنی جو گلوب
(یعنی ہانڈی) کے اوپر سر نکالے ہوے گرگٹ کیطرح منہ اوٹھائے
رہتی ہے اوپر ہو جائے یعنی جب اوس منزل کو طے کر چکے تو
ہانڈی مذکور کو کسی جگہ بحفاظت رکھے اور پھر چمنی کے
اوتارنے مین مصروف ہو۔
(۳) اسمین دو شکلین ہوتی ہین یعنی بعضے لمپون مین لوکلے مین
پیچ لگا ہوتا ہے اور اوسکے ذریعہ سے چمنی اٹکی رہتی ہے
جیسے ہندوستانی گھر کے لوگ بال بچے زنجیر پابندے رہتے
ہین اور نکاح یا بھونری کا پیچ ٹس سے مس نہین ہونے
دیتا۔ پس اوس پیچ کو اُلٹا گھما کے اور گرفت کو ڈھیلا کر
چمنی کو طلاق دلوانا اور نزاکت اور آہستگی کے ساتھ ایک
جگہ حفاظت کے ساتھ سلا دینا چاہیے۔
(۴) مگر اتنا لحاظ رہے کہ چمنی کھڑی نہ رکھی جائے نہین تو
ہوا یا ہاتھ لگنے سے ٹوٹ جانیکا اندیشہ ہے اگر خدانخواستہ
ایسا سانحہ ہوا تو شیخ چلی کا بنا بنایا گھر بگڑ جائیگا یعنے لمپ
نہ جل سکیگا اور اندھیری کمل تانے رہیگی۔
(۵) اور دوسری صورت گلے اور چمنی کے اٹکنے کی یہ ہے کہ
گلے کے کنارے یورپین حکمت عملی کی طرح ایسے لچکدار

بنائے جاتے ہین کہ ہلکا سا زور یا دباو دینے سے کھل جاتے
اور چمنی کے کنارون کو تڑپ کر لیتے ہین اور پھر تنگ
ہو جاتے ہین۔ جسطرح امین آباد چوک مین رنڈیون
کے ناکون سے نازک عزت آبرو والے اٹک جاتے ہین۔
(۶) اسکے بعد جب گلوب اور چمنی اور گلے مین طلاق یعنی
گلو خلاصی ہو جائے تو اطمینان سے دیا سلائی کی ڈبیا
اوٹھا لائے اور اوسمین سے ایک دیا سلائی نکال کے
ڈبیا کے اوس پہلو کو ڈھونڈے جسمین مصالح لگا ہوا
کرتا ہے۔
(۷) اسمین بھی بڑی حکمت اور دانشکاری درکار ہے
یعنے مسماۃ دیا سلائی آجکل کے زمانے مین دو طرح کی
ہوتی ہین۔ ایک تو موم کی دوسرے لکڑی کی۔ موم کی
جو نکڑی بالکل گران قیمت ہوتی ہین لیکے کام مین لوگ
کم لاتے ہین۔ اور ہندوستانی غریب اس گران بہا
شے کو تھین نے سکتے لہذا ہر پھر کے وہی دیا سلائیان
انکو میسر ہین جو گلیون مین لونڈے "ڈبیا دیا سلائی
وقت پہ یاد آئی" "ڈبیا ڈبیا دیا سلائی زیادہ رس آگی"
کہتے ڈبل کی دو بیچتے پھرتے ہین ایسی دیا سلائیان بہت
بے تکلف ہوتی ہین وہ کسی مصالح کی محتاج نہین اگر
چوہے صاحب بھی اپنی خلقی شرارت سے بل تک گھسیٹ
لے جائین تو اونکی رگڑ سے سارا بل خاکسیاہ
کر دین جتنا گھر غریب مین بھرا ہو چھپا نہ جائے۔ یا گھر کی
نکون سے زچ ہوکے شوہر برخوردار اندھیرے
اوجائے پلنگ یا زمین پر گھس دین تو سارا گھر مع
چھپر و سائبان۔ گھر گرستی۔ بلکہ فساد کی جڑ تمکنت نفاق الغرض
کافور ہو جائے۔ الغرض اس دیا سلائی کو کمال صفائی
اور سبکدستی سے روشن کرے۔
(۸) مگر کمال ہوشیاری سے۔ ناک سے ہٹائے رہے
بڑے بڑے ڈاکٹر بھی ہدایت کرتے ہین۔ کیونکہ
گندھک کا دھوان شکس کے پیادے سے زیادہ سخت
ہوتا ہے اور ناک مین گھسکر ایسا خلفشار بلوہ بغاوت
مچا دیتا ہے کہ ناکون چنے چبوانیکا مزا آجاتا ہے۔ اگر
پورے طور سے دماغ کی حفاظت نہ کیجائیگی تو
فانوس دماغ ٹوٹ پھوٹ کے چراغ گل پگڑی غائب
کا مضمون صادق آئیگا۔
(۹) جب دیا سلائی بھک سے جل اوٹھے تو لمپ کی
بتی قریب لے جائے۔ تیل آپ سے آپ اوسکو لپک کے
پکڑ لیگا اور لمپ روشن ہو جائیگا۔
(۱۰) اس کے بعد انسپکٹر صاحب کے ضابطے برتے جائین
تکرار سے دماغ پریشان کرنے کی ضرورت نہین۔
و رنگ جان مصاحب لمپ بازان آسان نیست و۔

مگر اس بیچارے کا دماغ شوریدہ کی کہان [illegible]
[illegible] نہ ہے پالش [illegible]
اگر کسی کو لمپ رکھنے اور جلانیکا سلیقہ نہین تو دیا
پھوڑ آئے سے کام ہی کیون نے۔ پہلے اس علم کو سیکھے
اور سر ٹیفکیٹ ماسٹرون کی طرح روشنی کا امتحان دے
تب جا کے مٹی کے لمپ۔ لالٹین۔ کپی جلائے۔ قسمت سے
اندھا ہو گیا تو بے پڑھے حافظ بن گیا۔ اور جو سخت جان
سے مٹی کی زیارت۔ نصیب رہی تو اوسکے تیل
بھی کھلی بازبان کرتا رہے۔
اگر در خانہ کس است یک حرف بس است
سر دست تو انسپکٹر صاحب کے قواعد مین جو کچھ بھی بیچ میچ
ہی غلط تھی وہ رفع کر دی گئی مگر ابھی خاتمہ نہین ہوا
بڑی بات تو ابھی لمپ روشن کرنے کے اوقات کی بتا
کیونکہ دیکھا جاتا ہے بہت سے لوگ شیخ سعدی کی نصیحت
ابلہے کو روز روشن شمع کافوری نہد
زود بینی کش نیا شد ہیچ روغن در چراغ
ستانے سمجھانے کے لائق ہین۔ انشاء اللہ آئندہ بتایا جائیگا

۱۳ پشمینہ (۵ ہفتہ)

ہماری دوکان سے مفصل ذیل اشیا نہایت عمدہ
اور کفایت سے روانہ کی جاتی ہین۔
۱۔ چادر جوڑا کشمیری کامدار سفید خاکی فیروزی بسنتی وغیرہ
للعہ سے ھعہ تک۔
۲۔ دھوسہ کشمیری [illegible] اور لاہوری دھوسہ [illegible] سے [illegible] تک۔
۳۔ پشمینہ چادر چھ گز [illegible] سے [illegible] تک۔
۴۔ طوس خاکی بادامی خودرنگ [illegible] سے [illegible]
۵۔ مالیدہ تھان برائے سوٹ خاکی بادامی خودرنگ
چارخانہ وغیرہ [illegible] فی گز نہایت گرم اور نرم ہے۔
۶۔ چوغہ مالیدہ کامدار [illegible] سے [illegible] تک۔
۷۔ کوٹ مالیدہ کا کامدار خاکی بادامی [illegible]
۸۔ الوان کشمیری [illegible] فی گز۔
۹۔ خودرنگ چارخانہ بیل کشمیری برائے سوٹ [illegible]
[illegible] تک۔
حکم کی تعمیل مین کوئی کوتاہی نہین کیجاوے گی۔
آل روپیہ آنے پر یا بذریعہ ویلیوپی ایبل ارسال کیا
المشتہر

امیر چند کوڑل اینڈ سنس سوداگر پشمینہ [illegible]
سوہا بازار

نئی کتابیں

احمق الذین ظرافت کا پہلا ناول مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ جسمین نوابی کا معاشی ظرافت کے ساتھ لکھنؤ کے ایک متمول نوعمر کے سوانح حیات اور دلچسپ پیرائے مین لکھے گئے ہین لکھنؤ سے حیدرآباد کا سفر۔ وہان تلاش معاش اور نوکری انگریزی وضع کا اختیار کرنا۔ سیفا مری کے خبط مین مبتلا ہو کر چلی آنا پھر یہان سے پنجاب کی ریاست مین نوکر ہونا۔ وہان ایک لس کے عشق مین پھنسنا۔ نکالے جانا۔ مس کا ہمراہ آنا۔ لکھنؤ کے طرح طرح کے مہذب آوارہ لوگون مین پھنسنا پھر بے بندی کی وجہ سے مقدمات دائر ہونا اور آخر کو پاگل خانے پہونچنا عجب رنگ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے یہ ناول پہلے بھی شائع ہوا تھا اب شائقین نے اصرار سے مکرر چھپا ہے قیمت ۱۰؍ فی جلد علاوہ محصول ڈاک۔

کایا پلٹ ناول مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ۔ اس مین متانت اور ظرافت کے ساتھ دکھایا گیا ہے کہ جس ملک مین مافوق العادات کا عقیدہ ضعیف ہوتا جاتا ہے وہان آخر مافوق العادات بھی معدوم ہوتے جاتے ہین۔ قیمت ۹؍ علاوہ محصول ڈاک۔

میٹھی چھری مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ اسمین نہایت چست اور دلچسپ زبان مین نئے طرز سے دکھایا ہے کہ کیونکر جعلسازون کے چالون سے دولت دنیا حسین کے قابض ہوے ہین۔ بعض بعض حصے اس ناول کے غور کے لائق ہین قیمت ۱۲؍ علاوہ محصول۔

حیات شیخ چلی ظرافت کا دوسرا لا جواب ناول مصنفہ منشی محمد سجاد حسین صاحب اہلکار سرکار نظام۔ اسمین شیخ چلی کی مضحکہ انگیز سوانح عمری۔ ان کے منصوبون کی کیفیت اور شیخ کی طبیعت عجیب سنجیدگی و خوبی کے ساتھ بیان ہوئی ہے قیمت ۹؍ فی جلد علاوہ محصول ڈاک۔

میر زا مستا ظرافت کا تیسرا ناول مصنفہ جناب مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش مشہور اور معروف نامہ نگار اودھ پنچ و مشہور مصنف ناول و مثنویات اسمین نہایت دلچسپ اور ہنسانے والے نہایت پیاری اور شستہ زبان مین بیان ہوئے ہین عبارت کی خوبی دیکھنے سے علاقہ رکھتی ہے قیمت ۱۰؍ فی جلد علاوہ محصول ڈاک۔

جلے تن۔ واسوخت ظرافت مصنفہ مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش جس رنگ اور طرز واسوخت آجکل لکھے جاتے ہین اسکا خاکہ ظرافت کے ساتھ اڑایا گیا ہے اسکی شاعری قوت گوئی دیکھنے اور تقلید کرنے کے لائق ہے قیمت ۲؍ فی جلد علاوہ محصول ڈاک۔

جنتریہاے ظرافت ۱۹۰۶ء کی جنتریان جنمین وہ مضامین جو عموماً جنتریون مین ہوتے ہین ظرافت کے پیرایہ مین لکھے گئے ہین قیمت فی جنتری ۱؍ جو صاحب سب جنتریان خرید کرینگے ۴؍ قیمت لیجائیگی

برہان الفراست۔ اسمین وضاحت سے اصول قیافہ کے مستند رسالے سے اُردو مین ترجمہ کیے گئے ہین قیمت ۶؍

مضامین اڈیسن۔ مولوی مرتضیٰ علی شہر نے اسپکٹیٹر کے مضامین اخلاقی انتخاب کرکے بامحاورہ اُردو مین ترجمہ کیے ہین قیمت ۱۲؍

المشتہر۔ منیجر اودھ پنچ

اشتہار کتاب دولت باغبانی ۱۰۲۷ س

یہ تحفہ کتاب جسمین عملی نسخے اور وہ مجرب قواعد اور ہدایت باغبانی کے مندرج ہین جنکو آجکل کے مالی نہین جانتے ہین مصنف کو ایک چیدہ مالی سے جو زمانہ سابقہ مین باغات شاہی لکھنؤ مین ملازم تھا اور مسٹر قلپ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ باغ خسرو الہ آباد سے اور ۲۲ برس کے ذاتی تجربہ سے حاصل ہوے ہین واسطے شائقین باغ اور امراء کے جنکے مصارف بن شائع کیے گئے ہین اور اپنے باغات کو نمونہ بہشت کا بنا سکتے ہین یعنی قلمی آم فصلی انگور اکثر قسم بیجی امرود کا باغ لگانے مین جو نفع دکھایا ہے چار بیگھہ کے باغ مین آٹھ سو روپیہ سالانہ کی آمدنی یعد پنجسے ہوگی اور پھر سال بسال ترقی ہوگی اور بہت سی ترکیبین لکھی ہین جنگل اور افتادہ زمین کو قابل تھالے تیار کرنے کے مثل خود رو درختان کے بغیر آبپاشی کے قلیل خرچ مین باغ لگا کر آمدنی بڑھانا اور قلمی اور تخمی آم کے پیڑ کو بترکیب عرقیات اور خوشبو سے اصلاح کرکے خوشبودار آم پیدا کرنا جسمین کیوڑہ گلاب وغیرہ کی خوشبو دے بارہ ماسی آم کا درخت تیار کرنا ترکیب تخم ریزی حفاظت آبپاشی جسمین پیڑ بڑھانے اور پیوند باندھنے کے طریق جیسے آم شیرین خوشبودار رنگین کلان تخم چھوٹا بے ریشہ امرود انار انگور بے دانہ ہوگا جو طریق قلم باندھنے کے ہونگے بہت گل شبو میوہ خوشنما پتی کرونٹن وغیرہ اور فصلی اور دوامی پھولدار کے درختان بیان ہوگا سبگل کودی کا بہت بڑا نمائشی پھول پیدا کرنا فہرست اسے چیدہ اقسام گلاب گل داؤدی کا مع فصلی انگریزی اور دیسی پھول کے درختان کے نام بزبان انگریزی اردو بیان زراعت دوب گھاس جسمین نفع کثیر اور جسکے کھانے سے گھوڑے اور مویشی فربہ ہوتے ہین اور دو طریقہ کاشت سبزی ترکاری کا گوبھی۔ کرم کلا۔ شلغم وغیرہ کا جسکے پھل پھول کلان لذیذ اور پیدا وار بکثرت ہوتے ہین خربزہ سردہ مثل لکھنؤ کے ہوتا ہے علاج دفعیہ دیمک کیڑون وغیرہ کا یہ کتاب ۱۲ صفحہ ۹ + ۱۰ انچہ کاغذ سفید پر خوشخط چھپی ہے قیمت فی جلد (عہ) محصول ڈاک ذمہ خریدار پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت اور دانون کے نزدیک یہ دس روپیہ کو بھی ارزان ہے یہ کتاب مصدقہ اور سیر خسرو باغ کی ہے جو اس فن مین کمال رکھتے ہین۔ اسکو مثل دیگر کتب کے نہ تصور کرین لوگ دھوکا کھائے ہوے ہین اسکو ضرور منگوائین اور اپنا مقصد دلی پورا کرین جلد منگوائین اور باغ مطابق اسکے لگائین تو جلد تیار ہوگا۔

دیگر فونڈ یر جنتری ہر آدمی خواہ وہ مسے دو ہزار روپیہ تک جسمین جنتری انگلس سعد جو آور دفتروری اور ایک سالانہ جنتری دوامی دو صدی سے دو سو برس کی شامل ہے یہ جنتری واسطے آسانی ارباب نرخ بخشیان نواب وغیرہ کے جنتری کام بناتے ہین اور بلکتے ہین نہایت کام کی ہے اور ترتیب رقم کے ہندسون مین لکھی گئی ہے قیمت ۲؍ نام معہ ڈاک خانہ صاف ارقام کرنا چاہیئے۔

المشتہر منشی محمد شاد علی اور منشی وزیر علی الہ آباد محلہ بخشی بازار

”پیاری سہیلی“

مخدرات عصمت و طہارت کے خطوط جو طرح طرح کے سبق دیتے ہین اور روزمرہ زبان محاورہ مین حقیقی استاد ہین [illegible] ہو موتی سے۔

المشتہر۔ اسلام حسین [illegible]

سرمہ اکسیر

پانچ ہزار روپے انعام

تازہ سندات | مصدقہ جناب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر امیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب | تازہ سندات

معزز انگریزون - میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے -

ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اوروں کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی حاجت نہیں رہتی ہے بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپے - میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپے - خالص میرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپے - مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ - خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین - نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

پانچ ہزار روپے انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسی کو مبلغ پانچ ہزار روپے انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۶ء میں جمع کیا گیا ہے

جلوۂ داغ

بقیہ نمبر ۱

ذوالفقار علی گوہر کا شعر

بزم عدو میں کیا ہوا اور کیا ہوا
کہتا ہے صاحب آپکا سرمہ بہا ہوا

"اس شعر میں (بزم) کی جگہ پر مرگ بنا یا گیا جسنے اُس تعلی کو ثابت کر دکھایا جسکی وجہ سے سرمہ کے بہنے پر بہنے میں اشتباہ تھا"۔

جو لوگ معاملہ فہم ہین وہ تو اس اصلاح کو بہت ہی رکیک بلکہ بیہودہ اصلاح کہینگے اسواسطے (کیا ہوا اور کیا ہوا) جیسی نعلی سکے خواستگار ہین وہ مرگ سے حاصل نہین ہوا۔ شعر کا اقتضا تو یہ ہے کہ بزم عدو مین آپ گئے وہان جو کچھ آپ پر گذری ہے وہ آپکا بہا ہوا سرمہ کہہ رہا ہے کہ خوب پٹے آنکھ سے آنسو اے خوب بہتے خوب کھٹکے لگا سے۔ کبھی مطلب کی بات اور وہ اُن کلمات پر بسور بسور کر بوسنے سرمہ بہا لکھا تھا۔

مرگ عدو مین سرمہ کا بہنا تو کوئی تعجب کی بات نہین ہے۔ مگر (کیا ہوا اور کیا ہوا) مرگ اور موت کی استدعا نہین کرستے ہین یہ باتین ذرا جانچ پڑتال کے قابل ہین۔

داغ صاحب تو بڑے جوہری ہین تعجب ہو کہ اُنھون نے اپنی معاملہ فہمی کو کیون دخل نہین دیا۔ اچھا خاصہ شعر گوہر کا بگاڑ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ریاض الاخبار مین میان گوہر نے داغی مطلع کو نئے فلسفہ سے ثابت کرنا چاہا ہے۔ اور ٹھوکرین کھائی ہین جب ایسے ایسے شاگرد موجود ہین تو اوستاد کو کیا چاہیے جو چاہین غلط سلط لکھکر لکھدین نیا سائنس ہے نیا فلسفہ ہے۔ نئی تعلیم یافتہ لوگ ہین۔ حق شاگردی اوا کرینگے اگر ملک نہ مانے گا تو کیا پروا ہے۔ تحصیل کا علاوہ اوس دینے کو مستعد ہے۔

چوتھا شعر نواب یارجنگ بہادر کا

کیا جانین آب تیغ کی لذت جناب خضر
نازان ہین وہ تو اپنے ہی آب حیات پر

اصلاح

مرتے ہین وہ تو چشمۂ آب حیات پر

یہ اصلاح اچھی ہے مگر شاگرد رشید نے دوسری قسم کی اصلاح پر جو اوستاد صاحب کا عبور ثابت کیا ہے۔ اس قسم سے باہر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاگرد صاحب اصول کچھ قائم کرتے ہین اور مسائل اصول کے خلاف بیان فرماتے ہین۔

ان چار اصلاحون کے بعد اوستاد کی ترقی عمر و دولت کی دعا مانگی ہے جس سے ہمکو بھی اتفاق ہے خدا کرے وہ ہزارون سال کی عمر پائین اور اللہ تعالیٰ اُنکی طبیعت مین انصاف کا مادہ بھر دے کہ وہ ہٹ دھرمی نہ کیا کرین اِن اپنی گئی اصلاحون پر اسقدر ناز و فخر کیا گیا ہے جسکی انتہا نہین۔

اصلاح کا طریق اساتذہ نے جو قائم کیا ہے وہ تلامذہ کی قابلیت اور لیاقت کے اعتبار پر ہے۔

اگر شاگرد کوئی دیہاتی بیٹھا ہے تو اول اوسکی زبان ہی کی درستی مین اوستاد کو وقت صرف کرنا ہوگا۔ یہ ممکن نہین ہے کہ دیہاتی صاحب اپنی قدیم زبان کو بھول جائین۔ دیکھو اُن لوگون کو جو شمس العلما ہوتے ہین اور سندین حاصل کر لی ہین۔ مگر اب تک وہ دیہاتی گنوارپن نہین گیا۔ خواجہ الطاف حسین صاحب حالی کی زبان اور کلام کو دیکھیے تاثیر مین ڈوبا ہوا کلام ہوتا ہے مگر اپنی قدامت کی چال کو نہین چھوڑتے۔

اگر شاگرد زبان دان ہے اور علمی استعداد کم ہے تو اوستاد کو شعر مین اعلیٰ مضامین کی کھپت سے احتراز ہوگا اور وہ صرف زبان تک اوسکی شاعری کو محدود کر دیگا۔ جو چلے غمزے۔ ناز و نیاز۔ وصل و ہجر کے مضامین کے سوا ایسا شاگرد کبھی مضامین آفرینی اور نازک خیالی کیطرف نہین جائیگا۔ اوستاد معمولی طور پر اصلاح دیگا کہ غلطی اور عیب سے شعر پاک ہو۔

اور اگر شاگرد ذی علم ہے زبان کے نکات سے واقف ہے علمی مسائل پر عبور ہے اور شاعری کا ملکہ بھی رکھتا ہے تو اوسکے کلام کی اصلاح مین اوستاد کو بھی لطف آتا ہے اور وہ اوستاد سے اصلاح کی وجہ حروف و نقاط کے تبدل و تغیر اور مضمون کے انقلاب کے اسباب دریافت کرتا ہے اوستاد بھی دل لگاکر اوسکو سمجھاتا ہے ایسے شاگرد سے یہ ممکن نہین ہے کہ وہ ؎

نہین اُٹھتین نہین لیتین نہین کھلتین آنکھین

لکھیگا۔ ایسا شاگرد مثل ریاض کے شعر کہیگا اور اوستاد اصلاح مین مثل جناب امیر رح کے فن کا کمال دکھائیگا۔

شاگرد صاحب نے دوسری قسم اصلاح کی بتائی ہے اور اُسپر یہ زور دیا ہے کہ مرزا داغ ہمیشہ اسی قسم کی اصلاح دیا کرتے ہین اسواسطے کہ وہ مشکل اور محال اور غیر ممکن باتون کو ہمیشہ دائرہ امکان مین لایا کرتے ہین۔ مگر ان چار اصلاحون مین جو بڑی تلاش اور جستجو سے پیش کی گئی ہین۔ نواب یارجنگ بہادر کے شعر کی اصلاح ان اصول موضوعہ سے خارج ہے لہذا اوستادی ساقط۔

مُردون موقوف مقبرہ مسمار سازند

اسوقت ہمارے سامنے داغ کی وہ اصلاحین نہین ہین جو اُنھون نے اپنی شاگردون کے کلام پر دی ہین۔ نہ ہمکو یہ معلوم تھا کہ ایک وقت ایسا آئیگا کہ ہمکو نواب مرزا خان صاحب کے خلاف قلم کو جنبش دینا ہوگی ورنہ ہم اُن اصلاحون کی حفاظت کرتے ہین تاہم ہمنے کوشش کی ہے اور وہ اصلاحین منگوائی ہین جنکو دیکھکر ناظرین اندازہ فرمائینگے کہ شاگرد رشید کو کسقدر ملکہ ستائش و مدح کا ہے۔ بہت زمانہ ہوا کہ داغ کے ایک شاگرد صاحب نے اپنی غزل جناب امیر رح اور مرزا داغ کے پاس اصلاح کو بھیجی تھی اور دونون صاحبون کی اصلاحین (فتنہ) گورکھپور مین شایع بھی کر دی گئی تھین جسپر ریاض نے نوٹ دیا تھا کہ آیندہ ایسا نہ کرنا چاہیے وجہ یہ تھی کہ جناب امیر کی اصلاحین کچھ ایسی پیاری اور نازک تھین کہ سبکو حیرت ہوگئی تھی مرزا داغ نے یہ کیا کیا ہے اُنکو اصلاح بھی دینا نہین آتی۔ فتنہ کا وہ پرچہ ہمارے پاس نہین ہے اگر ناظرین اودھ پنچ کے پاس ہو تو مہربانی فرماکر دونون اصلاحون کو دفتر اودھ پنچ مین بھیجدین۔ ریاض سے تو اُمید نہین ہے کہ وہ ایسا کرینگے اس لیے کہ اُنھون نے تو بیجا طرفداری پر کمر باندھ لی ہے۔ حالانکہ دل مین وہ بھی سمجھتے ہین کہ یہ طرفداری کچھ ٹھیک نہین ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ اصلاح ہو خواہ شعر گوئی ہو یہ سب باتین علمی لیاقت کے متعلق ہین بغیر علم کے کمال کسی فن مین حاصل نہین ہو سکتا اس لیے کہ دنیا مین اصول پر ہر چیز کا دارمدار ہے اگر اصل ہی ناقص ہے تو پھل پھول سب خراب اور بیکار ہونگے۔

اور یہ بات مسلم ہے کہ جناب بلبل ہندوستان جہان اوستاد فصیح الملک ناظم یارجنگ حضرت داغ چشم و چراغ دہلی شریف علمی لیاقت نہین رکھتے۔ شاگرد رشید اونکو معدن فیوض سمجھتے ہین سمجھا کرین۔

راقم - (شوکت جنگ)
وسط ہند

طویلے مین لتیا ہج

خدا جانے کس مرد خدا نے نواب محسن الملک کی سوانح عمری اور چند تعریفانہ الفاظ پائنیر مین چھاپ دیے اونکے حریفان بادہ پیما جھلا گئے اور دو مہینے پردہ مین ایک مضمون لکھ مارا کہ محسن الملک خوشامدی ہین اور گورنمنٹ کی جھوٹی خوشامد کیا کرتے ہین۔

بادشاہ کی اطاعت اور گورنمنٹ کی خوشامد کوئی بُری بات نہین۔ خداوند کریم خود ہر روز نماز مین اپنی تعریف

دو ملا مین مرغی حرام

کراتا ہے اور اپنی خوشامد چاہتا ہے پھر ظل اللہ جو بادشاہ وقت ہو اوسکی خوشامد مین کیا ہرج ہے۔
مگر واللہ بڑے موقع سے مضمون لکھا کہ اگر دربار دہلی کے موقع پر نواب صاحب کو کوئی خطاب وغیرہ ملنے والا ہو تو اوسمین کچھ کنشدت پڑ جاےگی۔ مانتا ہون۔

راقم نکتہ شناس۔

جسکا کام اوسی کو چھاجے
اور کرے تو ٹھینگا باجے

کیون جناب ان مولوی صاحبون کو کیا سوجھی تھی کہ بوریا بندھنا لے آلہ آباد پہونچے اور حضور سر جیمس لاٹوش کی خدمت مین ندوۃ العلما کی طرف سے اڈریس پیش کیا - اڈریس کیا تھا معذرت نامہ تھا۔ ایجی نامہ تھا۔ دعا ہے تو یہ تھی کہ حضور ہم لوگ سرکار کے خیر خواہ ہین - پولیٹکل معاملات سے ہم سے کچھ سروکار نہین - سید احمد خان بھی ہمارے مداح تھے محسن الملک بھی ہمارے ثنا خوان ہین - مسٹر لموڈبی ایشیاٹک ترنگ مین ہماری تعریف کیا کرتے ہین۔
کیون جناب اس سب خودستائی کی کیا ضرورت تھی کیا کسی کو خدا نخواستہ شبہہ ہے؟ ہرگز نہین ہرگز نہین - تمام رعایاے قیصری اپنے بادشاہ کی جان نثار ہے - اور ہونا ہی چاہیے - پھر اسمین تعریف کس بات کی -؟
خیر اور تو سب کچھ ہوا ہمارے لاٹ صاحب بھی آدمی بڑے سخن شناس ہین کیا ہی مزے دار جواب دیا ہے اختلافات مذہبی کے بارہ مین پیچ فرمایا - کہ جب عیسائیون مین رفع نہوا تو مولوی صاحبان مسلمانون مین کیا کامیابی حاصل کر سکتے ہین۔ جبتک دنیا قائم ہے یہ مذہبی اختلافات ہر فرقہ اور گروہ مین چلے جائینگے - دار العلوم کے بابت بھی نہایت دوستانہ اور مشفقانہ صلاح دی جب علیگڑہ کالج موجود ہے تو اوسی مین مدد کیون نہین دیتے - اپنی ڈیڑھ اینٹ کی جداگانہ مسجد بنانے سے کیا فائدہ بہرحال جس غرض سے مولوی صاحبان نے یہ زحمت سفر اٹھائی تھی کہ دو چار کلمہ ایسے ہاتھ لگ جائینگے جو آئندہ چندہ جمع کرنے مین مفید ہون حاصل نہو گی - اسکا تو ضرور افسوس ہے لیکن اگر ایمان سے پوچھیے تو لاٹ صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے سب ٹھیک - سید احمد خان کی بات اون کے ساتھ گئی ہر شخص بھلا وہ رنگ کیسے پیدا کر سکتا ہے - بقول شخصے

اگرچہ شیخ داڑھی بڑھاے سن کی سی
مگر وہ بات کہان مولوی مدن کی سی

راقم - دور اندیش -

یار سے چھیڑ چلی جائے اسد

زمانہ کی رفتار - گردش دہر کی الٹ پلٹ سے دو زمیندار یعنی زمین کے لالچی یا قدردان - ایک دوسرے کے قریب قریب آکے آ بسے - آپ جانیے دونون چپہ چپہ بھر زمین کو دانت سے پکڑتا - بالشت بالشت پر قبضہ آراضی کے واسطے جھگڑنا تو وضع - پالیسی - حکمت عملی ٹھہری - چند روز بے شغل رہتے رہتے اکتاے - یا کچھ مصلحت سوچے - یا زمانے نے الجھا کھلی بازی سوجھی - مکان اتفاق سے ایک دوسرے کے پاس ہی تھے - ایک صاحب نے فصیل کی دیوار پر توجہ مبذول کی - آج کیا ہے اپنی طرف لیس پوتا دستکاری کے واسطے کاٹ چھانٹ ہوتی ہو - دن رات کھٹ کھٹ کی صداے الارم لگا دی مات ہے - کل کیا ہے - لڑکے بالے گیند بازی کر رہے ہین -
دوسرے - زمیندار صاحب غیور اور صلح پسند معلوم ہوتے ہین - اکر دھوکا لینا اور دھوکا دینا - حتی الوسع جھگڑے سے دور بھاگنے والے - مزے سے گھر مین بیٹھکر آرام چین کا لطف اوٹھانے والے - آنکی عافیت مین خلل تھا - جب دیکھیے کوئی نہ کوئی خرخشہ جھانک رہا ہے - آخر کو ایک دن کہنا ہی پڑا کیون صاحب یہ جو دیوار پر دست درازیان ہوتی ہین سو نادر تغیر ہو گیا - ہم شکایت نہین کرتے -

محتسب را درون خانہ چہ کار

مگر اتنا تو کہہ سکتے ہین کہ جو کچھ کیجیے اپنے گھر ہی تک رکھیے بعض باتون سے ہمسایہ کو تکلیف ہو پہنچتی ہے ؟
دوسرا ہمسایہ - واللہ مجکو تکلیف دینا گوارا نہین آپ سمجھیے ہم آپ پڑوسی ٹھہرے - ہان صرف بات یہ ہے مین دیوار کو اپنی طرف سے ذری مضبوط اور مستحکم بناتا ہون اگر اس کے سبب سے آپکو تکلیف ہے تو مجبوری ہے!
چند روز کے بعد دیکھتے کیا ہین دیوار کی منڈیر پر کچھ مزدور چڑھ آئے ہین -
ارے کون ہے کون ہے - بے پروا بیکار سے دیوار پر کیسے آگئے - دیکھیے حضرت یہ بات اچھی نہین - ان باتون سے خون خرابہ ہو جاتا ہے !!
دوسرا ہمسایہ - اسمین خفگی کی کیا بات - آخر دیوار کی مضبوطی کی آپ نہین فکر کرتے تو ہمین کرتے ہین -
پہلا ہمسایہ - واہ حضرت اچھی فکر نکالی - اسپر آپکو حق ہی کیا ہے - دراصل اس فصیل کو تو قائم رکھنا ہمکو بھی منظور ہے - مگر آپکے قبضہ اور تصرف کو ہم نہین مان سکتے - اتار دیے مزدورون کو نہین ڈھیلون سے خبر لیجاےگی -
دوسرا ہمسایہ - آپ خفا کیون ہوتے ہین اسمین بگڑنے کی کون بات - ارے صاحب نہین خوشی ہے نہ سہی - مزدور اوترے جاتے ہین -
چند روز خاموشی رہی - پھر شرارت سوجھی - اپنی طرف سے دیوار پر چھپر رکھوا لیا - ادھر سے ممانعت کی گئی حضرت یہ دیوار حد فاصل ہے - آپکی ملکیت نہین اب آپ تصرف مالکانہ کرنا چاہتے ہین - یہ نہین ہو سکتا
دوسرا ہمسایہ - حضرت سنیے - اس آئے دن کے جھگڑے کو ختم کیجیے - آئیے ہمارے آپکے تصفیہ ہو جائے -
پہلا ہمسایہ - تصفیہ کیا معنے بس اسکا تصفیہ یہی ہے آپ چپ رہیے اور دیوار کو حد فاصل سمجھیے - یہانتک آپ کے مکان کی حد ہے ہو چاہے کیجیے -
دوسرا ہمسایہ - کیا خوب یہ تصفیہ آپ اچھی بگڑ گئی

زنانہ تعلیم

رکھیے اگر ہمارا قبضہ اسی طریقہ سے مانا جائے تو آپ کو بھی لازم ہے دیوار کے اوس پار سے آپکا بھی قبضہ رہے۔ دیوار کسی کی نہو کوئی بھی تصرف نہ کرے۔

پہلا ہمسایہ۔ ارے صاحب آپ تو خواہ مخواہ جھگڑتے ہین۔ آخر کم سے کم اتنا تو ہکو حق ہے کہ اوس حدفاصل کی اسقدر نگرانی کرین کہ کوئی شخص ادہر دست درازی نہ کرسکے۔

دوسرا ہمسایہ۔ جناب یہی اس نیازمند کیطرف سے بھی قبول ہو۔

پہلا ہمسایہ۔ یہ کیونکر صاحب ہوسکتا ہے اس دیوار سے ملحق ہمارے کئی کمرے بنے ہوے ہین۔ اور آپ کی طرف صرف کھلا میدان ہے۔

دوسرا ہمسایہ۔ آپ کی ضرورت اور مصلحت کی باتین ہین دوسرے کو اِنسے واسطہ نہین۔ اس سے کیا سیدھی سی بات یہ ہے ہمارے آپکے تصفیہ ہوجاے۔

دوسرا ہمسایہ۔ واہ وا اس سے بہتر کیا ہکو بھی شریرہ عاۃ منظور نہین۔

پہلا ہمسایہ۔ اور یہان بڑھانا کیا معنے گھٹانا منظور ہے۔ جو تجویز کیجیے طے کیا جائے۔

دوسرا ہمسایہ۔ سیدھی سی بات تو یہ ہے کہ اس حدفاصل کو بحال خود چھوڑ دیجیے۔ اپنی اپنی طرف ایک ایک دیوار اُٹھالین پھر چاہے اوسپر چھپر ڈالین۔ چاہیے عمارت بنوالین۔ ایک دوسرے کو کوئی واسطہ نہو۔

(چند روز کے بعد زمیندار صاحب سے اونکے دوستون نے پوچھا) حضرت اس جھگڑے کا کیا فیصلہ ہوا۔ آپنے سارا قصہ کہہ سُنایا اور خوشخبری دی کہ الحمدللہ ایسا فیصلہ ہوا ہے۔ ہمیشہ کے واسطے اطمینان ہوگیا۔

تھوڑے ہی دن گذرے ہونگے انکے حریف زمیندار کو پھر شیطنت کی سوجھی یعنی اپنے گھر مین بیٹھ کے انکے ہان ڈھیلے پھینکنا شروع کیے۔

وہ کون ہے۔ گھر مین ڈھیلے پھینکتا۔ اور جو لگجائے کسی کے سر مین (گھر والون سے) دیکھتے رہنا کسطرف سے ڈھیلے آتے ہین۔ یہ لیجیے۔ گرسے ایک ڈھیلا اور آموجود ہوا۔ ارے بڑے بڑے اب تو چار آنے لگے۔ ایک صحن مین گرا۔ اور دوسرا چھت پر آیا۔ وہ دیکھو اوس گھر سے آتے ہین۔ پڑوس سے۔ آپ جاکٹ پتلون سے باہر ہوکے پہونچے پڑوسی کے دروازے پر کیون بھائی صاحب اس کے کیا معنے واللہ بگڑ جائیگی آج تک ایسا کبھی نہین ہوا۔ اب یہ ڈھیلے بازی شروع ہوئی۔ اور جو ادھر سے بھی کلہ بکلہ جواب دیا جائے تو کیسی ہو۔

کلوخ انداز را پاداش سنگ است

دوسرا ہمسایہ۔ ابی آپکا وہم ہی وہم ہے۔ کسی لونڈے لڑکے نے سڑک پر سے پھینک دیا ہوگا۔ یا کسی کا کبوتر آیا ہوگا۔ اس جانب سے آپ اطمینان رکھیے۔

پہلا ہمسایہ۔ جناب اور کوئی پھینکنے کیون لگا۔ نہ کوئی کبوتر نہ مرغی۔ کانی چڑیا تک نہین۔ لوگون نے اپنی آنکھ سے دیکھا۔ آپ ہی کیطرف سے ڈھیلے آتے ہین۔

دوسرا ہمسایہ۔ حضرت وہم کی دوا تو لقمان کے پاس بھی نہین۔ گستاخی معاف آپکو ہوگیا ہے خبط مزے سے آرام سے گھر مین سوئیے۔ اور ان باتون پر لعنت بھیجیے۔ آپنے تو میری عافیت تنگ کردی۔ جب سنئے شکایت ڈھیلے آتے ہین تو وہ بھی ہمین نے پھینکے۔ حالانکہ ممکن ہے کوئی ڈھیلے باز آسیب ہو۔

پہلا ہمسایہ۔ آسیب واسیب کا حیلہ تو کیجیے اپنے گھر مین لیکن اتنا کہے دیتا ہون۔ آئندہ پھر کبھی ایسی حرکت ہوئی تو بہت برے آپکے بگڑ جائیگی۔

غرض صاحب چندے امن ہوگیا گھر مین آپکی واپسی پر پوچھا گیا کیا تصفیہ ہوا گیا گفتگو ہوئی آپنے سمجھا دیا مجال ہے اب ڈھیلے آئین۔ آئندہ کا وعدہ کرتے ہین اب ایسا نہ ہوگا۔

چند روز کے بعد پڑوسی صاحب نے اپنی طرف کی دیوار کھود کھود کے برا بر کردی۔ اور جو حد فاصل کسی زمانے مین تھی اوسمین بھی جابجا سوراخ کرکے زمانہ بھر کے حشرات الارض۔ سانپ بچھو۔ چوہے۔ گھونس۔ کیڑے مکوڑے بکرو بجرہ کے بلون مین بند کردیے۔ آپنے سُنا۔ آدمی تھے سمجھدار دوسرے جب کسی بات کا خطرہ ہوجاتا ہے تو بال کی کھال نکالنے ہندی چندی کرنے کی عقل بھی تیز ہوجاتی ہے سمجھے اگر ان حشرات الارض نے ادھر کا رخ کیا تو ہماری دیوار کی بھی خیریت نظر نہین آتی۔ آپنے پھر ملاقات کی۔ اور دروازۂ شکایت کھولا۔

دوسرا ہمسایہ۔ حضرت آپ سے ایک بات کہنا ہے۔ آپ جانیے ہمارے آپکے تصفیہ ہوگیا ہے اوس سے ہم ایک قدم ہٹ نہین سکتے اور دو پڑوسیون مین شکوہ شکایت کو راہ پانا بھی نہ چاہیے۔ اسواسطے ایک اجازت آپ سے مانگتا ہون۔

پہلا ہمسایہ۔ فرمایے اگر ممکن ہوگا پہلوتہی نہ کیجائیگی۔

دوسرا ہمسایہ۔ کچھ کوئی بڑی بات نہین صرف کہنا یہ ہے کہ چند حشرات الارض اوس دیوار مین گھر بنا کے رہے ہین مین خیال کرتا ہون اگر نکالے گئے تو گھر بھر مین پھیلین گے اور نقصان پہونچائینگے۔ بس انکو رہنے دیجیے کچھ خدانخواستہ دیوار کو نقصان نہ پہونچیگا۔

پہلا ہمسایہ۔ اسکا جواب تو اسوقت مین دے نہین سکتا۔ آپ ایک کام کیجیے یعنی جسقدر کہ حشرات الارض ہین ایک فہرست بتفصیل تیار کیجیے اور یہ بھی تصریح کیجیے کہ آیا وہ جان بچانے کیواسطے چھپنے والے ہین یا دیوار کھودنے والے اونکے دانت اور پنجے کیسے ہین اور فی گھنٹہ یا فی یوم کس شرح سے کھود سکتے ہین۔ یہ سب مجھے لکھ کے دیدیجیے تو مین جواب گزارش کرون۔

بہرکیف آپ گھر چلے آئے اب جو لوگ پوچھتے ہین کیون صاحب کیا بات چیت ہوئی آپ کچھ نہین فرماتے مگر دل مین تشویش ضرور ہے کہ اگر خدانخواستہ گھونس کھودتے کھودتے ہماری دیوار تک پہونچ گئی ہمین کوئی سانپ پھر ادھر آیا تو بڑے اندیشے کی بات ہوگی۔

اس تشویش کو دیکھ کے بقول صاحب

حسن تو بے کم شد اسے خانۂ خوبا

آپ سے سوالات ہونے لگے کیون کیا بات ہوئی۔ کیا اوس جانب سے استدعا کی گئی اور آپنے کیا جواب دیا وہ بات ماننے کے لائق ہے یا نہین؟؟

آجی کچھ بھی نہین دراصل جواب تو ایسا دیا گیا ہے کہ پھر دوبارہ سمجھ بوجھ کے سوال کرین مگر مفصل حال ابھی تک نہین بتا سکتا۔ دوسرے صاحب سنتے بھی جاتے ہین اور پھر بھی تفصیل سے انکار ہے اگر بالفرض محال وہان سے کچھ صدائے برخواست تو پھر کچھ بتانا ہی پڑیگا۔

اچھا بتادینگے پہلے لارڈ جارج ہملٹن سے پوچھ لین کہ آیکو روس نے افغانستان کے بارے مین کیا جواب دیا۔

حسود را چہ کنم کو ز خود برنج درست

کسی نے لہو پانی ایک کرکے سر کا پسینہ ایڑی تک لاکر بڑی کوہ کندن وکاہ برآوردن سے کسی پہاڑی سنگ لاخ سے جواہرات کا ایک ذرہ پایا آپ کے منہ مین پانی بھر آیا۔ ہاے ہم کیون ایسے خوش قسمت نہوے۔ کسی کی کھوڑی نے کچھ دیا آپ اداس ہوگئے ہاے ہم نے یہ پیڑا کیون نہ چنا۔ کوئی بڑی جانفشانی اور عرق ریزی سے بلبل خوش ۲ ہنگ پکڑ لایا آپ مارے

©

چمبیلین کے بن باغ مین فلالین کا کھوا ترکرکے اوس موضع کے گرد باندھ دیا ہے

[illegible]

مرہم ہے۔ ایکدفعہ کا استعمال کافی ہے آزماکے دیکھو۔ ہر جگہ بکتا ہے۔

حسد کے قلا بتہ باین کھانے لگے۔ ہائے۔ ہمارے ہندو تین
کیون ایسا پہ ندخوشنوا نہ کرتا۔ ہوا۔
کستی کی مرغی نے انڈے دیئے۔ ہائے ہماری مرغی کیون
کڑک ہے۔ اب وہ تلفن مین مزے سے خوب بیل
اور ا ئیگا۔
کستی کی بکری نے دودھ زیادہ دیا۔ حاسد صاحبکا ہو
خشک ہی۔ ہائے ہماری بکری کھاکے کر تو دنیا بھر چبائے
مگر دودھ کے وقت مینگنیان۔
الغرض آپ حسد کرتے کرتے خودی سے باہر ہین
گھر بھر مین بوکھلائے دست پا بے پھرتے ہین۔ نوبت
بجان کنی آگئی۔ بس نہین چلتا ورنہ مین کسیکو چین سے
بیٹھنے ندون بس یہی دنیا مین اکثرون کا حال ہے۔
سنتے ہین آجکل روس کی دار السلطنت مین جوش
پھیلا ہوا ہے کہ جسطرح ہو روسیون کے لیے افغانستان
مین فائدے حاصل کرنیکا موقع حاصل کیا جائے کیون
صاحب آجکل کی تخصیص کیا ہے تخصیص کی وجہ یہ ہے
کہ ہمارا رقیب برطانیہ جنوبی افریقہ مین لڑ بھڑ کر فائدون
سے مالا مال ہوگیا ہے اب اوسکو اچھی مہلت ملتی
کہ روسیون کی درازدستی جو افغانستان مین ہوسکتی
تھی روکے — معقول۔ اگر برطانیہ اعظم کو
جنوبی افریقہ کے جھگڑے سے خاطر خواہ فائدہ ملا ہے تو روس
کے باوا کا کیا ہے ارے میان اپنی اپنی قسمت۔ تم
جاؤ اپنی قسمت کو جھینکو۔
راقم — یتیا شالی۔

"کوے کی بوٹی حلق مین اٹک گئی"

ہم۔ مسٹر پنچ۔ گڈ مارننگ۔ ہاؤ ڈو یو ڈو۔
مسٹر پنچ۔ اجی کیا مزاج پوچھتے ہو۔ چیل کوون کی
کائین کائین نے ناک مین دم کر رکھا ہے مولوی لوگ اس
مسئلہ نزاع کے اونٹ کو کسی کروٹ بیٹھنے نہین دیتے۔
جب ہی اونٹ بیچارا کسی کروٹ بیٹھنے کو ہوتا ہے۔
جھٹ دوسری طرف سے کوئی ایڑ یا اڑنگا دیتا ہے۔
جان عذاب مین ہے۔ ایک صاحب نے اسکی حلت پر
اعتراض کیا۔
ہم۔ باورچی سے اچھی طرح پکایا نہ گیا ہوگا۔ شوربا
خراب ہوگیا ہوگا۔
مسٹر پنچ۔ ارے یار سنو تو۔ ایک صاحب نے اسکی
حلت پر اعتراض کیا اوسکے جواب مین حافظ ذہین کرتورون
نے جو اسکے رگ پٹھے سے خوب واقف ہین حتی کہ حضرت
خود کھاتے ہوئے بھی بیٹھے ہین کوے کا شجرہ دکھا کر ایک بے
ادرنگی اوٹھا دی تھی کہ یہی ہے جسکے شوربے مزے دار ہر ...

بکرے دار اور کھالو۔ اطمینان ہوگیا تھا دلمین خوش تھے کہ
اب خوب مزے نمودی کرینگے مدت کا دلمین بھرا ہوا بغض
نکالین گے۔ بڑی بوٹی تو کیا پر وبال تک ہضم کر جاوینگے۔
بعضون کا خیال تھا کہ کالے کوے کا نموری کے توقعات
تک ہندوستان جنت نشان کی سیر کرینگے بال بچون
مین رہ کے مزے اوڑاوینگے مگر ہمارا اونکا کالے کوے پر دانت
دیکھا کیونکہ ہم تو طاعون ہمان کی مہمان نوازیون سے تنگ
آگئے البتہ اگر سرکار دہلی دربار مین بلانیکا وعدہ کرے تو
جنوری تک زندہ رہنے کے واسطے ایک ذرا سی بوٹی
کھا لین گے۔ اب پھر کسی حضرت نے اس مسئلہ مین
نمک مرچ لگا دیا۔ ورنہ ہماری چھری تیز کی کرائی رکھی
رہ گئی۔ دانت ہی پیستے رہ گئے۔ یار کچھ ڈھنگ کردو
تو تمھین مفت مین دہلی دربار کی سیر کرا دون۔ مجھے تو
خواب مین بھی ان کوون نے دق کر رکھا ہے۔ تو رات ہی
کا قصہ سن لو۔
جو رات گئے نیند معلوم ہوئی تو مینے بستر کی طرف چلنے کا
قصد کیا۔ نیند کا غلبہ اسقدر تھا کہ پلنگ تک ابھی
پہونچنے نہ پایا تھا کہ راستہ ہی مین سوگیا دلمین سوچا
راستہ مین تو ہم سوگئے مگر تکلیف بہت ہوئی۔ پلنگ
بھی قریب دو ایک ... اٹھیے اٹھیے بڑھے چلو۔ نیند
مین تو تھا ہی پلنگ کا راستہ تو بھول گیا نیند کی جھنجھناہٹ
(نیا لفظ ہے) مین بیچارا سہارنپور کی سڑک پر ہو لیا راستہ
مین جو تھکن معلوم ہوئی ایک قصبہ مین ٹان پلان
ڈال دیا۔ بستی تھی مسلمانون کی بیٹ مین انھیون نے
بھی قل ہو اللہ کا ورد کر رکھا تھا۔ کیا دیکھتا ہون کہ ایک
بزرگ نورانی صورت ایک خوان مین کھانا چنوا کر میرے
پاس لائے بھوکا تو تھا ہی آو دیکھا نہ تاؤ جھٹ ایک
مینے گوشت کی رکابی پر دست دراز کیا۔
اور ایک گوشت سے بھری بوٹی کو اوٹھا کر کھانے لگا۔
گوشت نرم اور مزہ دار تھا ہڈی سے گوشت چھٹا کر
بھوکر (نیا لفظ ہے) نگلنے کو تھا ہی کہ پٹ سے میری آنکھ
کھل گئی۔ اب وہ ہڈی ہے کہ نہ تو نیچے ہی کو تشریف
لیجاتی ہے نہ باہر ہی قدم رنجہ فرماتی ہے۔ بہیترا اکڑاتا ہون
کی خوشامد کرتا ہون بہیترا ان مولوئن کی خاطر مدارات
کرتا ہون مگر کوئی ہانجے (نیا لفظ ہے) پر نہین چڑھتا
اب تم سرشرے بیٹے (پورانے) دوست آئے ہو۔
خدا کیواسطے اس خواب کی تعبیر بیان کرکے کچھ علاج کردو
مگر یار گوشت مزے دار تھا یون تو مین کوئی نہ کوئی اچھی
سی تعبیر دیکھو۔ مگر بات جب ہے کہ ہو حلت مین۔
خود بدولت۔ ارے یار یہ تو تم نے بڑی شنائی۔ خیر
تعبیر نامہ دیکھتا ... دیتا ہون۔

(تعبیر نامہ دیکھکر) اسمین تو گوشت کا کھانا اونٹھنہ ہوا
لکھا ہے مگر یہ ہے اوسکے قریب قریب۔ سمجھو ہے۔
گوشت کے کھاتے وقت کسی کی نظر لگی ہے۔
ارے میان پنچ بہادر لو نظر کا اندیشہ تو کرو سمجھے
نظر وظر تو کیا لگی ہے یہ کسی کوے کی کائین کائین ہو
ہے۔ جو اسپر بھی نہ سمجھے تو تمھین خدا سمجھے۔ لو سنو بعض
مولوی تو کہتے ہین کہ اس کوے کو چبا جاؤ اور بعض کہتے
ہین کہ ارے مردار ہے مردار ہرگز مت کھانا۔ غرض
ایسے پیچھے پڑے ہین کہ منھ مین سے نکالے لیتے ہین۔
لڑائی ہو رہی تھی کس سے اللہ کوئی آگئی تمہارے بیچ۔
اب اسکا علاج یہی ہے کہ مین ایک فتویٰ حلت زاغ
کا مہر کراکر لاؤن اور وہ کوے کے شوربے مین
گھول کر تمھین پلاؤن تو یہ بوٹی تمہارے حلق سے نیچے
اوتریگی۔

فتویٰ

سوال۔ کیا فرماتے ہین مویشیان صحرا کیا کیا چون چون
کرتے ہین چرند پرند جنگل بیچ اس مسئلہ کے کوے کا ذبیحہ
کرنا حلال ہے یا حرام۔
جواب۔ ہم مویشیان ارضی اور جملہ چرند پرند سماوی
بالاتفاق فتویٰ دیتے ہین کہ اس کمبخت کا کھانا ضرور حلال ہے
حلال ہے حلال ہے۔ .... انفینیٹی تک۔
بدنیو جو کہ جہان ہمارے بدن مین ذرا سا زخم دیکھا اور
اوسکو کھود کے کنوان کر دیا جہان چیل گدھ کو مردار کھاتے
دیکھا اور جھٹ اپنا ڈھوبرا بھی لے موجود ہوا۔ جہان
چڑیا بیچاری کو دیکھا اور لونک تیچے درست کرکے اوسکے
پیچھے پڑا۔

گدھا گھوڑا	گائے بیل بھینس	چیل گدھ گنجشک
از بچاؤ	انا مذہون کا نچی چونچ	بر بالائے ہوا

مسٹر پنچ کے مزید اطمینان کے واسطے ہم اسکو ذبح بھی
کیے دیتے ہین لانا چھری بلکہ فوجی قرولی۔
وہ اللہ بہت بڑا ہے۔ محمد اوسکا رسول ہے۔ ذبح کرتا ہون
مین اس کالے کوے کو تاکہ کھاؤن مین گوشت اوسکا مع بال و
پر اور وہ بھی اس لیے کہ ملاقات کرون مین مسٹر مو مائیل سے
چھین جھپٹ چھین۔ چپ تیرا گوشت کھاؤن۔ تو نے بڑا
ناک مین دم کر رکھا تھا۔ دن بھر کائین کائین کے سوا اور
کچھ کام ہی نہ تھا۔ اچھا مسٹر پنچ گڈ بائی۔ اب ہم لاک
کو جانا مانگتا ہے۔
راقم۔ ایم۔ اے۔ تحمید

جلوۂ داغ

نمبر ۱۲

"مرزا صاحب کی زندگی مین انتقال کی افواہین"

اس سرخی کو پڑھکر ناظرین نے قہقہہ لگایا ہوگا اور مؤلف کی انشا پردازی اور قابلیت کی داد دی ہوگی کہ کہانتک وہ فن بیوگرافی کے ماہر ہین جو شخص معمولی طور پر ترتیب مضامین نہ کرسکتا ہو اور پلاٹ کی شایستگی برقرار رکھنے مین کامیاب نہ ہوسکتا ہو۔ وہ شخص ایسی جوکھم اُٹھانے پر کیون مستعد ہوا ابھی شاگردون کے اصلاح کے طریقہ کا ذکر تھا اور ابھی مرزا صاحب کے انتقال کی سرخی قائم کردی اور اوسکے بعد شاگردون کی تعداد اور شاگرد کرنے کا طریقہ لکھا گیا ہم نہین جانتے کہ یہ سوانح عمری کن اصول پر تحریر کیے گئے ہین۔ اگر حاشیہ سے جلی قلم سے لکھی ہوئی سرخیان یا عنوان چھیل ڈالی جائین۔ تو یہ نثر کی کتاب مجذوب کی بڑ ہوجائیگی۔

ترتیب مضامین اور عنوان کے قائم کرنے کا یہ اصول ہے کہ اگر ہیڈنگ یا سرخی نہ قائم ہو جب بھی رسم الخط اور نفس مضمون سے ہر ایک پارٹ کو جدا جدا ناظرین کے سامنے پیش کردے۔ جو لوگ محاکمہ کی طاقت یا قوت فیصلہ رکھتے ہین وہ اس دلیل پر غالباً چین بجبین نہ ہونگے اس لیے کہ تمام کتاب مین مؤلف نے اصول ایسے قائم نہین کیے ہین جیسے اس فن کے جاننے والے یورپ اور عرب اور ہندوستان کے مشہور انشا پردازون نے تسلیم کیے ہین

اس زمانہ مین ہمارا ملک یورپ کی تقلید کر رہا ہے اور مغربی شایستگی کے اصول پر زمانہ ہمارے انشا پردازون کو ایک سیدھا راستہ بتا چکا ہے۔ اگر مؤلف نے سر سید یا آزاد یا حالی وغیرہ کی تصانیف کو دیکھا ہوتا تو وہ ہرگز یہ بر لونگ نہ چاہتے دراصل مؤلف مین ادراک اور حس کی قوت نہین ہے۔ انھون نے اپنی دانست مین یہ کتاب لکھکر بازی جیت لی ہے اور عام شعرا کو گالیان دیکر استاد کے سر سہرا باندھا ہے۔

فاضل مؤلف سے ہم یہ دریافت کرنا چاہتے ہین کہ مرزا صاحب کے کلام اور اونکی شعر گوئی شاگردون کی اصلاح کے بعد (مرزا صاحب کے انتقال کی افواہین) کی سرخی قائم کرکے پھر شاگردون کی تعداد اور شاگرد کرنے کا طریقہ۔ کہانتک شایستگی اور لیاقت کی داد چاہتا ہے۔ ممکن تھا۔ بلکہ یہ ایک اصول ہوجاتا اگر شاگردون کی اصلاح اور تعداد اور شاگردی کا طریقہ لکھنے کے بعد یہ مضمون کتاب کے آخر مین درج کیا جاتا اس لیے کہ آخرکار مرزا صاحب کو ایک دن مرنا ہے اور چونکہ بفضل خدا ابھی بہت کچھ ہم لوگون کو اونکے جینے کی امید ہے اس لیے بیچ مین ایسے مضمون کا غلط ملط کردینا جس سے دماغ پراگندہ ہو اور خیالات مین تزلزل آئے بالکل خلاف اصول ہے۔ قاعدہ یہی ہے کہ تمام حالات اور واقعات زندگی لکھکر موت کا حال لکھا جاتا ہے۔ چونکہ یہ سوانح عمری قبل از وقت لکھے گئے ہین اس لیے مؤلف نے ایسی خبر کو درمیان مین لکھکر اپنے نزدیک خوبی پیدا کرنا چاہی ہے۔ مگر ہمارے اعتراض کا جواب ممکن نہین ہے کہ یہ بے اصول ہیڈنگ قائم کیا گیا ہو۔ اب سُنیے۔ مؤلف صاحب کیا ارشاد فرماتے ہین۔

"پورانے لوگون سے سُنا گیا ہے کہ اگر کسی کی مرنے کی جھوٹی خبر مشہور ہوجاتی ہے تو خدا تعالیٰ اس افواہ کے برعکس اوس شخص کے انفاس مین برکت دیتا ہے بہرحال اس خیال کے کوئی اصلیت ہو یا نہو مگر ہمین اپنے دل کی ڈھارس کے لیے خدا کی درگاہ سے ایسی ہی امید رکھنا چاہیے۔"

ان فقرون کے پڑھنے سے مؤلف کے عقیدے اور اعتقاد کی سُستی اور ضعف کا حال بخوبی ظاہر ہوسکتا ہے۔ اور اس عبارت سے یہ بھی معلوم ہوسکتا ہو کہ مؤلف کے معلومات علمیہ بہت ہی تنگ دائرے مین محدود ہین۔ خدا کی درگاہ سے امید رکھنا تو ہر فرد بشر کا اصول ہے۔ مگر پورانے لوگون کے اعتقاد کا واسطہ دیکر اور اوسکو تمسک اور دستاویز سمجھکر امید رکھنا گویا مذہب کے ساتھ استہزا کرنا ہے اس لیے کہ روز ازل سے مشیت ایزدی نے جسقدر انفاس مقرر کردیے ہین اوس سے کم و بیش ہونا اور قبل از وقت یا بعد از وقت موت کا واقع ہونا قانون قدرت کے خلاف ہے۔ فَاِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝

مفسرین نے اپنے مقام پر اس آیہ شریفہ کی تفسیر تحریر کردیا ہے کہ جسقدر عمر تفویض کی گئی ہے اوس سے ایک سانس بھی گھٹ بڑھ نہین سکتی۔ ہم نہین کہہ سکتے کہ جھوٹی خبرون مین یہ قدرت اور طاقت کہان سے آئی جو وہ قانون قدرت کے اصول مین ترمیم کرسکتی ہے۔

اس کے بعد مؤلف نے رامپور اور حیدرآباد وغیرہ مختلف مقامات پر جو افواہین مرزا صاحب کی وفات کی مشہور ہوئی تھین اونکا ذکر کیا ہے۔ جن سے کوئی عظمت اور اقتدار مرزا صاحب کا ثابت نہین ہوتا بجز اس کے کہ مرزا صاحب ہر دل عزیز نہین ہین ورنہ ملک کو اونکی زندگی ابھی معلوم نہین ہوتی اور اوسکی وجہ سوائے اس کے کچھ نہین ہے کہ مرزا صاحب بے اخلاق اور تہذیب کے دائرے سے بہت باہر نکل گئے ہین مگر یہ توقع زیادہ تر وہی لوگ رکھتے ہین جنکو اونکی ذات کے ساتھ تعلق اور توسل ہے۔ اور اونکے ذریعہ سے فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہین۔ وہ لوگ جو اونکی غزل سرائی کو پسند کرتے ہین اور یہ سمجھتے ہین کہ اونکی وجہ سے کبھی کبھی اخبارات مین دلچسپی پیدا ہوجاتی ہے اور دلی لکھنؤ کے پورانے قضیے تازہ ہوجاتے ہین۔ ہمیشہ یہی دعا کرتے ہین کہ مرزا صاحب صد و سی سال سلامت رہین۔ واقعی بات یہ ہے کہ مرزا صاحب کی غزل قصیدہ۔ سلام بہت کچھ ہمارا وقت مسرت مین کاٹ دیتے ہین۔ ہمارے نزدیک خدا نخواستہ بمصداق غنیمت دم دنیا مین نہوگا۔ ہماری دلچسپی کا مشغلہ موقوف ہوجائیگا۔

مؤلف نے ایک لطیفہ جو استاد جہان کیطرف منسوب کیا ہے اُسکا ماحصل یہ ہے۔

"ایک روز حسب معمول قریب زمانہ مین راقم خدمت سامی مین حاضر تھا کہ خط رسان نے آپکے خطوط لاکر دیے۔ آپ اونکو دیکھ رہے تھے دیکھتے دیکھتے فرمایا کہ بھائی مبارک ہو آج ہماری سالگرہ ہوگئی۔ ہم سب حاضرین متعجب ہوے کہ یہ کیا جملہ آپنے فرمایا۔ جب اس معمے کو پوچھا تو آپنے فرمایا کہ زمانے مین ہزارون آدمیون کی سالگرہ ہوتی ہین۔ مگر سبکی سالگرہ ایک طرح کی ہوا کرتی ہے میری سالگرہ دنیا سے نرالی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر سال میرے مرنے کی خبر مشہور ہوتی ہے۔"

اس لطیفہ کو ملاحظہ فرماکر ناظرین نے یہ نتیجہ ضرور اخذ کیا ہوگا کہ استاد شاگرد دونون نے سچ بولنے کی قسم کھالی ہے۔ اس لیے کہ ابھی گنی تین خبرین اونکے انتقال کی بہتر برس کی عمر مین مشہور ہوئین معلوم نہین ہر سال تاریخ کی تاریخ التزام کے ساتھ کون ایسی خبر مشہور کرتا ہے اور وہ خبرین کہان مشہور ہوئین جنکی تعبیر سالگرہ سے کیجاتی ہے۔ اصول تو یہ ہے کہ اکثر افعال اور اقوال پر حکم کل کا لگا دیا جاتا ہے اور کلیہ قائم کرلیا جاتا ہے۔ مگر یہ نہین اصول ہے کہ جزو پر کل کا اطلاق کیا جاے۔ درآن حالیکہ وہ جزو اپنے کل سے کوئی نسبت ممیزہ نہ رکھتا ہو اگر بیس پچیس سال برابر ایسا ہوتا تو بھی ہم سالگرہ تسلیم کرلیتے۔ اگر یہ کہا جائے کہ یہ اعتراض بالکل بیکار ہے اس لیے کہ کوئی علمی یا شاعری کا مسئلہ حل نہین ہوتا ہے تو ہم تسلیم کرلین گے کہ یہ بہت صحیح ہے مگر اوسکے ساتھ ہی ادب کے ساتھ ہم ناظرین سے یہ عرض کرین گے کہ ہم جس کتاب کا ریویو کر رہے ہین وہ سر سے اسی قسم کے واقعات سے بھری پڑی ہے لامحالہ ہمکو بھی

"کلوخ انداز را پاداش سنگ است"

کے مقولے پر عمل کرنا پڑتا ہے۔ مؤلف کو ایسے واقعات اور حالات کے لکھنے ہی کی ضرورت نہ تھی اس لیے کہ ملک کا

کوئی حصہ ان حالات اور واقعات زندگانی مرزا صاحب سے تہذیب اور شایستگی نہین سیکھ سکتا مثلاً ہم بیان کرتے ہین کہ مرزا صاحب خود کو نواب شمس الدین خان مرحوم کے خاندان مین شمار کرتے ہین - اور مولف نے ایک شجرہ بھی درج کیا ہے اس سے ملک کیا فائدہ اوٹھا سکتا ہے - بجز اس کے کہ جو لوگ اب تک مرزا صاحب کے کل بھائیون کو ایک مان باپ کا سمجھتے تھے وہ یہ سمجھے کہ مرزا صاحب کے کل بھائی مختلف الصلب ہین نا محالہ مرزا صاحب کی توہین ہوئی اور جو وقعت اونکی نوابی سلسلہ مین داخل ہونے سے پیدا ہوئی تھی - بالکل مفقود ہو گئی اور یہ بات جو مولف سے ثابت کرنا چاہتی ہے کہ مرزا صاحب کا خاندان گورنمنٹ عالیہ برطانیہ کا ہمیشہ خیر خواہ رہا ہے نواب شمس الدین خان سے تو قصہ ایک انگلش افسر کے نام منسوب ہو گئی - لہذا خاندان کا ذکر اگر حالت اجمال مین رہتا تو اچھا تھا - ایسی ہی شوکت محل صاحبہ کا زیر سایہ ولیعہد بہادر امن و امان حاصل کرنا ہے جس سے ملک کو کوئی فائدہ نہین پہونچا سواے اس کے کہ کچھ اخلاق کے بچون نے عیاشی کی کتاب کا ایک ورق پڑھ لیا اور مرزا صاحب کی تحقیر ہوئی اسیطرح رامپور کا جانا اور وہان ذرایع اور وسائل کا پیدا ہوتا ہے -

سفر کلکتہ سے بھی مرزا صاحب کی تہجین ہوئی اور ملک نے کوئی فائدہ نہین اوٹھایا -

چھ برس کی عمر مین مرزا صاحب کا فارسی کی درسی کتابین پڑھ لینا گو ممکن ہو مگر کسی کسن بچے نے اس سوانح عمری کو دیکھکر چھ برس کی عمر مین فارسی کی کورس کو تمام نہین کیا -

مرزا صاحب کی شاعری کے جو عجیب اور غریب حالات لکھے گئے ہین اونکو پڑھکر کسی شاعر نے ایسی فوق العادت اور خلاف قیاس طباعی اور ذہانت پیدا کرنے کی کوشش نہین کی پس ہم مجبور ہین کہ جو کچھ کتاب مین آمیز گماس ہو اوسکو اسطرح درست کرین کہ آیندہ کوئی مولف یا مصنف جھوٹی مدح سرائی پر کمر ہمت نہ باندھے اس سے ہم نے اس کتاب کی ہر سرخی پر نوٹ دیے ہین -

راقم - شوکت جنگ -

داغی سلسلہ

عرصے سے جناب داغ مدظلہ کے کلام پر جو اعتراضات اودھ پنچ مین سلسلہ وار چھپے ہین اونپر باوجود بعض حضرات کی مخالف کوششون کے علم دوست قدردان ایسے متوجہ ہین کہ اصرار کے ساتھ ان مضامین کو جداگانہ رسالہ مین شایع فرمانے کی راے دے رہے ہین چنانچہ علاوہ اُن خطوط کے جو وقتاً فوقتاً اخبار مین شایع ہو چکے ہین آج دو اور مہربانون کی تازہ تحریرین ہم درج کرتے ہین تاکہ جو حضرات اس مفید بحث کو فضول کہتے تھے اونکو معلوم ہو کہ پبلک اوسکو کسقدر مفید اور ضروری سمجھتی ہے - جنکی راے ہے کہ جلوہ داغ مین جو اصنتی باہری نے داغ کی گودین بٹھکے خواہ مخواہ لکھنؤ والون کو لا بصداق تم نہ چھیڑو گے [illegible] نیاعنی کے ساتھ برا بھلا کہا ہے اوسکا [illegible] اب تب ہی ہو سکتا ہے جبکہ جلوہ داغ کی تمام دھجیان رسالے کی صورت مین مجتمع کر دیجاوین -

تیسرا خط

جناب بندہ - تسلیم

میرا نام بھی براہ کرم آپ فہرست خریداران مین اوس رسالہ کی بابت لکھ لیجیے کہ جسمین آپ داغ پر اعتراضات کو یکجا کرنے والے ہین -

مجھے امید ہے کہ غالباً آپکی تعداد خریداران جنکی ضرورت اس رسالہ کے چھپنے کی کھلی ہے پوری ہو گئی ہوگی کیونکہ واقعی یہ ایک نہایت ہی عمدہ رسالہ ہوگا جس سے ہر اہل علم کو اور مخصوص شاعرون کو ایک خاص حظ و حظ ہوگا اور وہ اسکی بہت قدر کرینگے جیسا کہ اونکو چاہیئے -

خاکسار - محمد رشید الدین اشرف -

چوتھا خط

کرم فرماے بندہ - منشی محمد سجاد حسین صاحب زاد لطفہ تسلیم -

بذریعہ اودھ پنچ آپنے صلاح لی تھی کہ جلوہ داغ کی تنقیت کتاب شایع کیا جائے - مین تہہ دل سے کہتا ہون کہ بالضرور و بتعجیل شایع کیا جائے اور ایک خاص اہتمام سے لکھائی - چھپائی کے علاوہ کاغذ بھی نہایت مستحکم اور عمدہ ہو تاکہ ایک ممتد زمانے اور طویل عمر تک یہ لاجواب کتاب دل دماغ کو فرحت بخشنے کے علاوہ اس بات کی بھی خبر دیتی رہی کہ تاریخی دنیا مین غلط گویون کے لیے - ایسے ایسے سرکوب بھی بمقتضاے ہر فرعونی را موسیٰ خداوند عالم نے پیدا کر دیے تھے - جو از سر تا پا دعویٰ کے باطل کرنے مین ید طولے اور واقفیت عام اور قابلیت خاص رکھتے تھے میرے ساتھ میرے چند لائق احباب بھی اس راے سے متفق ہو کر خریداری چاہتے ہین - اب آپکو اختیار ہے کہ اونکے اسما کی فہرست مجھ سے طلب فرمایے یا صرف میری ہی تام پچیس جلدین لکھ دیجیے - چونکہ پنچ مین قیمت کا اندازہ نہ تھا اس سبب سے بعض ایسے لوگ بھی ہین جو کم و زیادہ کے خیال سے اپنی جگہ کچھ تامل کر رہے تو مین یہ بھی مناسب سمجھتا ہون کہ ایک معقول چھاپا ہو اسکو مد کرکے قیمت کی اشاعت کر دیجیے - اور پیشگی دینے والون سے ایک خاص رعایت کیجیے - مجھے جسوقت اس بات کی اطلاع ہو گی کہ پچیس جلدون کی تخمیناً اس قدر قیمت ہوئی - زر قیمت اوسی روز حاضر کیا جائیگا - مین کمال اشتیاق سے دوبارہ پھر سفارش کرتا ہون کہ اس کار خیر مین تعویق و تساہل نہ فرمائین - اور میرے لائق دوست شوکت جنگ (جنکو مین شوکت جنگ بہادر کہتا ہون) کی قابل قدر تالیف کو بہت جلد طبع کیجیے -

آپکا قدیمی یار شناظر اودھ پنچ کا ناظر - محمد عباس حسین ہوشؔ

نذر فسانہ اور کوہ ندا

جناب من - مجھے بد شعور سے قصہ کہانی سیر و تماشا کا بہت شوق تھا - بلکہ بچپن مین جبتک میری دایہ کوئی کہانی گڑھکر مجھے نہ سناتی نیند نہ آتی اگر اتفاق سے دایہ بیمار ہو جاتی تو اوسکی قایم مقام ماما اصیلین جو میری خدمت مین متعین ہوتین میرے آرام و استراحت کے لیے سخت مصیبتین اوٹھاتین مجھے یاد ہے کہ اکثر دو دو تین تین مامائین ایک گوشہ مین بیٹھکر بھانڈون کی طرح نقلین تصنیف کرتین اور رات کو جب مجھے پلنگ پر لے کر سوتین تو آغاز کہانی کا اسطرح کرتین -

"ہمارا تمہارا خدا بادشاہ بات ایسی جھوٹی نہین کہانی ایسی میٹھی نہین کانون کی دیکھی نہین آنکھون کی سنی کہتی ہین ایک جگہ ایک بادشاہ تھا"

خیر یہ حالت تو کہانی قصے کی شوق کی تھی - سیر تماشے کا یہ عالم تھا کہ منھ اندھیرے دایہ کی اونگلی پکڑ کر گھسیٹتا ہوا لیوانخانہ مین لے جاتا میرے پہونچتے ہی دربان پاسبان خدمتگار روار دفہ دغیرہ وغیرہ صاحبزادہ سلامت صاحبزادہ سلامت کہتے حاضر ہوتے مجھے گود مین اوٹھا لیتے دایہ رخصت ہوتی پھر باری باری سے ایک ملازم سیر تماشا کھانے کی خدمت کرتا - آپ جانیے دہلی سا غدار شہر اوسمین سیر و تماشے کی کیا کمی تھی مگر کمبخت جدت پسند طبیعت کسی تماشے سے شگفتہ نہوتی خدمتگارون کی دم مین ناک تھا - البتہ بندرون کا تماشا بہت مرغوب تھا اور مجھے اس قوم سے ایک خاص دلچسپی تھی ذاروغہ سے خاص اسی کام کیواسطے اکثر بندر والے نوکر رکھ لیے تھے

مُحسن اودھ کا انتقال

فلک چہ نقش مصیبت کشید وا ویلا
زچشم اہل اودھ خون چکید وا ویلا

اونپر تاکید تھی کہ ہر روز نیا تماشا دکھائین - بندر کی ذات تو عجیب و غریب ہے ایسے ایسے کرشمے تماشے دکھائے کہ اگر ازکی تفصیل بیان کرون تو آپکا اخبار شیطنت کے اثر سے اوچھلنے لگے ابھی یورپ شرکش کی قلابازیان بھول جائین غرضکہ جس شخص کا دل بچپن سے ایسی عادتون کا مخزن ہو اوسکا عنوان شباب بھی نرالا ہوگا - لیکن الحمد للہ کہ جوانی مین یہ بتین بہت کم ہو گئین اس عمر مین لفنگے کینے قابیون کی صحبت سے جدائی ہو گئی کیونکہ کوئی دبنے پاس پھٹکنا نہ کسی کے پہلو مین دوگھڑی کے لیے لیٹنے [illegible] - یہ عجب بات ہوئی کہ مجھے قدرتی طور پر ایسی صحبت سے نفرت ہو گئی جہان کچھ گرہ سے خرچ ہوتا - رنڈیون کو مین نفرت کی نگاہ سے دیکھتا تھا اور یا دیوے کہ زمانہ نفرت ناز مین آنکھ مٹکو کھیلتے بسر ہو رہا تھا لیکن بڑی مین اصیل گھوڑے کے خواص پیدا ہو گئے تھے - اگرچہ مجھ دلائتی اصیل گھوڑون مین یانہ تھے ہرگز کان نہ ہلانا ہمیشہ - کچھ تھا - مگر بچپن کا اثر اسقدر دھو رہا کہ گویہ دنیا نے دوچار دفعہ گردی - صبح سے جا نکلنا قصر جات اور مالدارون کی سیر کرتا جاتا کہ پا پیادہ اوس جامع شہر کی طرف نکل جاتا جہان شام تک بندر و بن کی خوش فعلیان دیکھا کرتا - میری طبیعت مین خداداد جرأت بہت تھی اور مین ہمدرئی انسان عزاہ جانور پر لٹو ہو جاتا تھا - بو تامل خیال مین زوفہ کی داستان سے مجھے انس تھا اوس موقعہ پڑھنے لطف آتا تھا جبکہ ابوالحسن تو ہر رات کو درندون کے خوف سے درخت پر چڑھ جاتا اور دیکھتا کہ شیر - بگھیرے - چیتے - تیندوے - ہاتھی - گینڈے - چرندے - کس کس شان سے بھاگے جاتے ہین انکے پیچھے ایک چھوٹا سا جانور رنگ برنگا ہوتا - پروین تلاش نے بتایا کہ یہ زوفہ ہے جو اس ریگستان مین آفتاب سلطنت روشن ہے زوفہ کی جرات اور بہادری سے عشق ہو گیا - اگر مین جانور ہوتا تو یقینا زوفہ کی طرح [illegible] میرے خیال اور تصور کامل نے چندبار زوفہ کو خواب مین دکھایا اور میرا عشق تازہ کیا - اتفاقاً آفتاب آتش محفل مین کوہ ندا کے نوادرات نظر پڑے - عالم جانور کی آواز آتا - پہلے چرند - اور تم کا دیوانہ واہ آواز پہ جاتا دوست احباب کا روکنا بیکار کرتا گھر سے نکلتا - پھر مفقود الخبر ہو جاتا جان سے دریغ نہ کرتا - سامان بھی زوفہ کی بہادری سے کم نہ تھا مین کمبخت دوہرے عشق مین مبتلا ہو گیا - ؎

ایک آفت سے تو مرمر کے ہوا تھا جینا
پڑ گئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی

کامل چھبیس برس یہہ دونون خیال مجھے قلابازیان کھلاتے رہے - گذشتہ دو برس سے ہندوستان کے مقام زیجا جہان بیٹھے دعا کی ہو -

میری دعا کے یہ الفاظ تھے کہ خداوندا اگر زوفہ اور کوہ ندا کا دیکھنا میرے مقدر مین نہین ہے تو اوسی کے مثل کوئی ایسا سماں دکھا دے کہ میری دلی آرزو پوری ہو - آخر تیر دعا ہدف اجابت پر لگا ایک دن خدا کا کرنا کیا ہوتا ہے کہ مین حسب معمول صبح سویرے ہمالیہ کی چوٹی پر جا بیٹھا - تھوڑا عرصہ زوفہ اور کوہ ندا کے تصور مین گذرا تھا کہ دفعتہ گھڑ گھڑاہٹ کی آواز کان مین آئی آنکھین کھول کر چارون طرف دیکھا کچھ نظر نہ آیا البتہ پہاڑ کے نیچے سبز مخمل و پوش کا جھرمٹ ہیرا سا چمکتا نظر آیا - مارے خوشی کے اوچھل پڑا کہ وہ زوفہ آ یا ہر چند کہ جان پیاری تھی مگر جرات خداداد اور اشتیاق نے مجبور کیا کہ جان کی طرف سے بے پروا کر دیا آنکھین پھاڑ پھاڑ کر عالم کی بھگدڑ دیکھتا رہا - چند منٹ مین ایک اسپیشل ٹرین کوہان و حشیون کے نیچے لگا دیکھا جسکے پہیون کی گردش رفتار سے یہ آواز آتی تھی - انسانون حیوانون چلو چلو بچھم چلو - اب جو اپنی قوت سامعہ یا صفوتوں سمت دیتا ہون اس آواز کا اثر نظر آنے لگا اور ہر ایک ذی روح سمٹ سمٹ کر رخ ہونے لگا - ہاتھی - گھوڑے - پالکی - بالکی - [illegible] - بلی - [illegible] - ٹھہری شتر - بکری - آن کی آن مین جمع ہو گئے زیادہ طول کون دے زوفہ اور کوہ ندا کا سماں جیتے جی دیکھ لیا اسٹیشن مین آخر قتل گئی پہنچتا خود ماتم مین تھا -

فقط -

[illegible]

یہ ٹنگ نستہ بیگ

گھر چھوڑو کابل جاؤ

تو نشاوا نہ پنچ السلام علیکم -

ہندوستان کے سند یافتہ انگریزی دان اور فارسی دان کہان ہین - آئین اور ہمارے ساتھ کابل چلین - اس جانب سلمہ الغفار دلا فلاس تو گرتا تو پلی پنچ ترقی مین ملازمت ملتی نہین درباریون اور انگریزون کی کچھ بچ کیون مگر جلیم بھرنے تک کوئی نے پوچھا - تیس برس مذہب کے لیے بھی لنگوٹا باندھ کر ڈٹ گیا مگر سب اوگ نکلے کچھ نقد و نقد تو دینا کاک نہین صرف زبانی جمع خرچ ٹھہرا - کیلئے ہندوستان مین آخر سوکھے چنے تبنک چابین ناک مین دم بھی تھا - اب چلیے کابل چلین اور ہمارا پنچ فصل ہی ہے تازہ ماتہ میوون پر جلکر ہاتھ مارین مگر پنجاب کو جلغوزہ سے خاص شوق ہے کشمش و شمش تو کہنا نہین مگر اک امر قابل لحاظ بھی ہے وہ یہ کہ عمر گذری بڑھتے ہوئے بال بچون کو کس پر چھوڑین یا ساتھ چلنے پر کیونکر رضامند کرین طریقہ خاندان عنوان قدیم کے اعتبار سے محض خلاف ہوگا دنیا کیا کہیگی -

ہماری مرد و زن قوم جو رشک بیجا کی نگاہ سے انگلینڈ والون کو ہندوستان مین عیش کرتے ہوئے دیکھتی ہے یہ محض اوسکی بیوقوفی ہے - محض اوسکی نادانی ہے - جنھون نے اپنا گھر اپنا دیا - اپنے احباب اپنے عزیز و محرم کو فکر معاش کے لیے دور چھوڑا اور سات سمندر پار آکر نوکری کرلی وہ بیچارے اسقدر بھی عیش نہ کرین اتنا بھی آرام نہ پائین کیا تقاضائے انصاف یہی ہے - اگر آپ کو اپنی مانیت کا خیال ہے اپنی راحت کے طلبگار رہین تو - کابل قدردانی کو تیار ہے - جائیے اور تعلیمی درسون کو رونق دیجیے اور یکتائے زمانہ ہوکر شہرت پایئے - کیا یہہ ہم لوگون کا فخر نہین ہے کیا اسمین ہم لوگون کی عزت نہین ہے کہ ہم لوگ ایک اسلامی بادشاہ کے عہد سلطنت مین کرسی پر بیٹھے ہون - جائیے اور ضرور جائیے ہندوستان مین کیا دھرا ہے - قحط کے ہاتھون خلقت تباہ ہے گرانی ہمین زور زور سے پکار کر کہہ رہی ہے کہ یار لوگ تے کا حلال ہوتا اور اسکا اعلان بڑے وقت مین کام آیا کچھ نہ سہی نیاب لگائیے اور کھائیے اتنا تو ہوگا - استغفراللہ یہ بھی کچھ زندگی ہے یہ بھی کوئی کھانا ہے - اے میان جاؤ اور ہینگ چنج اور چلغوزہ کھاؤ - پھر اور کیا - ضرور جاؤ اور ابھی جاؤ -

کیا ہمارے ہندوستان مین اوس قابلیت کے رکھنے والے ہین جسکا اعلان ضرور ہی امیر صاحب کی طرف سے اخبارون مین ہوا ہے - ضرور ہین - پھر یا بچون گلی مین اور سرکو اسی مین بسم اللہ - ؎

بسفر رفتنت مبارک باد
بسلامت روی و باز آئی

حاقم - پچھوان - تو تش - آ - گیا -

دست خود و دہان خود

ایلغ الدولہ مرکوب النفس مرزا اودھ پنچ وعلیکم السلام المصافحہ -

لیجیے پچاس روپیہ نذر ہین - ایک غریب آپکی آؤ بھگت کو موجود ہے - بہت دنون تک کسی قدردان کی تلاش چاندنی چوک اور سبزی منڈی استغفراللہ گلی گلی کی خاک

ڈکار جاتے رہتے ہین بچون
کی جانین بچی ہین دسکے
کی کھانسی ہین اسکا

نہین ہے۔
اور نہ کچھون تک کوئی
اندیشہ ہو۔ ہمیشہ فائدہ
بعجلت پہنچاتی ہے۔
ہر جگہ بکتی ہے۔

۱۱ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء بوئیر جنرل۔ مسٹر ڈم (دار الحکومت ہالنڈ) پہونچے اور ٹون ہال مین بوئیرون کے یتیمین اور بیواؤن کو خیرات دینے کے واسطے ڈی وٹ نے اعانت مانگی۔

چھالی ہوگی۔ افیون پی پی کر شعر اوگلے نکلے گر پچاس روپیہ خاک نہین ہتے چڑھے۔ اجی پچاس روپیہ۔ کیا سمجھے۔ پچاس روپیہ یکمشت دیکدست۔ سفید۔ سفید چمکدار نئے۔ چہرہ شاہی جس پر ہمارے بادشاہ کا نقشہ ہوگا وہ۔ پھر اور کیا رکھے رکھائے پورانے سکے۔

یادحشت۔ ارے بھئی پچاس روپیہ کس کام کے کرنے پر ملتے ہین۔ کون دیتا ہے کچھ معلوم تو ہو جنت مفت ملتے ہین بالکل مفت المفت آیئے اور پچاس روپیہ لے جایئے۔ ادھر دیکھئے مڑک کے اوڑاے اودھر کھنا کھن سفید سفید گن لیجیے اور کیا مزدور اور بالفرد۔ کسی وکیل نے گھنٹون اجلاس پر کمر لچکالی ہوگی کسی رنڈی نے پہرون نخرے بگھارے ہونگے جب اوسکو پچاس روپیہ ملے ہونگے۔ یہان مفت ملتے ہین۔ اجی مفت بالکل مفت آخر کچھ تو محنت ہوگی کچھ تو خرچ کرنا پہلے ضرور ہوگا۔ جی کل بارہ آنہ کے خرچ کرنے مین پچاس روپیہ لے لیجیے۔ بس ادھر بارہ آنے گرہ سے کھولے اودھر تڑاق سے پچاس روپیہ کی تھیلی گر پڑی۔ لیجیے اور بھاگئے بھاگئے بنک مین جاکر دم لیجیے۔ پھر مزے مین دو مہینون کی فرصت مین افیون گھولیے اور چنے چابتے جایئے۔ پھر پوچھتا کون ہے۔ ارے بھئی وہ بارہ آنے کس مین خرچ ہونگے۔ جی وہ بارہ آنے اک کتاب خرید نا ہوگی خریدنا کیا منگوانا ہوگی وہ بھی کچھ مصر سے نہین شام سے نہین۔ جزیرہ انڈمان سے نہین۔ شہر ہانگ کانگ سے

نہین صرف لاہور کے ایک اخبار سے۔ اور بس اللہ اکبر خیر صلاح۔ اچھا سمجھے یہ بارہ آنے نذر ہین۔ نذر ہین نذر ہین یہ معنی دارد معلوم ہوتا ہے کہ کچھ اخبار پر احسان کر رہے ہون۔ کتاب حاضر ہے اسکو حفظ کر ڈالیے مگر بالکل حفظ اور پھر لگے ہاتھون بیس شعر کا اک قصیدہ ملک معظم کی شان مین لکھ ڈالیے۔ الٰہی توبہ قصیدے کا کیا ذکر آیا۔ قصیدہ کیسا اور مانا کہ قصیدہ لکھا گیا پھر اس کتاب کے حفظ کر ڈالنے سے کیا حاصل اور اوسکو اوس سے کیا لگاؤ ہے۔

میان ہوش مین آؤ دیکھو یہ کونسی کتاب ہے۔ اسکا نام "ہمارا قیصر ہے" اسمین ملک معظم کی لائف مندرج ہے۔ سمجھ گئے تو قصیدہ لائف مین ضرور باندھ دینا ہوگا۔ گو استاتذہ ماضی وحال کے بڑے بڑے انعامی قصیدے موجود ہین اور وہ بغیر اس قید کے ہین مگر اوسکا ذمہ دار نہین ہو سکتا۔ یہان منقوش کتاب کا بیچنا بھی ہے اور احسان بھی سمجھ گئے۔ کیا پتے کی کہی ہے۔

ارے بھئی صاف صاف بتلاؤ یہ جھگڑا کیا جی۔ جھگڑا بہت طول ہے اچھا مختصر سنلو وہ قصیدہ جب تم بھیجوگے تو اوسکو پنجابی ملک الشعرا کی پنچایت جانچے گی پھر اوسپر غور کرے گی اور وہی نقاد سخن لوگ اوسکو خوب۔ استغفر اللہ (خوب) پرکھے گی بھی۔ لوبا۔ غرض وہی لوگ جانچ سکتے ہین کہ قصیدہ اچھا ہوگا اوسکو پچاس روپیہ ملین گے۔ لیکن زیادہ ترقی نہ کرو بھائی اب انجناب کے افیون پینے کا وقت آگیا۔ بلاؤ۔ ہان ہان ہان۔ استغفر اللہ میان خود پچھڑتا۔ دیکھئے ایسا نہو۔ آپ فوراً قصیدہ لکھکر بغیر قید لائف بھیجدین۔ اور چند یاران ... کی طرح خندق مین گر پڑین۔ جاؤ اور بغیر ... کر دیکھو وہ رسالہ پہلے منگواؤ سمجھ گئے نا بس۔ پیچھے ہی جائے۔ جھگڑا کہو کیسی کہی۔

قابل ایڈیٹر پیسہ اخبار کی ذات سے امید ہے کہ وہ پبلک کے خیال پر خاص طور سے توجہ کرینگے۔ اور ہمارا ... کی ذات ملکوتی صفات سے یقین ہے کہ وہ اشتہار کا ایسا خاکہ نہ اوڑائینگے۔ ذرا سنبھلے ہوے۔ نقادان سخن ... کے مستند لوگ موجود ہین۔ بس آیئے ادھر ... یہہ قید کیسی

راقم۔ آپکا سچا مشیر کار

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود
گرچہ با آدمی بزرگ شود

چونکہ حضرت انسان تعلیم کے کف دست میدان کو نہیں گھسٹ سے ترقی کرتے جاتے سلامتی سے سیلاب کی طرح سامنے عالم مین پھیلتے جاتے ہین۔ حیوانات مطلق پہلے تو طبعی خوف سے جنگلون صحرائون مین جان چھپاتے تھے۔ مگر اب انہون نے دیکھا کہ ان ذات شریف سے کسی جگہ مفر نہین۔ بیٹون نے بھی امیر کابل کیطرح جی پر کھیل کر تعلیم پر ہمت کسی مگر بڑی دقت یہ پڑی کہ انکو تعلیم کون دے۔ آخر یہی تدبیر سوچی کہ جسطرح بنے انسانون ہی مین سے مولوی صاحبان ماسٹرون کو خوشامد درآمد کرکے تعلیم دلواؤ۔

بڑا بڑا جید مولوی ماسٹر جالنس کے جنگلون مین ... اونھون نے بہت اچھی طرح تمام علوم و فنون جو اون ... معلوم تھے اور جو انکے واسطے مفید ہو سکتے تھے نہایت ... سے سکھائے اور سمجھے کہ ہماری تعلیم اور صحبت کے اثر سے جنگل کے جانور انسان ہو گئے ہم نے اپنی حکومت ان سب پر جمالی مگر جب دیکھا کہ میان بھیڑیے صاحب ... شاہ اسد اپنی خونخواری نہین چھوڑتے بلکہ ... اور باقاعدہ انسانون کا پیٹ پھاڑنے لگے اور ... مینا اوسیطرح۔ ٹیمین کو نہ صرف منطق اور خوش بیانی سے سرکا ... کرتے ہین تو مندرجہ عنوان شعر پڑھنے لگے۔

راقم۔ لاکھ طوطی کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا

نئی کتابین

احمق الذین ۔ ظرافت کا دلچسپ ناول ۔ مصنفۂ اڈیٹر اودھ پنچ جسمین نوشگوار چاشنی ظرافت کے ساتھ لکھنؤ کے ایک متمول نوعمر کے سوانح بہت اور دلچسپ پیرایے مین لکھے گئے ہین لکھنؤ سے حیدرآباد کا سفر ۔ وہان تلاش معاش اور نوکری انگریزی وضع کا اختیار کرنا ۔ سیفا نمری کے خبط مین مبتلا ہو کر وطن آنا پھر یہان سے پنجاب کی ریاست مین نوکر ہونا ۔ وہان ایک لس کے عشق مین پھنسنا ۔ نکالے جانا ۔ مس کا ہمراہ آنا ۔ لکھنؤ کے طرح طرح کے شہدے آوارہ لوگون مین پھنسنا ۔ چھ بے مندری کی وجہ سے ... واشتہ ہونا اور آخر کو پاگل خانے پہونچنا عجب رنگ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے ۔ یہ ناول پہلے بھی شائع ہوا تھا ۔ اب شائقین کے اصرار سے مکرر چھپا ہے قیمت ۸؍ فی جلد علاوہ محصول ڈاک ۔

کایا پلٹ ناول مصنفۂ اڈیٹر اودھ پنچ ۔ اس مین نہایت اور ظرافت کے ساتھ دکھایا گیا ہے کہ جس ملک مین مافوق العادات کا عقیدہ ضعیف ہوتا جاتا ہے وہان مافوق العادات بھی معدوم ہوتے جاتے ہین ۔ قیمت ۸؍ علاوہ محصول ڈاک ۔

میٹھی چھری ۔ مصنفۂ اڈیٹر اودھ پنچ اسمین نہایت پست اور دلچسپ زبان مین نئے طرز سے دکھایا گیا ہے کہ کیونکر ... چالاک ... سے دولت دنیا چھین کے قابض ہوئے ہین ۔ بعض بعض حصے اس ناول کے فور کے لائق ہین قیمت ۲؍ علاوہ محصول ۔

حیات شیخ چلی ۔ ظرافت کا دوسرا لاجواب ناول مصنفۂ منشی محمد سجاد حسین صاحب اہلکار سرکار نظام ۔ اسمین شیخ چلی کی مضحکہ انگیز سوانح عمری ۔ اونکے منصوبون کی کیفیت اور شیخ کی علیت عجب سنجیدگی ... کے ساتھ بیان ہوئی ہے قیمت ۸؍ فی جلد علاوہ محصول ڈاک ۔

میر زا استاد ۔ ظرافت کا تیسرا ناول مصنفۂ جناب مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش مشہور اور معروف نامہ نگار اودھ پنچ و مشہور مصنف ناول و ... مین نہایت دلچسپ اور ضمنا قصے ... ظرافت ... بیان ... دیکھنے سے علاقہ رکھتی ہے قیمت ۸؍ فی جلد علاوہ محصول ڈاک ۔

تن ۔ واسوخت ظرافت مصنفۂ مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش جس رنگ اور طرز کا واسوخت آج کل لکھے جاتے ہین انکا خاکہ ظرافت کے ساتھ اڑایا گیا ہے اسکی شاعری قدر کے قابل دیکھنے و تقلید کرنے کے لائق ہے قیمت ۲؍ فی جلد علاوہ محصول ڈاک ۔

جنتریہائے ظرافت ۱۹۰۲ء ... کی جنتریان جنمین وہ مضامین جو عموما جنتریون مین ہوتے ہین ظرافت کے پیرایہ مین لکھے گئے ہین قیمت فی جنتری ۲؍ جو صاحب سب جنتریان خرید کرینگے ۸؍ قیمت لیجائیگی ۔

برہان الفراست ۔ اسمین وضاحت سے اصول علم قیافہ کے متعدد رسالے سے اردو مین ترجمہ کیے گئے ہین قیمت ۴؍

مضامین اڈیسن ۔ مولوی ارتضی علی شہرت نے اسپکٹیٹر کے مضامین اخلاقی انتخاب کرکے بامحاورہ اردو مین ترجمہ کیے ہین قیمت ۱۲؍

المشتہر ۔ منیجر اودھ پنچ

اشتہار کتاب دولت باغبانی

اسے ۲؍ ... س

یہ تحفہ کتاب جسمین تحقیق نسخہ اور وہ تجربے تو احمد اور سیدآئے باغبانی کے سندرج ہین جنکو آج کل کے مالی نہین جانتے ہین مصنف کو ایک ہیڈ مالی سے ... زمانۂ سابقہ مین باغات شاہی لکھنؤ مین ملازم تھا اور مسٹر فلپ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ باغ خسرو الہ آباد سے اور ۲۲ برس کے ذاتی تجربہ سے حاصل ہوئے ہین واسطے شائقین باغ اور امرا کے جاسکے مضمون ہین شائع کیے گئے ہین اور اس باغات کو نمونۂ بہشت کا بنا سکتے ہین یعنی قلمی آم فصل ... کشمل بھی امرود کا باغ لگانے مین بہ رجا نفع دکھلایا ہے چار بیگہہ کے باغ مین آٹھ سو روپیہ سالانہ کی آمدنی بعد ... ہوگی اور پھر سال بسال ترقی ہوگی اور بہت سی ترکیبین لکھی ہین جنگل اور ادسرا افتادہ زمین کو قابل تعاملے تیار کرنے کے مثل خودرو درختان کے بغیر آبپاشی کے قلیل خرچ مین باغ لگا کر آمدنی بڑھانا اور قلمی اور تخمی آم کے پیرے کو بترکیب عمریات اور خوشبو سے اصلاح کرکے خوشبودار آم پیدا کرنا جسمین کیوڑہ گلاب وغیرہ کی خوشبو دے بارہ ماسی آم کا درخت تیار کرنا ترکیب تخم ریزی حفاظت آبپاشی جنمین ... لگانے اور پیوند باندھنے کے طریق جیسے آم شیرین خوشبودار رنگین کلان تخم چھوٹا بے ریشہ امرود انار انگور بے دانہ ہوگا جو طریق قلم باندھنے کے متفرقہ جات کی خشتہ میوہ خوشتابی کر دہن ... وغیرہ اور فصلی اور ... پھول کے درختان بیلان گلاب گرہ و دی کا بہت بڑا نمائشی پھول پیدا کرنا فہرست اسے چیدہ اقسام گلاب گل داودی فصلی انگریزی اور دیسی پھول کے درختان کے نام بلحاظ انگریزی اور ہیان زراعت دوب گھاس جسمین نفع کثیر اور جسکے کھانے سے گھوڑے اور مویشی فربہ ہوتے ہین اور ولایتی ... سبزی ترکاری آلو گوبھی ۔ کرم کلا ... کا جسکے پھل پھول کلان لذیذ اور پیدا وار بکثرت ہوتے ہین خربزہ شیرین مثل لکھنؤ کے ہونا ہی علاج دفیہ دیمک ... وغیرہ کا یہ کتاب ۱۱۲ صفحہ ... ۱۰ انچ کا غذ سفید پر خوشخط چھپی ہے قیمت فی جلد (۱۲؍) محصول ڈاک ذمہ خریدار پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت اور دوانون کے نزدیک یہ دس روپیہ کو بھی ارزان ہے یہ کتاب مصدقہ اور مسیبہ خسرو باغ کی ہے جو اس فن مین کمال رکھتے ہین ۔ اسکو مثل دیگر کتب کے نہ تصور کرین لوگ دھوکا کھاتے ہوئے ہین اسکو ضرور منگوائیں اور اپنا مقصد ملاحظہ آزمائیں تو جلد منگوائین اور باغ مطابق اسکے لگائین تو جلد تیار ہوگا ۔

دیگر فنڈ یر جنتری برآمد تنخواہ ۸ سے ۱۰ ہزار روپیہ تک جسمین جنتری انکم ٹکس سود آوسد فرد وری اور ایک سالہ جنتری دوامی دوسرے دو سو برس کی شامل ہے یہ جنتری واسطے آسانی ارباب فرح بخشیان نواح وغیرہ کے گوشوارہ بنانے ہین اور بلکہ نہایت کام کی ہے اور ہر رقم کے سون مین لکھی گئی ہے قیمت ۲؍ نام پتہ ڈاک خانہ صاف ارقام کرنا چاہیئے ۔

المشتہر منشی لعل شادی علی اور منشی وزیر علی از الہ آباد محلہ ... بخشی بازار

"پیاری سہیلی"

مخدرات عصمت و طہارت کے خطوط جو طرح طرح کے سبق دیتے ہین اور روزمرہ و زبان محاورہ کے حق مین شفیق اوستاد ہین ۔ ہمہ جہت قابل ملاحظہ ہیہ ہوتی ہے ۔

المشتہر ۔ اسلام حسین لکھنؤ ۔ جھوائی ٹولہ ۔

سرمہ ممیرا
تازہ سندات
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
تازہ سندات
معزز انگریزون - میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست او ر ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے -
ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہے بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے - قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپے - ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپے - خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپے - مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ - خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین - نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -
المشتہر
پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)
پانچ ہزار روپے انعام
اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے - تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپے انعام دیا جائیگا - جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۱ء مین جمع کیا گیا ہے
۵۰۰۰ روپیہ انعام

مجمع الغراب

شب تاریک کی پندرھوین تاریخ کو بلیک ہال جین کوؤن کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا - اکثات عالم کے جہاندیدہ و گرم و سرد روزگار رسیدہ مجمع ہوئے مسٹر بوم پریسیڈنٹ جلسہ منتخب کئے گئے - ایک پرانے قزاق کوتے نے جسکے پر ایک صدی کے واقعات و سوانحات و حادثات سے تاریکی صفحات کی طرح کالے تھے گندے لونگ پور مین منقار بقربر لشاد و کی -

سیہ بخت بھائیو ! ہمکو بیسوین صدی کی معجزنمائیات کا مشکور ہونا چاہیے جسکے حسرت انگیز اثر نے ہماری عزت کے قالب مین نئی روح پھونکدی تبدیل حال دیر بحوکر احترامی پر وبال موسم بہار کی نظر فریب کونپلون کی طرح پھوٹنے لگے - وہ مبارک زمانہ آگیا کہ آئندہ نسلین حرمتی عزل (اشدون) سے منھ باہر نکالنے ہی تاج فردوس پر ٹھونگین مارین - وہ زمانہ جسکو واقعی ترقی خیز زمانہ کہنا چاہیے یہی ہے جو روز ازل سے گزشتہ کل تک واقع نہین ہوا تھا جو کچھ اعزاز و تمغا ہمکو ملا ہے اگر اوسکی آنکھ سے دیکھا جائے جس سے ہم غیر ترقی یافتہ قومون کو دیکھتے ہین تو بیشک یہ کہا جائیگا کہ نمایان ترقی کی - ہماری دانائیان ہر طبقہ مین اس طرح پر ضرب المثل مانی گئی ہین کہ کوے سے زیادہ سیانا سو دیوانہ ہا -

ہندوستان کی کالی مخلوقات مین فی الاصل ”سود اوبہ“ کا افتخار ہمکو ہی حاصل ہے - کالے ہندوستانی جنہین اسود القلب اکثر نظر آئینگے ترقی کے مستحق نہین ہین - برٹشی حکومت کے نیض رسانی سے ابھی ہندوستانی انسانون نے اتنا بھی اصلی فائدہ نہین اوٹھایا جتنی ہم ”دو پہیہ ی“ ہمکو امید کا گھونسلا دکھائی دے رہا ہو کہ ایکدن بام ترقی پر اعلے بلند پروازی کے ساتھ پہونچینگے - یہ اندھیر نہین تھا تو کیا تھا کہ ہماری عزت حقارت آمیز کن انکھیون سے عموماً دیکھی جاتی تھی - حالانکہ ایشیائی شاعر معشوقون کی مشکین و عنبرین بالون کو زاغ شب سے کنایہ کرتے آئے ہین -

یہ سراسر ہٹ دھرمی اور ضد کی بات ہے کہ ہمکو کریہ صوت کہا جائے علم موسیقی کے فاضل اجل گندھرب اور تان سین سے پوچھیے کہ زاغ کس دلکش اور سریلی راگ کا نام ہے - راستی شعار تیر اندازون سے پوچھیے کہ زاغ کمان کسکو کہتے ہین اور کمان کو اس سے کیا عزت حاصل ہے -

یمن قدوم کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوسکتا ہو کہ منتظران دہر کو آمد آمد کا مژدہ علی الصباح پہونچایا جاتا ہے اور قدرتی عظمت اس سے بڑھکر ہونا ناممکن ہے - کہ تمام دنیا کے شہنشاہون - امیرون - فقیرون نوفقرا اشرف المخلوقات بھائی کے حلق مین ہمارا خاص آشیانہ ہے - ہماری ذرا سی بیقاعدہ حرکت سے سینکا کھانا بینا تک حرام ہو جاتا ہے ہمارا اتفاق دنیا مین قابل نظیر مانا گیا ہے ”پنچایتی کوا گہار مشہور ہے“ -

انسانی بزرگون نے کہا ہے کہ آبرو کا صدقہ جان ہو مگر اس مسئلہ کی سچی اور نمایان تمیز ہمارا ہی حصہ ہے کہ ”حلال“ ہونے کا فتوی اپنی گردن پر لیکر آبرو کا جوہر حاصل کیا - جو لوگ اس عظمت کو دیکھ نہین سکتے ہین وہ تاہم قانون بجا کر اس علت کے گلے پر چھری پھیرنے کو آستین چڑھائے بیٹھے ہین - اگرچہ کالے انسان ہر سال دو چار شکار ہوتے ہین مگر اونکی آبرو کے مقابلے مین جان زیادہ عزیز ہے اگرچہ بوٹ کی ایک ٹھوکر بہت آسانی سے تلی پھاڑ دیتی ہے مگر وہ لوگ اس بات پر فخر نہین کرتے اور اس غیر ترقیہ توقیر کو قدر کی نگاہون سے نہین دیکھتے - قدمون پر جان نثار کرکے یہ فی الاصل اسی نور پر کہا جاتا ہے اور یہی ذریعہ اعلی وفاداری ہے - مختصر گنابت شکریہ کے ساتھ اس تقریر کو ختم کرتا ہون اور سپاس نامہ بھیجنے کی تجویز پیش کرتا ہون - حضار جلسہ نے پر دون کو ہلا ہلا کر تین چیرز دیے -

بی زغنہ بگم بڑے ٹھسک کے ساتھ اوٹھین اور ایک ٹانگ سے کھڑے ہوکر یون کہنے لگین -

سیاہ رو و سفید بخت بھائیو ! مین آپکی ممنون ہون کہ اس جلسہ مین بلا کر میری عزت افزائی کی - مین اندرون پورہ سے اس کامیابی کی مبارکباد دیتی ہون مین اوس حلالی حرمت کو جو آپکو ملی ہے اپنے قوم کے لیے بھی سرمایہ افتخار سمجھتی ہون کہ ہمارے اور آپکے معزز نام مین برائے نام اندرونی فرق ہے - جسکا سبب انقلاب زمانہ ہے - جسکے ردوبدل نے ایک متغایر صورت پیدا کردی - مثلاً پرانے فیشن کی ہندوستانی اور زمانہ حال کی تراش خراش کے جنٹلمین مین جتنا فرق ہے اوسی قدر ہم مین اور آپ مین ہے ہماری آپکی فطرتی عظمت کی نسبت ایک عالی دماغ شاعر نے لکھا ہے -

اونچی ہے آشیانۂ زاغ و زغن کی شاخ

لیکن یہ گردش روزگار کا باعث ہو کہ ہم جیسے بلند مکان ذلت کے دام مین ابتک مبتلا رہے اور وڑیون کی رہنے والی پست ہمت مرغیان اوس وقعت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہین کہ ایک دن گردن مروڑی بھی حلال سمجھی گئین - چونکہ اس آزادی کے زمانہ مین

ذات پات پوچھے نا کوے

ہر کو بھجے سو ہر کا ہوے

رذیل الزدل اگر بچوٹ بنکر شریفون کی ہمسری کا دعوی کرنے لگے ہین اور اکثر ہندوستانی شریف قعر پستی مین اوندھے منھ پڑے ہین - آپکو عزت کا تاج ملنا حق بجانب ہے - امید ہے کہ آپ جان سے دیکر اپنے طبقہ کی ترقی کو نگاہیوت کی ترقی کا محسود بنا دینگے - چونکہ آج مجکو جیل خانہ کے تکمیل مین شریک ہونے کے لیے میری پیاری سہلیون نے یاد کیا ہے مین مبارکباد کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کرلیتی ہون - (چیرز چیرز چیرز) اور سپاس نامہ بھیجنے کی تجویز کی تائید کرتی ہون -

مسٹر بوم - پریسیڈنٹ اوٹھے اور کہا - چونکہ صبح ہونیکا وقت قریب ہے اس لیے مین زیادہ تقریر کرنے سے معذور ہون بہرحال مین آپکی اس عزت بخشی کا مشکور ہون - اور اس جان نثارانہ حرمت کے حاصل کرنے پر مبارکباد دیتا ہون اور امید کرتا ہون کہ

کس نیاید بزیر سایہ بوم

مین نیا یہ کا نقطہ زمانہ کے انقلاب اور ترقی کی برکتون سے پستی سے نکلکر بلندی آجائیگا - دنیا بامید قائم - جلسہ برخاست -

راقم - عنقا بقلم راس الظرفا حضرت شتر رشیو پور

ترجمہ خط مسٹر گاؤکھپ بنام مسز گاؤکھپ

مقام مویشی خانہ - اپر انڈیا

مائی ڈارلنگ - اس سے پہلے والے خط مین مین نے تمکو اطلاع دی تھی کہ مین ریاست سے مع اپنے باپ بھائی یا سالے یا خسر کے اور نیز مع اپنے کل چیلی چاپڑان کے اسٹاف کے جنگلی آڑ پکڑ کر مین بجرکودیا کرتا تھا - دودہ کی مکھی کیطرح نکال دیا گیا اور اب پھر بخط مستقیم اوسی کوٹھی مین آگیا ہون اور اپنے آبائی پایہ کھو کر میراثی جگہ پر جہان سے مین ٹیپو سلطان کی بدولت الگ کردیا گیا تھا اوچک جانے کے لیے اپنے میان مٹھو کو الٹی سیدھی پٹیان پڑھا رہا ہون اور عنقریب امید ہے کہ اپنے بلم لیری سکسیسر کو پہاڑی ٹھوکر مین - کھلوا کر خود بغل در معقولات ہو جاؤنگا - اب اوسکے آگے کا حال زیب قلم کرتا ہون اور گو یہ جانتا ہون کہ میرے ملبے چوڑے سو کی محبت اور کوائف بھرے خطوط تمکو اپنے ولایتی نوجوان ہمصحبتون کے سامنے اچھے نہ معلوم ہوتے ہونگے اور تمہارے عیش و نشاط مین حارج ہوتے ہونگے

شہنشاہ سلامت

بے زبانان را زبانے دیگر است

رعایا کو بادشاہ کیطرف سے اکرام خطاب ملتے ہیں اوسی طرح رعایا ہند کو اس مبارک تقریب مین مثل معافی محصول وغیرہ وغیرہ تحفات عطا فرمائے جائین۔ خیر یہان تک انسانون کی خواہشین تھین جنکا پورا تجزیہ ایک شاعر صاحب یون مختصر سا بیان کرتے ہین۔ ؎

ہزارون خواہشین ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

ان حضرات کی دیکھا دیکھی حیوانات مطلق مین بھی رنگ رنگاہٹ پیدا ہوئی بقول شخصے۔ مینڈکی کو زکام ہوا یعنی چرندے پرندے زبانون نے بھی ہمت باندھی کہ بہتا دریا کو ہے۔ حضرت انسان ہندوستان بھر مین کودتے پھرتے ہین اندھیرے دل کے کونے سے بڑی بڑی آرزو مین ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے عید بقرعید کے کپڑون کی طرح نکال رہے ہین۔ پھر مرا ہم خسروی کے زمانے مین تم کیون منھ مین گھنگنیان بھرے بیٹھو۔ جو زبان حال یاری دے تم بھی عرضداشت پیش کر دو۔ ارے ایسا زمانہ ہر ہتے تھوڑی آتا ہے۔ بس اب دیر ذکرو سنہ ۱۹۰۳ کا پہلا دن سر پٹ بگٹٹ چلا آتا ہے۔ تم بھی اپنا دل کی گرزو۔ چنانچہ۔ بیل۔ گدھا۔ کتا۔ طوطا کمر کس کے طیار ہو گئے۔ اور اسطرح دربار مین عرض معروض کرنے کو مستعد ہوئے۔

(۱) عرضداشت خر

میری حالت مراحم خسروی کی توجہ خاص کی سخت محتاج ہے۔ کیا عجیب کارخانہ دنیا کا عجیب لکھا ہے ایک طرف تو زبانی تعریفین ہوتی ہین اور دوسری طرف عملی طور سے وہ ناقدردانی برتی جاتی ہے کہ ناچار دشمن کو بھی خدا خراب مین نصیب نہ کرے۔ یعنی نیک بختی۔ حلم۔ اور بردباری کی یہ قدردانی ہے کہ پیڑا اور دا بے کو زا کر کٹ۔ کمار۔ لادلا لاد کے میری آبرو الگ خاک مین ملاتے ہین۔ اور دھوبی صاحب لادی سے الگ پیٹھ زخمی بناتے رہتے ہین۔ اور اگر رفتار اور بوجھ لاد چلنے مین ذرا سی کسر مسر کرو تو ڈنڈون سونٹون سے اسقدر پے نکال مدارات کرتے ہین کہ پیٹھ اور سرین لہولہان ہو جاتے ہین اور طرہ یہ کہ نیک بختی (جسکی ہدایت تمام اخلاقی فلسفہ مین شد و مد سے ہوتی ہے) حماقت پر اسقدر محمول ہوتی ہے کہ ضرب المثل ہو گئی ہے۔ ساری تفصیل کے واسطے تو بہت دماغ خراشی چاہیے اوسکا یہ وقت نہین۔ خوف ہے میری نہیق سے گوش سماعت کو اوسیطرح زحمت ہو جیسے آجکل ترک شراب کے وعظ سے مخمورون کا نشہ کرکرا ہوتا ہے۔ اسواسطے سکوت کا دہانہ لگایا جاتا اور عرض کیا جاتا ہے کہ اس بندہ حقیر کو آیندہ سے ان لوگون کے ہاتھون سے نجات دلوائی جاے اور حکم سلطانی نافذ ہو جائے کہ آیندہ یہ لوگ اپنی خدمات کا پالان نہ رکھا کرین مثل گھوڑون کے چارہ اور علف عطا ہوا کرے۔ زیادہ بجز سیپون سیپون کے کیا عرض ہو۔

(۲) بیل کی عرضداشت

اس حلقہ بگوش اسے تو یہ ہین درگاہ کی عرض ہے کہ اگرچہ ریل نے بہت کچھ ہاتھ بٹایا اور غلام کی گردن پر بہت کچھ احسان کا جوا رکھا ہے مگر پھر بھی سامان جشن شاہی کے فراہم کرنے مین اس بے زبان نے بھی بیحد لہو پسینا ایک کیا ہے۔ اسی تعلق

پر بڑی آس لگا کے آیا ہے اور کسیقدر خفیف سی اپنی حالت اپنی زبان سے عرض کرتا ہے کہ اس ہندوستان مین جہان میری اسقدر خاطر ہوتی ہے کہ انسان کو اکثر گئو والی کے رشتے سے مجھے باپ بنانے مین پس و پیش نہین ہوتا ظلم اور ستم کی چھری بڑی سفاکی سے پھیر دی جاتی ہے۔ اگر میرے صرف سن رسیدہ بوڑھے بھائی ذبح ہون تو شکایت نہین ستم تو یہ ہے میری دوشیزہ لڑکیان چھانٹ چھانٹ کے کمسریٹ ہڑپ کر جاتا ہے۔ اگر میری نسل بچنے پاسے تو مین وعدہ کرتا ہون نہ تو کوئی سانڈ بن کے مرکھنا بن کرے اور نہ ہل کھنچنے والے کو دم مروڑنی پڑے۔ اور اس چین اور سکھ کے زمانے مین مزے سے جگالی کرکے جلانے کیواسطے کھیتون کے واسطے اسقدر اپلے ڈھیر کر دون کہ دھرتے اوٹھائے نہ بنے۔ ملک بھر مین دودھ۔ دہی۔ بہتا پھرے۔ صاحب لوگون کی روٹیون کے واسطے مکھن کی لوئیان اینٹے کے ڈھیلون کیطرح ہر گلی کوچے مین ماری پھرین۔ اور گھی کی افراط کا کیا کہنا۔ لوگ آبدست تک مین استعمال کر سکین۔ پس مجھے امید ہے ان باتون پر غور فرما کے میرے ذبح کی ممانعت کا حکم دربار کی یادگار مین صادر فرمایا جائیگا۔

(۳) کتے کی عرضداشت

خاک پا جاٹنے نہایت ادب سے دم ہلا کے۔ کان پھیلا کے یہ سگ وفادار مسٹر قطمیر کی یادگار عرض رسا ہے کہ اس ملک مین بہت سے لوگ ایسے مین جو مجھے نجس اور ناپاک جان کے دور دور دھت دھت کرتے ہین حالانکہ انکی جان و مال کی حفاظت مین۔ حتی المقدور کمی نہین کرتا اور محبت الفت کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی جہنم جانا چاہے تو اوسکے پیچھے پیچھے جانے کو بلکہ بعض دفعہ ذوق شوق مین دو قدم آگے چلنے کو مستعد ہوتا ہون۔ بکریان چرانا۔ بندرون سے ڈانڈا مینڈی رکھنا۔ بلی سے کبوترون کو بچانا چوہون سے کبڑے۔ کتا مین بچانا۔ میرے عین شوق کے مشاغل ٹھہرے۔ مگر افسوس ہے یہان لوگ میری قدر نہین کرتے۔ نہ مجھے گود مین لے کے پیار کرتے ہین نہ مہذبون کیطرح منھ چاٹنے یا بوسہ بازی کی اجازت دیتے ہین۔ اور یہ ظاہر ہے

چیمبرلین کی کھانسی کی دوا خاص کر کھانسی، نزلہ کروپ دمے کی کھانسی کو

بیان مذکور ہے۔ دوا ہی اور ترقی کرتی ہوئی کھانسیون کو فائدہ

مائین اسکو سوچ سمجھ کر پسند کرتی ہین کہ کوئی مضر جزو شامل نہین ہے اور نہ بچون تک کو کوئی اندیشہ ہے۔ ہمیشہ فائدہ بعجلت پہونچاتی ہے ہر جگہ بکتی ہے۔

مجھے اسکا اسقدر شوق ہے کہ اس کے آگے کھانے پینے کی پروا نہین کرتا - بس اس دربار کی یادگار مین حکم ہوجانے کہ اس حلقہ بگوشی کو تا ئیدہ لوگ دوست و دشمن کرین نہ سرا مین مجھے لوگ جوتا لاٹھی پھینک مارا کرین اور نہ بھٹیاریان آپس مین لڑائی کے وقت ایک دوسری کو مجھ سے متہم کیا کرین - اور نہ ڈور بے لوگ میرے کان اور دم ترا شا کرین -

ہم طوطے کی عرضداشت

ظاہر مین تو ... دہشت پھرت ... بہکا بہکا جاتا ہے - مگر دراصل بجائے خود حیوان ناطق اور حلقہ درگلو ہونیکا استحقاق رکھتا ہے - اسکی غرض یہ ہے کہ لوگ پانی تک کے دماغ چاٹتے اور میری بولی پر خوش ہوتے ہین - مگر اس خیال سے کہ مین آنکھین پھیر کے بے مروتی اور بے مہری کرجاؤنگا بجبری مین بند رکھتے یا میرے پڑنے بھائیون کا کالو اور پھر اس کو اڈے پر بٹھا کے پاؤن مین زنجیر ڈالتے ہین اور اسکے آزادانہ ہو کے اوڑنے اور چلنے پھرنے نہین دیتے ہین - لیس میری عرض ہے کہ مجھے اس آزادی زمانے مین آزادی سے رہنے کا حکم ہوجائے اور قطعی ممانعت ہوجائے کہ ٹوپیون اور پوشاک مین لگانے کے واسطے پرون کی طمع مین شکار نہوا کرون -

راقم - بے زبان

ایک طبیب اور ہم

طبیب - (راستہ مین) سلام علیکم -

مین - حضرت وعلیکم السلام -

ط - آپکا اسم مبارک -

مین - آپ سے مطلب -

ط - خفا نہو جیے - مین طبیب ہون اور بہت بڑا طبیب ہون - نوکر در نواسی لاکھ آدمی میرے کارخانہ مین کام کرتے ہین مین نے ایک عرق حیات ایجاد کیا ہے جسکو اگر کوئی پی لے - عمر بھر نہ مرے - مین امیر بخارا کے خاندان شاہی کا معالج ہون کیا آپ نے میرا اشتہار نہین دیکھا یہ لیجیے (جیب سے ایک سہنر کاغذ نکال کر) یہ میرے اشتہارات ہین مین نے محض خلق اللہ کے فائدے کے لیے یہ دوائی کا کارخانہ کھولا ہے -

مین - بجا ہے -

ط - بجا ہی کے دھوکے مین نہ رہیے آپ علیل مین درسخت علیل ہین -

مین - جی بفضلہ کچھ بھی نہین (مگر دہشت زدہ نظر طبیب صاحب کی طرف)

ط - لاحول ولاقوۃ - مین دروغ گو نہین ہون اسقدر آپ کی پیشانی پر موٹی آنکھین بڑی کیون ہین ایک سرخ کیون ہے -

مین - (گھبرا کر مگر تامل کے ساتھ) حضرت یہ تو پیدا ایسی ہین -

ط - جی ہان جب ہی تو آپ علیل ہین -

مین - تو کیا مادر زاد علیل ہون -

ط - جی نہین بعد پیدا ہونے کے گھنٹہ دو گھنٹہ بعد -

مین - (گھبرا کر) مجھے تو کوئی شکایت نہین - حکیم صاحب قبلہ -

ط - کان مین - آپکو عورتون کی زیادہ خواہش ہے - (ایک) آپ کھانا زیادہ کھاتے ہین (دو) آپ چلتے پھرتے بہت ہین (تین) -

مین - خدا کے لیے کوئی تدبیر بتلایئے -

ط - ہان یہ لیجیے آب حیات آپکو بلا قیمت نذر ہے صرف اسقدر بات چیت کی ہرجہ مین صرد لایے - مین یہ غریبون کو دیتا ہون کیونکہ مین تو خود امیر ہون - اسکو پی لیجیے سب باتین دفع ہوجاوینگی -

مین - صرور دیکھ اب اس سوچ مین بیٹھا ہون کہ پیون یا نہ پیون اور اکیلا پیون یا اپنی گھروالی کو بھی پلاؤن -

راقم سوچ مین ہون -

کلام و غدار داغ دیکھو

جلوۂ داغ مین شاگرد رشید مارہروی نے جو اپنے اوستاد داغ دہلوی کی محاورہ دانی و اوستادی زور و شور سے زیب قلم فرمائی ہے مین بھی اوس سے اتفاق کرتا ہون واقعی جو محاورات کہ مرزا صاحب نے لکھے ہین دہلی مین کسی نے نہین لکھے انھین کا حصہ ہے بطور مشتے نمونہ از خروارے چند اشعار تذر ناظرین کرتا ہون دیکھا ہوگی اوسکے مین شعر ہے

بجھسا نہ دے زمانہ کو پروردگار دل

آشفتہ دل فریفتہ دل بیقرار دل

بجھسا دل خلاف محاورہ ہے میرا سا چاہیے لون تو فرماتے

میرا سا دے کسی کو نہ پروردگار دل

تو شعر کسیقدر اعتراض سے بری ہوجاتا -

دوسرا شعر فرماتے ہین ؎

جیتا نہ بچے ایک بھی جانبر نہو کوئی

جو دیکھنا ہو .... تیرے سے اگر اور

تیرے سے بجائے کی ... خلاف محاورہ لکھا ہے -

تیسرا شعر فرماتے ہین ؎

ارزو ہے آنکھون مین سرمہ لگانے ...

اے داغ خاک پاے رسول خدا ...

سے بجائے کا خلاف محاورہ ہے چوتھا شعر فرماتے ہین

کبھی یہ دل تماشاگاہ تھا نقش و حسرت کا

اب اسمین حسرت ... پاس ... سیر کرتے ہین

اس غزل کا مطلع یہ ہے ؎

الٰہی کیا کوئی ضبط محبت ہم تو مرتے ہین

کہ نالے سینہ ... بن کر گلو مین اوترتے ہین

اس مطلع کے عیوب بالفعل لکھنا منظور نہین ہین آئندہ دیکھا جاویگا اوس شعر سے غرض ہے حسرت یاس کا تینون لفظون کا استعمال تانیث کے ساتھ ہے خلاف محاورہ تذکیر کے ساتھ لکھا ہے طرفہ مضمون اور سنا تا ہون تیس یا پینتیس برس ہوتے ہونگے کہ یہ غزل لکھنؤ کسی مشاعرہ مین محمد علی تشنہ شاگرد ذوق مرحوم نے اپنے تخلص سے پڑھی تھی اور جب ہی یہ غزل لکھنؤ کے کسی مطبع مین طبع ہوئی تھی خدا جانے کہ اوس سے چوری سے پڑھ دی یا اوس دیوانہ کے مرنے کے بعد حضرت داغ نے اپنے دیوان مین داخل کرلی دونون دہلی کے ہین اور ایک اوستاد کے شاگرد ہین اونکا ایمان جانے ایک صاحب نے راے اچھی دی کہا کہ دونون ایک اوستاد کے شاگرد ہین مرنے سے کچھ روز پیشتر ذوق نے یہ غزل لکھی ہوگی یہ سمجھے ہونگے اس غزل کی نقل میرے پاس ہے وہ جانتے ہونگے میرے پاس باپ کا ترکہ بیٹے ہی کو پہونچتا ہے - اوستاد کا شاگرد کو ملنا چاہیے - دونون نے ایک دوسرے کی چوری نہین کی پرچہ اخبار راقم نے حضرت منشی محمد فاخر حسین صاحب فاخر سہسوانی کے پاس دیکھا ہے اوسمین اور جو دیوان کہ داغ کا اول مرتبہ چھپا ہے اوسمین یہ مصرع اسیطرح سے لکھا ہوا ہے دوبارہ طبع ہوتے وقت کسیکا اعتراض اٹھانے کے لیے بجاے یاس شوق کا لفظ لکھا ہے نقص پھر بھی رفع نہوا -

(باقی)

راقم - فصاحت جنگ -

تمباکو کی گولیان

سابق مین یکتاے زمانہ حضرت محمد عبد الرحمن کے نام جاری تھا۔ جو بابا دہلی کے زمانے مین گولیون کا کارخانہ اونکے ورثے حافظ محمد جلیل الرحمن کے نام سے دہلی مین جاری ہوگا جن صاحب کو گولیان لینا منظور ہون وہ بمقام دہلی چاندنی چوک بہ نشان کوٹھی حاجی علی جان و حافظ عبد الغفار سے خرید فرماوین۔

نئی کتابین

احمق الذین ۔ ظرافت کا دلچسپ ناول مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ جسمین خوشگوار چاشنی ظرافت کے ساتھ لکھنؤ کے ایک مخمول لوعمر کے سوانح چست اور دلچسپ پیرائے مین لکھے گئے ہین لکھنؤ سے حیدرآباد کا سفر ۔ وہان تلاش معاش اور نوکری انگریزی وضع کا اختیار کرنا ۔ ریتارمرس کے خط مین مبتلا ہوکر وطن آنا پھر وہان سے پنجاب کی ریاست مین نوکر ہونا ۔ وہان ایک مس کے عشق مین پھنسنا ۔ نکالے جانا ۔ مس کا ہمراہ آنا ۔ لکھنؤ کے طرح طرح کے مہذب آوارہ لوگون مین پھنسنا ۔ پھر بے زری کی وجہ سے مقدمات دائر ہونا اور آخر کو پاگل خانے پہونچنا عجب دلگی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے ۔ یہ ناول پہلے بھی شایع ہوا تھا ۔ اب شائقین کے اصرار سے مکرر چھپا ہے ۔ قیمت ۸ر فی جلد علاوہ محصولڈاک ۔

کایا پلیٹ ۔ ناول مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ ۔ اسمین متانت اور ظرافت کے ساتھ دکھایا گیا ہے کہ جس ملک مین مافوق العادات کا عقیدہ ضعیف ہوتا جاتا ہے وہان واقعات مافوق العادات بھی معدوم ہوتے جاتے ہین ۔ قیمت ۸ر علاوہ محصولڈاک ۔

بیٹھی پھیری ۔ مصنفہ اڈیٹر اودھ پنچ ۔ اسمین نہایت متانت اور دلچسپ زبان مین نئے طرز سے دکھایا گیا ہے کہ چالاک کیونکر کن ہتکنڈون اور چالون سے دولت چھین کے قابض رہتے ہین ۔

بعض بعض حصے اس ناول کے غور کے لایق ہین قیمت ۱۲ر علاوہ محصول ۔

حیات شیخ چلی ۔ ظرافت کا ایک لاجواب ناول مصنفہ منشی محمد سجاد حسین صاحب اہلکار سرکار نظام ۔ اسمین شیخ چلی کی مضحکہ انگیز سوانح عمری ۔ اونکے منصوبون کی نوعیت اور شیخ کی علمیت عجیب سنجیدگی وتحقیق کے ساتھ بیان ہوئی ہے قیمت ۸ر فی جلد علاوہ محصولڈاک ۔

سب جلے تن ۔ داسوخت ظرافت مصنفہ مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش ۔ جس رنگ اور طرز مین واسوخت آجکل لکھے جاتے ہین اوسکا خاکہ ظرافت کے ساتھ اوڑایا گیا ہے ۔ اسکی شاعری فی الحقیقت قابل دیکھنے اور تقلید کرنے کے لایق ہے قیمت ۲ر فی جلد علاوہ محصولڈاک ۔

جنتریہاے ظرافت سنہ ۹۲ ۔ ۹۳ ۔ ۹۴ء کی جنتریان جنمین وہ مضامین جو عموماً جنتریون مین ہوتے ہین ظرافت کے پیرایہ مین لکھے گئے ہین قیمت فی جنتری ۲ر جو صاحب سب جنتریان خرید فرمائینگے ۱ر قیمت لیجائیگی ۔

برہان الفراست ۔ اسمین وضاحت سے اصول علم قیافہ کے مستند رسالے سے اردو مین ترجمہ کیے گئے ہین ۔ قیمت ۱ر ۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ

۱۴۰۱ اشتہار کتاب دولت باغبانی س

یہ تحفہ کتاب جسمین مخفی نسخے اور وہ مجرب قواعد اور ہدایت باغبانی کے مندرج ہین جنکو آجکل کے مالی نہین جانتے ہین مصنف کو ایک ہیڈ مالی سے جو زمانہ سابقہ مین باغات شاہی لکھنؤ مین ملازم تھا اور مسٹر فلپ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ باغ خسرو الہ آباد سے اور ۲۲ برس کے ذاتی تجربہ سے حاصل ہوے ہین واسطے شائقین باغ اور امراے جو اسکے قدردان ہین شایع کیے گئے ہین اور اپنے باغات کو نمونہ بہشت کا بنا سکتے ہین یعنی قلمی آم (فصلی لنگڑا) کٹھل بھی امرود کا باغ لگانے مین بدرجہا نفع دکھلایا ہے چار بیگھے کے باغ مین آٹھ سو روپیہ سالانہ کی آمدنی بعد چندے ہوگی اور پھر سال بسال ترقی ہوگی اور بہت سی ترکیبین لکھی ہین جنگل اور اوسر افتادہ زمین عمل تھالے تیار کرکے تخم خودرو درختان کے بغیر آبپاشی کے قلیل خرچ مین باغ لگا کر آمدنی بڑھانا اور قلمی اور تخمی آم کے پودے کو بترکیب عطریات اور خوشبوے اصلاح کرکے خوشبودار آم پیدا کرنا جسمین کیوڑہ گلاب وغیرہ کی خوشبو آوے ۔ بارہ ماسی آم کا درخت تیار کرنا ترکیب تخم ریزی حفاظت آبپاشی جنمین (بیڑ) لگانے اور پیوند کا باندھنے کے وہ طریقے جنسے آم خیر مین خوشبودار رنگین کلان تخم چھوٹا بے ریشہ امرود انار انگور بے دانہ ہوگا بطریق قلم باندھنے کے مع نقشہ جات کل مشہور میوہ خوشنما بیل درختان وغیرہ اور فصلی اور دوامی پھول کے درختان بیان گلاب گل داؤدی کا بہت بڑا نمایشی پھول پیدا کرنا فہرست بابائے چیدہ اقسام گلاب گل داؤدی اور فصلی انگریزی اور دیسی پھول کے درختان کے نام بخط انگریزی اردو زراعت دوب گھاس جسمین نفع کثیر اور جس کے کھانے سے گھوڑے اور مویشی فربہ ہوتے ہین ۔ اور وہ طریقہ کاشت سبزی ترکاری ۔ آلو ۔ گوبھی ۔ کرم کلا ۔ شلجم وغیرہ کا جس کے پھل پھول کلان لذیذ اور پیداوار بکثرت ہوتے ہین ۔ خربزہ شیرین مثل لکھنؤ کے ہوتا ہے علاج دفعیہ دیمک کیڑون وغیرہ کا یہ کتاب ۱۱۲ صفحہ پر ۱۰۲۶ ۔ ۱ انچہ کاغذ سفید پر خوشخط چھپی ہے قیمت فی جلد (عہر) محصولڈاک ذمہ خریدار پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت ۔ قدردانون کے نزدیک دس روپیہ کو بھی ارزان ہے یہ کتاب مصنفہ اور سیر خسرو باغ کی ہے جو اس فن مین کمال رکھتے ہین اوسکو مثل دیگر کتب کے نہ تصور کرین لوگ دھوکا کھائے ہوے ہین اسکو ضرور منگوائین اور اپنا مقصود دلی پورا کرین ۔ شائقین بہت جلد منگوائین اور باغ مطابق اسکے لگائین تو جلد تیار ہوگا ۔

دیگر وزیر جنتری

برآورد تنخواہ ۸ سے دو ہزار روپیہ تک جسمین جنتری انکم ٹکس سود برآورد مزدوری اور ایک سالانہ جنتری دوامی دو سو برس کی شامل ہے ۔ یہ جنتری واسطے آسانی ارباب فوج بخشیان افواج وغیرہ کے جو تنخواہ کا بل بناتے ہین اور بانٹتے ہین نہایت کام کی ہے اور بجاے رقم کے ہندسون مین لکھی گئی ہے قیمت ۱ر تاجر صاحب اکٹھا زیادہ ارقام کرنا چاہیئے ۔

المشتہر

منشی شمشاد اور منشی وزیر علی الہ آباد (محلہ بخشی بازار)

"پیاری سہیلی"

مخدرات عصمت و طہارت کے خطوط جو طرح طرح کے سبق دیتے ہین اور روزمرہ زبان محاورہ کے حق مین شفیق استاد ہین ۔ ہمہ جہت تیار ہوکر ۸ر کو دہ پہونچی ہے ۔

المشتہر

اسلام حسین لکھنؤ جھوائی ٹولہ

پانچ ہزار روپے انعام
تازہ سندات
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
تازہ سندات
معزز انگریزون - میڈیکل کالج کے پروفیسرون صاحبان - ڈاکٹرون - والیان ریاست اور
ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق
فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے -
ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سبل - سرخی - ابتدائی
موتیابند - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر
اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک
کی حاجت نہین رہتی ہے بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے
کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے
مبلغ دو روپے - میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپے - خالص میرہ
فی ماشہ مبلغ بیس روپے - مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ - خرچ ڈاک بذمہ خریدار -
درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین - نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے
اشتہارون سے بچنا چاہیے -
المشتہر
پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)
پانچ ہزار روپے انعام
اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین کسی ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو
مبلغ پانچ ہزار روپے انعام دیا جائیگا - جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۱ء مین جمع کیا گیا ہے

مطبوعہ ۱۱ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء

کھلی چٹھی

سعید اللہ خان وزیر اعظم صاحبقران ثانی شاہجہان بادشاہ سابق ہندوستان کی چٹھی بیرن کرزن وزیر السلطنت حضور قیصر ہند سلطان اعظم اڈورڈ ہفتم کے نام۔

کرمفرما مہربان دوست باتدبیر شہریار اعظم ہند و انگلستان وغیرہ زاد معظم۔

غالباً آپ میرے نام سے ضرور واقف ہونگے اور مین تو آپکی شہرت فاتحانہ کی وجہ سے خصوصیت کیساتھ آپسے ماہر ہون۔ مینے آپکو ہمرتبہ ہونے کی وجہ سے اور نیز خیال امور و رواج ہند کے جہان خصوصیت کیساتھ بھائی چارہ ہوجاتا ہے۔ القاب مین برادر صاحب کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ آپ یقیناً اس القاب کو پسند فرماوینگے اس لیے کہ اول تو مسلمان اور عیسائی دونون جانی بھائی ہین کیا بلحاظ نسل (بنی اسرائیل و بنی اسمعیل کے ہونے کی وجہ سے) کیا بخیال اتحاد کبھی سابق جیسا ہندو مسلمانون مین اب ہوگیا ہے یعنی اول تو انگریزی مین دخل نہین دوسرے مجھے دوحرفی القاب ڈیر کرزن۔ یا۔ مائی ڈیر کرزن پسند بھی نہین ہین اور مخاطب الیہ کی عزت میری رائے مین ایسی چھوٹی لفظون سے زیادہ نہین بڑھتی۔ بہرحال یعنی وہی ہے اور اسی القاب پسند آیا۔

مین ایسی جگہ ہون جہان جبتک انسان نہ آوے اوسکی سمجھ مین نہین آسکتا۔ اس لیے مین اسکا ذکر چھیڑکے آپکا وقت ضائع نہین کرونگا صرف اسقدر ذکر ضروری سمجھتا ہون کہ یہان اصل ہے۔ وہان نقل ہے۔ جو کچھ وہان ہوتا ہے یہان پہلے ہوجاتا ہے وہان اوسکا عکس مرنے کے بعد پڑتا ہے وہان کے تمام حالات ہمارے سامنے اسطرح پیش نظر ہین جیسے کوئی بڑے پہاڑ پر بیٹھا ہو اور اوس پر کوئی عمدہ کوٹھی ہو جسکو چاروں دروازے کھلے ہون اور نیچے آبادی ہو اوس محل کے بیٹھنے والے کو جب وہ دروازہ کے سامنے بیٹھیگا نیچے سب نظر آئیگا یا جیسے کوئی آئینہ خانہ مین بیٹھا ہو اور گھر مین جسقدر کھڑے بیٹھے ہون نظر آئینگے۔ تار ریل سب یہان کا عکس وہان ہے بلکہ یہ کہیئے کہ پہلے یہ آلہ یہان ایجاد ہوا جب بیکار رہتا بت ہوا وہان بھیجدیا گیا اب یہان اوس سے زیادہ ایک تیز آلہ ہے جسمین انسان کے جو دل مین خیال گزرتا ہے یہان خبر ہوجاتی ہے مین اگرچہ یہان مدت ہوئی چلا آیا لیکن سب کے حالات سے بین بے خبر ہون اور چونکہ ہندوستان سے بوجہ وطن ہونے کے مجھے زیادہ تعلق ہے اس لیے وہان کی خبرین مین دلچسپی سے سنا کرتا ہون۔ مین تمکو سب سے پہلے تو اس جشن کی مبارکباد دیتا ہون۔

کچھ شک نہین تم نے بہت اچھا کیا جو دہلی کو انتخاب کیا۔ یہ ہمارا دار السلطنت بہت قدیم ہے اسکی رونق ہمیشہ قائم رکھنا چاہیئے اور مقام بھی وسط مین ہے۔ جسوقت تمہارا تقرر یہان ہوا تھا مین بہت خوش ہوا تھا۔ گو اور بھی وزرا اچھے تھے لیکن تم چونکہ نطیف اور ظریف بڑی اور عمدہ اسپیکر ہو۔ ہندوستانی قدیم صنعتون اور آثار صنادید کے قدردان بھی ہو۔ ہندو مسلمان کی قدر بھی کرتے ہو۔ ملک کی حالت سے آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہو۔ اور اون اصول سے واقف ہو کہ جو ملکداری کے لیے درکار ہین مین نے اہل ہند کی خوش قسمتی تصور کی تھی۔ اور کرتا ہون۔ تم یہ نہ گھبرانا کہ تم جلد یہان سے جدا ہوگے۔ ابھی مدتین درکار ہین اور کچھ یہ بحث یہان پیش ہے کہ تم کو دو سال زائد کم سے کم دیجاوین اور مین نے بہت کوشش کی ہے اب جشن کی بابت مجھے کچھ کہنا ہے۔ لیکن قبل اس کے کہ اس بحث کو شروع کرون مجھے یہ کہدینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارا اصول جہانداری کیا ہے (یہان میری مراد ہماری قوم انگلش سے نہ ہماری ذات سے) اور ہندوستان کی حالت پالیٹکس کیا ہے اور اسوقت تک کیا ضرورت تھی اور اب کیا ضرورت ہے۔ ہندوستان کیا تمام دنیا یہانتک کہ یورپ سب مین بادشاہ آقا۔ مالک۔ خدائی ملک سمجھا جاتا تھا۔ اگر اوس نے رعیت پروری کی رحیم ہوا۔ خدا کی رحمت بندو پر ہوئی۔ اور اوس نے ملک کو مالامال کردیا۔ ورنہ قہر درویش بجان درویش

ٹھیک مثال سمجھو۔ جیسے گڈریا اپنی بکریون کو چاہے کنوین مین گرائے چاہے جنگل مین لیجاکے مارے چاہے بیچے چاہے جلاے۔ یہی حالت کم و بیش ہر جگہ رہی جب اسلام نے دنیا کو روشن کیا وہان شاہی صرف بضرورت وقت رہی جسطرح مسجد مین ایک امام نماز کھڑا ہوکر پڑھادیتا ہے۔ نماز ختم ہونے پر امام مقتدی دونون برابر ہین اسیطرح سلطنت جہانگیری مین بھی امام مقرر ہوئے چندسے یہ نظم رہا۔ بہت اچھی حالت رہی۔ لیکن دنیا کی فطرت حکومت پسند اور انقلاب پسند ہے وہ آئین اور طریقے چھوٹتے گئے یہانتک کہ پھر سلطنت قائم ہوئی اور وہی رنگ سلطنت کا مسلمانون مین بھی آگیا سلطنت کے رنگ نے کبھی اچھی صورت دکھلائی کبھی بُری۔ لیکن تمہاری انگلش قوم نے اوس اصول امامت اسلامی کو مستقل طور سے اختیار کیا اور اُس صورت کو چونکہ استحکام ہے اچھی حالت ہے اور رہیگی۔ مین بلا تصنع کہتا ہون کہ تم سے اچھی سلطنت اب روے زمین مین ہرگز کسی بادشاہ کی نہین ہے۔ اور یہان جتنے ارکان قضا و قدر ہین سب تم سے اور تمہاری قوم سے خوش ہین اور معترف ہین۔ بلکہ دل و جان سے تمہاری قوم کے معین ہین۔ خدا ہمارے بادشاہ کو آباد رکھے ملکہ وکٹوریا کو یہان دیکھا ہے بہت ہی شریف لیڈی ہے یہان بھی اوسکی بہت بڑی عزت ہے اور اوسکا اخلاق رحم مشہور ہے۔ میری رائے مین تمہاری سلطنت ابھی اور ترقی کریگی اور آفتاب کے طلوع و غروب سے بھی بڑھکر نکل جاویگی۔ (مین فلسفہ سابق کا قائل ہون کہ آسمان سب سے بڑا ہے اور آفتاب زمین اوسکے آگے ہیچ ہین تمہارا یہ اصول جہانبانی رعیت پروری بہت اچھا ہے) اور مین اکثر تذکرہ مین حضور صاحبقران ثانی سے عرض کیا کرتا ہون کہ خوب ہوا جو ہند انگریزون کے قبضہ مین آیا۔ اور یہان کی آبادی و ترقی کے نقشہ دکھلایا کرتا ہون ورنہ اگر اور کوئی قوم ہوتی تو خدا جانے غریب ہندو مسلمانون پر کیا گزرتی۔

ہندوستان ایسا ملک شاید کوئی دوسرا ہوا ہے تم جانو لیکن میری راے مین تو اس سے بڑھکر دوسرا ملک نہین ہے۔ یہان کی حالت پولیٹکس کیا ہے۔ رعیت ہمیشہ سے بادشاہ پرست اور مطیع ہے۔ اسکی ہمیشہ قدر کرنا چاہیئے اور اسی سے مطمئن رہنا چاہیئے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ یہ عادی خلعت اور انعام کی ہے۔ اور ترقی پسند ہے۔ خلعت و انعام کا بھی رواج اب تمہارے یہان ہونے لگا ہے۔ ترقی کیلئے ضرور ہے لیکن اسکو اور وسیع کرو مثلاً ہندوستانیون پر زیادہ اعتبار کرو۔ اونکو عہدے اچھے اچھے دو۔ اونکی صنعت بڑھاؤ۔ اونکی تعلیم کے پیمانہ کو وسیع کرو۔ تعلیم سے میری مراد یہ ہے کہ مذہبی تعلیم سے بھی غفلت نہ کرو۔ مذہب ایسی چیز ہے جو انسان کو بادشاہ پرست رکھتی ہے۔ اور دنیا کی تاریخ دیکھنے سے تمکو خود اسکی مثالین ملین گی کچھ زیادہ حجت کی ضرورت نہین جو مذہب کا پابند ہوگا۔ خدا سے ڈریگا

سلطان ۔ (زار سے) دیکھی تیری کابلی باون پورا ادھار۔ تمہارے ہاں کیوں بغاوت کا زور ہے ۔ ہمارے ہیں تو مغربیوں کی کارروائیاں ہیں۔

برائے بیت یہ لکھے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ حضرت داغ کو الفاظ برائے بیت لکھنا پسند ہیں وہ اکثر لکھتے ہیں۔ سہ

بظاہر رہنما ہیں اور دلمیں بدگمانی ہے۔
تیرے کوچہ میں جو جاتا ہے آگے ہم بھی ہوتے ہیں

لفظ بھی برائے بیت ہے اس شعر میں علاوہ حشو وغیرہ کے اور بھی لطف ہیں وہ بھی سنیئے کوچہ دلدار کی جانب رقیب کی رہنمائی کیا عمدہ بات ہے دوسرے ظاہر خلاف باطن عیب ہو کہ دلمیں رہزنی ہو حضرت سے دریافت کیا جاسے کہ بدگمانی کا یہاں کیا موقع ہے منصف مزاجوں سے التجا ہے کہ وہ محاکمہ فرمائیں۔

جناب داغ کے کلام پر جو اعتراض علمی ہیں اونکا تو کچھ تعجب نہیں اونکی کم استعدادی باعث ہے یہاں محاورہ کی مخالفت سخت حیرت خیز بات ہے۔

کوئی داغ سے پوچھے کہ آپنے برسوں اوقات ضائع کر کے فن غزل گوئی میں کیا کمال حاصل کر لیا جو سہرے لکھنے پر توجہ مبذول فرمائی۔

تو کار زمین را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی

ناظرین اس تصنیف لطیف کو ملاحظہ فرمائیں کہ چند شعروں میں بہت سی غلطیات کس خوبی سے بھر دی ہیں کوزہ میں دریا کا بند کرنا اسکو کہتے ہیں۔ دیوان مہتاب داغ کے سہروں میں سے اوّل ایک سہرے کے چند شعر لکھتا ہوں۔ سہ

جوہری لایا ادھر لائی ہے مالن سہرا
مایۂ کان گہر حاصل گلشن سہرا

اول تو لفظ ادھر کو دیکھئے نہ ادھر ہے نہ ادھر نہ پہلے جملہ سے شامل ہو کر معنے دیتا ہے نہ دوسرے سے غرض شاعر کی یہ معلوم ہوتی ہے۔

جوہری لایا ہے اور لائی ہے مالن سہرا

ادھر کا لفظ اس محل پر صرف برائے بیت ہی یا محاورہ کے موافق یوں کہتے کہ ادھر وہ لایا ہے ادھر یہ لائی ہی تب درست ہوتا۔

دوسرا شعر ملاحظہ ہو۔ سہ

مردم دیدہ کو بھی تاب نظارہ نہ رہی
دیکھیں مژگان کی نہ کیوں ڈالکے چلمن سہرا

جبتک شعر میں ایسے الفاظ ہوں جنسے یہ معنے ظاہر ہوتے ہوں کہ بیتاب نظارے کی تاب مردم دیدہ کو نہ تھی اسواسطے مژگان کی چلمن ڈالی ہے شوکت المعنی فی بطن الشاعر ہیں۔

تیسرا شعر ملاحظہ ہو۔ سہ

اس رسائی سے بڑھی عمر گل و گوہر کی
آگیا ہے جو ترے تا سر دامن سہرا

بڑھی کے لفظ میں یائے معروف ہو یا مجہول دونوں حالت میں معنے کچھ نہیں ہوتے۔ سہرا تا سر دامن کھینچ کے بڑھایا گیا ہے۔ ورنہ ایسی درازی معمولی تو ہے نہیں گل و گوہر کی عمر کو اس سے کیا علاقہ۔ اگر رشتے کے بڑھنے سے یہ درازی ہے تو سہرے کی درازی ہے۔

چوتھا شعر ملاحظہ ہو۔ سہ

حور کو بھی یہ تمنا ہے کہ مالن بنتی
اسمیں یہ شرط ہے گوندھتی سہاگن سہرا

مانی الضمیر نہ کھلا (اسمیں یہ شرط ہے) کی جگہ اگر (یوں ہے مجبور کہ) رکھا جاتا تو بھی کچھ معنے ہو جاتے مضمون اس شعر کا شاعرانہ تھا مگر بندھ نہ سکا ایسا عجز اوستادی سے بعید ہے۔ فقط
راقم۔ فصاحت جنگ۔

درباری اکٹ

(۱) ہرگاہ اکٹ مصدرہ زمان حال میں باوجود بڑی بندی کی بنا پر اور کوشش کے پھر بھی چند ضروری باتوں کا خیال نظر وگذاشت ہو گیا ہے۔ اور کئی جگہ جائے اوستاد خالی ہے لہذا حضرت اودھ پنچ گورنر جنرل ظرافت ہند اپنے احکام کو خواہ مخواہ صادر کرتے ہیں۔

کس بشنود یا نشنود

(۲) اب تک سیکڑوں لاکھوں سرکاری اکٹ قانون دیکھے سُنے اور برتے ہونگے۔ مگر یہ اکٹ دربار دہلی کی یادگار میں درباری اکٹ کے نام سے موسوم کیا جائیگا۔

(۳) چونکہ یہ دربار جشن اور خوشی کا ہوگا ہر کس و ناکس مشخص و غیر مشخص پر فرض اور لازم ہوگا کہ جسطرح بنے رنج و غم کو پاس نہ پھٹکنے دے۔ اسقدر ہنسے کہ دیوار قہقہہ کا یقین ہو سکے۔ تدرو کا قہقہہ۔ برق کی خندہ زنی مات ہو جائے۔ اگر کسی سبب سے ہنسی نہ آتی ہو تو صراحی سے قہقہہ عاریت مانگ لے۔

(۴) پھر دن کھٹملوں اور مکھیوں کو سخت ممانعت ہے خبردار خبردار دربار میں رات دن صبح شام کسیوقت قدم نہ رکھیں۔ اور اگر اتفاقاً کسی طرح گھس پڑے ہوں گے تو انکی سزا یہ ہے کہ سب مع اپنے قتل کیے جاوینگے۔

(۵) اس زمانے میں ابر کی عادت آسمان پر منڈلانے

کی ہے۔ اور کبھی از راہ شرارت ڈرپوکوں کیطرح پیشاب بھی خطا ہو جایا کرتا ہے۔ پس ابر دم ساعت سعید سے رہنا چاہیئے اور اگر ایسی خطا کرے تو درباریوں کو لازم ہے ہاتھ پاؤں ہمیشہ کے کل لحاف کے اندر گھسے رہیں اور اگر بضرورت نکلیں تو بھولے کیطرح ملفوف پیشاک اور مبلد ہو کے۔

(۶) جسوقت ساعت سعید اور اوان عید میں دربار مرتب ہو اور سب درباری اپنی اپنی جگہ اسطرح بیٹھ جائیں جیسے دیوالی میں دوکانوں پر کھلونے آسائش سے تا اختتام دربار دم سادھ کے بیٹھنا فرضی ہوگا اور نقل و حرکت رفع حاجات ضروری یا غیر ضروری حتی کہ چھینک اور جمائی تک کی ممانعت ہے۔ لوگوں کو چاہیئے ادب اور آداب شہنشاہی سے بالکل سکوت رکھیں اور اگر اتفاقاً کسی سے ایسی بے تمیزی ہوئی تو اوسکو عمر بھر شرمندگی کا بار اوٹھانے کی سزا دیجائیگی۔ فقط

لوکل

ہم نے افسوس کے ساتھ اودھ اخبار میں دیکھا کہ بابو گنیشی لال صاحب نے ۸ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء کو انتقال کیا۔ بابو صاحب منشی نولکشور رانجہانی کے تعلیم یافتہ بھتیجے تھے اور ایک زمانہ کانی تک مطبع کی پرسنل اسسٹنٹی کا کام لیاقت اور ہوشیاری سے کرتے رہے تھے۔ آپ ہنس مکھ اور زندہ دل۔ خلیق۔ جلد آشنا مرنجان مرنج تھے۔ خدا آپکے اعزا کو صبر عطا فرمائے۔

اشتہار

جناب صاحب کمشنر بہادر قسمت لکھنؤ بارہ دری قیصر باغ میں یکم جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کو بوقت دوپہر ایک دربار اس غرض سے منعقد فرمائینگے کہ ملک معظم قیصر ہند کی تاجپوشی کا اعلان کیا جاوے۔

علاوہ اون صاحبان کے جو مدعو کیے گئے ہیں اور اشخاص بھی کمرہائے دربار میں داخل کیے جاوینگے۔ بشرطیکہ گنجائش ہو اور ان اشخاص کو مجھ سے ٹکٹ داخلہ حاصل کرنا ہوگا درخواستیں ٹکٹوں کے لیے میرے پاس قبل ۲۳ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء آجانا چاہیں۔

یہ خاص کر استدعا کیجاتی ہے کہ جو صاحب شریک دربار ہوں وہ ساڑھے گیارہ بجے تک حاضر ہو جاویں۔

مرقومہ ۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء

ای۔ ایل۔ سانڈرس۔
ڈپٹی کمشنر لکھنؤ

تمباکو کی گولیان

سابق مین یہ کارخانہ حضرت محمد عبدالرحمن کے نام جاری تھا۔ دربار دہلی کے زمانے مین گولیون کا کارخانہ انکے لڑکے حافظ محمد خلیل الرحمن کے نام سے دہلی مین جاری ہوگا جن صاحب کو گولیان لینا منظور ہون وہ بمقام دہلی چاندنی چوک بہ نشان کوٹھی حاجی علی جان و حافظ عبدالغفار سے خرید فرماوین۔

نئی کتابین

احمق الذین۔ ظرافت کا دلچسپ ناول۔ مصنفہ اڈیٹر اوده پنچ جسمین خوشگوار چاشنی ظرافت کے ساتھ لکھنؤ کے ایک متمول لونڈے کے سوانح چست اور دلچسپ پیرائے مین لکھے گئے ہین لکھنؤ سے حیدرآباد کا سفر۔ وہان تلاش معاش اور نوکری انگریزی وضع کا اختیار کرنا۔ ریفارمر ہونے کے خبط مین مبتلا ہوکر وطن آنا۔ پھر یہان سے پنجاب کی ریاست مین نوکر ہونا۔ وہان ایک مس کے عشق مین پھنسنا۔ نکالے جانا۔ مس کا ہمراہ آنا۔ لکھنؤ آکے طرح طرح کے مہذب آوارہ لوگون مین پھنسنا۔ پھر بے زری کیوجہ سے مقدمات دائر ہونا اور آخر کو پاگل خانے پہونچنا عجب دلگی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہ ناول پہلے بھی شایع ہوا تھا۔ اب شائقین کے اصرار سے مکرر چھپا ہے۔ قیمت ۸ فی جلد علاوہ محصولڈاک۔

کایا پلٹ۔ ناول مصنفہ اڈیٹر اوده پنچ۔ اسمین متانت اور ظرافت کے ساتھ دکھایا گیا ہے کہ جس ملک مین مافوق العادات کا عقیدہ ضعیف ہوتا جاتا ہو وہان واقعات مافوق العادات بھی معدوم ہوتے جاتے ہین۔ قیمت ۸ علاوہ محصولڈاک۔

میٹھی چھری۔ مصنفہ اڈیٹر اوده پنچ۔ اسمین نہایت چست اور دلچسپ زبان مین نئے طرز سے دکھایا گیا ہے کہ چالاک کیونکر کن ہتھکنڈون اور چالون سے دولت چھین کے قابض ہوتے ہین۔ بعض بعض حصے اس ناول کے غور کے لائق ہین قیمت ۱۲ علاوہ محصول۔

حیات شیخ چلی۔ ظرافت کا ایک لاجواب ناول مصنفہ منشی محمد سجاد حسین صاحب اہلکار سرکار نظام۔ اسمین شیخ چلی کی مضحکہ انگیز سوانح عمری۔ اونکے منصوبون کی نوعیت اور شیخ کی علمیت عجب تحقیق کی تحقیق کے ساتھ بیان ہوئی ہے قیمت ۸ فی جلد علاوہ محصولڈاک۔

سب جلے تن۔ داسوخت ظرافت مصنفہ مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش۔ جس رنگ اور طرز مین واسوخت آجکل لکھے جاتے ہین انکا خاکہ ظرافت کے ساتھ اوڑایا گیا ہے۔ اسکی شاعری تعریف کی۔ سمجھنے اور تقلید کرنے کے لایق ہے قیمت ۲ فی جلد علاوہ محصولڈاک۔

جنتریہاے ظرافت ۱۸۹۲-۹۳-۹۴ء کی جنتریان جنمین وہ مضامین جو عموماً جنتریون مین ہوتے ہین ظرافت کے پیرایہ مین لکھے گئے ہین قیمت فی جنتری ۲ جو صاحب سب جنتریان خرید کرینگے نصف قیمت لیجائیگی۔

برہان الفراست۔ اسمین وضاحت سے اصول علم قیافہ کے مستند رسالے سے اردو مین ترجمہ کیے گئے ہین۔ قیمت ۱۲

المشتہر منیجر اوده پنچ

---

۱۲۰ اشتہار کتاب دولت باغبانی ۳

یہ تحفہ کتاب جسمین مخفی نسخے اور وہ مجرب قواعد اور ہدایت باغبانی کے مندرج ہین جنکو آجکل کے مالی نہین جانتے ہین مصنف کو ایک ہیڈ مالی سے جو زمانہ سابق مین باغات شاہی لکھنؤ مین ملازم تھا اور مسٹر فلپ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ باغ خسرو الہ آباد سے اور ۳۲ برس کے ذاتی تجربہ سے حاصل ہوے ہین واسطے شائقین باغ اور امراے جو اسکے قدردان ہین شایع کیے گئے ہین اور اپنے باغات کو نمونہ بہشت کا بنا سکتے ہین یعنی قلمی آم (فصل لنگڑا) کٹھل لیچی امرود کا باغ لگانے مین بدرجہا نفع دکھلایا ہے چار بیگہ کے باغ مین آٹھ سو روپیہ سالانہ کی آمدنی بعد چندے ہوگی اور پھر سال بسال ترقی ہوگی اور بہت سی ترکیبین لکھی ہین جنگل اور اوسر افتادہ زمین عملی تماشے تیار کراکے مثل خودرو درختان کے بغیر آبپاشی کے قلیل خرچ مین باغ لگا آمدنی بڑھانا اور قلمی اور تخمی آم کے پودے کو بترکیب عطریات اور خوشبو سے اصلاح کرکے خوشبودار آم پیدا کرنا جسمین کیوڑہ گلاب وغیرہ کی خوشبو آوے۔ بارہ ماسی آم کا درخت تیار کرنا ترکیب تخم ریزی حفاظت آبپاشی جنمین (بیڑا لگانے اور پیوند باندھنے کے وہ طریق جنسے آم بغیر تخم خوشبودار رنگین کلان تخم چھوٹا بے ریشہ امرود انار انگور بے دانہ ہوگا مع طریق قلم باندھنے کے مع نقشہ جات کل مشہور میوہ نوشتہ بیج گردش وغیرہ اور فصلی اور دوامی پھول کے درختان بیان گلاب گل داؤدی کا بہت بڑا نمایشی پھول پیدا کرنا فہرست ہاے چیدہ اقسام گلاب گل داؤدی اور فصلی انگریزی اور دیسی پھول کے درختان کے نام بخط انگریزی اردو زراعت ڈوب گھاس جسمین نفع کثیر اور جس کے کھانے سے گھوڑے اور مویشی فربہ ہوتے ہین۔ اور وہ طریقہ کاشت سبزی ترکاری۔ آلو۔ گوبھی۔ کرم کلا۔ شلجم وغیرہ کا جس کے پھل پھول کلان لذیذ اور بیدا اور بکثرت ہوتے ہین۔ خربزہ شیرین مثل لکھنؤ کے ہوتا ہے ملاح وغیرہ ایک کیڑون وغیرہ کا یہ کتاب ۱۲ صفحہ ۱۰۰۶ ۔ انچہ کاغذ سفید پر خوشخط چھپی ہے قیمت فی جلد (عه) محصولڈاک نمبر خریدار پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت۔ قدردانون کے نزدیک دس روپیہ کو بھی ارزان ہے یہ کتاب مصدقہ اور سیر خسرو باغ کی ہے جو اس فن مین کمال رکھتے ہین اوسکو مثل دیگر کتب کے نہ تصور کرین لوگ دھوکا کھائے ہوے ہین اسکو ضرور منگوائین اور اپنا مقصد دلی پورا کرین۔ شائقین بہت جلد منگوائین اور باغ مطابق اسکے لگائین تو جلد تیار ہوگا۔

دیگر وزیر جنتری

برآور وتنخواہ ۸ سے دو ہزار روپیہ تک جسمین جنتری انکم ٹکس سود برآورد مزدوری اور ایک سالانہ جنتری دوامی دوسرے دوسو برس کی شامل ہے۔ یہ جنتری واسطے آسانی ارباب فوج بخشیان افواج وغیرہ کے جو تنخواہ کا بل بناتے ہین اور بانٹتے ہین نہایت کام کی ہے اور بجاے رقم کے ہندسون مین لکھی گئی ہے قیمت ۸ تمام ہجو ڈاک اسکا مصارف کام کرنا چاہیے۔

المشتہر

منشی شمشاد اور منشی وزیر علی الہ آباد (محلہ بخشی بازار)

"پیاری سہیلی"

مخدرات عصمت وطہارت کے خطوط جو طرح طرح کے سبق دیتے ہین اور روزمرہ زبان محاورہ کے حق مین شفیق استاد ہین۔ ہمہ جہت تیار ہوکر ۸ کو یہ چھپی ہے۔

المشتہر

اسلام حسین لکھنؤ جھوائی ٹولہ

ہیرے کا سرمہ
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
تازہ سندات
معزز انگریزون - میڈیکل کالج کے پروفیسرون - نامور ڈاکٹرون - والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹرون نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔
ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - سیل - سرخی - ابتدائی موتیابند - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجاے ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہین چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی حاجت نہین رہتی ہے بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے - قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائین - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپے - ہیرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپے - خالص ہیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپے - مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ - خرچ ڈاک بذمہ خریدار - درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دین - نقلی و جعلی ہیرے کے سرمہ کے اشتہارون سے بچنا چاہیے -
المشتہر
پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)
پانچ ہزار روپے انعام
اگر کوئی شخص ہیرے کے سرمہ کی سندات مین سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپے انعام دیا جائیگا - جو لاہور کے پنجاب بنک مین اسی مطلب کے لیے مارچ ۱۹۰۱ء مین جمع کیا گیا ہے

جلوۂ داغ

نمبر ۱۵

"حاسدین"

فاضل مصنف سوانح عمری اس ہیڈنگ کی شرح یون فرماتے ہین۔

"یہ تو ظاہر ہے کہ ہر زمانے مین ہر ایک اہل کمال کے تھوڑے بہت ضرور حاسد ہوئے ہین مگر ایسے حاسدین شاید ہی کسی اہل کمال کے وقت مین جمع ہوئے ہون جیسے مرزا صاحب کے زمانے مین دیکھے جاتے ہین۔ کوئی سبب حسد کا خیال مین نہین آتا۔ بجز اسکے کیا کہا جاے کہ ہر مفسد کو آپکے ساتھ بلا سبب بغض ہے۔"

فاضل مصنف کی ہر بات قابل آفرین ہوتی ہے اسی سبب سے ہم نے حرف حرف پر ریویو کیا ہے ایسی دلچسپ کتاب اب تالیف نہوگی ایسا علت ملک کو حاصل نہین ہو سکتا۔ سرخی ہر بحث پر قایم ہوگی مگر شرح مین ہمیشہ پیاسی مینا کی طرح لق لق کرنے لگتے ہین۔ حاسدون کا زور و شور تو اتنا کسی اہل کمال کو بدقسمتی سے اسقدر حاسد نہین دستیاب ہوے جتنے مرزا صاحب کو خوش قسمتی سے ملے ہین مگر سبب علت وجہ مفقود یہ آپ نہین بتاتے کہ حسد کس بات پر وہ کرتے ہین اور آپ کو بڑا تعجب ہی کہ (کوئی سبب خیال مین نہین آتا) اور آپ پریشان و حیران ہوکر فرماتے ہین کہ (بجز اسکو کیا کہا جاے کہ ہر مفسد کو بلا سبب بغض ہے) آج تک آپکو بغض اور حسد کے معنی مین فرق نہین معلوم ہوا۔ ایسا قابل و فرزانہ روزگار مورخ اور دو لفظون مین فرق نہ معلوم ہو تعجب ہی۔ بہرحال مولف کو اس بات کا اعتراف بلکہ اقرار صاف ہے کہ کوئی سبب حسد کا خیال مین بھی نہین آتا اب نتیجہ یون مترتب ہوگا کہ دنیا مین کوئی چیز بغیر سبب علت کے نہین ہوتی اور سبب علت ہی غائب ہی تو اس چیز کا وجود بھی نہین ہے لہذا ایک بھی حاسد مرزا صاحب کا دنیا مین نہیو ہے۔ محض ابلہ فریبی کے لیے و نیز مرزا صاحب کی لیاقت کا جھنڈا بلند کرنے کیواسطے ایک ہیڈنگ یہ بھی قایم کیا گیا ہے۔ عقلاً بھی یہ بات سمجھ مین نہین آسکتی کہ کوئی اس ذات غریب کا مخالف ہو اسواسطے کہ وہ بے علم ایک شاعر ہین کسی قسم کی قابلیت انمین نہین ہے اور حاسد ہمیشہ اہل کمال کے ہوا کرتے ہین ان بیچارے کو کسی فن مین کمال نہین ہے اگر موسیقی یا ستار یا بانک خوشنویسی وغیرہ مین ہو تو یہ چیزین حسد و رشک کیواسطے یا قدرت نے وضع نہین کی ہین لہذا حسد و رشک کے اسباب بھی بقول مولف کچھ نہین ہین۔

اگر کہا جائے کہ ثروت و جاہ و دولت کے باعث اون پر زمانہ رشک کرتا ہے تو بھی بے معنی بات ہوگی اس لیے کہ ہندوستان مین ہزار ہا دولتمند پڑے ہین جنکی دولت کے عدد تناسب سے اگر مناسبت دیجاے تو داغ کی دولتمندی کسرات مین شمار ہوگی۔ ملک کو اُنپر رشک کرنا چاہیئے یا دکن کے دولتمندون پر رشک کرنا اوجب ہی جہان سے داغ کے دلدر دور ہوے۔ غرض کہ یہ ہیڈنگ بالکل معقول اور خلاف موقع مولف نے قائم کیا ورنہ یہ کہ کوئی سبب بھی وہ بتا سکے۔ اور مولف ہی پر موقوف نہین ہے انکے اوستاد بھی اپنے زعم باطل مین یہ سمجھے ہوے ہین کہ میرے حاسد بہت ہین مگر وہ سبب بھی جانتے ہین محض شاگرد کی طرح اسباب و علل سے ناواقف نہین ہین۔ چنانچہ ایک خط مورخہ ۸۔ ربیع الثانی ۱۳۱۲ھ یوم پنجشنبہ مین یون تحریر فرماتے ہین۔

جناب ... سلمہ اللہ تعالی۔

آپکا نامہ جواب مین آیا مجکو حساد نافہم سے بحث نہین اونکا جواب خاموشی ہے اور آج تک جسقدر اعتراض میرے کلام پر چھپواے گئے انکو مین نے ہیچ سمجھا اگر آپ کے اطمینان کیواسطے یہ دو حرف لکھے دیتا ہون اگر سمجھیے گا بہتر ورنہ منہم تصور کرونگا۔

خار حسرت بیان سے نکلا۔
دل کا کانٹا زبان سے نکلا۔

یہ کانٹا دل کی پھانس کی جگہ نہین بلکہ خار حسرت سے بنایا گیا ہے اس سے محاورہ سے بحث نہین زیادہ نیاز

فصیح الملک داغ دہلوی۔

ناظرین نے ملاحظہ فرمایا کہ حساد نافہم کی شکایت مرزا صاحب کو بھی ہے۔ مگر یہ مرزا صاحب کی غلط فہمی ہے۔ کہ وہ اپنے مصلح اور اتالیق کو حاسد سمجھتے ہین۔ جو لوگ دانشمند اور عاقل فہم ہین وہ دشمن کی نصیحت پر بھی عمل کرنا واجب جان لیتے ہین اگر مرزا صاحب کج فہمی کو دخل نہ دیتے تو ضرور ضد کو چھوڑ کر یہ بات تسلیم کر لیتے کہ اساتذہ نے دل کی پھانس یا ندھی دل کا کانٹا کسی نے نہین کہا ہے۔ وہ لوگ جو مرزا صاحب کو مجتہد اور اوستاد نہین مانتے ہین۔ وہ ضرور سند چاہین گے۔ محض یہ کہدینا کہ یہ کانٹا خار حسرت سے بنایا گیا ہے۔ اس سے محاورہ سے بحث نہین کافی نہوگا اور جہانتک ہم نے اساتذہ کے کلام کو دیکھا ہے کسی دہلی کے شاعر نے دل کا کانٹا کہین یہ نہین لکھا مرزا صاحب کے نظم کی تو یہ کیفیت ہے اور نثر کا یہ عالم ہے۔ یہ خط جو آپ نے تحریر کیا ہے حضرت ہی کا قلمی ہے جسپر ہمکو حسب ذیل اعتراض ہین۔

اول۔ آجکل کی انشا پردازی کے خلاف جناب من کے بعد سلمہ اللہ تعالی لکھنا۔

اگر قدیم طرز انشا کو دیکھا جائے تو بھی سلمہ اللہ تعالی چھوٹون کیواسطے موزون تھا۔ بڑے کو نہین لکھتے تھے۔

دوسرے۔ (انکو مین نے ہیچ سمجھا) زبان اور محاورہ کے بالکل خلاف ہے۔ ہونا یون چاہیئے۔ (انکو مین ہیچ سمجھا) ایک (نے) بالکل بیکار۔ اس زبان پر دہلویت کا دعوی عبث ہے۔

تیسرے۔ ("یہ دو حرف لکھے دیتا ہون") یہ زبان پانودی یا جھجر کی ہے دہلی کے لوگ ایسے ثقیل الفاظ زبان پر نہین لاتے کافی تھا کہ آپ لکھدیتے۔ "یہ دو حرف لکھتا ہون اگر سمجھیے گا فبہا"۔

چوتھے۔ اس سے محاورہ سے بحث نہین (اس سے) کا لفظ زبان پر ثقیل قصبات کے لوگ اگر بولتے ہین تو انپر اعتراض نہین۔ زباندان اور اپنے منہ میان مٹھو بننے والے میان فصیح الملک صاحب پر ضرور اعتراض ہو سکتا ہی۔ اگر یون لکھا ہوتا اسکو محاورہ سے بحث نہین ہی، تو علامت معقولیت کی بھی ظاہر ہو جاتی اور زبان کی ثقالت بھی نکل جاتی۔

جس اوستاد کے وقت کی نظم و نثر کی یہ کیفیت ہو اوسپر اگر حاسد نہ رحم کرین تو بہت تعجب کی بات ہی اس لیے کہ ہندوستان مین مرزا صاحب کے مثل بہت سے غزل گو موجود ہین انکو بھی مثل مرزا صاحب کے حاسدون سے نجات نہین ملسکتی۔ اور صورت معاملہ اس کے خلاف ہے۔ ہم ایک بھی حاسد مرزا صاحب کا نہین دیکھتے۔ اور ہم بھی مثل مولف کے حیران ہین۔ کوئی سبب حسد اور رشک کا سمجھ مین نہین آتا۔

(باقی آیندہ)

راقم۔ شوکت جنگ۔

قطعہ تاریخ پیدائش جلیلی خانم سلمہا

کدھر ہے ساقی مہوش ادھر آنا ادھر آنا
یہی تو مئیکشی کا وقت ہے تاخیر ہی بیجا
ارے حسن تجکو قبل از وقت ایک مژدہ سناتا ہون
تعجب مین کہین آکر نہ کہدینا کہ یہہ کیسا
خدا کا تم نے کیسا بلکہ اعجاز مسیحا ہے۔
نئی حکمت سے تو مسلم کے گھر مین مس ہوئی پیدا۔
یہ لڑکی کیا ہوئی تثلیث گویا ہوگئی ثابت
کہ تینون مذہبون کا جمع ہو کر ماہ نکلا۔

سوتے ہوئے جاگے یا جاگتے ہوئے سوئے

مسلمانوں کی تعلیمی کانفرنس

ئے پیچھے پیچھے آتے میں ایک گادین نامی زنتیہ پولیس چادر ہاتھ میں لپیٹ کر سامنے آیا اور آتے ہی مسکرا کر کھڑا ہو رہا۔ اور بہو کو نے پوچھا اوسے تو وہ بیچے الحدیہ الا پر۔ مگر گرتے گرتے بھی نہ چھوڑا۔ گادین کی کھوپری کے پیچھے اڑا دیے پھر دو تین شخصو نے اوس کے ہاتھ سے چھری چھینی اور گرفتار کر کے تھانے پہونچا دیا۔ پولیس کی تحقیقات سے اسقدر معلوم ہوا کہ موذن میں اور اسمین کچھ دنون سے رنجش ہوگئی تھی اور آپ مسجد میں رہنے نہیں دیتا تھا اُس روز محض تھوڑی سی بات تو تو مین مین میں اسے غصہ آگیا اور پھر یہان ھی نے کے ٹھانے۔ لا حول ولا قوۃ۔ خدا کی پناہ۔

راقم۔ مسٹر عزیز علیہ الرحمۃ۔

مولوی ہدایت رسول قیدخانے مین چل دیے

جناب مولانا اودھ پنچ بہادر۔

تسلیمات مین رسید ہین سنبھلیے۔ اور قبلہ رو بیٹھکر ذرا اس مزی رپورٹ کو گوش گزار فرما لیجیے۔ کیجیے کچھ شنا آشنا فرمائیے تو سہی کیا آپ سناتے ہین قبلہ مین یہ فرماتا ہون ابھی ابھی تھوڑے دن کا ذکر ہے کہ مولوی ہدایت رسول صاحب۔ جنکا وعظ اور لیکچر وار دیہان مشہور ہے خدا جھوٹ نہ بلائے۔ چند دنون اسے تو بمبئی مین تشریف لائے ہین۔ خدا جانے یہان کے آب و دانہ کا اثر تھا یا مجبوری کے سبب تھی ۔

اچھی صورت جہان نظر آئی
بن گئے دیکھتے ہی سودائی

ایک برق دم پری کم سیزدہ سالہ آفت کی پرکالہ کشمیری محبوب۔ پرلوٹن کبوتر بن گئے۔ طبیعت بیقرار ہوگئی۔

اودھر مولویت کا تقاضا کہ جیب سادے رہو اودھر حضرت عشق کی چھیڑ چھاڑ۔ مگر افسوس کہ ایک پٹھان خان کی تحت تصرف مین نکلی۔

آپنے چنگ پر چڑھا کے رشتہ شریعت مین پیچ ڈالا۔ پیتے بالا ہی بالا۔ قاضی کو گانٹھا اور فسخ نامہ لکھوا کر پرانے شوہر کے نام چلتا کیا مگر بھلی پرانا شوہر بھی ایک ہی کھلاڑ کھاگ نکلا۔ اوس نے دم بخود ہوکر گھنی سادہ لی۔ چپکا بیٹھ رہا۔ انھون نے دیکھا کہ اوس نے منھ مین گھنگھنیان بھرلی ہین۔ تم کیون چپ رہو چیٹ روٹی پیٹ دال کی ٹھہرادی اور ایسے غیرے پچکلیان کو بلا کر تحت و

قیامت گردان کا گھر مین ڈال لیا۔ گر آپ جانیے۔ ع۔

آگ پانی مین لگاتے ہین لگانے والے

کسی نے شوہر اول (جو بونہ مین تھا) کہدیا حضرت آپ ہین کس خواب خرگوش مین سانپ کی چھیتی بیوی پر یار دن نے اودھر جادو جگا رکھے ہین تو سنی گھری کیا رنگ لائی ہے۔

بھیا وہ تو سنتے ہی آگ بگولا ہوگیا بے پوچھے گچھے وارنٹ کے ذریعہ مولوی صاحب اور عورت دختر کی گردن نالی او پا بدست دگرے دست بدست دگرے عدالت کے کٹہرے مین جا کھڑا کیا۔

بدن مین کپکپی پڑگئی۔ ہاتھ تھرتھرا رہے ہیر کانپ رہے ہین۔ ہائے ہائے رے۔ ع

کبھی یہ دل تماشا گاہ تھا عیش و مسرت کا
اب ہمین حسرت و یاس فقط سیر کیے ہین

غرضکہ تھوڑا ز جیت لوٹ گیا اور صاف کہدیا نکاح کیسا شادی کیسی مین پہچانتا ہی نہین۔

اچھا صاحب مقدمہ چلا اور خوب خوب اظہارات ہوئے پرانے شوہر نے ہڈیان پسلیان توڑی گئین۔ خاندان کی بولین کھیلی ہولی واللہ مقدمہ بڑا مزیدار ہے اگر آپکے ناظرین کو کچھ دلچسپی ہو تو عدالت کی لفظاً بلفظ تقریر مع جواب و سوال موجود ہے۔ جب چاہیے منگوا بھیجیگا۔

غرضکہ آخری فیصلہ سشن سے یہ سنایا گیا کہ صاحب جج بہادر اور جوری نے بالاتفاق مولوی صاحب پر جرم ثابت کیا لہذا انھین چھ مہینے قید سخت کی عدالت سشن سے سزا دیوائے اور خسر صاحب بھی انھین کے پیچھے پیچھے داخل خارج ہوں۔ ہان عورت پر اسقدر رحم کیا جاتا ہے کہ بڑی سزا کے عوض مین دو مہینے قید سخت کی سزا دیجاتی ہے۔ اتنا حکم ہونا تھا کہ پولیس کے ہرکارون نے تینون کو جیل گاڑی پر دے ٹپکا اور یے کر چلتے ہوئے۔

میکدے سے پیر جاتے ہین ذرہ تم دیکھ لو
مئی کا شیشہ ہے بغلین دست دلبر ہاتھ مین

راقم۔ حضرت قبلہ عزیز مدظلہ۔

تضمین بر تضمین

آزاد دین سے ہوا یہ تجاہ خیال ہے
ہان قید دین تفس کے سر و بال ہے
بے قید ہوکے رہ کہ پریشان حال ہے

گھبرا کے بار بار یہہ مشتِ سوال ہے
پابند فقہ کون ہوا تو محال ہے۔

آنکھون سے دیکھتے ہین کہ دنیا مین کال ہو
دل کے اُمنگ نکلے کہ آزاد ہوگیا۔
کچھ غم نہین ہو دین جو برباد ہوگیا۔

انجام دین سے اودھٹے شاد ہوگیا
یہ شکر ہے کہ میکدہ آباد ہوگیا

بے کھٹکے تو نے بادہ گلرنگ کو پیا۔
بوتل سے یہ تیرا جی نہ بھرا خم کا خم پیا۔

کیون ایسا حکم شرع سے ناراض ہوگیا
تحریم پر حلال کی اصرار کیون کیا

کہتا ہے کیون تو اپنی جہالت سے باز آ
تو نائب نبی نے یہ فتوی بھی دیدیا

حسرت مین مبتلا ہے سراسر جہول ہی
کیا تجھ سے ہم کہین کہ تو غیر عقول ہی

ناراض اہل دین سے ہوکر یہ اعتقاد
پیدا کیا ہے تو نے عجب بانیے فساد

کافر ہے نفس تیرا کہ اسیر ذرا جہاد
شاباش تو نے خوب کیا ہے یہہ اجتہاد

اکثون باتفاق حلال ہست ہر شراب
پا سن پیا کہ خواہش تارسیت بحساب

خوش دل مین اپنے بیعت پیر مغان سے ہو
ناخوش بہت مگر علمائے جہان سے ہو

بکتے تم اونکی شان مین جو کچھ زبان سے ہو
گستاخیون پہ ایسی ندامت کہان سے ہو

رندو مین گفتگو یہہ رہی کل تمام رات
اب شیخ جی کی شان مین بکیے یہ واہیات

پیر مغان سے تمکو یہہ اُمید کیون نہو
بے قید ہو گناہ مین پھر عید کیون نہو

جام شراب کے لیے تاکید کیون نہو
رندون کے اس کلام کی تائید کیون نہو

وہ اسکے واسطے بھی نکالین گے کوئی گھات
لا نا تو ہاتھ کیسے مزے کی کہی ہے بات

پی کر شراب شور جہان مین مچایا ہے
ایک سر پر آسمان کو تمنے اوٹھایا ہے

خوش فعلیون سے تنگ ہر اپنا پرایا ہے
سچ ہے حرام مال سدا تمنے کھایا ہے

کوئی حیا سے کہتے ہین ہمکو ستایا ہے
مردار بھی نہ چھوڑین یہ نقشہ جمایا ہے

ڈر کچھ نہین بغاوت شرع مبین سے
کیا کام اہل فسق کو مذہب سے دین سے

©

تمہت نہ لے کو ضعیف نہ سمجھنا چاہیے معلوم نہین کیا نقصان پیدا کرے
[illegible]

اوس وہ اتفاق نہین کرتی شاقی ماحول و یقینی ہے

©

بدقسمت لڑکے ہمیشہ یا تو انگلیان جلاتے یا ہاتھ زخمی کرتے ہین یا پیٹ اکھڑ جاتا ہے ایسے لڑکون کے والدین کو چاہیے [illegible]

[illegible] بیجا ہے۔

بان کام اونکو ہے غرض دلنشین ہے
ہر سو صدا سنو گے یہی ہر کہین ہے

ہم نے بھی استفاثہ مرتب کرایا ہے
گنگوہیون نے گریہ شکوہ کھلایا ہے

ملجا و ماوا کیون نہ بنائے کمال کو
سچ ہے حرام جانتے ہین یہہ حلال کو

نقصان اپنا کرتے ہین دیکھو ملال کو
ہرگز نہ کھائینگے یہہ غذاے حلال کو

لیتے تھے صبح و حو تصالی کی گھر کی راہ
اذکو اب اتفاق بھی ہوگا تو گاہ گاہ

تحریم پر حلال کی اس طرح سے تلے
ضد کر رہے ہین فتوے دینے کھلے کھلے

نفرت ہوئی ہے پیدا یہ قوت ملال ہے
جنگ کر رہے ہین شدت طاعونی جو ہی

یارو اب اپنے گھر کو بناؤ شکار گاہ
پیر مغان کے منہ سنا ہے خدا گواہ

ہندوستانیون کا کسی سے خفا ہین سب
گر اوسکو چھوڑ دیجیے راضی رضا ہین سب

یہہ اپنے اپنے دل مین لیے بیٹھا ہین سب
ناراض گوشت خوار سے ہان برملا ہین سب

کمبخت گوشت کے لیے کیا سختیان سہین
آنکھون سے روتے روتے مری ندیان بہین

آغا تقی کے بانغ ہی پہ ختم کچھ نہین
گنگوہیون کے فتوے سے راضی ہین اہل دین

دیکھو دعا قبول ہوئی جا کے اب کہین
منہ سے پکار اٹھے مخالف بھی آمین

گنگوہ مین یہہ سنتے ہین کوا حلال ہے
دیکھین کتاب کو یہ عبث قیل و قال ہے

ہے خوشہ چین درگہ والا تمام ہند
کیونکر رہا مرشرع مین پاتا نظام ہند

ممنون کس طرح سے نہو صبح و شام ہند
حضرت کے فتوے ہی سے ہوا انکا نام ہند

سایہ رشید احمد عالی جناب کا
جبتک ہو تا یہہ نور ہے آفتاب کا

واقف تھے اہل علم حرام و حلال سے
نا واقفون کو فائدہ پہونچا مقال سے

ڈوبے ہوئے ہین سب عرق انفعال سے
سب کی زبان بند ہوئی اس سوال سے

آغا تقی کے بانغ مین کوا حلال ہے
کوا ہے کیا لو کو یکھے یہ جو ملال ہے

راقم۔ نور الحسن فرحتی ۔ انترتوہ ضلع بجنور۔

لوکل علیہ الرحمۃ

ہم لوگ اس شہر کو مدت سے علیہ الرحمۃ کی دعا سے یاد کرتے آئے ہین مگر کسی اعتبار سے ۔ اب سچ مچ علیہ الرحمۃ ہو جانے کے سامان طاعون صاحب کی بدولت نظر آئے ہین ۔ کیا معنی کہ الہ آباد ۔ کانپور ۔ اوناؤ ہوتے ہوئے طاعون ملعون یہان بھی تشریف لوکر انہین تشریف کا جنازہ تا بوت کھینچ لے ہی آئے گا۔

یون تو صرف طرح کی افواہین کہین مشہور تھین ۔ مگر سنتے ہین چھوا لور مین تو پہلے پڑاؤ لول ہی دیا گیا اور بہر اعتبار سے بول دیا ۔ تحقیق ہر شبہ ڈیول دیا یعنی جن لوگون پر طاعون کا شبہہ تھا اور بذریعہ انتظام سرکار جو پڑے دن مین علیحدہ رکھے تھے (تاکہ دیکھ لیا جائے کہ ایسا ممکن ہے) وہ حسب عادت طاعون کے شکار ہوگئے ۔ بقول اوکو گیٹ گیارہ آدمی ضائع ہوئے اور ایک جھاؤلال کے بازار مین مرا۔

بس اب ۔

در بلا بودن بہ از بیم بلا

بہ عمل کرکے اہل شہر کو مزے سے جین سے مرنا جینا چاہیے پریشان بدحواس ہونے کی بات نہین جو کچھ طاقت بشری سے ممکن تھا ابتک حاکم وقت کیطرف سے اپنی سمجھ کے موافق کیا گیا ۔ اب تقدیر پر شاکر رہنے والون کو مناسب ہے۔ مشیت ایزدی پر سر تسلیم خم کرکے اطمینان کے ساتھ کارخانہ قدرت کی کل کے پرزون کی روانی کی سیر کرین اور جسقدر ممکن ہو صفائی مکان و خورش و پوشش کا غیر معمولی احتیاط سے انتظام رکھین اور ۔

سر میدان کفن بر دوش دارم

کتنے وارنٹ قضا کی تعمیل پر بیٹھے رہین ۔ یا جی چاہے سامان بھی ہو ۔ ہنسی خوشی کسی محفوظ جگہ تشریف لے جائین ۔ اور جنسے یہ بھی نا ممکن ہو بیٹھے ہوے دعائے رد بلیات پڑھتے رہین تاکہ دربار شاہنشاہی کی تاریخ تو نصیب ہو جائے ۔

مگر ایک امید (جبتک سانس تب تک آس) ابھی تک باقی ہے یعنی ابھی تک معمولی حیثیت کی مزدوری پیشہ ہی ہین موت کی بیگار مین پکڑے گئے ہین ۔ شہر کے گنجان اور بڑے آدمیون کے محلے پاک ہین ۔ سردی بھی ادھر آگئی ہے ۔ چندہی روز مین گرمیان آتی ہین ۔ کچھ عجب نہین طاعون ملعون سرو یا سے پرانے کیطرح اپنی جگہ پر پیش سے رہجائے ۔

اور شہر [illegible] بات کر رہا کہ یہ بھی اہل شہر کو سمجھ لینا چاہیے کہ ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے [illegible] شہر کے باہر ون سے الگ تھلگ چار پانچ کے اسٹیشن کے قریب جوانی [illegible] مین بین سیس صحیح طاعون زدون کے واسطے سرکار نے سگریگیشن کیمپ پھوس کے جھونپڑون کا بیہرون شہر بنایا جاتا تھا اوسی طرح ہمارے شہر مین طاعون صاحب بھی الگ تھلگ ٹھہرے ہین ۔

سوال حل طلب

حکیم اقلیدس کہتے ہین ۔ زاویے کے تینون ضلع برابر ہوتے ہین دو قائمہ زاویون کے ۔ اور اسکا ثبوت بھی اقلیدس کی شکل مین ایسا معقول دیتے ہین کہ آدمی قائل ہو کے مثلث مربع رہجاتا ہے ۔

مگر آجکل پولیس کمیشن اسی مسئلے کا حل دریافت کرتی شہر شہر پھرتی ہے ۔

کہ اس متساوی الزوایا کے تینون زاویے کس عمل سے تین قائمے بنین اور دو قائمون کے تین قائمے ہو سکین ۔

اگر کوئی اسکا حل کرینگے ۔ پولیس کمیشن کے ممبر کر دیے جاینگے ۔

راقم [illegible]

اشتہار

جناب صاحب کمشنر بہادر قسمت لکھنؤ بارہ دری قیصر باغ مین یکم جنوری ۱۹۰۳ء کو بوقت دو پہر ایک دربار اس غرض سے منعقد فرماوینگے کہ ملک معظم قیصر ہند کی تاجپوشی کا اعلان کیا جاوے ۔

علاوہ اون صاحبان کے جو مدعو کیے گئے ہین اور شخص بھی کرہاے دربار مین داخل کیے جاوینگے ۔ بشرطیکہ گنجایش ہو اور اون اشخاص نے مجھ سے ٹکٹ داخلہ حاصل کیے ہون ۔ وہ خواستین ٹکٹون کے لیے میرے پاس قبل ۲۳ دسمبر ۱۹۰۲ء آجانا چاہیین ۔

یہ خاص کر استدعا کیجاتی ہے کہ جو صاحب شریک دربار ہون وہ ساڑھے گیارہ بجے تک حاضر ہو جاوین ۔

مرقومہ ۴ دسمبر ۱۹۰۲ء

ای ۔ ایل ۔ سانڈرس
ڈپٹی کمشنر لکھنؤ۔

تمباکو کی گولیان

سابق مین یہ کارخانہ حضرت محمد عبد الرحمن کے نام جاری تھا۔ دہلی بلیماران کے زمانے مین گولیون کا کارخانہ اونکے لڑکے حافظ محمد خلیل الرحمن کے نام سے دہلی مین جاری ہوگا جن صاحب کو گولیان لینا منظور ہون وہ بمقام دہلی چاندنی چوک بہ نشان کوٹھی حاجی علی جان و حافظ عبد الغفار سے خرید فرمادین۔

نئی کتابین

احمق الذین ۔ ظرافت کا دلچسپ ناول۔ مصنفۂ اڈیٹر اودھ پنچ جسمین خوشگوار چاشنی ظرافت کے ساتھ لکھنؤ کے ایک متمول نوعمر کے سوانح چست اور دلچسپ پیرائے مین لکھے گئے ہین لکھنؤ سے حیدرآباد کا سفر۔ وہان تلاش معاش اور نوکری انگریزی وضع کا اختیار کرنا۔ ریفارمری کے خبط مین مبتلا ہوکر وطن آنا۔ پھر وہان سے پنجاب کی ریاست مین نوکر ہونا۔ وہان ایک مس کے عشق مین پھنسنا۔ نکالے جانا۔ مس کا ہمراہ آنا۔ لکھنؤ آکے طرح طرح کے مذبذب آوارہ لوگون مین پھنسنا۔ پھر بے زری کیوجہ سے مقدمات دائر ہونا اور آخر کو پاگل خانے پہونچنا عجب دلگی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہ ناول پہلے بھی شایع ہوا تھا۔ اب شائقین کے اصرار سے مکرر چھپا ہے۔ قیمت ۸ر فی جلد علاوہ محصولڈاک۔

کایا پلٹ ۔ ناول مصنفۂ اڈیٹر اودھ پنچ۔ اسمین متانت اور ظرافت کے ساتھ دکھایا گیا ہے کہ جس ملک مین مافوق العادات کا عقیدہ ضعیف ہوتا جاتا ہے وہان واقعات مافوق العادات بھی معدوم ہوتے جاتے ہین۔ قیمت ۸ر علاوہ محصولڈاک۔

میٹھی چھری ۔ مصنفۂ اڈیٹر اودھ پنچ۔ اسمین نہایت چست اور دلچسپ زبان مین نئے طرز سے دکھایا گیا ہے کہ چالاک کیونکر ان حکمتون اور چالون سے دولت چھین کے قابض ہوتے ہین۔ بعض بعض حصے اس ناول کے غور کے لایق ہین قیمت ۱۲ر علاوہ محصول ۔

حیات شیخ چلی ۔ ظرافت کا ایک لاجواب ناول مصنفۂ منشی محمد سجاد حسین صاحب اہلکار سرکار نظام اسمین شیخ چلی کی مضحکہ انگیز سوانح عمری۔ اونکے منصوبون کی نوعیت اور شیخ کی علمیت عجب سنجیدگی و تحقیق کے ساتھ بیان ہوئی ہے قیمت ۸ر فی جلد علاوہ محصولڈاک۔

سب جلے تن ۔ دا سوخت ظرافت مصنفۂ مرزا محمد عباس حسین صاحب ہوش۔ جس رنگ اور طرز مین واسوخت آجکل لکھے جاتے ہین اسکا خاکہ ظرافت کے ساتھ اوڑایا گیا ہے۔ آپکی شاعری تقوع کی دیکھنے اور تقلید کرنے کے لایق ہے قیمت ۲ر فی جلد علاوہ محصولڈاک۔

جنتریہاے ظرافت سنہ ۹۲۔۹۳۔۹۴ء کی جنتریان جنمین وہ مضامین جو عموماً جنتریون مین ہوتے ہین ظرافت کے پیرایہ مین لکھے گئے ہین قیمت فی جنتری ۲ر جو صاحب سب جنتریان خرید کرینگے ۴ر قیمت لیجائیگی۔

برہان الفراست ۔ اسمین وضاحت سے اصول علم قیافہ کے مستند رسالے سے اردو مین ترجمہ کیے گئے ہین۔ قیمت ۴ر

المشتہر منیجر اودھ پنچ

۱۲ء اشتہار کتاب دولت باغبانی ~

یہ تحفہ کتاب جسمین مخفی نسخے اور وہ مجرب قواعد اور ہدایت باغبانی کے مندرج ہین جنکو آجکل کے مالی نہین جانتے ہین مصنف کو ایک ہیڈ مالی ہے جو زمانۂ سابق مین باغات شاہی لکھنؤ مین ملازم تھا اور مسٹر فلپ صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ باغ خسرو الہ آباد سے اور ۲۲ برس کے ذاتی تجربہ سے حاصل ہوے ہین واسطے شائقین باغ اور امراے کے جو اسکے قدردان ہین شایع کیے گئے ہین اور اپنے باغات کو نمونہ بہشت کا بنا سکتے ہین یعنی قلمی آم (فصلی لنگڑا) کٹھل بھی امرود کا باغ لگانے مین عمدہ نفع دکھلایا ہے چار بیگھے کے باغ مین آٹھ سو روپیہ سالانہ کی آمدنی بعد چندے ہوگی اور ہر سال بسال ترقی ہوگی اور بہت سی ترکیبین لکھی ہین جنگل اور اوسر افتادہ زمین علی تھالے تیار کرا کے مثل خودرو درختان کے بغیر آبپاشی کے قلیل خرچ مین باغ لگا کر آمدنی بڑھانا اور قلمی اور تخمی آم کے پودے کو بترکیب عطریات اور خوشبو سے اصلاح کر کے خوشبودار آم پیدا کرنا جسمین کیوڑہ گلاب وغیرہ کی خوشبو آوے۔ بارہ ماسی آم کا درخت تیار کرنا ترکیب تخم ریزی حفاظت آبپاشی جنین (پیڑ) لگانے اور پیوند باندھنے کے وہ طریق جسمے آم بغیر ریشہ خوشبودار رنگین کلان تخم چھوٹا بے ریشہ امرود انار انگور بے دانہ ہوگا جلد طریق قلم باندھنے کے معہ نقشہ جات کل مشہور میوہ خوشنما بیچ گردش وغیرہ اور فصلی اور دوامی پھول کے متعلق بیان گلاب چمن داؤدی کا بہت بڑا تعلیقی پھول پیدا کرنا فہرست ... اقسام پھول داؤدی اور فصلی (مچھیرا؟) اور ... پھول کے درختان کے تمام بخط انگریزی اردو نام ... گھاس جسمین نفع کثیر اور جس کے کھانے سے گھوڑے اور مویشی فربہ ہوتے ہین۔ اور وہ طریقہ کاشت سبزی ترکاری۔ آلو۔ گوبھی۔ کرم کلا۔ شلجم وغیرہ کا جس کے پھل پھول کلان لذیذ اور پیداوار بکثرت ہوتے ہین۔ خربزہ شیرین مثل لکھنؤ کے ہوتا ہے ملاح وغیرہ دیگر کیڑون وغیرہ کا۔ کتاب ۱۲ صفحہ جلد ۱۰۲۶۔ اسکا کاغذ سفید پر خوشخط چھپی ہے قیمت فی جلد (عہ) محصولڈاک ۵ر خریدار پانچ جلد کے خریدار کو ایک جلد مفت۔ قدردانون کے نزدیک دس روپیہ کو بھی ارزان ہے یہ کتاب معتقد اور سیر خسرو باغ کی ہے جو اس فن مین کمال رکھتے ہین اوسکو مثل دیگر کتب کے نہ تصور کرین لوگ دھوکا کھائے ہوے ہین اسکو ضرور منگوائین اور اپنا مقصد دلی پورا کرین۔ شائقین بہت جلد منگوائین اور باغ مطابق اسکے لگائین تو جلد تیار ہوگا۔

دیگر وزیر جنتری

برآورد تنخواہ ۸ سے دو ہزار روپیہ تک جسمین جنتری انکم ٹکس سود برآورد مزدوری اور ایک سالانہ جنتری دوامی دوسرے دوسو برس کی شامل ہے۔ یہ جنتری واسطے آسانی ارباب فوج بخشیان افواج وغیرہ کے جو تنخواہ کا بل بناتے ہین اور بانٹتے ہین نہایت کام کی ہے اور بجاے رقم کے ہندسون مین لکھی گئی ہے قیمت ۲ر نام حروف اکا حساب ازکام کرنا چاہیے۔

المشتہر

منشی شمشاد اور منشی وزیر علی الہ آباد (محلہ بخشی بازار)

"پیاری سہیلی"

مخدرات عصمت و طہارت کے خطوط جو طرح طرح کے سبق دیتے ہین اور روزمرہ زبان محاورہ کے حق مین شفیق استاد ہین۔ ہمہ جہت تیار ہوکر ۸ر کو بہ بیچی ہے۔

المشتہر

اسلام حسین لکھنؤ جھوائی ٹولہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
تازہ سندات
معززانگریزوں ـ میڈیکل کالج کے پروفیسروں ـ نامور ڈاکٹروں ـ والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔
ضعف بصارت ـ تاریکی چشم ـ دھند ـ جالا ـ پڑوال ـ غبار ـ پھولا ـ سبل ـ سرخی ـ ابتدائی موتیابند ـ پانی جانا ـ خارش وغیرہ ـ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی حاجت نہیں رہتی ہے بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے ـ قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائیں ـ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے مبلغ دو روپے ـ میرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ مبلغ تین روپے ـ خالص ممیرہ فی ماشہ مبلغ بیس روپے ـ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ ـ خرچ ڈاک بذمہ خریدار ـ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں ـ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔
المشتہر
پروفیسر میاسنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ـ ضلع گورداسپور (پنجاب)
پانچ ہزار روپے انعام
اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے ـ تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپے انعام دیا جائیگا ـ جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لیے مارچ سنہ ۱۹۰۱ء میں جمع کیا گیا ہے
پانچ ہزار روپے انعام

جلوۂ داغ

نمبر ۱۵

"شاگردون کی تعداد"

پھر بھی لکھکر فاضل مؤلف نے چنان وچنین کے بعد آٹھ سو شاگرد مرزا صاحب کے تجویز کیے ہین مگر ہمکو نہایت افسوس ہی کہ جو فہرست اسکے لکھکر انھون نے صفحہ ایک سو بتیس ۱۳۲ سے ایک سو بتیس تک تحریر کی ہے اوسمین صرف (۳۲) شاگردون کے نام لیے ہین - کیا پچاس شاگرد بھی اس قابل نہ تھے جو ملک کے سامنے پیش کیے جاتے اور ملک انکی لیاقت اور علمیت کا اندازہ کرتا - سات سو اڑسٹھ شاگرد خدا جانے کس ملک کے اور کس ولایت کے ہونگے جنکا نام تک بھی مؤلف نے نہین تحریر کیا ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ تعداد بالکل غلط ہے بلکہ صرف بتیس ہی شاگرد مرزا صاحب کو آج تک ملے ہین اور اگر ایسا نہین ہے تو بقیہ شاگرد کسی قسم کا مادہ نہین رکھتے ہین اسواسطے انکے نام قلم انداز کیے گئے - ان (۳۲) شاگردون مین اکثر ہمارے ملاقاتی ہین اگر ہم انکی لیاقت کا ذکر کرین تو مرزا صاحب کو خفت ہوگی - بجز اس کے کہ مرزا صاحب کی طرح وہ لوگ بھی محض غزل گو ہین اصناف سخن پر قدرت نہین رکھتے بہرحال آٹھ سو کی تعداد لکھکر بچاس شاگرد نام بھی نہ لکھنا نہایت درجہ اوستاد کی توہین کرنا ہے - آخر مین تشبیر امیوری کی نسبت جو کچھ مؤلف نے لکھا ہو - یہ کوئی مرزا صاحب کی کرامت نہین ہی - یہہ خداداد بات ہی - سیکڑون جاہل اسوقت ایسے موجود ہین جو عمدہ سے عمدہ شعر کہتے ہین - تذکرہ آب حیات کو دیکھو - وسمین بہت ایسے لوگ پاؤگے کہ جنکی زبان اور شعر اعلی درجے کے ہوتے ہین اور علم و لیاقت کچھ بھی نہین اور ایک زندہ تصویر مرزا صاحب خود ہی موجود ہین کہ جو بعض شعر اعلی درجے کے کہہ جاتے ہین مگر کسی علم و فن مین دستگاہ نہین رکھتے -

حضور نظام کا کلام سوانح عمری مین معلوم نہین کسوجہ سے درج کیا گیا - اس لیے کہ کسی کی خاص لائف مین دوسرے کے حالات درج کرنا فن بیوگرفی کے خلاف اصول ہو - اگر اس خیال سے درج کیا گیا ہو کہ وہ داغ کے شاگرد ہین تو اور شاگرد کیون محروم کیے گئے - اور اگر محض خوشامد اور چاپلوسی کی غرض سے ایسا کیا گیا تھا تو شعر دیکھ بھال کر انتخاب کیے ہوتے بعض شعر ایسے انتخاب کر دیے ہین جنپر لامحالہ نکتہ چینون کی نظر پڑتی ہو مگر بسبب سوء ادبی کے کچھ خیال نہین کیا جاتا و نیز اس لحاظ سے کہ خدا جانے اصل شعر اعلیحضرت کا کس پایہ کا ہوگا جو بگاڑ کر ایسا بنا یا گیا ہے اسواسطے ہم چار ورق الٹ کر سوانح عمری کے

دوسرے حصہ کے ریویو شروع کرتے ہین

(مرزا صاحب کے ذاتی خصائص)

"مرزا صاحب کے ان مختصر سوانح مین جس قدر واقعات و حالات لکھے گئے ہین وہ سب قابل غور ہین مگر سب سے زیادہ یہ بات خیال کرنے کے قابل ہے کہ آپنے یہ شہرت یہ عزت یہ بات سب اپنی ہی کوشش اور محنت سے حاصل کی حیدرآباد آنے سے پیشتر یہان کے روسا و عظام نے خطوط بھیج بھیج کر آپکو طلب کیا - مگر آپنے نواب خلد آشیان کے مقابلہ مین انکی تحریر پر ذرا التفات نہین کیا اور یہان آنے کے بعد بھی موجودہ امرا و روسا نے مختلف پیرایون سے آپکی امیدواری کے زمانے مین بار ہا کہا کہ آپ کیون اسقدر ذاتی تکلیفین اوٹھاتے ہین ہمارے مکان موجود ہین آپ اور جسقدر بھی چاہئے بآرام و آسائش قیام فرمائیے آپنے جواب مین یہی کہا کہ آپکی مہربانیون کا ممنون ہون - مگر یہان آپکے پاس نہین آیا ہون صرف اتنا ہی چاہتا ہون کہ اگر ہو سکے اور کوئی ہرج نہو تو میرے پیشگاہ سلطانی مین کلمۂ الخیر فرما دیا کیجیے - اس قسم کی آن بان اور وضع کے ساتھ یہہ امر بھی قابل قدر ہے کہ باوجود موجودہ عزت اور قدر کے آپ نے کبھی ایسا کسی مخالف کی بدخواہی نہین چاہی معاندین نے طرح طرح کے طریقے آپ کے بدنام کرنے کے اختیار کیے - مگر آپ نے جب سنا یہی فرمایا کہ مین نے اس معاملہ کو منتقم حقیقی پر چھوڑ دیا ہے -"

غالبا اس عبارت کو پڑھکر ناظرین نے مرزا صاحب کے خصائص کا حال دریافت فرما لیا ہوگا اول یہ کہ مرزا صاحب نے اپنے ہی دست و بازو سے یہ شہرت اور عزت حاصل کی اور شاہ نصیر - ذوق - سودا - انشا - غالب وغیرہ نے اپنے قوت بازو سے کوئی بات حاصل نہین کی تھی اونکی شہرت اور عزت کا باعث یا تو حضرت آدم تھے یا مرزا صاحب کا خاندان - بے اٹکل بات کا کتنا ناداری ہے - دنیا مین ہر اہل کمال نے اپنی ہی کوشش اور محنت سے فروغ پایا ہے - تیمور کی سوانح عمری دیکھو اوس نے صرف اپنی کوشش اور محنت سے کیا کچھ فتوحات نہین حاصل کیے - نپولین بونا پارٹ کو دیکھو اوسکی کیا حالت تھی اور اوس نے اپنی کوشش سے کیا بات حاصل کی - میر - سودا - انشا - ذوق - کی کون عزت اور شہرت مین بڑھانے والا تھا - ہم نہیں جانتے داغ کی کیا خصوصیت اور اولیت فاضل مؤلف نے سمجھی ہے - دنیا مین ایسا ہی ہوتا آیا ہے - اسمین مرزا صاحب کی کوئی تخصیص نہین ہو اور اگر بیسیون پوچھیے

ہو - تو ابتدا ہی خداوند تعالے نے اونکو ایک ذریعہ ایسا دیا تھا کہ جسکی وجہ سے وہ شاعر بھی بن گئے - اور نامور بھی ہوگئے یہ بات اور لوگون کو نصیب نہین ہوئی - اورون نے جو کچھ حاصل کیا اپنی ہی محنت اور کوشش سے حاصل کیا - رہا یہہ امر کہ حیدرآباد مین مرزا صاحب نے کسی کے گھر پر قیام نہین فرمایا اور کسی کے ممنون نہین ہوئے - اس پر ریویو کرنا ہم فضول سمجھتے ہین - اس لیے کہ ادبار اقبال پر بحث کرنا اس زمانہ مین تہذیب کے خلاف ہی - اور ہم مرزا صاحب کے ذاتی حالات سے بحث کرنا - پسند نہین کرتے رہا یہ امر کہ مخالفین کی تنگ خیالی تھی مگر فاضل مصنف کا خصوصیت کے ساتھ بار بار اس خصلت کا ذکر کرنا،

در عفو لذت است کہ در انتقام نیست

کے مذاق کے خلاف ہے - دکن مین گرامی وغیرہ نے واقعی مرزا صاحب کے ساتھ تنگ خیالی سے کام لیا مگر بحث جو کچھ تھی وہ فن کے متعلق تھی جسکو ہجو سمجھنا - اور اوس سے مخالفت کے قصہ بنانا - یہ فاضل مصنف کا کام ہے -

ہم نے بار بار یہ لکھا ہے کہ فن بیوگرفی کے خلاف ہر ایک داقعہ پر بحث مصنف نے کی ہے اسیطرح یہ سرخی ہی ہے "مرزا صاحب کے ذاتی خصائص -" اس کے بعد چاہیے تھا کہ وہ باتین جو واقعی خصوصیت کے ساتھ مرزا صاحب مین موجود ہین اور انکا مذاق سلیم اور لطف سخن بیان کیا جاتا - اوسکو چھوڑ کر مصنف دوسرے جادے پر چلنے لگے جس سے کوئی اولیت مرزا صاحب کی تو ثابت نہین ہوئی - کچھ اعتراض امرائے دکن پر ہوگئے کچھ اعتراض غالب - و ذوق - سودا - امیر - پر ہوگئے - کچھ اعتراض معاندین و مخالفین پر کر دیے گئے - اور سرخی کی تشریح پوری ہوگئی - کاش یہ سوانح عمری کسی سعادتمند شاگرد کی لکھی ہوئی تو ایسا موقع اعتراض کا نہ آتا - فقط -

(باقی آیندہ)

راقم - شوکت جنگ -

چار دربار کا خاتمہ

بجین گی وردیان ہونگی اذانین توپ سرہوگی
نہ ٹھہرا اسقدر شام شب فرقت سحر ہوگی

دربار دہلی مین شریک ہونیکا اشتیاق مجھے بہت تھا مگر خدا جانے مین بدقسمت ہون یا درباریون کی بدنصیبی کہ نہ وہ مجھ سے فیضیاب ہو سکے نہ میرا شوق کامیاب ہوا دو ہفتہ پہلے سے امراض فصلی نے مجھے ایسا دبا یا کہ جو کچھ دربار کیواسطے جمع کیا تھا دوا دارو مین صرف ہو گیا - مجبوری کا نام شکریہ انسردہ ہوکر بیٹھ رہا - ؎

پاؤن مین ہے زنجیر مین چل ہی نہین سکتا
ارمان ہون مفلس کا نکل ہی نہین سکتا

جشن تخت نشینی

سایۂ چتر لو تا روز ابد پاینده باد

آفتاب جاہت از اوج شرف تابنده باد

پانچ ہزار روپے انعام
تازہ سندات
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
تازہ سندات
والیان ریاست او ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لیے اکسیر ہے۔
ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی حاجت نہیں رہتی ہے بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلیے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سرمہ سے فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لیے کافی ہے
ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپے۔ خالص ممیرا فی ماشہ مبلغ بیس روپے۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔
المشتہر
پروفیسر میا سنگھ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)
پانچ ہزار روپے انعام
اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کرے۔ تو اسی کو مبلغ پانچ ہزار روپے انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطالبے کیلیے مارچ سنہ ۱۹۱۰ء میں جمع کیا گیا ہے